[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲ ۹۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سبحان الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصا الذي بركنا حوله

الحمد لله احسان الحمد على نبيه والصلوة على محمد ...

یا رب فہم ما ہمہ اعلی مکان تو	دار السلام شہید سو لا امکان تو
ہر کس ز ما غریب کمر بستہ سفر	ہیچ یک مکین نیم الا مکان تو

اے خدا حمد و ثنا صیحون مین تیرا انتظار کرتی ہے اور تجھکو نذر ادا کیجائیگی

اے تو جو دعا کا سننے والا ہے سارے بشر تجھ پاس آوینگے (۶۵ زبور

او ۲) مین بیگناہی مین اپنے ہاتھ دہوونگا تب مین اے خداوند تیرے مذبح کا

مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۵ ع و مسودہ تفسیر زبور مصنفہ قیس جوزف آوین مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ ع ترجمہ بودہ پس در آیات مندرجہ این کتاب دولت فائدہ اگر کسے را ...

...

طواف کرونگا تاکہ مین تیری شکرگزاری بیان کرون اور تیری عجایب قدرتین بیان
کرون اے خداوند مجکو تیرے رہنے کا گہر بہایا وہ مکان جہان تیرا جلال رہتا ہے
خوش آیا (۲۶ زبور ۶-۸) مبارک ہے وہ جسے تونے برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ)
کیا اور اپنے حضور (معراج) مین بلایا تاکہ وہ تیری بارگاہون مین سکونت کرے
ہم تیرے گہر ہان تیری ہی مقدس ہیکل کی خوبی سے سیر ہونگے (۶۵ زبور ۴)
تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے (۸۴ زبور)

کہ ہرش صد ہزاران حمد بادا بنیناً فوقکم سبعاً شدادا	عمارت گر ہے کون اس سے زیادہ ہے اُسکی قصر آرائی کی شان

آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہین اور فلک اُسکی دستکاری دکہاتا ہے
ایکدن دوسرے دن سے باتین کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو
معرفت بخشتی ہے اُنکی کوئی لُغت اور زبان نہین اُنکی آواز سنی نہین
جاتی ساری زمین مین اُنکا تار گزر گیا اور دنیا کے کنارون تک اُنکا
کلام پہونچا ہے اُنمین اُسنے آفتاب کے لیے خیمہ کہڑا کیا ہے جو دولہا کی مانند
خلوت خانے سے نکل آتا ہے اور پہلوان کی طرح میدان مین دوڑنے سے خوش
ہوتا ہے (۱۹ زبور ۱-۵) اُسکی بنیاد مقدس پہاڑون پر ہے یہوواہ (یعنے
خدا) صیحون کے پہاٹکون کو یعقوب کے سارے مسکنون سے زیادہ پیار کرتا ہے
اے شہر خدا تجہمین جلال والی باتین کہی گئین (۸۷ زبور ۱-۳) اے
یروسلم یہوواہ کی تعریف کر اے صیحون اپنے خدا کی حمد کر (۱۴۷ زبور ۱۲)
اُسکا غصہ ایکدم کا ہے اور اُسکے کرم مین زندگی ہے اگر رونا شام کو ہو

تو صبح کو گانے کی نوبت ہوتی (۳۰ زبور ۵)

خداوندیکہ باب لطف وا کرد ز ابراہیم تا احمد شفیعان	بہا فزون تر ز عالم عطا کرد ز صحن کعبہ تا اقصیٰ ز ما کرد

نعت حضرت سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

میرا دل جوش مار رہا ہے مین اچھی بات کہتا ہون میرے کام بادشاہ کے لیے ہون میری زبان زود نویس کا قلم ہو تو بنی آدم مین از حد حسین و جمیل ہے تیرے لبون مین لطف انڈیلا گیا ہے اسلئے ابد تک خدا نے تجھے برکت دی ہے اے پہلوان اپنی تلوار کمر پر باندھ اپنے جلال اور اپنی حشمت سمیت اور اپنی حشمت مین سچائی اور فروتنی اور صداقت کے واسطے سوار ہو کر آگے بڑھ اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کامونکی راہ دکھاوے گا بادشاہ کے دشمنون کے دلمین تیرے تیر تیز گئے ہین امتین تیرے تلے گرین گی (۴۵ زبور ۱-۵) صلی اللہ علی محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین جکا مرتبہ اس پیشین گوئی سے ثابت ہے دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا برگزیدہ (یعنی مصطفیٰ صلعم) جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکھی وہ قومون پر عدالت ظاہر کریگا (۲) وہ نہ چلاوے گا اور اپنی صدا بلند نہ کرے گا اور اپنی آواز بازارونمین نہ سناوے گا (۳) وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے دہوان اٹھتا ہے نہ بجھائیگا جبتک انصاف کو صداقت کے ساتھ انجام نہ دے (۴) وہ نہ گھٹیگا اور نہ تھکیگا جبتک

کہ راستی کو زمین پر قایم نکرے اور جزیرے اُسکی شریعت کی راہ دیکہینگے (۵)
خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اُنہیں تانتا جو زمین کو اور اُنہین جو
اُسمین سے نکلتے ہین پہیلاتا اور اُن لوگون کو جو اُسپر ہین سانس دیتا اور
اُنکو جو اُسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے (۶) مین خداوند نے تجہے
صداقت کے لئے بلایا مین تیرا ہاتہ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
لوگونکے عہد اور قومونکے نور کے لئے تجہے دونگا (۷) کہ تو اندہونکی آنکہین
کہولے اور بند ہوؤنکو قید سے نکالے اور اُنکو جو اندہیرے مین بیٹہے ہین
قیدخانہ سے چہڑاوے (۸) خداوند مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی
شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لئے ہوتی کہودی ہوئی
مورتونکے لئے ہونے نہ دونگا (۹) دیکہو آئندہ کی (یعنے گزشتہ) کی باتین
جو تہین سو وقوع مین آئین اور مین نئی باتین بتاتا ہون اُس سے پیشتر کہ واقع
ہون مین تمسے بیان کرتا ہون (۱۰) خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ تم جو
سمندر پر گزرتے ہو اور تم جو اُسمین بستے ہو اے جزیرو اور اُنکے باشندو تم زمین
پر سر تا سر اُسکی ستایش کرو (۱۱) بیابان اور اُسکی بستیان قیدار کے آباد
دیہات اپنی آواز بلند کرین چٹانون کے بسنے والے ایک گیت گائین پہارونکی
چوٹیون پر سے للکارین (۱۲) وے خداوند کا جلال ظاہر کرین اور جزیرونمین اُسکی
ثناخوانی کرین (یسعیاہ ۴۲ باب ۱-۱۲) اس پیشین گوئی مین پہلی بات
یہ ہے کہ عدالت ظاہر کریگا یہ تو خاص منصب حضرت نبی اسلام علیہ الصلوة والسلام
کا تہا اور حضرت عیسی کو تو خود زمین پر سر رکہنے کی جگہ نہتی (متی ۸ باب ۲۰) دوسرے

چلائے گا (متی ۱۲ باب ۱۹ مین ہے) وہ جھگڑا اور شور نکریگا انتہی پایہ کہ لوگونکے
آگے اپنا تفاخر نہ کریگا یعنے فروتن ہوگا تیسرے وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑیگا
اور سچ کو الخ یعنے عاجزون کا ہمدرد اور یہ صفت حضرت نبی صلعم اسلام کی عام
تھی دیکھو میزان الحق چھاپہ لدھیانہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۲۵۶ مین یہ عبارت درشان
حضرت نبی اسلام صلعم کہ فقرا و مساکین پر مہربان الخ اور ڈین آف نارچ کی
کرۃ تسلیم سے ظاہر ہے کہ پیمبر نے اپنے ہموطنون کے طعن و تشنیع کو حلم اور نہایت
دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا ادنیٰ اور اعلیٰ سے بامروت اور خوش خلق
اور غریبونپر مہربان اور سخی تھے (منقول از تذکرہ محمد تالیف پریڈوکس صفحہ ۱۹۰
از حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۴ دفعہ ۲ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ
فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء چوتھے وہ نہ گھٹیگا یہ دین اسلام کی
ترقی اور بزرگان اسلام کی کوششونکی سب تعریف ہے پانچوین جزیرے اسکی
شریعت الخ یہ صاف صاف دین اسلام کا حال کہولدیا کیونکہ توریت کے بعد
کسی نبی کو کوئی شریعت نہین ملی بجز قران مجید کے جو کہ حضرت رسول اللہ
صلعم پر نازل ہوا چھٹے تیری حفاظت کرونگا حقتعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے واللہ
یعصمک من الناس ع (مائدہ ع ۱۰) ساتوین یہی شوکت دوسرے کو ندونگا الخ اسکا ثبوت
بت شکنی اہل اسلام خصوصاً بربادی بت ہاے مکہ معظمہ سے ثابت ہے آٹھوین
نئی باتین بتلاتا ہون یعنے آئندہ کی خبر دیتا ہون نوین قیدار کے آباد دیہات
اپنی آواز بلند کرین یہ اولاد اسمعیل کے لئے خوشخبری یعنے ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہے کیونکہ قیدار حضرت

دیباچہ

اسمعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳- اور اُسمین ایک بڑا امید یہ ہے کہ دسوین اور گیارھوین آیتوین سمندر پر گزرنےوالے آور جزیرے اور بیابان اور چٹانونکے بسنے والے مرقوم ہین اور نام کسی شہر کا نہین آیا سوا قیدار کے اس سے ظاہر ہے کہ قیدار کے لئے خصوصاً اور تمام جہان کے لئے عموماً یہ خوشخبری ہے اور یہ بہی غور کرنا چاہیے کہ قبل لفظ قیدار کے بیابان کا لفظ ہے جو لفظ عرب کا ترجمہ ہے دیکھو خاتمہ دولت فاروقی کا باب اول اس سے ثابت ہے کہ یہ خوشخبری خاص اہل عرب اور اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کیواسطے ہے

	شد کاخ عجم نگون سرِ خاک لولاک لما خلقت الافلاک		تا زیب عرب شد آن تن پاک یک رکن ز بارگاہ اوجش	

پہر یہ کہ وہ فرماتا ہے یہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقون کے برپا کرنے اور اسرائیل کے بچے ہوونکے پہر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ مین تجہکو غیر قومونکے لئے نور بخشونگا کہ تجہ سے میری نجات زمین کے سب کنارون تک پہنچے خداوند اسرائیل کا نجات بخشنے والا اور اُسکا قدوس اُسے جسے انسان حقیر جانتا ہے اور اُسے جس سے اُمت کو نفرت ہے اور اُسے جو امیرونکا چاکر ہے یون فرماتا ہے کہ شاہان تجہے دیکہینگے اور اٹھ کہڑے ہونگے شہزادے بہی سجدہ کرینگے خداوند کے لئے جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجہے برگزیدہ کیا ہے انتہی (یسعیاہ ۴۹ باب ۶ و ۷) اسرائیل کے بچے ہوونکا پہر جمع ہونا صرف زمانہ اسلام مین ہوا کیونکہ مسیح کے زمانہ مین تو بنی اسرائیل فراوانی

اسکے بعد رومیونکی لڑائی مین تیرہ لاکھ قتل ہوئے اور پھر برباد ہوتے گئے یہانتک کہ تمام دنیا مین صرف نوہ لاکھ رہگئے ہین اور پھر لا نیکے لیے حقتعالی سورۃ مائدہ رکوع ۹ مین فرماتاہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ از شہادت قرانی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ لکھنو ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۹۴ فصل ۱۲۶) اور بندہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے درجہ مین ہنوکا غیر قومون سے مراد اسرائیلی قوم کے سوا جتنی قومین ہین جسے انسان حقیر جانتاہے الخ یہ آغاز اسلام کی پست حالیان اور شدت عداوت یہود کما قال اللہ تعالی (سورہ مائدہ آیت ۹۱) لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ الخ از شہادت قرانی صفحہ ۲۰۱ فصل ۱۲۸)

اور اس پیشین گوئی مین امت کے لفظ سے یہی قوم یہود مراد ہے کیونکہ اس لفظ کا خیرۃ اور جمع نصارا اور اہل اسلام کے وقت مین ہوا اور امیر ونکا چا ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵۲ مین ہے کہ حضرت صلعم خدیجہ کے پاس جو مالدار تہے نوکر ہوگئے اور ایک بہت بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲ مین لکہاہے یہی لڑکا محمد تہا اپنے چچا کی ملازمت مین بطور شتر سوار کے ۲۵ برس تک رہے بعدہ آپ نے ایک بیوہ خدیجہ کی نوکری کرلی (از حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۹ دفعہ ۱۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) شاہان تجہے دیکہین گے الخ یہ اسلام کی اقبالمندی کہ جسے سب اچہی طرح جانتے ہین سجدہ کرینگے الخ یہ قدیم محاورہ ہے جیسے ارنون نکلا اور (داؤد) بادشاہ کے آگے جہک گیا

زمین پر سجدہ کیا (۲ سموئیل ۲۴ باب ۲۰) اور برگزیدہ یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کا اسم
پیشین گوئی کے آخر میں صاف صاف نام بتلادیا ہے

مسیح از مقدس فرخ پیامی	کلیم اللہ بہ حسن خوش کلامی
شب معراج در محراب اقصیٰ	صفوف انبیا را شد امامی

الٰہی اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے سب آل واصحاب کی
محبت ہمارے دلوں میں قایم کر خصوصاً حضرت رسولخدا کے یار وفادار صاحب
وقار خواجہ ابرار حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؁

در جہان یار احمد مختار ؁	ہم مزارش شد و قریب مزار
ماند ہر جا مصاحب شد دین	ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

اور شاہنشاہ فلک بارگاہ ملایک سپاہ شرف اسلام عالیمقام حضرت عمر فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور جامع قران کامل الحیاء والایمان رفیع المکان
حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؁

دو بالا اوج عثمان غنی شد	کہ ذوالنورین از مہر نبی شد
از ان دو دختر نیک اختر شاہ	چو مہر و مہ مکان پر روشنی شد

اور جناب شیر خدا شاہ لافتا تاجدار ہل اتیٰ حضرت علی مرتضیٰ اور اونکے اولاد
ایئمہ ہدیٰ علیہم السلام کا ہمیں سچا پیرو بنا ؁

شد چو آن شاہ لافتا پیدا	گشت در خانہ خدا پیدا
قبلہ ما و کعبہ ما شد	قبلہ از کعبہ بر ملا پیدا

اما بعد عبدہ محمد ابوالمنصور صانہ اللہ عن شر الدہور ابن جناب عظمت مآب

قبلہ صوری و معنوی کعبہ دینی و دنیوی صاحب مدارج بلند خداوند مراتب حمایدپسند سید محمد علی صاحب مغفور نے بنظر ثواب یہ کتاب بیادگار جناب تقدس مآب حضرت سراپا برکت جناب جدامجد نابرگزیدہ ایزدمتعال مرد درویش باعیال قانع بے سوال جنید تمثال شبلی خصال مالامال ہرگونہ فضل وکمال مسافر پر رسالک باخبر حضرت سید فاروق علی صاحب قدس سرہ العزیز کہ ذریعہ تفاخر خاندان و وسیلۂ برکت اہل ایمان تھے تالیف کی ہے اور چونکہ مقصود اسکی تالیف سے بیان شوکت اسلام بتصرف مملکت یہودیہ وشام حضرت صمصام خلیفہ عالیمقام مزین المنبر والمحراب رکن الثانی لقصر الخلافت والاحتساب حضرت امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے اسلئے بدوجہ اسکا نام **دولت فاروقی** رکھا

بفرمائش عمر د حبیب ﷺ
جو تالیف زین علم پرشد کتاب
مولف شدم بہر انصار حق
چو ارزد باین کاسد نے قماش
عذاب است بہر شما اے حسود

حبیب لبیب وادیب اریب
بین ان ہذا کشئ عجیب
کقصی من اللہ فتح قریب
لکن ان ذکی قریب مجیب
لکن تقبلوا انی معکم رقیب

خدائے واحد حقیقی جلشانہ اس تالیف ومولف دونون کو برکت روح پاک ان دونون بزرگوار ہم اسم کی دونون جہانین قبول فرمائے اور اسکے پڑہنے اور لکھنے والون دونون پر دوچند برکت نازل ہو اور میری غلطیون اور خطاؤن کا مجھ سے حساب نہ لے ❊

رہاند حقم ز عذاب غلیظ	کرمش بہ علی کی شہ حفیظ

قطعہ تاریخ سنہ ۱۲۹۲ ہجری

کردم چو بہ یادگار جد امجد	تسطیر بیان شوکت فاروقی
در مدح عمر قلم بمیدان ورق	افراشت لوائے نصرت فاروقی
فاروق علیست نام پاک اسلم	میزد کوس محبت فاروقی
مقبول شود منصور این ہر دو جناب	تالیف کلام عظمت فاروقی
منصور نوشت سال تالیف کتاب	آن ابرار دولت فاروقی
	۱۲ ھ ۹۲

قطعہ تاریخ سنہ ۱۸۷۵ع

منصور راست دولت فاروقی	انعام خداست دولت فاروقی
از بست صحیح عیسوی سال او	و قفنائے فقراست دولت فاروقی
	۱۸ ع ۷۵

اس کتاب مین بابو کی جگہ تین محراب ہین اور ایک خاتمہ اور ہر محراب مین پانچ رکن پس ہیکل اول کی شروع بنیاد سے اُسکے غارت تک کا ایک محراب مین بیان ہے اور دوسری ہیکل کی شروع تعمیر سے اُسکے غارت تک کا دوسری محراب مین اور تیسری ہیکل یعنے مسجد الصخرہ کا تیسری محراب مین بیان ہے اور خاتمہ مین دو باب ہین ایک باب مین انبیا کے اسماء اور اور نامونکے معنے اور دوسرے باب مین مناجات نظم و فہرست غلط

محراب اوّل

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اوّل

شہر یروسلم کہ جسکا معرب دار السلام اور ایکدت سے دار السلام ہے قدیم سے مسکن انبیاء بنی اسرائیل اور معدن اتقیاء مراتب جزیل چلا آتا ہے اُسکی عظمت دور دور تک مشہور اُسکی ہیکل نور جلال کبرائی سے معمور تھی (اوّل سلاطین ۸ باب ۱۰ و ۱۱) وہ شہر اُس ملک مین واقع ہے کہ جسکے اتنے نام ہین **کنعان** اسلئے کہ حام کے بیٹے کنعان نے اُسے آباد کیا تھا (پیدایش ۱۰ باب ۱۵–۲۰) **ملک یہودیہ + ملک فلسطین** اس سبب سے کہ فلسطی اس ملک کے جنوبی و غربی حصہ پر قابض تھے (خروج ۱۵ باب ۱۴) از جغرافیہ پاک کتاب مصنفہ پادری جوزف جیکب صاحب مطبوعہ الہ آباد مشن پریس صفحہ ۳ و ۴ **عبرانیونکا ملک** پیدایش ۴۰ باب ۱۵) **خداوند کی زمین** اس سبب سے کہ خداوند خاص طور پر اس ملک کا بادشاہ تھا (اوّل سموئیل ۱۲ باب ۱۲ ہوسیع ۹ باب ۳ احبار ۲۵ باب ۲۳ استثناء ۳۲ باب ۴۳ دوم تواریخ ۷ باب ۲۰ زبور ۸۵ باب ۱ یوئیل ۲ باب ۱۸ و ۳ باب ۲ یرمیاہ ۲ باب ۷ و ۱۶ باب ۱۸) **پاک زمین** (زکریاہ ۲ باب ۱۲) **موعود کی زمین** (عبرانیونکا ۱۱ باب ۹) اسوجہ سے کہ اسکے دینے کا

وعدہ اللہ رب العالمین نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام سے بار بار فرمایا تھا (پیدایش ۱۷ باب ۸ خروج ۱۳ باب ۵ پیدایش ۱۵ باب ۱۸-۱ اور ۲۶ باب ۳) اسلئے وہ خاصکر وعدہ کا ملک کہلاتا ہے (اعمال ۷ باب ۵) چنانچہ خروج ۶ باب ۲-۴ لکھا ہے پہر خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور اُسے کہا مین خداوند ہون اور مین نے ابراہیم و اسحاق و یعقوب پر خدائے قادر کے نام سے تجلی کی پر یہوواہ کے نام سے اُنپر ظاہر نہوا اور مین نے اُنکے ساتھ اپنا عہد بہی باندہا ہے کہ کنعان کی زمین جو اُنکی غربت کی زمین ہے جسمین وے مسافر تہے اُنکو دونگا انتہیٰ اور دیکھو پیدایش ۱۲ باب ۷ اور ۱۳ باب ۱۵ اور ۲۴ باب ۷۔

واضح ہو کہ اہل یہود یہوواہ کا لفظ کہ خدا کا اسم ذات جانتے ہین بے کامل طہارت کے زبان پر نہین لاتے اور اُسکے عوض **ادونائی** کہتے ہین جسکے معنے خداوند اور یہوواہ کے معنے جو تہا اور جو ہے اور ہمیشہ تک رہے گا دیکھو رومن تفسیر اسکا صاحب صفحہ ۳۲ کالم ۲ یروسلم فلسطین یعنے کنعان کے علاقہ اور عربستان کے شمال مغربی مین تیسیر الاسلام صفحہ ۱۷۱ ڈیسی جہیل (یعنے بحر احمر) اور میڈی ٹیرین کہاڑے کے بیچمین پہاڑون سے گہرا ہوا ایک اونچے میدان مین اور تیس ہزار آدمیونکی بستی ہے دیکھو ماڈرن جاگرفی مطبوعہ لندن ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۲۴ ملک یہود کا اصلی نام کنعان ہے کیونکہ حام بن نوح علیہ السلام کا چہوٹا بیٹا (کنعان نامی) وہان جا کر رہا اور اُسنے اُس زمین کو اپنے گیارہ بیٹون مین تقسیم کیا جسوقت خدا نے ابراہیم سے

وعدہ کیا کہ مین یہ ملک تجہے دونگا اسوقت اسکی یہ حدین باندہین مصر سے لیکر
فرات ندی تک (پیدایش ۱۵ باب ۱۸) یعنے پچہم طرف بحیرۂ روم اور پورب
عربستان اور دکہن دریاے مصر اور سین کا ریگستان اور اوتر کوہ لبنان
(گنتی ۳۴ باب ۲-۱۳) یہ ملک بنی کنعان کے قبضہ مین سات سو برس تک
رہا اور انکی طرح طرحکی بادشاہتین اور حکومتین تہین چنانچہ حضرت موسیٰ
کے زمانہ مین اسمین سات الگ الگ قومین تہین (از کتاب جغرافیہ روسن
چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۵ع) یعنے حوّی جرجاسی کنعانی فرزی یبوسی اموری
حتّی (یہوشع ۳ باب ۱۰) دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۴۴ مین ہے کہ جب
بنی اسرائیل کنعان مین داخل ہوے تب فلسطی ہوائی + مدیانی + اور
عمالیقی + اُدومی + اُسکے چوگرد رہتے تہے بلکہ اُنکے بعضے لوگ ملک ہی
مین سکونت کرتے تہے + اموری بحر موت کے دکہن پچہم کنارے پر اور حتّی
دکہن طرف حبرون کے پاس اور یبوسی یروسلم کے پہاڑی ملک مین
اور جرجاسے یردن ندیا کے پاس اور حوی کوہ حرمون کے چوگرد اور
فرزی وادی یزرعائیل کی دکہن طرف رہتے تہے انتہی اس ملک کی
لنبائی شہر دان سے لیکے جو کوہ لبنان کی جڑ پر تہا شہر بیرسبع تک جو
اُسکے دکہن رخ کے سوانہ پر تہا قریب سو کوس کے اور چوڑائی اسکی
بحیرۂ روم سے لیکر پوربی حد تک تخمیناً پنتالیس کوس کے تہی (از مفتاح
الکتاب روسن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۴۶) لیکن حضرت داؤد کے
زمانہ مین ملک کی سرحدین پچہم پورب بحیرۂ روم سے لیکر فرات ندی کے کنارے تک

اور اوتر دکھن ملک قلیکیا سے لیکر دریاے قلزم تک بجرہ کنین تہین اسطرح وہ وعدہ جو ابراہیم سے خدا نے کیا تھا پورا ہوا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۹ پہر رومن تواریخ کلیسیا مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع حصہ اول دوسرا مقدمہ صفحہ ۳۷-۴۱ لکہا ہے کہ ملک یہودیہ جسمین عیسیٰ مسیح نے جنم پایا دوسیون سے ممتاز اور قابل نگاہ کے ہے پہلے کہ اُس زمین کے نزدیک واقع ہے جسمین طوفان کے بعد حضرت نوح اور اُسکا خاندان کشتی پر سے اوترا اور جسمین سے انسان کی نسل دوبارہ سطح زمین کے اوپر پہیل گئی دوسرے کہ جہانکے اسی نصف دایرہ کا جسمین زمانون سے انسانی آبادی ہوئی گویا مین مرکز ہے جسمین سے یورپ اور ایشیا اور افریقہ کے دور اطراف مین سفر کرنے کے لیے عجیب تیاری بنی ہے کیونکہ مشہور ہے کہ سمندر ساری قومونکی شاہی سڑک ہے اور ملک کی پچہم طرف بحیرہ روم ہے جسکی راہ سے اُنہین اوتر اور پچہم کے سارے ملکونمین پہونچنا آسان ہے اور دکہن طرف دریاے قلزم ہے جس سے ہو کر دکہن اور پورب کے ہر ایک اقلیم مین بڑی آسانی سے سفر کر سکتے ہین اور سلطنتین اور حکومتین (بابل و نینوا و مصر و سوریا وغیرہ) کے اسی ملک کی چارون سرحد پر مشتمل تہین ملک مذکور کی اوتر کی سرحد پر ملک آرام یعنے سوریا اور پورب طرف دریاے یردن اور بحر المیت اور دکہن طرف ملک عرب اور پچہم طرف بحیرہ روم واقع ہین اور دکہن پچہم کے کونے پر ملک مصر ہے ملک یہودیہ کی لمبائی اوتر دکہن ملک سوریا سے لیکر

اسی ملک کا بادشاہ حیرام تہا جسنے حضرت سلیمان کو ہیکل کی تعمیر کے واسطے لکڑی وغیرہ بہیجے پیر سریانی قومون کی طرف رجوع

عمالیقون اور ادومیون کی زمین تک اسّی کوس ہتی اور اُسکی چوڑائی
پچھم پورب بحیرہ روم سے لیکر موآبیون اور اموریون کی زمین تک
چالیس کوس اوتر طرف کے ملک سُریا مین سے پہاڑون کے دو بڑے
سلسلے تفاوت کے ساتہ تمام ملک یہودیہ کے بیچ دریاے قلزم تک چلتے
ہین پہلے دونون سلسلے برابر دکہن اور پچھم طرف چلتے ہین اور اُس
مقام پر لبنان کے نام سے مشہور ہین تہوڑی دور یون چلکر پچھم والا
سلسلہ قدیم شہر صور کے دو کوس اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم
ہوتا ہے اور پورب والا سلسلہ اُسکی برابر اپنے مین سے ایک شاخ
نکالکر جو شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہے اور
آپ دو بڑے سلسلے ہوکر سیدہا دکہن طرف کو چلتا ہے ۔ نئے سلسلون
کا پورب والا پہلے حرمون کے نام سے مشہور ہے یہ پہاڑ سب سے اونچا ہے
بعضے کہتے ہین کہ نو ہزار اور بعضے گیارہ ہزار فٹ اونچا ہوگا
اُسکی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے اور اُسکی اور لبنان کی اوترائی
پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سرسبز رہتے ہین پہر یہ سلسلہ آگے
بڑہکر دریاے جلیل کے پورب طرف بسن نام سے کہلاتا ہے جو بلوط اور
چراگاہ کے واسطے مشہور تہا پہر اور آگے کو دریاے یردن اور بنی
عمون کی زمین کے بیچ کوہ جلعاد جو روغن بلسان کے واسطے مشہور تہا
اور بحرالموت کے نزدیک پیور جسکی چوٹی پر بلق نامی بلعام کو بنی اسرائیل
اور موسٰی پر بددعا کرنے کے لئے لیگیا (گنتی ۲۳ و ۲۴ باب) اور نیبو

جسکی چوٹی پسگہ نامی پر موسیٰ نے ملک کنعان کو دیکھکر وفات پائی (استثنا ۳۴ باب) کہلاتا ہے اور دکہن طرف کو موآبیونکی زمین مین ابریم کے پہاڑ اور مدیانیون کی زمین مین کوہ شعیر جسمین سے ایک کوہ حور نام کی چوٹی پر موسیٰ کے بہائی ہارون نے وفات پائی (گنتی ۲۰ باب ۲۵ - استثنا ۳۲ باب ۵۰) کہلاکے دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے اب پچہم والے سلسلہ کا دوڑ بتلاتا ہے یہ سلسلہ اُس شاخ سے نکلتا جو بیان بالا کے موافق شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے جب شاخ مذکور ملک کے بیچمین پہونچی اسمین سے یہ نیا سلسلہ شروع ہوکر لفاظ کے ساتہ پورب والے کی برابر ملک کے بیچ دکہن طرف کو چلتا ہے

اسمین سے پہلے ایک شاخ پورب طرف کو دریاے جلیل کے پاس کوہ تبور کے نام سے ملتی ہے پہر اور آگے کو پچہم اور اوتر طرف پر ایک اور شاخ کرمل پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسکی لنبائی ۱۲ - ۵ کوس اور اونچائی ایکہزار پانسو فٹ ہوگی کرمل لفظ کا ترجمہ باغ اللہ ہے اور اس سے معلوم ہوگا کہ اُسکی کیسی خوبصورتی ہوگی اُسکی چوٹیونپر بلوطا اور دیودار اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرحکے پہول پیدا ہوتے ہین اسکی ایک چوٹی پر جو سمندر کے پاس ہے الیاس نبی نے بعل دیوتی کے نبیوں (یعنے پنڈون) کا مقابلہ کیا تہا (اول سلاطین ۱۸ باب ۲۰ - ۴۰) اسکے اور تبور پہاڑ کے بیچ سمندر سے لیکر دریاے یردن تک یزرائیل کی وادی ہے اسکی لنبائی چودہ کوس اور چوڑائی چہہ کوس

اول سلاطین ۱۸ باب ۱۹

ور اُسکے بیچ قیسون ندی بہتی ہے جس مقام سے کرمل کی شاخ نکلتی اُس سلسلہ
کا نام کوہ جلبوعہ ہے اور سیدہی دکہن طرف کو چلکر اسرائیل یا افرائیم کے پہاڑ
اور یہودیہ کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسرائیل کے پہاڑونمین کوہ
عیبال اور کوہ جرزیم جسکی چوٹی پر سامریون نے دوسری ہیکل تعمیر
کی اور یہودیہ کے پہاڑونمین کوہ موریہ جسپر سلیمان کی ہیکل بنی تہی اور
کوہ صیہون جسپر داؤد بادشاہ کی گڑہی تہی اور کوہ زیتون واقع ہین
تہوڑا اور آگے یہ سلسلہ ملک کی دکہنی سرحد سے گزر کر اور پورب والے
سلسلہ کے اور نزدیک اگر اُسکی برابر ایسا چلتا ہے کہ اُن دونون کے بیچ
بحر الموت سے لیکر دریاے قلزم تک ایک تنگ وادی ہے جسکی بابت
بعضے گمان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین دریاے یردن کا نالہ تہا اندنون
مین وادی الاربعہ کہلاتی ہے اُس مقام پر دریاے قلزم کی ایک
شاخ ہے جو وادی مذکور سے ملکر بحر العکابہ کے نام سے مشہور ہے اس
شاخ کے پچہم کنارے پر سلسلہ مذکور کوہ حوریب جسکی جہاڑ پر خداوند کا فرشتہ
موسیٰ نبی کو دکہائی دیا اور کوہ سینا جسپر خداوند نے موسی کو شریعت
دکہلا کر دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے (خروج ۳ باب ۱ و ۲ اور
۱۹ باب ۱ و ۲) ان دونون سلسلونکے بیچ اوتر طرف سے ملک کی دکہنی
سرحد تک ایک وادی ہے جسکے بیچ مین دریاے یردن بہتا ہے دریاے
مذکور کا چشمہ لبنان پہاڑونمین تبلاتے ہین اور دو تین کوس کے
فاصلہ پر اُسکے اور ندیون کے پانی سے میروم کی جہیل ساڑہے تین

کوس لمبی اور ۴ کوس چوڑی ہتی ہے اس سے چھوٹ کے سیدہے دکہن
طرف چھہ کوس کے فاصلے پر دریاے جلیل ملتا ہے اسکے دو اور نام بہی
ہین یعنے جنسرت کی جہیل اور دریاے تبریاس اُسکی لمبائی آٹھ کوس
اور چوڑائی ڈہائی کوس ہے اُسکا پانی نہایت صاف اور میٹھا ہے اور
اُسمین مچہلیان کثرت سے ہین چارونطرف ٹیلے اور پہاڑ بہت زرخیز ہین
اور اُنپر سے بہت سی چھوٹی ندیان جہیل مین اوترگئین ہین اس
سے نکل کے دریاے یردن پینتیس ۳۵ کوس اور دکہن طرف بڑہ کر بحر الموت
مین جاگرتا ہے یہ فاصلہ یردن کی ترائی کہلاتا ہے اور اُسکے پچہم طرف
پریحو کا میدان مشہور ہے دریا کے کنارونپر کرویرا اور تاکہا اور سرکے
درختونکا ایک بڑا جنگل ہے جسکے سبب سے اکثر جگہونمین پانی چھپ جاتا ہے
بحر الموت کے پاس اُسکی چوڑائی دو سو یا تین سو فٹ ۳۰۰ ہوگی قدیم
زمانون مین بحر الموت کے مقام پر ایک وسیع اور زرخیز میدان تہا جسمین
پانچ شہر جو آگ اور گندہک سے بہسم ہوے بنے تہے اسی میدان مین ابراہیم
کا بہتیجا لوط رہتا تہا اب بحر الموت جو دریاے شور اور میدانکا دریا اور
پورب کا سمندر بہی کہلاتا تہا اوتر دکہن چوبیس کوس لمبا اور پورب
پچہم ساڑہے آٹھ کوس چوڑا ہے اُسکا پانی نہایت کہاری یعنے شور
ہے کہ جو چیز اُسمین ڈوب جاے جب نکلتی تو نمک کے چہلکے سے ڈہپی ہوئی
ہوتی اس مقام پر یردن ندی کا میدان ختم ہوتا ہے پہر پچہم والے سلسلے
اور بحیرہ روم کے بیچمین کوہ کرمل سے لیکر ملک کی دکہن سرحد تک ایک

بڑا میدان ہے جو علی الخصوص میدان کہلاتا اسکے پچھم اور سمندر کے
کنارے پر یافہ شہر آجتک موجود ہے وہان سے لیکر اوتر طرف کرمل
پہاڑ تک سرون نام سے مشہور تہا اور یافہ کی دکہن طرف ملک کے اصلی
باشندون کے کئی خاص شہر واقع تہے جنکا ذکر توریت مین دفعتاً ملتا ہے
اگلے زمانوں مین اکثر ملک کی آب و ہوا موافق اور معتدل اور زمین بہت
سیراب اور زرخیز تہی مگر کئی وجہون سے انکا حال آگے سے اور طرح
ہو گیا انتہی کوہ حرمون کے بائین ہاتہ شہر دمشق ہے اور اسکے دہنے
پر بحر روم نظر آتا ہے اور اسمین جزائر کپرس اور کریتی اور ملیتا اور سسلیا
دکہائی دیتے ہین حرمونکے اوتر پچہم کوچک ایشیا - اور کوچک ایشیا کے
پچہم طرف ایک چہوٹے سمندر پار یونان کا ملک ہے اور اسکے اوتر میں
ملک مقدونیہ واقع ہے وہانسے پچہم طرف چلکر اور ایک سمندر پار جاکر
ملک اطالیہ ملتا ہے جسکا دار السلطنت شہر روم ہے دریاے یردن کے
وار پار پہاڑون سے گہری ہوئی ایک وادی ہے جسمین گنا سرت یا گلیل کی
جہیل اور یردن دریا اور بحر موت یعنے سدوم کی جہیل واقع ہے دریاے
یردن کا طول قریب سو کوس کے ہے - صوبہ گلیل مین کوہ کرمل کے
نزدیک ایک وادی ہے جو کئی ایک نام مثلاً اصدرا یلون اور ازرعیل اور
مجدونا سون سے مشہور ہے اور اس وادی کے پاس ٹیلونکے پچہم ناصرت
واقع ہے اس وادی مین اکثر لڑائیان ہوا کرتی تہین مثلاً دبورہ
اور برق اور جدعون اپنے دشمنون سے یہان لڑے تہے اور ساؤل نے یہان

فلسطیون کے ساتہہ جنگ کیا اس وادی مین اخیاب شاہ اسرائیل شاہ
آرام بن ہداد پر اور شاہ مصر یہودیہ کے بادشاہ یوصیاہ پر یہین غالب آیا
علاوہ اسکے اسوری اور فارسی اور عربی اور یورپ کے لوگ اس
وادی مین لڑے ہین اور قومونکے اس میدان جنگ پر فرانس کے بادشاہ
نپولین نے ملک آرام کو چہوڑنے سے پیشتر اپنے دشمنون کو مغلوب کیا۔
(دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگستس بڑاڈہید مطبوعہ مشن پریس
الہ آباد ۱۸۷۶ع صفحہ ۶۹)

ملک کنعانکے اصلی باشندونکا حال

کنعان اول

از روے تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۴۲ و ۴۳

ملک مذکور کے اصلی باشندے کنعان بن حام بن نوح کی اولاد مین تہے اسلیے
وہ ملک کنعان اور اُسکے باشندے کنعانی کہلاتے ہین علاوہ اسکے الگ
الگ فرقون اور قومونکے موافق اُنکے کئی اور نام بہی تہے چنانچہ حتؔ
بن کنعان کے نام سے حتّی ایک قوم جس سے ابراہیمؑ نے قبرگاہ کے لیے ایک
کہیت اور ایک غار خریدا (پیدایش ۲۳ باب ۳) اور یبوس سے یبوسی
جو داؤدؑ بادشاہ کے وقت تک شہر یروسلم مین رہتے تہے نکلے پہر کنعانکے
پہلوٹہے صیدا نامی نے شہر صیدا کو جو آجتک موجود ہے تعمیر کیا یہ شہر ملک مذکور
کی اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر واقع ہے اُسکی طرف سے شہر صور بہی
بنکے تیار اور آباد ہو گیا اسلیے نبیونکی کتاب مین بنت صیدا کہلاتا ہے

دونون شہر جہاز سازی مین مشہور ہوے اور یونانیون کی طرف سے انکا اور انکے پاس
کے شہرونکے باشندونکا ایک اور نام یعنے فونیکی اور انکا ملک فونیکیہ ٹہرایا گیا یہ
نام تاڑ کے درخت کے یونانی نام سے نکلا کہ یہ درخت جو اُس ملک مین پیدا ہوتا
ہے قدیم یونانیونکو نیا اور عجیب معلوم ہوا پہر بنی یہوداہ کیطرف سے ایک اور
نام اکثر ملک کے باشندونکے لیے استعمال ہوا یہ نام فلسطی یعنے پردیسی ہے اور
ملک کا نام فلسط یا فلسطیہ اور اس نام سے انگریزی زبان مین پلستاین کہلایا مگر
فلسطی نام کا ایک خاص استعمال بہی تہا چنانچہ جو قومین بحیرہ روم کے کنارہ
پر کرمل پہاڑ کی دکہن طرف کے میدان مین رہتی تہین اور جنکی طرف سے یافہ
اور غازہ اور اشدود اور عسقلون اور عقرون وغیرہ شہر آباد تہے خاصکر
فلسطی نام سے مشہور تہین تواریخ کی رو سے اغلب ہے کہ ان لوگونکی اصل
ایک کوش والے فرقے سے تہی جو ابتدا مین پورب اطراف مین رہتی تہین
بعضے گمان کرتے ہین کہ یہ قوم اور عمالیقی قوم ایک ہی ہین اور بعضے جانتے
ہین کہ انکے اور پورب طرف بلکہ ملک ہند سے قوم مذکور آئی ہوگی کہ ہندونکی
کتابون مین پالی نام سے ایک گڈریہ والی قوم کا ذکر ہے جنہے پچہم طرفکو جاکر
عربستان کو اپنے قبضے مین کیا مسیح سے دو ہزار برس آگے انہون نے ملک مصر
پر چڑہائی کرکے بعضے ملک پر قبضہ کرلیا مصر کی تواریخ مین انکا ذکر ہیکسس
یعنے چوپان والے بادشاہونکے نام سے ملتا ہے اور خبر ہے کہ یوسفؑ کے
ملک مصر مین جانے سے ۲۰ برس پیشتر مصریون نے انکو نکالدیا اُس وقت
انہون نے ملک کنعان مین جاکر شہر مذکورہ بالا کو آباد کیا پہر جب بنی اسرائیل

ملک مصر مین اسیر تھے (یعنے بعد یوسفؑ) یہی قوم دوبارہ ملک کے اوتر اطراف
مین حکمران ہوگئے تھے اور اُنکے عمل مین بنی اسرائیل کا خروج ہوا (یعنے
حضرت موسیٰؑ کے وقت مین) اس بیان سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل سے
پیشتر کئی الگ قومین ملک کنعا مین رہتی تہین اُنکی حکومتین الگ الگ تہین
بلکہ اکثر ایک ہی شہر پر ایک حکمران ہوتا اکثرونکا پیشہ جہازرانی اور سوداگری
تہا کشتکاری اور چوپانی کم کرتے تھے اور دین کے مقدمہ مین خاص و
عام ایک نجس اور زیانکاریت پرستی مین مبتلا تھے انتہیٰ۔

حضرت موسیٰؑ دس معجزہ دکہلا کر بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے یعنے پہلا معجزہ
تمام ملک کا پانی لہو ہوگیا دوسرا معجزہ میڈکونکا غول آیا تیسرا زمین کے
گرد جوئین بنگئین چوتہا مچہرونکا غول آیا پانچوین مواشی مین وبا آئی
چہٹے انسان اور حیوان کے بدن پر پہوڑے اور پہپولے نکلے ساتوین بڑے
اولونکی بارش ہوئی آٹہوین ٹڈیونکا غول آیا نوین تین دن تک عجب
اندہیرا رہا دسوین سارے انسان اور حیوان کے پہلوٹہے ہلاک ہوئے
(ایضاً تواریخ کلیسیا جلد ا صفحہ ۵۰ - اور خروج ۷ سے ۱۱ باب تک) دینی اور
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۷ مین ہے کہ اُسے (یعنے حضرت موسیٰؑ کو) قوت بخشی
گئی کہ تین طرح کے معجزے کرے انتہیٰ یعنے سب وہ معجزے تین قسم کے تھے حضرت
موسیٰؑ کے بعد حضرت یشوعؑ بن نون بنی اسرائیل کے پیشوا ہوئے اور جسطرح
حضرت موسیٰؑ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اور خشک اُس پار اوتر گئے اسیطرح
حضرت یشوعؑ نے یریحو کے پاس یردن کو دو حصہ کیا تہا (یشوع ۳ باب ۱۰)

انکے بعد چودہ قاضی یا جوانمرد ایک بعد دوسرے کے بنی اسرائیل مین پیشوا ہوئے حضرت سموئیلؑ تک پہر بنی اسرائیل کی درخواست سے حضرت سموئیلؑ نے قوم مین بادشاہی قایم کی اور ساؤل کو جسے قرانین طالوت لکہا ہے مسیح کرکے بادشاہ ٹہرایا بسبب طوالت قد کے ساؤل کا یہ نام ہوا طالوت کے بعد حضرت داؤد نبیؑ (اعمال ۲ باب ۳۰) انکے بعد حضرت سلیمانؑ اور حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رحبعام کے وقت مین دو بادشاہتین ہوگئین دو فرقون یہوداہ و بنی بنیامین نے اور کسیقدر لیوی کے فرقے نے بہی رحبعام کا ساتہ دیا یہ یہودی کہلائے اور دس ۱۰ فرقون نے یوربعام کو جو حضرت سلیمانؑ کا غلام تہا اپنا حاکم بناکر افرائمی یا اسرائیلی بادشاہت نام رکہا اور پہلے سکم دارالسلطنت ٹہرایا (روسن تواریخ کلیسا جلد ا صفحہ ۷۲) اور یوربعام نے اسلیئے کہ لوگ یروسلم کی زیارت کو نہ جائین سونیکے ۲ دو بچہڑے بناکر اشتہار کیا کہ اے بنی اسرائیل تمہارا خدا یہ ہے ان بچہڑوںین سے ایک بیت ایل مین اور دوسرا دان مین کہڑا کیا (اول سلاطین ۱۲ باب ۲۸ و ۲۹) پہر جبکہ سن عیسوی سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس آگے شالمنذر شاہ اسور نے اسرائیلون کو اسیر کرکے غیر ملک کے لوگونکو سامریہ مین بسایا یہی لوگ سامری کہلائے مسیح کے وقت مین یہ ملک دو حصونمین تقسیم ہوا ایک حصہ اوتر طرف جلیل کے نام سے اور دوسرا جو جلیل اور یہوداہ کے بیچ واقع تہا سامریہ یا سمرون کے نام سے مشہور ہوا (از روسن تواریخ کلیسا حصہ اوّل صفحہ ۷۵) پس یہودی اور اسرائیلی دونون

سلطنتوں کے بادشاہوں کی فہرست یہ ہے

یہوداہ	مدت سلطنت	قبل سنہ عیسوی	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
حضرت داؤد	۴۰	۱۰۷۰		
حضرت سلیمان	۴۰	۱۰۳۰		
رجعام	۱۷	۹۹۰	یوربعام	۲۲
ابیاہ	۳	۹۷۳		
آسا	۴۱	۹۷۰		
		۹۶۸	ناداب	۲
		۹۶۶	بعشا	۲۴
		۹۴۳	ایلاہ	۱
		۹۴۲	زمری و عمری*	۱۱
		۹۳۱	اخاب	۲۲
	۲۵	۹۲۹		یہوشفات
		۹۰۹	اخضیاہ	۲
		۹۰۷	یہورام	۱۲
یہورام	۸	۹۰۴		
اخضیاہ	۱	۹۹۶		

*...اس بادشاہ نے سمرون کو دار السلطنت ٹھہرایا دیکھو دس تواریخ کلیسیا طبع [illegible]

رکن اول

مدت سلطنت	بنی اسرائیل	قبل از عیسیٰ	مدت سلطنت	یہوداہ
۲۸	یاہو	۸۹۵	۶	عتالیاہ
		۸۸۹	۴۰	یہوآس
۱۷	یہواخز	۸۶۷		
۱۶	یہوآس	۸۵۰		
		۸۴۹	۲۹	امصیاہ
۴۱	یروبعام دوسرا	۸۳۴		
		۸۲۰	۱۱	تخت خالی رہا
		۸۰۹	۵۲	عزیاہ یا عزریاہ
۲۲	تخت خالی رہا	۷۹۳		
۱	ذکریاہ وشلوم	۷۷۱		
۱۰	منحیم	۷۷۰		
۲	فقحیاہ	۷۶۰		
۲۰	فقح	۷۵۸		
		۷۵۷	۱۶	یوتام
		۷۴۱	۱۶	آخز
۱۰	تخت خالی رہا	۷۳۸		
۹	ہوسیع	۷۲۸		

[illegible]

مسئلہ اول

یہوداہ	مدت سلطنت	پیش از عیسیٰ	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
حزقیاہ۔ اس بادشاہ کے [illegible]	۲۹	۷۲۵		
		۷۱۹	سامریہ کا لے لینا تب سے انکا کچھ پتہ نشان نہیں ہے۔	
منسی	۵۵	۶۹۶		
عموں	۲	۶۴۱		
یوصیاہ	۳۱	۶۳۹		
یہوآخذ اور یہویقیم	۱۱	۶۰۸		
یہویقیم صدقیاہ	۱۱	۵۹۷		
اسیری بابل		۵۸۶		

از مفتاح الکتاب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۳۷۷ و ۳۷۸

فہرست تہائے ہفتگانہ مسلمات یہود و نصاریٰ و اہل اسلام

پہلی مدت

جسکا عرصہ دنیا کی پیدایش سے لیکر طوفان نوح تک ۱۶۵۶ برس کا ہے۔

دوسری مدت

جسکا عرصہ طوفان سے لیکر ابراہیم کے بلائے جانے تک ۴۲۷ برس کا ہے

تیسری مدت

جسکا عرصہ ابراہیم کے بلائے جانے سے بنی اسرائیل کے مصر سے خروج تک ۴۳۰ برس کا ہے

چوتھی مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے کنعان میں داخل ہونیتک ۴۰ برس کا ہے

پانچوین مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے کنعان مین داخل ہونے سے سلیمانؑ کی ہیکل بنانے تک ۴۸۰ برس کا ہے (یعنے موسیٰؑ کی پیدایش سے قریب ۶ سو برس)

چھٹی مدت

جسکا عرصہ سلیمانؑ کے ہیکل بنانے سے بابل کی اسیری تک ۴۱۵ برس کا ہے

ساتوین مدت

جسکا عرصہ بابل کی اسیری سے مسیحؑ کی پیدایش تک چھ سو برس کا ہے

مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۵ ⁂

پس پیدایش حضرت موسیٰؑ سے ہیکل اوّل کی تعمیر تک تخمیناً چھ سو برس اور غارت ہیکل اوّل سے حضرت عیسیٰؑ کی پیدایش تک چھ سو برس اور غارت ہیکل ثانی سے حضرت نبی آخرالزمان صلعم کی وفات تک قریب چھ سو برس اور ہیکل سیوم یعنے مسجد الصخرہ کے اختتام تعمیر سے وقوع نار حجاز اور اختتام خلافت عباسیہ تک جسکی خبر رسول اللہ صلعم نے پیشتر سے دی تھی دیکھو صحیح بخاری و مسلم و ابوداؤد ۔ چھ سو برس اور نار حجاز سے اختتام سلطنت اسلامیہ ہندوستان تک چھ سو برس ہوتے ہین ⁂

یہودی بارہ فرقونکے نام جو حضرت یعقوب کے بیٹونکے نام تھے	

(۱) یہوداہ ماکانام لیاہ

(۲) اشکار ماکانام لیاہ

(۳) زبلون ماکانام لیاہ

(۴) روبین ماکانام لیاہ + یہ حضرت یعقوبؑ کا پہلوٹہا بیٹا تہا

(۵) شمعون ماکانام لیاہ + اسی بی بی سے لیوی پیدا ہو

(۶) جد ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۷) افرائیم حضرت یوسف کا بیٹا

(۸) منسی حضرت یوسف کا بیٹا پہلوٹہا پیدایش ۴۸ باب [illegible]

(۹) بنیامین ماکانام راحیل اس بی بی سے حضرت یوسفؑ پہلے پیدا ہو [illegible]

(۱۰) دان ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

(۱۱) یسر ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی

(۱۲) نفتالی ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

دان ونفتالی ایک لونڈی بلہا نام سے پیدا ہوئی یہ بی بی راحیل کی لونڈی تہی اور جد ویسر دوسری لونڈی زلفہ سے تہی جو حضرت یعقوبؑ کی دوسری بی بی لیاہ کی لونڈی تہی اور حضرت یوسفؑ کے نام سے کوئی فرقہ نہین مگر اُنکے دونون بیٹونکے نام سے افرائیم ومنسی کا فرقہ ہوا اُسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کو منظور ہوا کہ حضرت یوسفؑ کو اُنکے بہائیون سے دونا حصہ ملے پس افراہیم اور منسی کو متبنی کرنے کے سبب یوسفؑ کے فرقے کو دونا حصہ دیا گیا (دینی ودنیوی تاریخ صفحہ ۹۳) اور حضرت یعقوبؑ کے

ایک بیٹے کا نام لیوی تہا (پیدایش ۳۵ باب ۲۲-۲۵) مگر اس فرقے
کے لوگونکو کہ جنہیں حضرت موسیٰ و ہارون تہے میراث ملک کنعان میں
نہین ملی اُس فرقے کے لوگ کہانت یعنے امامت کرتے اور سب
فرقون سے دہ یکے وغیرہ لیتے تہے اور میراث انہین بارہ فرقون
مرقومہ فہرست کو ملی تہی مفتاح الکتاب صفحہ ۵۱ و ۵۲ مین لکہا ہے
کہ وے لوگ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے تہے۔ اڑتالیس
شہر ونکے سوا اُنکی کوئی موروثی زمین نتہی (یشوع ۲۱ باب ۴۱)
کیونکہ خدا ہی اُنکی میراث ٹہرا اور اُسنے اُن کوششون کے عوض
جو اُنہون نے لوگون کے درمیان کین زمین اسرائیل کی پیداوار
کا دسوان حصہ اُنکا حق ٹہرایا انتہی

فہرست اسماء دوازدہ پسران حضرت اسمٰعیل

(۱) نَبیتؔ — یہ پہلوٹہا بیٹا تہا
(۲) قیدار — اس نام سے اکثر تمام قبائل بنی اسمٰعیل اور خصوصاً جو شہرون میں رہتے تہے تمام عرب اور بادیہ نشین
(۳) اَدْبِیل
(۴) مِبْسام
(۵) مِشماع
(۶) دُومہ
(۷) مَسّا

(۸) حَدَد

(۹) تیمَا

(۱۰) اِطُور کوہ طور انہین کے نام سے مشہور ہے اہل عرب اس پہاڑ کو الطور کہتے ہین

(۱۱) نَفِیس

(۱۲) قِدمَہ

یہ اسمٰعیلؑ کے بیٹے ہین اور اُنکے نام اُنکی بستیون اور تلعوںین یہ ہین اور
اپنی امتون کے بارہ رئیس ہین (دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳-۱۶)
پانچوین صدی ع مین اُس تمام ملک کے تین حصے تھے یعنے یہوداہ اور
سامریہ گلیل اور تراکونیتس پیریہ اور ادوم فی الحال وہ سلطنت
ترکی کے تحت مین ہے اور اُنہون نے اُسے دو حصون یعنے اکرا اور
دمشق مین کردیا (دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۵۸) اسی ملک کی بابت
مسیحؑ کی شان مین لکھا ہے کہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا
چنانچہ اعمال ۲ باب ۳۰ مین ہے سو اس سبب سے کہ نبی تھا (یعنے
داؤد) اور جانتا تھا کہ خدا نے اُس سے قسم کھائی ہے کہ مین تیری
نسل سے مسیحؑ کو جسم کی رو سے ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹھے انتہیٰ
اور لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے کہ وہ (یعنی مسیحؑ) سدا یعقوب کے گھرانیکی
بادشاہت کریگا (از رومن میل چھاپہ لندن ۱۸۶۰ع) اس سدا کے
لفظ سے جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے بعضون نے گمان کیا ہے کہ مسیحؑ کی
نبوت صرف بنی اسرائیل کے واسطے تھے لیکن کئی دلیلون سے یہ گمان

مسیح

رفع ہو سکتا ہے (۱) انجیل جسکی تعریف قرآن میں بار بار ہے اگر الہامی ہے تو
خدا کی سب مخلوق کے واسطے وہ خدا کا فرمان ہے (۲) مسیح انبیاء بنی
اسرائیل میں سے تھے اور اُن انبیاء میں سے حضرت یونس ع بحکم الٰہی نینوا
کے لوگوں میں نبوت کر چکے ہیں پس حضرت عیسیٰ کی نبوت بھی صرف بنی اسرائیل
پر منحصر نہ تھی (۳) اعمال ۱ باب ۸ میں مسیح نے حضرات حواریوں سے
فرمایا کہ تم قوت پاؤ گے اور یروسلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ میں
بلکہ زمین کی حد تک میری گواہ ہوگے انتہی یہ ظاہر ہے کہ مسیح نے کبھی ایک
گھنٹہ بھی ملک یہودیہ پر حکومت نہیں کی بلکہ مسیح کو خود دنیا میں سر
رکھنے کی جگہ نہ تھی (لوقا ۹ باب ۵۸ متی ۸ باب ۲۰) لیکن سب مفسرین
انجیل کا اسپر اتفاق ہے کہ اس سے مسیح کی روحانی حکومت مراد ہے
نہ یہ کہ ظاہری اور دنیاوی جیسا کہ ظاہر بھی ہے اور مسیح نے خود فرمایا
کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہیں ہے (یوحنا ۱۸ باب ۳۶) اور
اس سدا کے لفظ سے بھی جو لوقا ۱ باب ۳۳ میں ہے یہی بات ظاہر ہے
کیونکہ کوئی دنیاوی سلطنت سدا قایم نہیں رہتی لیکن روحانی سلطنت
کو ہمیشہ قیام ہے اور وہ سلطنت تو عقیدہ اور ایمان ہے جو مسیح کے
ایماندار و نمین ہمیشہ تک بدستور جاری ہے

یروسلم یعنے بیت المقدس سے مراد یہودی اور عیسائی اور اسلامی
محاورہ میں وہ عبادتخانہ جسے اگلے زمانوں میں ہیکل سلیمانی کہتے تھے
(لوقا ۲ باب ۴۲) اور کبھی وہ تمام شہر اور کبھی صرف صیحون تمام شہر

یروسلم سے مراد ہے (یسعیاہ ۱ باب ۲۷) شہر یروسلم چار پہاڑونپر آباد ہے
ایک موریہ دوسرا صیحون تیسرا اکرا چوتہا بزیتہا یا بناشہر قدیم زمانہ مین سب کا
ایک ہی نام موریہ تہا (الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور صفحہ ۱۱
۱۸۶۰ء) کوہ صیحون اور اکرا پچہم طرف ہین اور موریہ اور بزیتہا پورب طرف
ہین (جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء صفحہ ۴۴) حضرت داؤد کے
زمانہ سے وہ سب پہاڑ جنپر یروسلم آباد ہے صیحون کہلاے (ازروی
تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آوین صاحب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ء
برآیت ۲ زبور ۴۸ صفحہ ۳۰۹ ؛
غالباً اموریون کے نام سے جو کہ اُس ملک کے قدیم باشندے تہے مشتق
ہوکر زمانہ قدیم مین یہ سب پہاڑ موریہ کہلاے اور اموریون کے ایک
بادشاہ صیحون کے نام پر اُنمین کا ایک پہاڑ صیحون کہلایا (۵ ۱۳ زبور ۱۱
و ۲۳ زبور ۱۹) یا شاید اسکے بالعکس ہو یروسلم اوتر پچہم میڈی ٹیرین
کہاڑے سے دو ہزار پانسو اکیاسی ۲۵۸۱ فٹ بلند ہے اور دکہن پچہم رخ دو
ہزار پانسو اڑتیس ۲۵۳۸ فٹ اُسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے یروسلم
میڈی ٹیرین کہاڑی سے ۳۲ میل اور دریاؤ یردن سے اٹہارہ ۱۸ میل ہے
یروسلم سے حبرون دکہن طرف بیس ۲۰ میل اور سامریہ اوتر طرف
چہتیس ۳۶ میل ہے (کولی ورالسٹریٹڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی ۱۸۶۶ء
صفحہ ۳۰۵ مصنفہ پادری چارلس ٹیل ام اے) یروسلم دمشق سے
پچہم رخ ایکسو تئیس ۱۲۳ میل (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳ کالم ۲) ترجمہ گبون صاحب مشہور مورخ

رومی اپنی کتاب کے پچاسوین باب مین لکھتے ہین کہ ممالک ایشیا کے ناف مین واقع ہے (از سیر الاسلام صفحہ ۴) اوتر طرف آٹھ سو پچیس ۸۲۵ میل مدینہ منورہ سے چھ سو پچاس ۶۵۰ میل اس دہلی دار السلطنت ہندوستان سے اوتر پچھم رُخ دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل طہران پایہ تخت فارس سے چھ سو ۶۰۰ میل اصفہان سے آٹھ سو پچاس ۸۵۰ میل بغداد شریف سے چار سو پچاس ۴۵۰ میل بخارا سے ایکہزار چار سو ۱۴۰۰ میل یارقند سے دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل کابل پایہ تخت افغانستان سے ایکہزار آٹھ سو ۱۸۰۰ میل کوہ سینا دو سو ۲۰۰ میل موصل سے دکہن پچھم رخ قریب چار سو ۴۰۰ میل قسطنطنیہ یعنی استنبول دار السلطنت یورپ سے دکہن رُخ نو سو ۹۰۰ میل (اٹلاس ڈاکٹر بٹلر صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ء نقشہ افریقیہ ونقشہ ایشیا) بیر سبع یروسلم سے دکہن پچھم طرف پچیس ۲۵ میل تبلتین یا سکم یروسلم سے اوتر طرف تینتیس ۳۳ میل یافہ جہان سے سلیمانی ہیکل کے لئے لکڑیا آتی تہین یروسلم سے دکہن طرف باسٹھ ۶۲ میل صیدا یروسلم سے اوتر طرف ایکسو تینتیس ۱۳۳ میل عاقر یروسلم سے دکہن طرف پچیس ۲۵ میل ہے یروسلم لندن سے دکہن پورب طرف دو ہزار دو سو پچیس ۲۲۲۵ میل ہے (ماڈرن جاگرفی انڈرسن گرکنڈ یعنے صحیح کی ہوئی مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۲۴) کوہ تبور ۲۵ کوس یروسلم سے اوتر سمت واقع ہے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳) شامی انطاکیہ سے یروسلم ڈیڑھ سو ۱۵۰ کوس (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء حاشیہ صفحہ ۳۲) یروسلم بیت اللحم سے تخمیناً پانچ میل ناصرہ سے قریب ستر ۷۰ میل مصر سے قریب

دو سو ساٹھ میل اور افرائیم سے سترہ میل یریحو سے ۱۶ میل بیت عنیا سے
دو میل (از ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین چھاپہ لاہور سنہ ۱۸۶۸ع
صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۵) ورراما سے چھ میل اور مکفیلا کے غار سے جہان
حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین بیس
میل کے فاصلہ پر ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری جوزف جیکب
مطبوعہ آگرہ سنہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۸۰ و ۱۹ و ۶۶) یروسلم سے پورب طرف زیتونکا
پہاڑ ایک سبت کی منزل یعنے پندرہ سو قدم دور ہے (اعمال ۱ باب ۱۲)
اُسکے اور شہر کے بیچمین ایک نالہ کدرون نامی حایل ہے جسمین بارش
کے وقت پانی بہت ہوتا ہے مگر گرمی کے دنونمین سوکہ جاتا ہے اس پہاڑ
کے دامن مین پچھم طرف یروسلم کے پاس ایک باغ گتسمنی نامی تہا
اور پہاڑ سے ملے ہوے پورب طرف بیت فاگا اور بیت عنیا دو گانو
تہے (از رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۶۰ کالم ۲ متی ۲۱
باب ۱ کی تفسیر) یروسلم مین پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب
سمجھا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ مین لکھا ہے اور صیحون کی بابت
کہا جائے گا کہ فلانہ فلانہ اُسمین پیدا ہوا اور حقتعالی آپ اُسکو قیام
بخشیگا خداوند جسوقت لوگونکو نام لکہیگا تو گن کے کہیگا کہ یہ شخص وہان پیدا
ہوا تہا انتہی اور اسیطرح ۴۸ زبور ۱ و ۲ و ۳ مین بہی ہے اُس کی
عظمت کے بیان سے تمام کتب عہد عتیق بہری ہوئی ہین دیکھو استثنا
۱۲ باب ۱۴ و ۲۱ و ۲۶ - ۱ سلاطین ۸ باب ۲۹ - اور ۲ تواریخ

۶ باب ۶ - اور ۷ باب ۱۲ - اور ۱۲ باب ۱۳ - اور ۸ ۴ زبور - اور ۸۷ زبور ۸ ۶ - اور نہ صرف ہیکل بلکہ وہ تمام قرب وجوار برکتون اور خوبیون سے معمور ہے تینون قومین یعنے یہودی اور عیسائی اور مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین مدفون ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے انتہیٰ الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۲ و)

یہ مقام جس جگہ ہیکل یعنے مسجد حضرت سلیمان نبی تھے خدا ہی کا پسند کیا ہوا اور حضرت موسیٰ کو بتایا ہوا تھا (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) یہودی لوگ جسطرح خدا کی قسم کہاتے اُسیطرح یروسلم کی بھی قسم کہاتے تھے (دیکھو متی باب ۵ ۳ و ۳۵) یہ مقام تمام انبیاء بنی اسرائیل کا مسجود (۱۳۸ زبور ۲) اور آغاز اسلام مین قبلہ اہل اسلام بھی تھا اسجگہ حضرت ابراہیمؑ توریت کے بموجب اپنے بیٹے کو قربانی کرنے لیگئے تھے (مقدس کتاب کا اول ۱۰ باب صفحہ ۱۰ اور الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۶ سطر ۲۴ اور ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۲۴ سطر ۸) اُسی سرزمین پر حضرت یعقوبؑ سے خواب مین خدائے قادر نے باتین کی تھین اور حضرت یعقوبؑ نے اُس مقام کا نام بیت ایل رکہا یعنے خدا کا گہر (پیدایش ۲۸ باب ۱۰ - ۲۲) اُسی جگہ حضرت داؤدؑ نے خدا کا فرشتہ کہ جسنے اُنکی دعا سے وبا کو روکا کہڑا دیکھا تھا اُسجگہ

دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۴۴

(داؤدؑ) بادشاہ نے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا (۲ سموئیل ۲۴ باب) وہان چڑہاوٴن اور سلامتیون کو چڑہایا اور بعدہ خدا نے اُنکی دعا قبول کی اور وبا بنی اسرائیل کے درمیان سے دور ہوگئی اور اُسکے بعد اُسی مقام پر سلیمانؑ بادشاہ نے ہیکل کو بنایا (از کیفیت نامہ مصنفہ پادری شیل صاحب و ترجمہ پادری اسٹر نصاحب مطبوعہ ۱۸۷۸ع صفحہ ۹۳) اُسی مقام پر ایک ابر کا جسے شکینہ کہتے سایہ کرنا خدا کی حضوری کا نشان تہا (۲ تواریخ ۵ باب ۱۳) اور اسی جگہ عہد نامہ کا صندوق اور اُسپر سونے کا سرپوش تہا جسے کفارہ کہتے تہے (خروج ۳۷ باب ۶) اور صندوق میں دونون لوحین عہد نامہ کی اور مَن کا مرتبان اور حضرت ہارونؑ کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین (عبرانیون کا ۹ باب ۴) رکہا تہا اُسی جگہ حضرت عمر فاروقؓ کی بنوائی ہوئی مسجد اقصیٰ موجود ہے دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس برڈیسہ صفحہ ۹۰ مین لکہا ہے کہ گمان غالب ہے کہ موریا کے اوپر ابراہیم اضحاک کو ذبح کرنے کے لئے لیگیا اور یہی ہیکل تعمیر کی گئی اور فی الحال ایک مسجد جسے مسجد عمرؓ کہتے ہین وہین واقع ہے انتہیٰ ؛

اے یروسلم اگر مین تجہے بہول جاوٴن تو میرا داہنا ہاتہ اپنا کام بہولے اگر مین تجہ کو یاد نہین کرتا اور اگر مین یروسلم کو اپنی اول خوشی سے زیادہ تر عزیز نہین جانتا تو میری زبان تالو سے لگجاے ۱۳۷ زبور ۵ و ۶

نظم در مدح یروسلم یعنے بیت المقدس

اسرائیل

بادا ہزار جان بہ نثار یر وسلم — الحق کہ جانفزاست جوار یر وسلم
اجسام انبیا چو بخاکش نہفتہ اند — نور مجسم است غبار یر وسلم
پرواز جبرئیل بخاکش لبے چو ماند — اینک ہمو نست باد بہار یر وسلم
پشت و پناہ پشتۂ دیواران حرم — دین متین حصین حصار یر وسلم
ظلمات راہ چشمۂ حیوان بین نمود — شد نور بار لیل و نہار یر وسلم
مانند سجہ سلسلۂ انبیاے پاک — یکسر گسستہ شد بکنار یر وسلم
ظل ہماست سایۂ دیوار مسجدش — از ہر خلد نقش و نگار یر وسلم
پا سر خرد ترا ز رخ گرد شود براہ — گل بشگفد ز کاوش خار یر وسلم
از فخر سر کشد بفلک سبزہ زار راہ — بر سبزہ سبز پوش سوار یر وسلم
یارب مقام بندہ منصور کن بہشت — از بہر مقیم دیار یر وسلم
ہان در گزر تو از سر عصیان با تجشر — از بہر نماز گزار یر وسلم

میں نے خداوند سے ایک سوال کیا اور میں اُسکا طالب ہون کہ میں عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں اور خداوند کی خوشنودی دیکھوں اور اُسکی ہیکل میں تحقیقات کروں کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھے اپنے خیمہ میں چھپاے گا اپنے ڈیرہ کے پردے میں مجھے پوشیدہ رکھیگا اور مجھے چٹان پر چڑھا دے گا (۲۷ زبور ۴ و ۵)

ہم اُسکے مسکنوں میں جائنگے اور ہم اُسکے پانون تلے کی چوکی کی برابر اُسکو سجدہ کرینگے (۱۳۲ زبور ۷)

رُکن دویم

توریت مین جسجگہ پہلے یروسلم کا ذکر آیا ہے وہ مقام کتاب پیدائش
کی ۱۴ باب ۱۸-۲۰ مین ہے کہ حضرت ابراہیم نے سالم کی بادشاہ
ملک صدق کو جو خدا کا کاہن تہا دہ یکی دی تہی اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس جگہ پر نہایت قدیم زمانہ مین بہی کوئی مذبح تہا مگر توریت سے کچہ
اسکا ثبوت نہین ہے بعد اسکے خدا نے ابراہیم کو آزمایا اور اس سے کہا اے ابراہیم وہ بولا دیکہہ مین تب اسنے
کہا کہ تو اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے اسحاق کو لے اور موریہ کے
ملک مین جاکر وہان ایک پہاڑ پر جو مین تجہے دکہاؤنگا اُسے سوختنی
قربانی کے لیے ذبح کر تب ابراہیم نے بڑے تڑکے اُٹھکر اپنے گدہے
پر چار جامہ باندہا اور دو نوکر اور اپنے بیٹے اسحاق کو ساتہ لیا
جب اُنہون نے تیسرے روز اُس مقام کو دور سے دیکہا ابراہیم نے
اپنے نوکرون سے کہا تم گدہے کے پاس یہان رہو مین اس
لڑکے کے ساتہ وہان عبادت کرنے جاتا ہون تب قربانی کی
لکڑیان اپنے بیٹے اسحاق پر لادین پر آگ اور چہری اپنے ہاتہ
مین لی اور دونون ساتہ چلتے ہوے اسحاق اپنے باپ سے
کہنے لگا کہ اے باپ آگ اور لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی کے
لیے برہ کہان ہے ابراہیم نے کہا کہ اے بیٹا خدا آپ برہ کی تدبیر کریگا
سو وے دونون ساتہ ساتہ چلے جب اُسجگہ پر آئے ابراہیم نے ایک
مذبح بنایا اور اُسپر اُن لکڑیون کو چنا اور اپنے بیٹے اسحاق کو باندہکر
لکڑیون پر دہرا اور اپنا ہاتہ بڑہا کر چہری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے

ووہین خداکے فرشتہ نے آسمان پر سے پکار کر اُسے کہا کہ اے ابراہیم اے ابراہیم اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا کیونکہ مین نے جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے کہ تو نے اپنے بیٹے اکلوتے کو بھی دریغ نکیا تب ابراہیم نے اپنی آنکھین اُٹھائین اور مینڈھے کو سینگون سے جھاڑی مین پھنسا ہوا دیکھا اور اُسے اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے لئے ذبح کیا تمت کلامہ از مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع ۱۰ باب پیدایش ۲۲ باب ؛

جواب

اہل اسلام کا اتفاق اسپر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سر زمین مکہ معظمہ مین بمقام منا قربانی کے واسطے حضرت اسمعیل کو لے گئے تھے اور مورخ ابو الفدا نے لکھا ہے کہ جو لوگ حضرت اسحاق کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہین وہ مقام قربانی کا بیت المقدس قرار دیتے ہین اور جو لوگ حضرت اسمعیل کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہین وہ مقام قربانی کا منا قرار دیتے ہین اور یہود و نصاری یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ منا ملک کنعان سے چالیس منزل دور ہے اتنی دور ممکن نتہا کہ خدا حضرت ابراہیم کو قربانی کرنے کے واسطے بھیجتا مگر میرے نزدیک جبکہ حضرت اسمعیل اور اُنکی والدہ کا اُس بے آباد ملک اور ریگستان بے آب و دانہ مین بے رفیق و مددگار پہونچ جانا تینون مذہبون کی کتابون سے ثابت ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیٹے کو قربان کرنے کے واسطے اتنی دور آنا کچھ تعجب کا مقام نہین ہے

کیونکہ اُسکے بعد ہی باپ اور بیٹے کے درمیان عرب سے کنعان تک برابر آمد و رفت
جاری تہی یہانتک کہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے وقت حضرت اسمٰعیلؑ
باپ کے پاس موجود تہے چنانچہ پیدایش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے تب ابراہیم
جان بحق ہوا اور اچہی عمر درازی مین بوڑہا اور آسودہ ہو کر مرا اور
اپنے لوگون مین جا ملا اور اُسکے بیٹے اسحاقؑ اور اسمٰعیلؑ نے مکفلہ کے مغارہ
مین حتّی صُحر کے بیٹے افرون کے کہیت مین جو ممری کے آگے ہے اُسے
گاڑا انتہی

علاوہ اسکے موریہ پہاڑ پر یہ قربانی واقع ہونا سب نصرانی عالم اسبات
کی بابت قایل نہین ہین برعکس اسکے وہ کہتے ہین کہ مورہ کے بلوط (پیدایش
۱۲ باب ۶) کے نزدیک وہ عجیب ماجرا واقع ہوا البتہ عبرانی زبان مین
مورہ و موریاہ لفظون مین فقط تہوڑا تہوڑا فرق ہے (لغت کتاب مقدس
صفحہ ۱۰۱۳) اور سامری کہتے ہین کہ کوہ جرزین پر حضرت ابراہیمؑ نے وہ
قربانی گزرانی تہی (ایضاً صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

چونکہ اہل اسلام مین حضرت اسمٰعیلؑ کا نام اس قربانی کی بابت مشہور
ہے (دیکہو سورہ والصافات رکوع ۳) اور عیسائیون اور یہودیون
مین باوجود اقرار سہو کاتبان حضرت اسحاقؑ کا لیکن یہ اختلاف ایسا
بڑا نہین ہے جیسے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کی جگہہ
جرزین لکہہ لیا ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۶۵ کالم ۱ کیونکہ وہ بیت المقدس سے انکی انحراف
روگردانی کا باعث ہوگیا اور اسمین کچہ خدا پرستی کی بابت نقصان عاید

نہین ہوتا کیونکہ یہ صرف تواریخی بات ہے اسکے سوا اسی کتاب مقدس
کتاب کا احوال ۹ باب مین لکہاہے کہ حضرت ابراہیم کی چہیاسی برس ۸۶ برس
کی عمر مین حضرت اسمعیل (پیدایش ۱۶ باب ۱۶) اور سو برس کی عمر مین
حضرت اسحاق پیدا ہوے تہے (پیدایش ۱۲ باب ۵) اور خدا اُسکے یعنے
حضرت اسمعیل کے ساتہ تہا (پیدایش ۱۲ باب ۲۰) اس حساب سے چودہ
برس حضرت اسمعیل حضرت اسحاق سے بڑے تہے پس ممکن ہے کہ پہلوٹہے
کو حضرت ابراہیم نے قربانی کرنا چاہا ہو چنانچہ اسی دستور کے بموجب
خدا فرماتا ہے اگر کسی کی دو جوروان ہون اور ایک محبوبہ اور
دوسری مبغوضہ ہو اور محبوبہ اور مبغوضہ دونون سے لڑکے ہون
اور پہلوٹہا بیٹا مبغوضہ سے ہو تو یون ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹون پر
مال کی تقسیم کرے تو محبوبہ کے بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت
پہلوٹہا ہے فوقیت نہ دی بلکہ وہ مبغوضہ کے بیٹے کو اپنے سب مال سے
دونا حصہ دیکر پہلوٹہا ٹہراوے کیونکہ وہ اُسکی اوّل قوت کا ہے اور
پہلوٹہا ہونے کا مستحق وہی ہے (استثنا ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) اب اگر
کوئی کہے کہ حضرت یعقوبؑ نے کیون اپنے بڑے بہائی عیسو کا حق لیا
(پیدایش ۲۷ باب ۳۰) اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو سے انکے پہلوٹہے ہونیکا حق
مول لیا تہا (پیدایش ۲۵ باب ۳۳) باوجود اسکے اپنے نابینا باپ سے یہ کہکر کہ مین عیسو ہون یہ
حق پایا تہا پس در اصل اگلے بڑی بہائی ہی کو حضرت اسحاق نے وہ برکت دی تہی
کیونکہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو کے نام سے وہ برکت حاصل کی تہی (پیدایش ۲۷ باب ۱۹)

جواب

سپ

بیان دوم

پس جبکہ مبغوضہ کے بیٹے کا پہلوٹھے ہونے کے سبب یہ رتبہ ہے تو غیر مبغوضہ
کے پہلوٹھے بیٹے کا پہلوٹھا پن کون چھین سکتا ہے یعنے وہ خداوند کے
نزدیک سب بہائیون سے اعلیٰ اعدا افضل ہے ٭

اور یہودیون ہی ہمیشہ یہ دستور رہا کہ ہر پہلوٹھا خداوند کیلئے سمجہا
جاتا تہا (لوقا ۲ باب ۲۳) چنانچہ خروج ۲۲ باب ۲۹ و ۳۰ مین خدا فرماتا ہے
تو اپنے بیٹون مین سے پہلوٹھا مجھے دیجیو ایسا ہی اپنے بیلون اور گوسفندون
سے کیجیو انتہیٰ اور خروج ۱۳ باب ۲ مین ہے کہ سب پہلوٹھے میرے لئے مقدس
کر جو کوئی بنی اسرائیل مین پہلوٹھا ہو کیا انسان اور کیا حیوان میرا ہے انتہیٰ
پہر یہ کہ شاید اس قربانی گزراننے کے وقت تک حضرت اسحاق پیدا ہی
نہوے تہے انکے سوا پیدایش ۲۲ باب ۱۶-۱۸ مین لکہا ہے پہر یہوواہ
کے فرشتہ نے دوبارہ ابراہیم کو پکارا اور کہا خدا فرماتا ہے مین نے اپنی
ذات کی قسم کہائی ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا
ہی دریغ نکیا مین تجہے برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے ستارون اور
دریا کے ساحل کی ریت کی مانند تیری نسل کو نہایت فراوانی بخشونگا
اور تیری نسل اپنے دشمنونکے دروازونکی وارث ہوگی اور تیری
نسل سے زمین کی ساری امتین برکت پاوینگی انتہیٰ چونکہ اکلوتا
بیٹا (آیت ۱۶) سوا حضرت اسمعیل کے حضرت اسحاق کو نہین کہہ سکتے
اس سبب سے کہ حضرت اسمعیل اپنی پیدایش سے چودہ برس تک
اپنے باپ کے اکلوتے تہے اور حضرت اسحاق کی پیدایش کے وقت

توحضرت اسمعیل چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاق اکلوتے
کیونکر ہوے انہین کی یعنے اسمعیل کی بابت خدانے فرمایا کہ دریغ نکیا
یعنے قربان کرناچاہا اور آسمان کے تارون اور دریا کے ریت کی مانند
(آیت ۱۷) حضرت اسمعیل کی نسل کو خدانے کیا کہ جنسے تمام عرب
اور ترکستان بہرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا مین صرف نوّے لاکھ
رہگئے ہین اور انہین حضرت اسمعیل کی اولاد اپنے دشمنون [۱۵] کے
دروازونکی (آیت ۱۸) یعنے بیت المقدس کے وارث ہوے اور
اسی نسل سے زمین کی ساری امتین یعنے یہودی اور عیسائی
ومسلمان برکت یعنے ایمان پاتے ہین ایک اور بات بہی غور کرنیکے
لایق یہ ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب مین دو قربانیان ہوتی
تہین ایک عتیرہ یعنے وہ قربانی جو ماہ رجب مین کیا کرتے تہے اور دوسرے
فرع یعنے پہلوٹھے بچے کا قربان کرنا (از نیاز نامہ مطبوعہ مشن پریس الہ آباد
بحکم نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۹۰) پس اس فرع کی
اصل وہی قربانی حضرت اسمعیل کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمعیل
ہین اور یہ دستور انہون نے سنت آبائی سمجہ لیا ہوگا تاکہ آئندہ
پشتونکے لئے یہ بات یادگار چلی جاے کہ ہمارے آبا مین سے کوئی
پہلوٹہا قربان ہونے کے وقت یون مورد افضال الہی ہوا تہا
پس وہی سنت اہل عرب مین پشت در پشت جاری چلی آئی اور
یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمعیل قربان ہونے گئے تھے

[۱۵] لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ (مائدہ ع ۱۱)

رومن بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۲۶ع مین ہے کہ زمین کی ساری قومین برکت پاوینگی

نہ یہ کہ حضرت اسحاق پہر یہ کہ توریت کے اُس مقام مین کثرت سہو کاتبوں سے
جسکا عیسائی علماء کو اقرار ہے (ہارنصاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴
مطبوعہ ۱۸۲۵ع) اسحاق لکھدیا ہوگا اور یہ تو عام دستور تہا کہ توریت بغیر نقطونکے
لکہی جاتی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۹ کالم ۱)

الغرض ان دونون بنی زادون مین سے جو کوئی اس قربانی کے لئے
مخصوص کیا گیا ہو ہمارا عین فخر ہے اگر حضرت اسحاق علیہ السلام
قربانی ہونے گئے تہے تو وہ کیا دشمن تہے ہمارے نزدیک جیسے
حضرت اسمعیل علیہ السلام ویسے ہی حضرت اسحاق علیہ السلام
جیسے محبت اور ادب ہمین حضرت اسمعیل کا ہے ویسا ہی حضرت اسحاق
کا وہ بہی خدا کے مقبول اور یہ بہی خدا کے مقبول تہے وہ بہی ہمارے
پیغمبر خدا صلعم کے اجداد مین تہے اور یہ بہی بلکہ جسطرح حضرت عیسیٰ کو
بوسیلۂ یوسف نجار نسل داؤد مین لکہا ہے (متی ۱ باب) اگرچہ حضرت
عیسیٰ کو جو بے باپ پیدا تہے حضرت داؤد سے قرابت تک نہ تہی چہ
جائے انکا بنیت اور نہ کسی کتاب سے ثابت ہے کہ حضرت مریم نسل
داؤد سے تہین کیونکہ وہ فرقہ ہی دوسرا تہا یعنے الیسبات کے رشتہ
دار تہین جو کہ حضرت ہارون کی بیٹیون مین سے اور حضرت ذکریا کاہن کی
بی بی تہین (لوقا ۱ باب ۵ و ۳۶) پس اس بیان سے اگر مین سچ
کہتا ہون تو اعمال ۲ باب ۳۰ مین جو حضرت عیسیٰ کو نسل داؤد سے
لکہا ہے صریح غلط ہوگیا۔

پہر یہ کہ حضرت عیسی نے آپ ہی نسل داؤد مین ہونے سے انکار
کیا ہے دیکہو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اُسکو (یعنے مسیح کو)
خداوند کہتا ہے تو وہ اُسکا بیٹا کیونکر ٹہرا انتہی غرض اسطرح حضرت
رسول خدا صلعم کا نسب حضرت اسحاقؑ سے نہین بلکہ وہ تو حضرت
اسمعیل کی دوسری ماسے حقیقی بہائی تہے اور حقیقتاً حضرت رسولخدا
صلعم کے اجداد مین تہے اور اُسکی بابت اور بہی ثبوت ہین مگر اس
مختصر مین زیادہ گنجایش نہین ہے صرف فانڈر صاحب کا قول اختتام
دینے مباحثہ صفحہ ۱۰۹ چہاپہ اکبر آباد ۱۸۵۵ء یہان کافی ہوگا کہ لفظ بیٹا
عربی مین بن اور لفظ بہائی عربی مین اخ دونون زبان عبرانیمین
اور توریت کی بہتیری آیات مین خاص وعام دونون معنے سے آیاہے
انتہی پس اسیطرح جیسے حضرت اسمعیل ویسے ہی حضرت اسحاق دونو
حضرت رسولخدا صلعم کے اجداد مین سمجہنا چاہیے پہر یہ کہ حضرت بی بی
ہاجرہ کو جو اہل کتاب لونڈی کہکر اُنکی اولاد کا رُتبہ حضرت بی بی سارہ
کی اولاد کی برابر نہین سمجہتے یہ صریح تعصب ہے۔ (استثنا ۲۱ باب ۱۵
و ۱۶ و ۱۷ کو جو مین ابہی لکہ چکا ہون پہر پڑہنا چاہیے اسکے سوا توریت
مین کہین یہ نہین لکہا ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسینے مول لیا ہو
یا جہاد مین آئی ہون یا یہ کہ کسی نے کسی کے آگے کنیز کی یا غلامی کا اقرار
کیا ہو اور یہی صورتین لونڈی غلام ہونے کی ہوتی ہین وہ نعوذ باللہ
ایسی نہ تہین جیسے راحاب اور روت موابی اُس مواب کی نسل مین

جیسے حضرت لوطؑ کی بڑی بیٹی جنی تہی اور رحبعام بن سلیمان کی ماں نعمہ عمونیہ
اُس عمون کی نسل جو حضرت لوطؑ کی چہوٹی بیٹی سے تہے (۲ تواریخ
۱۲ باب ۱۳ متی ۱ باب ۷) اور اوریاکی جورو بنت سبع
(۲ سموئیل ۱۱ باب ۲-۵) اور یہوداہ کی بہو تمر
(راحاب) یشوع ۲ باب ۱ (دختران حضرت لوطؑ) پیدائش
۱۹ باب ۳۰-۳۶ و ۳۷ (تمر) پیدائش ۳۸ باب ۱۸ (روت) کتاب
روت ۱ باب ۴- اور ۴ باب ۱۳- اور یہ سب عیسائی عقیدے کے بموجب
حضرت عیسیٰؑ کے بلکہ بعضے انمین سے حضرت داؤدؑ کی پردادیان انجیل
مین لکہی ہین (دیکہو متی ۱ باب) پس اگر یہ بیان درست ہو تو حضرت
اسمٰعیلؑ کا مرتبہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بلکہ
تمام انبیاء بنی یہوداہ سے کسقدر بلند تر سمجہنا چاہئے
رومیون مین یہ ایک خاص رسم تہی کہ جب ایک بیوی کو وفادار اور
نیک جانتے تو اُسکو درجہ بڑی بیوی کا دیتے تہے (اگرچہ وہ لونڈی
ہوتی) جسوقت وہ ایک لونڈی سے نکاح کرتے تہے اولاد اُس کی
برابر اولاد نکاحی بیوی کے متصور تہی اور قوانین مین حقیّت کی نسبت
کچہ فرق نہ تہا دونونکی اولاد برابر حق حصہ لینے کا باپ کے مال سے
رکہتے تہے لیکن اولاد کنچنی (یعنے رنڈی) کی بالکل اس حق سے
خارج تہی از سیر الاسلام صفحہ ۲۲۰ باب ۵ ترجمہ تہمبر
مصریون مین پوجاریونکے سوا اور لوگون کو کئی نکاح کرنے کی عام

اجازت تھی اور عورت لونڈی ہو یا نہو اسکی اولاد صحیح النسب اور
آزاد سمجھی جاتی تھی یعنے لونڈی غلام نہ سمجھے جاتے تھے انتہی (از
قدیم تاریخ مصر مولفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی اور
مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۴۱ نمبر۱) پھر یہ کہ حضرت
یعقوبؑ کی اولاد دو بیبیون اور دو لونڈیون سے تھی (پیدایش
۳۵ باب ۲۵ و ۲۶) اور سب بارہون فرقے بنی اسرائیل تھے انہین
کی نسل سے ہین پس جو فرقے کہ دونون لونڈیون یعنے بلہاہ سے
دان اور نفتالی اور زلفہ سے جد اور آشر تھے ان چارون فرقو
کو کوئی لونڈی بچے ہونے کے سبب اور اسرائیلی فرقون سے کچھ
کم نہین سمجھتا ہے

قطع نظر ان باتون کے ربیون کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
بی بی ہاجرہ فرعون کی بیٹی تھین اور اُسنے اُنہین حضرت ابراہیم کی کرامت
اور عظمت دیکھکر دیا تھا دیکھو کتاب بریشیث رباہ ۔ ۱۶ ربی شلومو اسحاق
نے پیدایش ۱۶ باب ۱ کی تفسیر اسطرح لکھی ہے کہ وہ فرعون کی بیٹی تھین جب
دیکھا اُن کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئین تو کہا بہتر ہے کہ رہے
میری بیٹی اُسکے گھر مین خادمہ ہوکر اس سے کہ ہو دوسرے کے
کے گھر مین ملکہ انتہی چنانچہ اُس تفسیر کی اصل عبارت عبری یہ ہے
بَث پَرعُه هَیثا کِشَّرا اِنِّیم شَنَعِسُو لِسارَه اَمَر مُوطاب شِتّهَا بِتّی
شِفْحَه بِبیث زِه ولوٗ گبیره بِبیث اَحِیر

پہر یہ کہ حضرت بی بی قطورہ جو کہ حضرت ابراہیمؑ کی تیسری زوجہ تہین اور
جنہین توریت مین لونڈی نہین لکہا ہے اُنکی اولاد کے واسطے کہین توریت
مین یہ بزرگی نہین ہے کہ خدا اُسکے ساتہ تہا اگر حضرت بی بی ہاجرہ کے واسطے
یہ آیت توریت مین موجود ہے (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) پس جب خدا نے
حضرت اسمٰعیل کو یہ مرتبہ بخشا کہ جسطرح بارہ فرقے حضرت اسحاقؑ کی اولاد
مین اسیطرح حضرت اسمٰعیل کی اولاد مین قایم کئے (پیدایش ۱۷ باب ۲۰
اور ۲۵ باب ۱۳-۱۷) یہ اپنی استون کے بارہ رئیس ہین (پیدایش
۲۵ باب ۱۶) اور آخر کو وہ ملک جسکا وعدہ بار بار حضرت ابراہیمؑ سے
فرمایا تہا (پیدایش ۱۷ باب ۸ اور ۱۵ باب ۱۸-۲۱) وہ حضرت اسمٰعیلؑ
کی اولاد کو بخشا اور وہ مقدس مقام جہان قربانی گزراننے حضرت
ابراہیمؑ گئے تہے حضرت اسمٰعیل کی اولاد کا معبد ٹہرایا تو خدا کے انتظام
مین کسے دم مارنے کی مجال ہے پس جانو کہ جو ایمان والے ہین وہی ابراہیمؑ
کے فرزند ہین (گلتیون کا ۳ باب ۷) پہر اگر حضرت بی بی ہاجرہ کا لونڈی
ہونا مانع عظمت ہے تو یہودی لوگ جو حضرت عیسٰیؑ کے آبا و اجداد تہے
بار بار جو بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے ہین اسکا کیا جواب ہے چنانچہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵ مین سے بعض مقام یہان نقل کئے جاتے ہین
قولہ اسرائیلیونکا پہلے بار کوشن رشتیم کی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۳ باب
۸-۱۰) اُنکا دوسرے بار عجلون شاہ مواب کی غلامی مین آنا (قاضیونکا
۳ باب ۱۲-۳۰) تیسری بار اُنکا فلسطیونکا غلام بنتا (قاضیونکا ۳ باب ۳۱)

چوتہی بار انکا کنعان کے ایک زور آور بادشاہ یبین کے جو صور مین سلطنت کرتا تہا غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۴ باب ۱-۳) پانچوین بار اسرائیلیونکا مدیانیون کی غلامی کرنا (قاضیونکا ۶ باب ۱-۱۰) اسرائیلیونکا چھٹوین بار فلسطیون اور عمونیونکی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۱ و ۱۲ باب ۸) اسرائیلیونکا بُت پرستی کے باعث ساتوین بار غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۳ باب ۱ تک) اسکے سوا کبہی بابل والون (۲ تواریخ ۳۶ باب ۲۰) اور کبہی مصریون (کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹرنصاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ع صفحہ ۲۲۶ شروع باب ۱۸) اور کبہی اسوریون (کیفیت نامہ ایضاً صفحہ ۲۰۷ شروع حصہ ۲) اور کبہی رومیون کے ہاتہ بار بار وہ پشت در پشت بکتے اور غلام بنتے رہے یہانتک کہ دنیا کی کوئی قوم سوا حبشی غلامونکے یہودیون کی طرح ہرگز پشت در پشت بار بار بکتے نہین رہے۔

پہر یہ کہ حضرات حواریون اکثر نفتالی فرقے کے تہے لغت کتاب مقدس مطبوعہ ۱۸۷۵ع صفحہ ۳۰۲ مین ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد نفتالی کا ملک پہر بسایا گیا تب اسطرحکے بیدین اسمین رہنے لگے یہانتک کہ مسیح کے آنیکے وقت کامل تاریکی سب پر چہاگئی اُنکے وہان رہنے سے اور اُنہین سے اپنے رسولون کو چننے سے انجیل کے سب پڑہنے والے جانتے کہ کیا فرق آگیا انتہی حالانکہ یہ فرقہ نفتالی حضرت یعقوب علیہ السلام کے اُس بیٹے کی اولاد ہے جو حضرت راحیل کی لونڈی بلہا سے پیدا ہوا اور جسکا نام نفتالی تہا علاوہ اسکے حضرت حواریون مین سے سب اسرائیلی ہی نہتے دیکہو متی ۱۰ باب ہو مرنز

شمعون کنعانی انتہی

اسکے سوا ماسٹر رامچندر عیسائی نے اپنی کتاب مسیح الدجال مطبوعہ ۱۸۶۳ع
صفحہ ۹۸ مین یہودیونکے عقیدہ کا ذکر کیا ہے یعنے یہودی سمجھتے ہین کہ یہ امر
کوئی بڑی بات نہین ہے کہ یہ محمد قوم امی یعنے قوم بت پرست عرب سے
ہے نہ ہماری قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگونمین بہت سے ایسے
بھی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون سے تھے انتہی

پھر یہ کہ حضرت ایوبؑ انبیائے بنی اسرائیل مین سے تھے بلکہ ابراہیم سے
بہت پیشتر تھے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب بسنہ قبل مسیح ۲۱۸۹
انتہی دو ہزار ایک سو تیس برس پیشتر تصنیف ہوئی انتہی لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵۷ مین ہے کہ عرب ایوب کے رہنے کا مقام تھا انتہی۔
طامس اسکاٹ کی تفسیر انگریزی مین ہے کہ ایوب رہنے والا زمین
عوض کا تھا اور زمین عوض معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تھا انتہی یہانتک
ظاہر ہے کہ نبوت خاندان اسرائیل پر منحصر نہین ہے اور دلایل نبوت
حضرت ایوبؑ کے یہ ہین کہ کتاب ایوب الہامی نوشتونمین شامل ہے اور
بقول طامس اسکاٹ مفسرہ انگریزی کتاب ایوب کا جو عربی مین تھی
حضرت موسیٰ نے عبرانی مین ترجمہ کیا تھا اور کتاب حزقیل ۱۴ باب ۱۴
و ۲۰ مین دو جگہ نوحؑ و دانیئلؑ و ایوب کی فضیلت مذکور ہے۔ پس اگر
یہ سارا بیان صحیح نکلے تو وہ برکت کا وعدہ جو پیدایش ۲۲ باب ۱۸ مین
مرقوم ہے اولاد ابراہیم مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلعم کی نسبت سمجھنا

چاہیے کیونکہ نصاری درحقیقت نسل ابراہیم نہیں ہین بلکہ حضرت یافث
بن نوح سے یہ اپنا سلسلہ ملاتے ہین اور یہودی تو اب آپ ہی برکت
پانے کے محتاج ہین صرف اولاد اسمعیل آج دنیا مین ساری قومونکے
برکت پانے کا وسیلہ رہگئی ہے اور یہ مسلمان ہین جو حضرت ابراہیم کا سا
عقیدہ توحید اور اتباع سنت ابراہیم رکھتے اور اپنے مذہب کو مذہب
حنیف کہتے ہین فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا (آل عمران ع ۱۰) ۹۵
اور سب سے ضروری مسئلہ یہ حل ہوگیا کہ یہود و نصارا مین قربانی کا
دستور ترک ہوجانے اور مسلمانونین اسکا رواج باقی رہنے سے اچھی طرح
ثابت ہوگیا کہ بسبب قربانی حضرت اسمعیل کے مسلمان ہی خدا کے حضور
اس خدمت کے مستحق ٹھیرے اور سب کو معلوم ہوگیا کہ حضرت اسمعیل
قربان ہونے گئے تھے تب خدا نے مسلمانونین اسے ابدی میراث اور
رسم دائمی ٹھہرا دیا اور یہود و نصاری اس سے صریح باز رہے۔
پھر مقدس کتاب کا احوال باب ۱۵ و ۱۶ - اور پیدائش ۳۷ و باب ۲۸
مین لکھا ہے کہ حضرت یوسف کو انکے بھائیونکے ہاتھ سے اسمعیلی قافلہ نے
بیس روپیہ دیکر مول لیا تھا انتہی پس بنی اسرائیل کی غلامی کی بنیاد
اور شروع حضرت اسمعیل ہی کی اولاد کے ہاتھ سے ہوا اور اس سے
بڑھ کر یہ کہ حضرت یوسف کو اسمعیلی قافلہ نے مول لیا اور حضرت یوسف
کے آگے مصر مین انکے سب بھائی غلام بنے تھے چنانچہ حضرت یوسف
کے خواب کی یہی تعبیر تھی (پیدائش ۳۷ باب ۱۰) دوسرے یہ کہ

پیدایش ۴۴ باب ۔ امین حضرت یوسف کے حضور اُنکے سب بہائیونکا
قول یہ لکھاہے اے خداوند تیرے غلام خورش مول لینے آئے ہین
انتہی یہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ جب ملک کنعامین قحط پڑا اور وہ سب
مصرمین یوسف کے پاس غلہ مول لینے گئے تہے اور اسیطرح پیدایش
۴۴ باب ۱۳۔ اور ۴۴ باب ۱۶ و ۱۷ امین بہائیون نے حضرت یوسف
کے آگے غلامی کا اقرار کیا تہا پس اس حساب سے تمام بنی اسرائیل
حضرت یوسف کے غلام اور اولاد اسمٰعیل کے غلام در غلام ٹہرتے
ہین شاید یہ سب سزا اللہ جلشانہ کی طرف سے اسواسطے ہوا کی کہ
یہودی لوگ حضرت بی بی ہاجرہ کو حقارت کی راہ سے لونڈی کہتے
تہے اب دیکہئے کہ تمام دنیا مین ایسی کوئی قوم نہ سُنی ہوگی کہ جسکی
ابتدا پشت در پشت غلامی ہی مین گزرتی رہی وہ یہود ہین اگرچہ
حبشی قوم غلامی کے لئے خاص ہے مگر یہودیون کی طرح تمام قوم
کی قوم بار بار غلام نہین بنی اور ایسی قوم بہی دنیا مین نہ سُنی
ہوگی جو ہمیشہ سے غلامی کا تو کیا ذکر ہے کبہی کسی کے ماتحت حکومت
بہی نہین ہوئے اور وہ اہل عرب ہین (دیکہو رسالہ کشف الاثار
فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مریک صاحب چہاپہ
اڈن برگ ۱۸۴۶ع صفحہ ۴۳ باب ۱۲) چنانچہ قولہ فی الواقع ان
قبایل اولاد اسمٰعیل میباشند ۔ وگبّون تاریخ نویس نیز ہرچند سعی کرد
کہ حق آنقول را (یعنے آزادے عرب بموجب کتاب اوّل توریت

۱۷ باب ۲) رونماید لیکن آخر الامر اقرار کرد که باوجود اینکه بعضے از
قبائل عرب در زیر دست سلطنت قوم دیگر گاہے افتادہ باشند لیکن
کل عرب ہرگز مغلوب نشدہ اند و دیگر که قدرت لشکرہاے سسطرس
(یعنے سیساسطرس) بادشاہ ذوی القدر مصر و کمبخسر و بادشاہ مجلل
ایران و پمپی و تراجن که یکے سردار مظفر و دیگرے امپراطور بزرگ اہل
روم بودہ پس لشکر اینہا تمامی قبایل عرب را نتوانستند مغلوب سازند
و باوجود آنکه بعضے از طوایف عرب زیر سلطنت دیگرا افتادہ لیکن قول
مقدس در باب آزادگی ایشان حق شدہ بحدیکه در ایام قدیم و تازہ
در بارہ استقلال عرب مثال گردیدہ حالت آزادی که قبایل مزبور
الحال دارند دلیل شدہ که آن قوم ہرگز مغلوب نگشته اند انتہی
گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۲ ہ مین لکھتے ہین کہ
اگر کلام برحق الہی مین مجکو کچھ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال
کرتا کہ انصاف کے ساتھ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین
ہوئی جو اولاد حضرت اسمعیل کے ہین اور قسمت مین یہودیون سے
بمراتب اعلیٰ ہین کیونکہ یقیناً کوئی ترجیح نہ دیگا ان لوگون کی تقدیر دنیا و
کو جنپر اتبک خدا کی مہر رہی قسمت پر جنگلی اور خود مختار اور بلند حوصلہ
اور مہمان پرور قومون ملک عرب کی جو کبھی مفتوح نہین ہوا اسمعیل
کی اولاد ونکے نام سے کل دنیا کو لرزہ آتا تہا اور انکے تلوارون کو
سجدہ کرتے تہے مگر انہون نے نہ کبھی سجدہ کیا اور نہ لرزے اور مجکو

عرب آزاد

دیکھ

امید ہے کہ وہ کبھی نکرینگے — اب دونون کی تقدیر اور اُسکے
خاندان کا حال جاننا مین خارج کیا ہوا اسمٰعیل ہوا چاہتا ہون
نہ نازپروردہ اسحاق جو مورث اعلی اُن لوگون کے ہین جنپر خدا
کی مُہر ہے (حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی سنہ ۱۳۰۳ھ صفحہ ۳۶ و ۳۷ دفعہ
۵۶ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع
اگرچہ برہما والون وغیرہ کو بھی اپنی آزادی کی بابت یہی دعوی
ہے لیکن ملک عرب کی طرح دنیا کے بڑے بڑے الوالعزم بادشاہون
نے کبھی برہما وغیرہ پر فوج کشی نہین کی تہی اور تواریخ چین مصنفہ
جمس کاکرن صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۶۵ع جلد ۲ دفتر ا باب ۷ صفحہ ۱۴۲ مین
لکہا ہے کہ سنہ ۶۶ع اور ۷۰ع کے درمیان فغفور چین کی فوج نے برہما
کے تخت گاہ کو جو اُسوقت تاکو دانگ کا شہر تہا فتح کیا تہا انتہی اور اہل
انگلستان نے برہما کا بہت سا ملک رنگون وغیرہ تک فتح کرکے اپنے
قبضہ مین کرلیا ہے اور رزیڈنٹ انگریزی اور اہل تجارت فرانس
وغیرہ برہما مین موجود ہین مگر عرب مین کسی غیر کو مطلق دخل نہین ہے
پہر کتاب مقدس کتاب کا احوال ۹ باب مین لکہا ہے قولہ یہ وہی
اسمٰعیل ہے جس سے بارہ رئیس پیدا ہوے اُسکی اولاد آجتک
اسمٰعیلی کہلاتی ہے اور اُسکے فرقون سے عربی و ترکی ہین (یعنے
عرب و ترک لوگ تمت کلامہ اسی سبب سے یروسلم پہلے عربونکے
اختیار مین رہا بعد اُسکے ترکونکے اختیار مین ہوا چنانچہ ابتک ہے

غرضکہ یہ وہی مقام ہے جہان توریت کی بموجب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تھا اُسکے بعد حضرت یعقوبؑ
نے اسی سرزمین پر خواب مین ایک سیڑہی زمین سے آسمان تک
دیکھی کہ فرشتے اُسپر چڑہتے اور اوترتے مین اور خدا نے حضرت یعقوبؑ
سے باتین کین تب حضرت یعقوبؑ نے اُٹھکر کہا کہ یہ کیا ہی مقدس
مقام ہے سچ مچ خدا کا گہر اور آسمان کا آستانہ ہے اور نشان کا
پتہر نصب کر کے اُسکا نام بیت ایل رکھا یعنے خدا کا گہر (مقدس
کتاب کا احوال ۴ باب اور پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اس سے
پیشتر اُسکا نام لوز تہا دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۸۶

بعد اُسکے حضرت موسیٰؑ نے جب کوہ طور پر شریعت پائی تب بموجب
حکم الٰہی بیابانین بنی اسرائیل کو جو کہ چھہ لاکہہ مرد ہتیار بند تہے
اور اس حساب سے تیس ۳۰ لاکہہ سب مرد و عورت اور بچے تہے
(مقدس کتاب کا احوال ۴۲ باب خروج ۱۲ باب ۳۷) اور دینی و
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۹ مین ہے کہ تخمیناً پچاس لاکہہ ہونگے
ان سب کو اکہٹا کر کے ایک خیمہ عبادت بنایا کہ وہ خیمہ جماعت بہی
کہلاتا تہا (خروج ۳۱ باب ۷ اور ۴۰ باب اعمال ۷ باب ۴۴) اور
سب بنی اسرائیل کے لئے دستورات عبادت مقرر کئے اور حضرت
ہارونؑ اور اُنکی اولاد کہانت یعنے امامت کے واسطے مقرر ہوئی
مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰ مین لکہا ہے اسرائیلیونکے درمیان سردار

کاہن سب کاہنوں مین پہلا درجہ رکہتا تہا اسلیئے کہ وہ ساری قوم کا
خدا کے حضور انکی طرف سے قربانی گزرانکر شفیع سمجہا جاتا تہا ہیکل
کی خدمت کا عہدہ پشت در پشت ہارونکی اولاد مین رہا اور انمین
کا پہلوٹہونکا پہلوٹہا اگر اسمین کوئی شرعی عیب نہوتا ہمیشہ کاہن
ہوجاتا تہا وہ اس کام پر بڑی سنجیدگی اور شان وشوکت کے
ساتہ مخصوص کیا جاتا اور ہرروز قربانی کے وقت عمدہ اور چمکدار
پوشاک پہنکر حاضر ہوتا تہا (یہودیونمین چمکدار یعنے روپہلا لباس قدر
کو جائز اور سونہلانا جائز تہا) خصوصًا کفارہ کے دن وہ ایک سینہ بند
قیمتی کو جسکی چپراس کے جواہرات مین اسرائیل کے بارہ فرقونکے نام
کندہ تہے اسلیئے باندہتا تاکہ پاکترین مکانمین داخل ہونے کے وقت اسکو
دیکہکر تمام قوم کو خدا کے حضور یاد کرے۔

یہودیونمین عام کاہن بہی ہارون کی نسل مین سے ہوتے تہے وہ چوبیس ۲۴
صفونپر منقسم تہے اور ہر ایک صف والے اپنی اپنی باری پر ہفتہ بہر تک
مین خدمت کرتے تہے از مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰

پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۵۱ مین لکہا ہے کہ باقی بنی لیوی جو ہارونکی
نسل سے نہ تہے وہ عہدہ کے باب مین (اگرچہ کیسے ہی ذی لیاقت ہوتے
مگر) کاہنوں سے کمتر درجہ رکہتے تہے اور بیت المقدس (یا خیمہ جماعت)
کی متفرق خدمتونمین کاہنونکے مددگار رہتے ان زیر حکمونمین حضرت موسیٰ
کی اولاد بہی شامل تہی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے (یعنے حضرت

موسیٰ سے) جو صد مندی کی راہ سے نہیں بلکہ خدا کے حکم کیمطابق
دینی انتظام ٹھہرایا انتہیٰ
یہ طرز ہمارے پیغمبر صلعم سے کمال مطابقت رکھتا ہے چنانچہ حضرات خلفاے
راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اسکا ثبوت ظاہر ہے
پھر مفتاح الکتاب صفحہ ۵۲ و ۵۳ مین لکھا ہے کہ عبرانی لوگون مین مہینونکا
انگریزونکے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تھا چنانچہ اُنکے مہینے ۲۹ و
۳۰ دنکے ہوتے تھے انتہیٰ
یہ دستور بھی صرف اسلامی دستور سے متابقت رکھتا ہے چنانچہ سنہ
ہجری پر لحاظ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے ❊
یہودی مصری اسوری ویسی ہی چادر اوڑھتے تھے جیسا کہ اندنون
ہندوستانکے لوگ کام مین لاتے ہین ان دنون ہندوستان کے
لوگ سے مراد مسلمان) ٹھیک جیسے کہ وہ جولاہے کے ہاتھ سے آتین
یعنے بغیر سلائی اور گوٹ کے یہ دستور خدا کو پسند ہوا اور اُسنے حکم
دیا کہ یہودی جہالر پر آسمانی رنگ کا ڈورا لگاوین۔ اُنہون نے
ٹھہرایا کہ خدا کی شریعت مین ۶۱۳ - احکام ہین اسلیے ضرور ہے کہ ہمارے
دامن مین اتنے ہی ڈورے موڑے جاوین (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۲۵
دنکا شروع یہودی قوم سورجکے ڈوبنے سے حساب کرتے تھے (پیدائش
اباب ۵ و ۶ - احبار ۲۳ باب ۳۲) رات کا اول درجہ اس بات کی
یادگاری مین ہوا ہوگا کہ پیدایش کے وقت اندھیرا روشنی سے پیشتر پہلا

(پیدایش ۱ باب ۱۴) - چنانچہ اُنہون نے یون فیصلہ کیا کہ سبت سورج کے
ڈوبنے اور تین ۳ تارونکے نکلنے کے درمیان شروع ہوتا ہے انتہی
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۳۷) یہ دستور بہی اسلامی دستور کے مطابق ہے
کہ چاند دیکہکر ماہ رمضان شروع ہو چاند دیکہکر ماہ رمضان ختم ہو جاتا ہے
(رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۵۸ مین لکہا ہے جب لاوی کا
فرقہ خیمہ مقدس مین خدا کی خدمت پر مخصوص ہوا تو یوسُف کا فرقہ
اُسکے دو بیٹون یعنے افرائیم اور منسّی کے فرقونپر تقسیم ہوا (حضرت
یعقوبؑ نے پہلے ہی حضرت یوسُف سے فرمایا تہا کہ افرائیم اور منسّی
میرے بیٹے ہین دیکہو پیدایش ۴۸ باب ۵) اور یون لاویونکے سوا
بارہ فرقے بحال رہے اور ہر ایک فرقہ کا ایک ایک سردار یا شاہزادہ
تہا پہر ایک ایک فرقے مین الگ الگ خاندان تہے جو کسی سبب سے
مشہور تہے چنانچہ موسیٰؑ کے وقت مین ایسے اُنسٹہہ خاندان تہے اور
اُنکے بہی جدے جدے سردار تہے پہر موسیٰؑ نے ساری قوم کو دس!
اور پچاس اور سَو اور ہزار کی جماعتونپر تقسیم کرکے ہر ایک کے اوپر
قاضی مقرر کیا جو مقدمہ دس والا قاضی فیصلہ نہین کرسکتا اُسکو
وہ پچاس والے کے پاس بہیجدیتا تہا اور یہ سَو والے کے پاس علی ہذا القیاس
علاوہ اسکے نسب نویسون کا ایک عہدہ تہا پہر کمپو اور کوچ کا قواعد
جنگ کیطور پر ہر ایک بات مین بند و بست تہا چنانچہ جب خیمہ عبادت
کے اوپر سے بادل اُٹہکر آگے چلتا اُسوقت کاہنونکے تُرہی بجائی جاتی

اور یہوداہ اور اشکار اور زبلون کے فرقے جنکا کیمپ پورب سمت
کو تہا اپنا جہنڈا جسکے پہریرے پہ یہوداہ کے شیر ببر کی تصویر بنی ہوئی تہی
اُٹہا کے آگے بڑہتے تہے تُرہی کی دوسری آواز پر روبن اور شمعون اور
جد کے فرقے جنکا کیمپ دکہن سمت کو تہا چلتے اُنکے پیچہے لاوی کا فرقہ
خیمہ مقدس کا سرانجام جو سارے فرقوں کے بیچون بیچ استادہ تہا
اُٹہا کر روانہ ہوتے تُرہی کی تیسری آواز پر افرائیم اور منسّی اور
بنیامین پچہم سمت سے بڑہ جاتے چوتہی آواز پر دان اور آشر اور نفتالی
اُتر طرف سے کوچ کرتے انتہی

پہر لکہا ہے کہ خدا نے اپنی عبادت اور بادشاہی شان و شوکت کے
لئے جو ایک عظیم الشان خیمہ بنانے کا موسیٰ کو حکم دیا تہا اور بڑے ہی
تکلف کے ساتہ اُسکا پورا نقشہ بیان کیا خیمہ مذکور مین تین مکان تہے
اندرونی مکان مین جو قدس الاقداس یا پاکترین کہلاتا ایک سونے کا
تخت کہڑا تہا اور اُسکے نیچے ایک سونے کا صندوق جسمین دس
حکمونکی دو تختیان دہری ہین لیکن تخت نشین کوئی نہین نظر آیا کہ جس سے
یہودیونپر واضح ہو کہ انکا معبود اور بادشاہ غیر محسوس اور نادیدنی
اور روحانی ہے مگر جو بادل کا گولہ بالا کوچ کرتے وقت جماعت کے آگے آگے
چلا جب جماعت کسی جگہ مقیم ہوئے تو وہ قدس الاقداس کے اوپر ٹہر گیا
انتہی (از طلوع آفتاب صداقت تاریخ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کے طرف سے
مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ع باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب صفحہ ۱۳۱

اور رومن تواریخ کلیسیا حصہ اصفحہ ۵۶) واضح ہو کہ یہ سوسائٹی و
مجلس علماء تثلیث پرست کی ہے جسمین بڑے بڑے علماء دین نصاریٰ
اپنے مذہب کی ہر دینی کتاب کو خوب جانچکر اجازت چھاپے جانیکی
دیتے ہین اور دوسری کتاب یعنے تواریخ کلیسیا ایک جماعت علمائے
نصاریٰ کی تصنیف اور مشہور پادری میتھر صاحب کے اہتمام سے
چھاپی گئی پس ان دونون کتابونین خدا کے غیر محسوس اور
نادیدنی اور روحانی ہونے کا صاف اقرار ہے اب حضرت عیسیٰ
جو تینتیس ۳۳ برس دنیا مین رہے جنہین سب یہودیون نے دیکھا اور
گرفتار بھی کیا کیونکر خدا ٹھہر سکتے ہین اور واقعی یہ کہ کوئی خدا نہین
مگر ایک (اول قرنیتونکو ۸ باب ۴) بقا فقط اسی کو ہے وہ اس
نور مین رہتا ہے جس تلک کوئی پہونچ نہین سکتا اور اُسے کسی انسان نے
نہ دیکھا اور نہ دیکھہ سکتا ہے (اول طمطاؤس ۶ باب ۱۶) چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہے تو میرا چہرہ دیکھہ نہین سکتا اسلئے کہ کوئی
انسان نہین کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے (خروج ۳۳ باب ۲۰) اگر
کوئی کہے کہ خروج ۲۴ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ اُنہون نے خدا کا مشاہدہ
کیا اور کھایا اور پیا انتہیٰ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسکے بعد خروج
۳۳ باب ۲۰ مین خدا نے موسیٰ سے فرمایا کہ تو میرا چہرہ دیکھہ نہین سکتا
الخ پس اعتبار اسی پچھلی بات کا ہے اگر پیشتر خدا کو اُنہون نے دیکھا
ہوتا تو نہ موسیٰ خدا کے دیکھنے کا سوال کرتے (خروج ۳۳ باب ۱۸)

اور نہ خدا اُنسے بن ترائی فرماتا دوسرے یہ کہ خدا روح ہے (یوحنا
۴ باب ۲۴) اور روحکو کوئی دیکہہ نہین سکتا تیسرے خروج
۳۴ باب ۱۱ کے اسی فقرہ کی تفسیر مین ترگوم یعنے تفسیر رشی مین
لکہاہے - ہیُو مُستکلیِن بُو بِیب کاس بتوخ اخیلہ وُشتیہ کاخ
بدناش تخوما یعنے تہے دیکتے اُسکو بڑے دل سے کہانے اور پینے
کے زور سے جیسا کہ تخوما کی تحقیق مین آیاہے یعنے بسبب اُس خوراک
کی طاقت کے جو اُنہین دی گئی اپنے دلکی آنکہون سے دیکہتے تہے
نہ یہ کہ جسم کی آنکہون سے جیساکہ تخومائے بہی تحقیق کیاہے (از ترگوم
رشی جلد ۲ مطبوعہ وا وین پانچواں فصل پنجم از پیدایش عالم) پس خدا ایک ہے
اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے
(اول طمطاؤس ۲ باب ۵)

غرض یہ ابر جو خیمہ مقدس پر سایہ کئے رہتا عبرانیین اسے شکینہ
(جسکا معرب سکینہ) کہتے تہے اور یہی خدا کی خاص حضوریکا نشان
تہا مگر نہ یہ کہ خدا ظاہر طور پر حاضر رہتا اور اس ساری جماعت کو
خدانے اپنی عجیب قدرت سے چالیس برس بیابانمین ملک کنعانمین
پہونچنے تک آسمانی روٹی یعنے من صبح کو جو ایک قسم کی شبنم تہی
اور سلوے یعنے بٹیرین شام کو کہلاکر پرورش کیا (خروج ۱۶ باب ۱۳)
مگر گنتی ۱۱ باب سے ظاہر ہے کہ سلوے صرف ایک مہینے تک بنی اسرائیل نے
کہائی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۴۸ مین ہے کہ روز روز اُنہین

من دیا گیا اور بعضے ایام مین گوشت بہی انتہی یہان سے وہ اعتراض
رفع ہو گیا جو ہدایت المسلمین صفحہ ۳۵۱ مین **لن نصبر علی طعام واحد**
پر کر سکے لکھا ہے کہ کہانے دو تہی من وسلوی

دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگستس براڈہیڈ صاحب مطبوعہ
مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۳ع صفحہ ۱۱۴ مین ہے کہ مسکن (یعنے خیمہ جماعت)
معہ اسکے سامان کے اُس کامل ڈول کے مطابق جو خدا نے پہاڑ
پر موسیٰ کو تبلایا بنایا گیا انتہی۔

الحاصل یہ خیمہ جماعت بیابان مین بنایا گیا لیکن خدا نے حضرت موسیٰ جنکے باپ
کا نام عمران اور ما کا نام یوکبد (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۱۷) سے فرمایا کہ
جب تم اُس وعدہ کے ملک یعنے کنعان مین جسکا وعدہ مینے تم سے
کیا ہے پہونچ جاؤ تو تم اُسی مقام پر میرے حضور قربانی گزرانیو کہ جسجگہ
کو مین نے پسند کیا ہے (استثناء ۱۲ باب ۵ و ۱۱) اور بار بار اسکی بابت
تاکید فرمائی چنانچہ استثناء ۱۲ باب ۱۴ مین ہے اُس ہی جگہ جسے خداوند
تمہارے فرقون مین سے ایک مین پسند فرمائے گا تو اپنے چڑہاوے وہان گزرانیو
اور سب کچھ جو مین تجہے حکم کرتا ہون وہین کیجیو اور استثناء ۱۲ باب ۱۸ مین
ہے تجہپر اور تیرے بیٹے اور بیٹی اور تیرے غلام اور لونڈی پر اور لاوے پر
جو تیرے درمیان مین ہے واجب ہے کہ اُن چیزونکو خداوند اپنے خدا کے آگے
اُس جگہ جسے خداوند تیرا خدا پسند فرمائے کہاؤ اور خروج ۱۵ باب ۱۷ مین
حضرت موسیٰ نے خداوند کی حمد و ثنا مین فرمایا کہ تو اُنہین لاوے گا اور

اور اُنہیں اپنی میراث کے کوہ پر درخت کیطرح لگا دیگا اُسجگہہ پر جو خداوند
تو نے اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے اور جاے قدس مین جو خداوند تیرے
ہاتھون نے برپا کی ہے (پہر استثنا ۲ باب ۲۶ مین ہے تو مقدس چیزون کو
(یعنے صندوق عہد نامہ اور عصاے ہارون اور من کا مرتبان طلائی)
اور اپنی نذرون کو اُس مکانمین جسے خداوند پسند فرمایگا لیجا تیو انتہی
لیکن حضرت موسیٰ نے سرحد کنعانمین پہونچنے سے پیشتر مواب کی سرزمین
مین وفات پائی تہی مگر اُنکی قبر اُسیوقت سے کسی کو نہین معلوم کہ کسجگہہ ہے
(استثناء ۳ باب ۱-۶) کیونکہ خداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ آ باریم کے
پہاڑ پر نبو کی چوٹی تک جو مواب کی زمین مین یریحو کے مقابل ہے چڑہ جا
اور کنعان کی زمین کو کہ جسے مین اسرائیل کے ملک کردونگا دیکہہ اور اُس
پہاڑ پر جسپر تو جاتا ہے مرجا اور اپنے لوگونمین شامل ہو جیسے تیرا بہائی
ہارون ہور کے پہاڑ پر مرگیا اور اپنے لوگونمین جاملا اسلیئے کہ تم دونون
نے بنی اسرائیل کے درمیان دشت سین کے قادس مین مریبہ کے پانی
نزدیک میرا گناہ کیا اور تمنے بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نکی
پر تو اُس سرزمین کو جو تیرے سامہنے ہے دیکہہ لے لیکن اُس سرزمین مین
جو مین بنی اسرائیل کو عنایت کرتا ہون داخل ہنوگا (استثنا ۳۲ باب ۴۸
- ۵۲) اسکے بعد حضرت یشوع بن نون حضرت موسیٰ کے قایم مقام ہو کر جسطرح
حضرت موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا تہا اسیطرح حضرت یشوع نے
رود یردون کو شہر یریحو کے پاس دو حصہ کرکے (یشوع ۳ باب ۱۷) اُس

اردن

۴

جبعون پر روسلم وغیرہ کے بادشاہون کو شکست دینے کے وقت آفتاب کو
دو پہر ٹہرا کر (یشوع ۱۰ باب ۱۳) اور یریحو کی شہر پناہ نرسنگون کی آواز سے
گرا کر (ایضاً ۶ باب ۲۰) بنی اسرائیل کو ملک کنعان مین لائے اور تب سے
مین بنی اسرائیل کو نلا (یشوع ۵ باب ۱۲)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۶ مین ہے کہ خداوند نے ساری سرزمین جلعاد سے
لیکے دان تک اُسکو دکہائی اور وہان خداوند کے حکم کے مطابق
مواب کی سرزمین مین ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا ہوکر موسیٰ انتقال کر گیا اور
خدا نے اُسے دفن کیا مگر آجکے دن تک کوئی اُسکی قبر کو نہین جانتا اہتم
اسرائیلیونکے زمین کنعان مین پہونچنے کے بعد قاضیونکی عملداری مین خدا کا
خیمہ سیلا مین کہڑا رہتا تہا اور سیلا افرائیم کے علاقہ مین تہا چونکہ افرائیم
(کا فرقہ) اپنی حکومت کے وقت بے ایمان تہا اور تمام بنی اسرائیل اُسکے
تحت حکومت ہونے سے بت پرست ہوگئے تہے اس سبب سے خدا نے
اُسے یہ سزا دی کہ اپنے مَقدِس کو اُسکے علاقہ سے نکالکر یہوداہ کے
علاقہ مین مقرر کیا خدا نے پیشتر سے ارادہ کیا تہا کہ یہوداہ (کا فرقہ
تمام فرقون) اسرائیل مین حکومت کرے اور اپنے مَقدِس کو اُسی
کے علاقہ مین رکہے (پیدایش ۴۹ باب ۱۰) لیکن جب تک کہ خدا نے
افرائیم کے ایمانکے امتحان کے واسطے اُسے سلطنت پر رکہا تب تک
خدا کا یہ اول ارادہ ملتوی رہا جب سے فلسطی لوگ سیلا سے خدا کا
صندوق اُٹہا لیگئے (اوّل سموئیل ۴ باب ۱۷) تب سے وہ پہر افرائیم کے

دینی و دنیوی
تاریخ صفحہ ۱۳۶
مین لکہا ہے
آفتاب آسمان کے
بیچ مین ٹہرا
اور قریب

ملاحظہ

دن بہر کی پیچہم
کی طرف نہ ڈہلا
ہوا انتہی

علاقہ مین کبھی نہین آیا بلکہ ایکمدت تک نوب مین رہا (اول سموئیل
۲۱ باب ۱) اور اُسکے بعد جبعون مین (اوّل سلاطین ۳ باب ۴)
جبتک کہ داؤد نے اُسکے لئے کوہ صیحون پر جو یہوداہ کے علاقہ مین ہے
خیمہ نہین کھڑا کیا (۲ تواریخ ۱۵ باب ۱) استثنا ۱۲ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ
خدا کا مسکن وہ مقام ہے جہان اُسکا نام رہیگا - مسکن بنانے سے
خدا کی یہ مراد تھی کہ وہ اُنکے وسیلہ سے آدمیونکے درمیان سکونت کرے
(خروج ۲۵ باب ۸) از تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف اوین صاحب
چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع صفحہ ۲۰۷ بر آیت ۶۰ زبور ۸ یعنے ۶۰ زبور ۷۸
جن دنون کہ خیمہ جماعت سیلا کے مقام پر استادہ تھا ایک شخص القانہ
بن یرحام کی دو جوروان تھین ایک صاحب اولاد اور دوسری
بے اولاد اُس بے اولاد بی بی نے جسکا نام حنّاہ تھا خیمہ جماعت مین
آکر اولاد کے واسطے دعا مانگی اور علی (اول سموئیل ۱ باب ۱۷)
سردار کاہن نے اُس سے کہا کہ سلامت جا اسرائیل کا خدا تیری مراد
جو تونے اُس سے مانگی ہے پوری کرے اُسکے بعد اُس بے اولاد بی بی کے
حضرت سموئیل نبی (اس نام کے معنے خدا سے مانگا ہوا) پیدا ہوئے
جو نبوت کے درجہ مین اوّل اور شفاعت کے اقتدار مین حضرت
موسیٰ سے مشابہ کی گئی (۹۹ زبور ۶ یرمیاہ ۱۵ باب ۱) اور جنسے
اُنکی خردسالی مین خدا نے باتین کین تھین (اول سموئیل ۱ باب
اور ۲ باب - اور سوال وجواب ترجمہ رومن پادری یونس سنگھ

و پادری والش صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۶۵ء سوال ۴۸ و ۵۱ صفحہ ۱۴
اس سے ظاہر ہے کہ ایسے معزز و مقبول نبی کے باپ کے ایک ساتھ
دو جوروان تھین اور انہین مین سے ایک بی بی سے حضرت سموئیل
پیدا ہوئے پس اگر ایک سے زیادہ جوروان کرنا حرام ہوتا تو خدا ابنیاء
کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور
تمام بنی اسرائیل کا بھی ہے اب دو چار جوروان کرنے کے جواز مین
اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہیے۔

اسکے بعد جب شہر نوب مین خیمۂ جماعت استادہ تھا حضرت داؤد ساؤل
بادشاہ بنی اسرائیل کے خوف سے (کہ اُسوقت بارہون فرقے
بنی اسرائیل و یہوداہ کے اُسی بادشاہ کے زیر حکم تھے) تنہا بھاگ
کر وہان گئے اور اخیملک سردار کاہن کے پاس جاکر کہا کہ بادشاہ نے
مجھے ایک بڑے کام کے واسطے بھیجا ہے اور مین نے اپنے ساتھیون کو
فلانی فلانی جگہ بھیجدیا ہے اور یہ سب جھوٹھ بولکر اخیملک کاہن سے
روٹی جو تبرک کی رکھی تھی لیکر کھالی اور ایک تلوار بھی جہانسا
دیکر لی اور وہان سے بھی بھاگ کر جات کے بادشاہ اکیس نامے کے
پاس گئے اور مکر سے وہان دیوانہ بن گئے اور جب ساؤل بادشاہ نے
سُنا کہ اخیملک کاہن نے داؤد کے ساتھ یہ سب سلوک کیا تو بادشاہ
نے پچاسی کاہنون اور شہر نوب کے سب مردون اور عورتون اور
لڑکون اور شیر خوارون اور بیلون اور گدھون اور بھیڑون تک کو

قتل کروایا اول سموئیل ۲۱ و ۲۲ باب انجیل مرقس ۲ باب ۲۶ مین
اسی اخی ملک سردار کاہن کی جگہہ پر ابیاتہر کا لفظ لکہا ہے وارڈ صاحب
نے اپنی کتاب اغلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ مسٹر
جویل اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ مرقس نے اخیملک کے عیوض غلطی سے
ابیاتہر لکہا ہے جیسے کہ متی نے غلطی سے ذکریاہ کی جگہہ یرمیاہ لکہدیا۔
اسکے بعد جب بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل فلسطیونکی لڑائی مین
قتل ہوا (اول سموئیل ۳۱ باب) اور حضرت داؤد بنی اسرائیل مین
بادشاہ ہوے تب حضرت داؤد علیہ السلام نے جنکی قریب تنو جوروں کے تہین
(دویم سموئیل ۳ باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶-اور ۵ باب ۱۳ و ۱۱ باب
۲۷-اور ۱۵ باب ۱۶-اول تواریخ ۳ باب ۱-۹ و ۱۴ باب ۳
اور اول سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳) وہ خیمۂ جماعت کوہ صیحون پر
نصب کیا کیونکہ خدا نے فرمایا کہ مین نے یروسلم کو برگزیدہ کیا کہ اسمین
میرا نام ہووے اور داؤد کو برگزیدہ کیا کہ میرے اسرائیلی لوگونکا
پیشوا ہووے (۲ تواریخ ۶ باب ۶) پہر یہ کہ یہوواہ نے صیحون کو چُن
لیا ہے اور چاہا کہ وہ اُسکے واسطے مسکن ہو (۱۳۲ زبور ۱۳) اور
اسیطرح ۶۸ زبور ۱۶ اور ۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ اور ۷ باب ۱۲
اور اول سلاطین ۹ باب ۳ اور ۸ باب ۲۹ مین بہی ہے۔
الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ روم مین مرزاپور ۱۸۴۶ء صفحہ ۱۰۹ جلد ۱
مین اسکا بیان یون لکہا ہے کہ شہر مذکور کا بانی ملک صدق

جسکا ذکر پیدایش کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۸ آیت مین یون مسطور ہے
کہ ملک صدق سالم کا بادشاہ تہا اور اکثر سمجہتے ہین کہ یہی اس شہر کا
اصلی نام ہے آباد ہونے کے ستر برس بعد اسکو قوم یبوسیون نے اپنے
قبضہ مین کر لیا اور شہر پناہ کو بڑہا اور کوہ صیحون پر ایک قلعہ بہی تعمیر
کیا پہلا نام بدلکر یابوس نام رکہا گمان غالب ہے کہ یہی نام اصلی نام
کے ساتہ شامل کیا گیا یعنے یبوسلم یا فصاحت کے واسطے یروسلم جیسا
کہ آجتک جاری ہے ایجاد ہوا یشوع کی کتاب ۱۰ باب ۱۳ آیت مین
مذکور ہے کہ جب یشوع نے ملک کنعان پر حملہ کے وقت اُسکے (یعنے
یروسلم کے) بادشاہ کو پکڑا اور قتل کیا اُسوقت سے داؤد کے زمانہ
تک یہودی اور یبوسی دونون ملے جلے رہنے لگے چنانچہ قاضیونکی
کتاب کے ۱ باب ۲۱ آیت مین ایسا لکہا ہے کہ بنی بنیامین نے اُن
یبوسیون کو جو یروسلم مین رہتے تہے دفع نکیا سو یبوسی آجتک یروسلم
مین بستے ہین انتہی ✦

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ خدا نے اجازت دی تہی کہ
کنعانیونکے بعضے فرقے اپنے ملک مین رہین انتہی ؛

پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱ مین ہے کہ اصلی کنعانی نہ تو ہلاک کیے گئے
نہ نکالے گئے مگر وہ مطیع اور صلحکار تہے اُس زمانہ مین وہ چار پانچ
لاکہہ لوگ رہے ہونگے فلسطی ادومی موابی عمونی اور شیار عربی
بہی سلیمانکے خراجگزار تہے صلح سے کامیابی حاصل ہوئی اور تجارت

اور آمد و رفت بڑہتی گئی انتہیٰ لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۰۳ کالم
امین ہے کہ خدا کے حکم سے بنی اسرائیل کے کنعان مین داخل ہوتے وقت
یبوسیون سے اپنا ملک لے لیا اُسوقت وہ ایسے ناپاک تھے کہ زمین نے
اُنہین اوگل دیا۔ اور اُنکے نام لعنتی اور نفرتی ہوئی پر بہت
دنون بعد وہ بیعزت نہین پر بڑا عزت دار نام ٹہرا کیونکہ خاص شہر
یبوسی کہلایا جاتا تہا (ذکریاہ ۹ باب ۷) انتہیٰ۔

بیان سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کی لڑائیان کنعانیون کو محض
قتل ہی کرنے کے واسطے نہتین بلکہ جہاد کے شرایط اُسمین موجود تہے
دیکہو استثنا ۲۰ باب ۱۰ امین ہے کہ جب تو قتال کے لئے کسی شہر کے نزدیک
ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر اور گنتی ۳۱ باب ۱۸ مین باکرہ لڑکیونکو بچاکر
اور سب مدیانیونکو قتل کا حکم ہوا اور حضرت یشوع نے جبعون کے
لوگونکو اُنکے عجز پر رحم کرکے قتل نہین کیا دیکہو یشوع ۹ باب اور ۱۰
باب مین یہ مضمون کہ جبعونکے لوگون نے بنی اسرائیل سے صلح کی
اور امین رہے انتہیٰ اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۲ مین
لکہا ہے جب ملک کنعان بنی اسرائیل کے بارہ فرقون مین تقسیم ہوا
سور شہر معہ سرزمین یسر کو عنایت ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے
بنی یسر نے اس زمین کو ضبط نکیا۔ خواہ یسر کی غفلت خواہ سور کی
توبہ سے مگر اتنا ظاہر ہے کہ توبہ تہی تو تہوڑی دیر کی رہی انتہیٰ
یہ وہی سور ہے جسکے بادشاہ حیرام نے حضرت سلیمان کو ہیکل بنانے کے

جبعون

باب دوم

واسطے لکڑی بہیجی تہی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۰)

اور حضرت یشوع نے راحاب فاحشہ کو یریحو مین معہ اُسکے باپکے خاندانکے قتل نہین کیا (یشوع ۶ باب ۲۵) اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی راحاب کی نسل سے تہے پس یہہ جہاد ہی کی غنیمت تہی جو عیسائیون نجات دینے والا سمجہا گیا (دیکہو متی ۱ باب ۵)

معلوم ہوتا ہے کہ یشوع نے یروسلم بنیامین کے فرقے کو سپرد کیا لیکن بسبب اسکے کہ شہر فرقہ یہوداہ کی عین سرحد پر تہا اور بنی یہوداہ نے دو بار اُسکو محاصرہ کرکے لے لیا تہا اسواسطے یروسلم کبہی بنیامین اور کبہی یہوداہ کا کہلایا اور جب سے یہوواہ (یعنے خدا) نے یروسلم کو اپنی ہیکل کے لیئے چُن لیا تب سے وہ تمام بارہ فرقونکا دار السلطنت مقرر ہوا اور کسی خاص فرقے کا حصہ نہ کہلایا ربّی لوگ کہتے ہین کہ شہر مذکور کی زمین تمام فرقونکی زمین تہی یہانتک کہ باشندونمین سے بہی کوئی اپنے گہر کو اپنا نہ کہہ سکا اور عید کے ایام مین سب اپنے پردیسی بہائیون کو بغیر کرایہ لیے مکانونمین لگاتے تہے انتہیٰ الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۶ ؛

اسی مقام مین تمام ملک کے یہودی سالمین تین دفعہ حاضر ہوا کرتے تہے (تواریخ ۲ باب ۱۳) ایک عید فصح مین کہ یہ عید قربانی گزرانے اور فطیری روٹی کہانے کی فرعونکے ظلم اور مصر سے نکلنے کی یادگاری مین سب بنی اسرائیل بموجب حکم الٰہی کیا کرتے تہے (خروج ۱۲ باب ۳ — ۲۸

احبار ۲۳ باب ۵ و ۶) دوسری عید خیمہ یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد
چالیس برس بیابانمین رہنے کی یادگاری مین کیا کرتے تھے کہ پتون
اور ڈالیونکی جہوپڑیان بناکر سات دن میدانمین رہتے (احبار ۲۳ باب
۴۲) اسی عید مین حضرت عیسیٰ نے اپنے بہائیون سے کہا تہا کہ تم جاؤ
مین نہین جاؤنگا اور پہر چپکے سے چپ کر گئے (یوحنا باب ۲ — ۱۰)
تیسری عید پنتکوست یہ لفظ یونانی ہے یعنی پچاسوان اور اس
عید کا اسواسطے یہ نام رکہا گیا کہ وہ فصح کے دوسرے روز سے
پچاسوین دن واقع ہوئی یہ عید مصر سے نکلنے کے پچاس روز بعد کوہ
سینا پر شریعت پانے کی یادگاری مین مقرر ہوئی (مفتاح الکتاب
صفحہ ۵۵ احبار ۲۳ باب ۱۵ - اعمال ۲ باب ۱) بنی اسرائیل مین یہی
تین سالیانہ عیدین تہین اور اُنمین حکم تہا کہ ہر ایک مرد جو بارہ
برس کے اوپر ہو خدا کے عبادتخانہ (یعنے بیت المقدس) مین خداوند
کے سامہنے حاضر ہووے (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۵ سطر ۱ — ۴) لغت
کتاب مقدس صفحہ ۲۰۷ کالم امین ہے کہ کیا ہر سالمین تین مرتبہ کسیحو
ملک کے سب مرد اپنے سب شہرون اور گانونکو ہفتہ بہر کے واسطے
چہوڑ سکتے ہین کیا آس پاس کی قومین یہ جانکر ضرور اُسوقت حملہ نکرینگے
پر اُسکی بابت خدا نے وعدہ کیا اور موسیٰ کے دنون سے مسیح کی
پیدایش تک وعدہ کے مطابق ایکبار کا ذکر بہی نہوا کہ دشمنون نے
اُنکی زمین کا لالچ کیا ہو (خروج ۳۴ باب ۲۴) انتہی یوسفس کا بیان ہے کہ نیرو قیصر کے دنون

ایک فصح مین ستائیس۲۷ لاکہہ اکہٹے ہوے تہے انتہی (ایضاً صفحہ ۲۰۸)
لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۰۸ کالم ۲ مین ہے کہ اندنون بہی یہودی عید
کو مانتے پر وہ ہیکل مین برّونکو ذبح نہین کر سکتے اسلیے اُنہین نہین کہاتے
مگر فقط بے خمیری روٹی کہاتے ہین — ختنہ کے وقت ایک چوکی الیاس
کیواسطے ہمیشہ تیار رہتی کہ گویا وہ آنیوالا ہے — اور فصح کی عید مین اُسکی
راہ دیکہکر وہ مے کا ایک پیالہ بہر دیتے اور دروازہ کہلا رکہتے ہین کہ وہ
اندر آوے انتہی

عید فصح ماہ ابیب یا نیسان کے کہ یہی پہلا مہینا یہودی دینی سال کا ہے
تاریخ ۱۴–۲۱ عید پنتکوست ماہ سیوان کی تاریخ ۶ تک عید خیمہ ماہ
تسری یا اتینم کی تاریخ ۱۵–۲۲ مفتاح الکتاب صفحہ ۵۵۹
اب بہی بیت المقدس مین ہیکل کی جگہ مسجد اور عید فصح کیجگہ عید الضحیٰ
اور عید خیمہ کیجگہ عید الفطر اور پنتکوست کیجگہ شبرات مقرر ہے عید فصح
اور عید خیمہ کی مشابہت عید الضحیٰ اور عید الفطر سے تو ظاہر ہے
پنتکوست کو شب برات سے کامل مشابہت ہے کیونکہ پنتکوست کے
دن اللہ رب العالمین نے لوحوں پر شریعت لکہکر حضرت موسیٰ کو دی
اسیطرح شب برات کو قسمت بندگان جناب الٰہی مین مرقوم ہوتے
ہین اُنکے سوا یہودیون مین عید پوریم بہی تہی جسے فارس کے بُت پرست
بادشاہ اردشیر کی بیوی ملکہ آستر نے مقرر کیا یہ عید کچہ خدا کے
حکم سے نہ تہی کیونکہ وہ ملکہ تو اُس بُت پرست کے گہر مین بے نکاح

صرف پڑگئی تہی دیکہو آستر کی کتاب پس ایسی عورتونکے واسطے اہام
کہان سے ہوتا اسیطرح یعنے مسلمانونمین بہی عید نوروز وغیرہ کرتے
ہین الغرض یہ تینون عیدین تمام ملک کے یہودی یروسلم مین آکر
کیاکرتے تہے (خروج ۲۳ باب ۱۷ رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۵۵)
اور اُسی جگہ توریت ہر ساتوین سال سب لوگون کو سنائیجاتی
تہی (استثنا ۳۱ باب ۹ - ۱۳) یہ سال یوم السبت کیطرح سال سبت یا سال
یوبل کہلاتا تہا اسمین یوم سبت کیطرح زمین کی کہیتی کرتے نہ انگورونکو آراستہ کرتے دوسرے یہ کہ
سب قرضدارونکو معاف کرتے اس باعث وہ خداوند کی رخصت
کاسال کہلاتا تہا (استثنا ۱۵ باب ۲ - ۹) چونکہ اُس سال زمین مین
بیج بونیکی اجازت نہتی پس خدانے مہربانیسے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ
چہٹے سال اپنی برکت کو نازل کریگا اور زمین تین ۳ سال کا غلہ
دیگی (احبار ۲۵ باب ۲۰) اسکے بعد بڑا یوبل یا بڑا سبتی سال
پچاسوین برس یعنے سات چہوٹے سبتی سالون کے بعد آتا تہا
احبار ۲۵ باب ۸ - ۵۵) اسرائیلیونکے درمیان وہ عام رخصت
کاسال ٹہرتا کہ اُسوقت نہ صرف سارے قرض معاف ہوتے بلکہ
سب غلام اور قیدی آزاد کئے جاتے اور سب کہیت اور مال
چاہے خریدے گئے چاہے گرو ہوے لوگونکو واپس دئے جاتے تہے
اس خوشی کے سال کی خبر کفارہ کے دنکی قربانیونکے بعد شام
کیوقت دیجاتی تہی (دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۶ اسی جگہہ وہ صندوق

یوبل سال

عہدنامہ تہا کہ جسکے پاس جب کوئی اولاد ہارون سے بہی بے طہارت
جاتا فوراً مرجاتا تہا اور سوا حضرت ہارون کی اولاد کے کسی دوسرے کو
جانیکی ہرگز اجازت نہ تہی اور وہ بہی آپ کو خوب پاک وطاہر کرکے
سال مین صرف ایکدفعہ (عبرانیونکا ۹ باب ۷) چنانچہ ایکدفعہ دو بیٹے
حضرت ہارون کے بسبب ادنی بے احتیاطی کے وہان جاکر مرگئے
(احبار ۱۰ باب ۱ و ۲) اسی جگہہ کوئی کاہن نشہ پیکر جا نہین سکتا تہا (احبار
۱۰ باب ۹ و ۱۰) اسی جگہہ کتے کی قیمت اور فاحشہ کی خرچی سے کوئی چیز
نذر کی خرید کرکے نہین گذرانی جاتی تہی استثنا ۲۳ باب ۱۸
اسی جگہہ جوتے اوتار کر جانا سب کا دستور تہا خروج ۳ باب ۵ یشوع
۵ باب ۱۵ اعمال ۷ باب ۳۳
اسی جگہہ عورت حایض اور جنب اور اسیطرح مرد بہی جا نہین سکتا
تہا احبار ۱۲ باب ۲ ــ ۵ و ۱۵ باب ۱۹
اسی ہیکل کے مذبح پر آسمانی آگ جلا کرتے تہے (دینی و دنیوی تاریخ
صفحہ ۳۰۵) اور نہ کوئی غیر کاہن بہی نشہ پیکر وہان جا سکتا تہا (اول سموئیل ۱ باب ۱۴)
اسی جگہہ کسی نامختون کا گذر نہونے پاتا تہا احبار ۱۲ باب ۳ پیدایش
۱۷ باب اعمال ۱۶ باب ۱ ــ ۳ یسعیاہ ۵۲ باب ۱
اسی جگہہ خدائے واحد کی عبادت بے عقیدہ تثلیث ہمیشہ ابتدا سے
اور اب تک برابر ہوتی چلی آئی ہے یعنے حضرت عیسیٰ کے وقت تک تو
برابر اسمین خدائے واحد کی پرستش ہوتی تہی اور بعد اُنکے جب

عیسائیوں میں عقیدہ تثلیث جاری ہوا تب خدا نے یہ مقام مقدس اُن
لوگوں یعنے مسلمانوں کے ہاتھ میں سونپا کہ جو صرف خداے واحد کے پرستار
اور عقیدہ تثلیث سے منکر ہیں اسمیں اہل فہم کو خدا کے عجیب انتظام کا
بہید معلوم ہوتا ہے اور یہودی ابتک تمام دنیا کے ملکوں سے نماز و
دعا کے وقت ہر جگہ سے یروسلم ہی کیطرف منہ کرتے ہیں یعنے اگرچہ
اسلامی مسجد اسجگہ پر تعمیر ہوئی توبہی یہودیوں کا قبلہ ابتک وہی ہے
اور یہ عجیب بات ہے

پادری اگستس رڈہیڈ کا قول ہے کہ جو خیال اُن لوگوں نے خدا
کی بابت کئے اُن خیالوں میں یہ ناکاملیت ہوئی کہ وہ تثلیث کی تعلیم سے
کم واقفیت رکہتے تہے اور اسکا سبب یہ ہوگا کہ وہ اُن لوگوں سے
گہرے ہوے تہے جو جہوٹے معبودوں کو مانتے تہے اور ضرور تہا کہ سب سے
پہلے وہ خدا کی وحدت اور شخصیت اور پاکیزگی کو سمجہیں کیونکہ اصلی
اور بنیادی باتیں یہی ہیں (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۵) اس کم
واقفیت کے لفظ سے پادری صاحبوں کی صداقت کو پہچان
لینا چاہیے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام یہودی قوم نے کبھی
تثلیث کا نام تک نہ سنا تہا توبہی پادریصاحب فرماتے ہیں کہ کم واقفیت
رکہتے تہے حالانکہ ابتک اہل یہود تثلیث کے نام سے گہبراتے ہیں حالانکہ
یہی پادریصاحب صفحہ ۱۱۰ میں لکہتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ کے وسیلے اپنے
ارادے کو انجام تک پہونچایا انتہی پس جب انجام تک پہونچایا تو ناکاملیت

بیان دوم

اور کم واقفیت یہ سب پادری صاحب کا خیال خام ہے۔

رُکن سیوم

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۴ و ۲۵ مین لکہا ہے کہ تمام روے زمین پر کسی شہر نے یروسلم کی برابر عزت نہین پائی تہی وہ موریہ پہاڑ پر بنا تہا جس پہاڑ پر جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسحاق کو چڑہایا تب صرف جنگل تہا جسوقت اسرائیلی لوگ ملک مصر کو چہوڑ کے نکلے اُسوقت ایک بستی اسی جگہ پر بسایے گئے اور ملک کنعان جب اسرائیلیون مین بانٹا گیا تب وہ بستی یہوداہ و بنیامین کے فرقے کے حصہ مین آئی جو بستی اُسوقت مین آباد تہی وہ جلائی گئی لیکن یبوسیون نے اُسکو پہر بنا کر ایسا ایک قلعہ تیار کیا کہ حضرت داؤد جب اُسپر چڑہائی کی تب یبوسیون نے گمان کیا کہ اس قلعہ سے اندہے اور لنگڑے بہی حضرت داؤد اور اُنکے لشکر کو ہٹا سکتے ہین لیکن حضرت داؤد نے اُس شہر و قلعہ کو فتح کر کے اپنا دار السلطنت بنایا ہے

مقدّس کتاب کا احوال چہاپہ لندن ۱۸۶۱ع حصہ اول باب ۲۹ مین لکہا ہے کہ یشوع کی وفات کے تہوڑے دن بعد یبوسیون نے یروشلم کو بنی اسرائیل سے چہین کر اُنکی گڑہی کا یابوس نام رکہا سو داؤد بادشاہ کے پہلے کامون سے یہ تہا کہ وہ یروسلم پر پہر قابض ہوا اُسنے حملہ کر کے اُسے لیلیا اور اُسکی ترقی کر کے اپنا پایہ تخت سلطنت بنایا

اور شہادت کا خیمہ اُسمین کہڑا کیا اور اُسکی مقبول عبادتین بہ سر

از سر نو قایم کین کیونکہ بہت دن سے کوئی عہد کے صندوق کیطرف

متوجہ نتہا انتہی

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲

مین لکہا ہے کہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بادشاہون کے

عہد مین شہر یروسلم کی بڑی شان و شوکت تہی اور اُسکے باشندے

ایسے دولتمند تہے کہ چاندی کو سڑک کے پتہرونکی برابر جانتے تہے

حضرت سلیمانؑ نے وہان ایک عبادتخانہ کمال شان و شوکت کا

بنایا یہانتک کہ دنیا کے سب ملکون کے لوگ اُسے دیکہکر تعجب کرتے

تہے یہ عبادتخانہ اُس شہر کو نہایت رونق بخشتا تہا انتہی

رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۶۲ مین لکہا ہے کہ ہیکل جسمین اہل یہود

خدا کی عبادت کرتے تہے یروسلم مین موریہ پہاڑ پر واقع تہی اور

ایکہزار پانچ برس مسیحؑ سے پیشتر سلیمانؑ بادشاہ کے ہاتہ سے تعمیر

ہوئی (اول سلاطین ۶ باب) سات برس کے عرصہ مین وہ بنکی

تہی (اول سلاطین ۶ باب ۳۸) سلیمانؑ کے باپ داؤدؑ نے اُس کا

بنانا چاہا اور بہت مال و اسباب اُسکے لئے اکہٹا کیا لیکن اس سبب سے

کہ وہ مرد جنگی تہا خدا نے اُسے اس کام سے منع کیا اول تواریخ

۲۲ باب ۱-۹ اول سلاطین ۵ باب ۵ یہ ہیکل بڑی شاندار

اور بہت ہی سونا اور روپا اُسمین لگایا گیا انتہی

مقدس کتاب کا احوال باب ۲۹ حصہ ا مین لکھا ہے کہ (کہ حضرت داؤدؑ) نے اپنے بیٹے سلیمانؑ کو بادشاہت سونپی اور اُسکو حکم دیا کہ سب سے پہلے وہ عبادتخانہ بنا وے جسکے بنانے کا اُسنے خود قصد کیا تہا اور سب نمونے جو بنا ہے اور نقشے جو کہینچے گئے اور سونے اور روپے اور تانبے اور لوہے کا بیشمار خزانہ جو جمع کیا تہا اور سونے اور روپے کے بہت سے برتن جو بنوا ہے تہے اور بہتیری لکڑیان اور تراشے ہوئے سنگ مرمر سلیمانؑ کے سپرد کیئے اور ساری قوم خصوصاً بزرگون اور دولتمندون کو ترغیب دی کہ وے سونا اور چاندی اور اور بیش قیمت تہہ نذر گزرانین انتہیٰ اور کاہنون کے گروہ کو قرعہ کی رو سے چوبیس ۲۴ صف کیا جو بارے بارے ایک ایک ہفتہ خدا کی مقدس ہیکل کی خدمت کرتے تہے اور بعد اُسکے لاویون کو بہی درجے کے موافق عہدے اور خدمت مقرر کیئے یعنے اُمین سے چوبیس ۲۴۰۰۰ ہزار خدا کی بندگی کے خدمتگزار اور مددگار اور چار ہزار ۴۰۰۰ خدا کی مقدس ہیکل کے دربان اور دوسرے چار ہزار گانے بجانے والے انتہیٰ (از کیفیت نامہ جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسے پادری اسٹر تصاحب نے ترجمہ کیا مطبع الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ء نارتہ انڈیا سوسائٹی کے لیئے صفحہ ۱۴) چنانچہ (داؤدؑ) بادشاہ کی عمر ستّر برس کی ہوئی اور چالیس برس تک بنی اسرائیل پر سلطنت کی اور وہ صیحون مین مدفون ہوا اور ہزار

[illegible]

برس تک اسکی قبر نمودار رہی (از کیفیت نامہ صفحہ ۱۱۱)
واضح ہو کہ سنہ ۴۸۰ چارسو اسّی ہجری موسوی مین حضرت سلیمانؑ نے
ہیکل کی بنا ڈالی تہی (اوّل سلاطین ۶ باب ۱) یہودیونکا لکہا اتہاس
ہندی چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۴ع اہتمام ال جی ہے صاحب پادری
صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین لکہا ہے کہ سلیمانؑ نے (جنکی سات سو جوروا
اور تین سو حرمین تہین اول سلاطین ۱۱ باب ۳) زندہ خدا کی
بزرگی کرنے کو ایک معبد (یعنے ہیکل) ایسا شاندار کہ مثل اُسکے
کبہی کسینے دنیا مین کوئی عمارت نہ دیکہی ہو نہایت خوب بنانے کا
ارادہ کیا اس ضرورت کے لئے صور کے بادشاہ حیرام نامے سے
دوستی کی اور اُس بادشاہ نے کوہ لبنان سے شمشاد و صنوبر
وغیرہ کی لکڑی حضرت سلیمانؑ کے پاس بہجوائی اور سلیمانؑ نے
اپنے لوگوںمین سے تین ہزار چہ سو کام دیکہنے والے اور ستر ہزار
باربردار اور تیس ہزار اسرائیلی (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ
پادری جوزف جیکب چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۵۷) اول سلاطین
۵ باب ۱۳ — ۱۸ اور ۲ تواریخ ۲ باب ۲) اور اسّی ہزار سنگتراش
کہ پہاڑونمین سے پتہر گڑہ کر تیار کرین مقرر کئے چنانچہ اُنہون نے ہر
کام کیموافق اسیطرح پیشتر سے سب پتہر تراش کر تیار کر رکہے کہ ہیکل
بنانیکے وقت کلہاڑون اور ہتوڑون وغیرہ کسی اوزار کی آواز
سُنی نہ جاتی تہی (اول سلاطین ۶ باب ۷) اور ہزارون آدمی

اور

حاشیہ

له اول سلاطین ۵ باب ۱۵ مین ہے اسی ہزار سنگتراش [illegible] ۲ تواریخ ۲ باب ۲ مین [illegible] پتہر تراشنے والے [illegible] لکہا ہے [illegible]

[illegible]

اور ہے جو اور ضروری اسباب پہنچانے کے لئے مقرر ہوئے تھے خاص
ہیکل کی لمبائی ساٹھ ہاتھ کی تھی اور چوڑائی بیس۲۰ ہاتھ کی اور اونچائی
تیس۳۰ ہاتھ کی اسکے سامنے کا ایک اوسارہ بیس۲۰ ہاتھ لمبا اور دس۱۰ ہاتھ
چوڑا تھا زیتون کی لکڑی کے تختون سے ایک اوٹ چھت سے زمین تک بنائی
گئی جسکے دروازہ سونے سے مڑھے تھے اور وہ اوٹ ہیکل کے دو
حصّونکے درمیان مین تھی اسکے اندر کی ایک کوٹھڑی بیس۲۰ ہاتھ لمبی
تھی جسکو قدس الاقداس کہتے تھے اسمین عہد کا صندوق تھا جسپر
دو کروبی پر پھیلائے ہوئے بنے تھے اور دوسری کوٹھری چالیس
ہاتھ لمبی تھی جسے قدس کہتے تھے اسمین بخوردان اور سونے کے دس
شمعدان اور نذر کے روٹے رکھنے کی میز اور بہت سے عودسوز اور
کٹورے وغیرہ ظروف طلائی رکھے تھے کمرہ قدس اور قدس الاقداس
کے درمیان ایک مہین کتانی پردہ لٹکتا تھا وہ پردہ روپہلے اور سنہرے
تارون سے کڑھا تھا اور ہیکل کا فرش سنگ مرمر کا تھا اور دیوار اور
چھت خالص سونے کے پتّرون سے مڑھی ہوئی تھی اور اسکے گرداگرد
مین سہ منزلہ کوٹھریان بنی تھین اور ہیکل کے سامنے والے صحن مین
پیتل کی قربانگاہ بنی تھی اسکی اونچائی دس ہاتھ لمبائی اور چوڑائی
بیس۲۰ ہاتھ تھی اور اسی جگہ دس بڑے بڑے برتن رکھے تھے کہ قربانی
کے جانور وغیرہ انمین دھوئے جاتے اور کاہنونکے غسل کے لئے ایک
پیتل کا بڑا حوض تھا جسکا گھیرا تیس۳۰ ہاتھ اور پیتل کے بارہ بیلون

(یعنے نرگاوان) پر رکہا تہا (اول سلاطین ۷ باب ۲۳) حضرت سلیمانؑ نے اس ہیکل کی بنیاد اپنی تخت نشینی کے چوتہے برس مین ڈالی اور گیارہوین برس مین جبکہ اُنکی عمر انتیس۲۹ برس کی ہوئی اُسے تمام کیا تمت کلامہ

لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۸۹ مین ہے پیتل کا حوض جو پاک خیمہ کے لئے مقرر ہوا تاکہ ہارون اور اُسکے بیٹے ہاتہہ پانو دہوتین ـ سلیمانؑ نے ہیکل کے لیئے دس۱۰ حوض بنوائے اور اُنمین جو چیزین چڑہائی جاتین دہوئی جاتی تہین کاہنونکے لئے ایک الگ بحر بنا تہا ایک ایک حوض مین چالیس۴۰ بط یعنے پانی کے بارہ سو سیر سماتے تہے (۲ تواریخ ۴ باب اول سلاطین ۷ باب ۷ ـ ۲۷ ـ ۳۹) ـ سب سے بڑا حوض جسکو سلیمانؑ نے بنوایا ـ اُسکی گنجایش دو۲ ہزار یا تین۳ ہزار بط تہی (۲ تواریخ ۴ باب ۵) گمان ہے کہ تین۳ ہزار بط پانی سماسکتا پر اکثر دو ہزار یعنے ساٹہہ۶۰۰۰۰ ہزار سیر پانی اُسمین ڈالتے تہے تہی

رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۷۹ مین لکہا ہے کہ سلیمان کے عمل کے چوتہے برس مین ہیکل کی تعمیر شروع ہوئی اور تخمیناً بارہ۱۲ برس کے عرصہ مین تیار ہوئی تب سلیمانؑ نے عہد کا صندوق وغیرہ اُسمین رکہا انتہیٰ ـ اس سے مراد یہ نہین ہے کہ بارہ برس مین وہ تیار ہوئی مگر یہہ کہ حضرت سلیمانؑ کے تخت نشینی کے بارہوین سال تمام ہوئی اول سلاطین ۶ باب ۷ مین جو لکہا ہے کہ جب یہ گہر بنا

جزو اول

[illegible]

سبب سوم

تو اُسمین ایسے پتھر لگائے گئے جو آگے سے ٹھیک اور برابر کر رکھے تھے ایسا
کہ گھر بنتے وقت وہان مارتول اور کلہاڑی اور لوہے کے کسی آوزار کی
صدا سنی نجاتی تھی انتہی اسکا ذکر اُس کتاب مین جسکا نام لمعات شلوموہ
یعنے تصانیف سلیمان ہے یون لکھا ہے کہ اشمیدائی بادشاہ اجنہ سے
حضرت سلیمان نے پتھر کاٹنے کی تدبیر پوچھی اُسنے جواب دیا کہ شمیر کیڑہ
مین یہ خاصیت ہے کہ جس پتھر مین وہ چھو جائے پتھر کو تراش ڈالتا ہے
مگر سوا نسر طایر کے اور کوئی اُس کیڑے کو لا نہین سکتا چنانچہ حضرت
سلیمان کے وزیر نے نسر طایر کے بچوں پر شیشہ کا ایک حباب سا بنا کر
رکھہ دیا تاکہ باہر سے وہ بچے بخوبی نظر آئین اور اُنکے پاس تک کوئی
نجا سکے جب نسر طایر اپنے بچونکے پاس آیا اور دیکھا مگر اُنہین دانہ
نکہلا سکا تب سمندر پار جا کر شمیر کیڑہ لایا اور اُس شیشہ کے حباب پر
اُسے رکہا کہ جس سے وہ حباب دو ٹکڑے ہو گیا اُسیوقت وزیر سلیمان
نے اُس نسر طایر کو مار کر وہ کیڑا لے لیا اور اُسے پتھر تراشنے کے کام
مین لایا اس سبب سے وہان پتھر تراشنے مین کسی لوہے کی آوزار
کی آواز سنی نجاتی تھی لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۸۶ کالم ۱ مین ہے کہ
سب سے کم حساب اس ہیکل کے مصارف تعمیر کا سات کرور روپیہ
ہے انتہی

اور دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ صاحب وغیرہ مطبوعہ آگرہ
ارفن پریس ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۰ مین ہے کہ چیونٹی کی حضرت سلیمان سے گفتگو

اور یہ کہ جنّات اُسکے اختیار مین تھے ۔ پہر سلیمان کے مرنے کی بابت کہ ہیکل طیار ہونیکے ایک برس پہلے ہوا اور یہہ کہ جنّات نے اُس سے فریب کہایا دیکہو قران کی سورہ سبا آیت ۱۴ یہ سب باتین یہودیونکی کتاب تالمود سے نکالی گئین تہین (اردو مین جکی تحقیق مطبوعہ ۱۸۶۷ع تتمیہ باب ۵) ہیکل کی تقدیس کے وقت جو قربانی گزرانی گئی تہی اُنکا شمار باٸیس ہزار بیل ایک لاکہہ بیس ہزار بہیڑ ہے از جغرافیہ پاک کتاب موٴلفہ پادری جوزف جیکب حصّہ اوّل مطبوعہ اگرہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۵۸ ۲ تواریخ ۷ باب ۵

نقشہ قربانگاہ ہیکل سلیمانی



یہ نقشہ رومن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۰۸ سے نقل کیا

بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ اس توریت مروجہ سے تین جگہہ بت پرستی یہودیون
فرض اور ایک جگہہ مسنون ثابت ہوتی ہے پہلے اُن دونون طلائی
کروبین کی پرستش جو عہدنامہ کے صندوق پر پر پہیلائے ہوئے تہے
(خروج ۳۷ باب ۷ ـ ۱۰) دوسرے اُس پیتل کے سانپ پر نگاہ
سانپون کے ڈسے ہوئے لوگونکا چنگا ہوجاتا جسکا ذکر گنتی ۲۱ باب ۹
اور یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ مین ہے

ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۴ سطر ۱ ـ ۹ اور رومن تواریخ کلیسیا
صفحہ ۸۰ سطر ۱ وغیرہ مین لکہا ہے جسطرح اخز بادشاہ کے دنون مین
یہودی لوگ اُس پیتل کے سانپ کی جسے موسیٰ نے بنایا تہا بلند کیا تہا
پوجا کرتے تہے (۲ سلاطین ۱۸ باب ۴) اسیطرح اُسوقت کے (عیسائی
لوگ (یعنے سنہ ۵۰۰ پانسو اور سنہ چہ سو وغیرہ عیسوی کے) عیسیٰ کے
مرنے اور جی اُٹہنے پر نہین بلکہ صلیب کے نشان اور مورت پر بہروسہ
رکہتے تہے انتہی لیکن اور ہی تعجب یہہ ہے کہ **میلن** شہر کے ایک
گرجے مین پیتل کا سانپ اب موجود ہے جسکے سامہنے لوگ (یعنے عیسائی)
سجدہ کرتے اور جسکی بابت وہ یون فخر کرتے کہ ہمارا سانپ اُس
پیتل سے بنا ہے جسے موسیٰ کام مین لایا (لغت کتاب مقدس مصنفہ مسیسر
پادری ہیترو مرتبہ پادری شیرنگ صفحہ ۱۳۴ (اسکے بعد اُسی صفحہ مین یہہ
نصیحت ہے کہ پیتل کے سانپ کی قدر کا انکار نہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ
مسیح کی ایک علامت تہا اور جیسے موسیٰ نے اُسے بلندی پر رکہا

۱؎ دینی و دنیوی
تواریخ صفحہ ۱۲۳ [illegible]
کہ خداوند نے بنی اسرائیل
مین سانپ بہیجے [illegible]
انہون نے [illegible]
اور ایک [illegible]
حکم [illegible]
پیتل کا ایک سانپ بنایا

حاشیہ سیوم

[illegible] کہ جو شخص
کا ڈسا ہوا اسپر نگاہ کرتا
جی جاتا تہا حزقیاہ کی
سلطنت [illegible]
بت پرستی کی راہ [illegible]
[illegible]
جلایا [illegible]
مذکور [illegible]
انتہی

ویسا ابن آدم اُٹھایا گیا انتہی تیسرے کاہنون یعنے اماموں کے وضو کیواسطے جو پیتل کا حوض تہا وہ پیتل کے بارہ نرگاؤن پر رکہا تہا (۲ تواریخ ۴ باب ۲ — ۴) اس سے بارہوین فرقون بنی اسرائیل کی بابت یسعیاہ نبی کی یہ بات مناسبت رکہتی ہے کہ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کے چرنے کو بنی اسرائیل نہین جانتے میرے لوگ کچہہ نہین سوچتے ہین (یسعیاہ اول باب ۳) اور یہہ بُت پرستی مسنون اسوجہہ سے ہے کہ اُنکے نبی اور افضل تر بادشاہ یعنے حضرت سلیمانؑ کا یہ فعل توریت مین لکہا ہے (اول سلاطین ۱۱ باب ۵ — ۸) پس طہارت مین بت پرستی بر بنجے نرگاؤن کے سبب اور عبادت مین بُت پرستی طلائی گروبین کے سبب اور حاجت مین بُت پرستی بر نجی سانپ کے سبب اور تقلید مین بت پرستی حضرت سلیمانؑ کے سبب یہودیونکی نسبت اس توریت سے ثابت ہوتی ہے مصرع

طفلی مین بہی ہم کہیل جو کہیلے تو صنم کا ❊ اسکے سوا اور یہی تصویرین ہیکل کی برتنون وغیرہ مین تہین چنانچہ اول سلاطین ۷ باب ۲۹ مین لکہا ہے اور برتنون کے کنارے پر پیتل کے شیر اور بیل اور کروبی بنائے اور اسیطرح اُسکا سرپوش بنایا اور اُسکے اوپر اور نیچے شیر اور بیل (یعنے نرگاؤ) کے نقش اچہے اور مضبوط بنائے انتہی اسی بنیاد پر رومن کاتہلک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی تصویر کی پرستش کرنے لگے چنانچہ یہی دلیل اس بُت پرستی کے جواز کی بابت

علماء رومن کاتہلک نے اُس رومن انجیل مین جو ۱۸۶۷؁ع مین چہپی ہے
رومن کاتہلک کیطرف سے مطبوع ہوئی لکہی ہے لیکن نہین جانتے
کہ اُن کروبیون کے مُنہ خداوندکی طرف اور پشت انسانونکی طرف
تہی (خروج ۲۵ باب ۲۰) اس سبب سے لوگونکے سر خداوند کیطرف
سجدہ مین جہکتے تہے نہ یہ کہ کرّوبیونکی طرف اور حوض بیلونکے سر پر
خداکے حکم سے ثابت نہین ہوتا دیکہو خروج ۳۰ باب ۱۸ و ۳۸ باب ۸
مگر یہہ حوض جو بارہ بیلون کے سر پر تہا اسکے بیل حوض کے نیچے تہے
نہ یہہ کہ سامہنے اور پیتل کے سانپ پر اُن لوگون کو جنہین سانپ نے
کاٹا ہو نظر کرنے کا حکم تہا نہ یہہ کہ تندرستونکو اُسکی پوجا کرنے کا اور ان
پر شکلین البتہ بنی تہین باوجود اسکے جبکہ حضرت عمرؓ نے یروسلم کو فتح
کرکے اُسی ہیکل کی بنیاد پر مسجد بنوائی اُسمین کسیطرح کی بُت پرستی
کا نشان تک نہین ہے بیان سے ثابت ہے کہ دین اسلام کامل ہے

اکمال دین

پہر کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے سلاطینون کا جسے پہلے پادری شیلر صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسی پادری اسٹرنس صاحب
نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد نار تہہ انڈیا سوسائٹی کے لئے ۱۸۶۷؁ع صفحہ ۱۳۳
مین لکہا ہے کہ سلیمانؑ بن داؤدؑ کے گورستان صیحونین مدفون ہوا انہی
یہ ہیکل اُسی نقشہ اور نمونہ پر بنائی گئی جیسا کہ خیمہ جماعت خدا کے حکم سے
حضرت موسیٰؑ کی معرفت بنایا گیا تہا خروج ۲۵ و ۲۶ وغیرہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۸۳ کے آخر مین لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہیکل سلیمانؑ کے

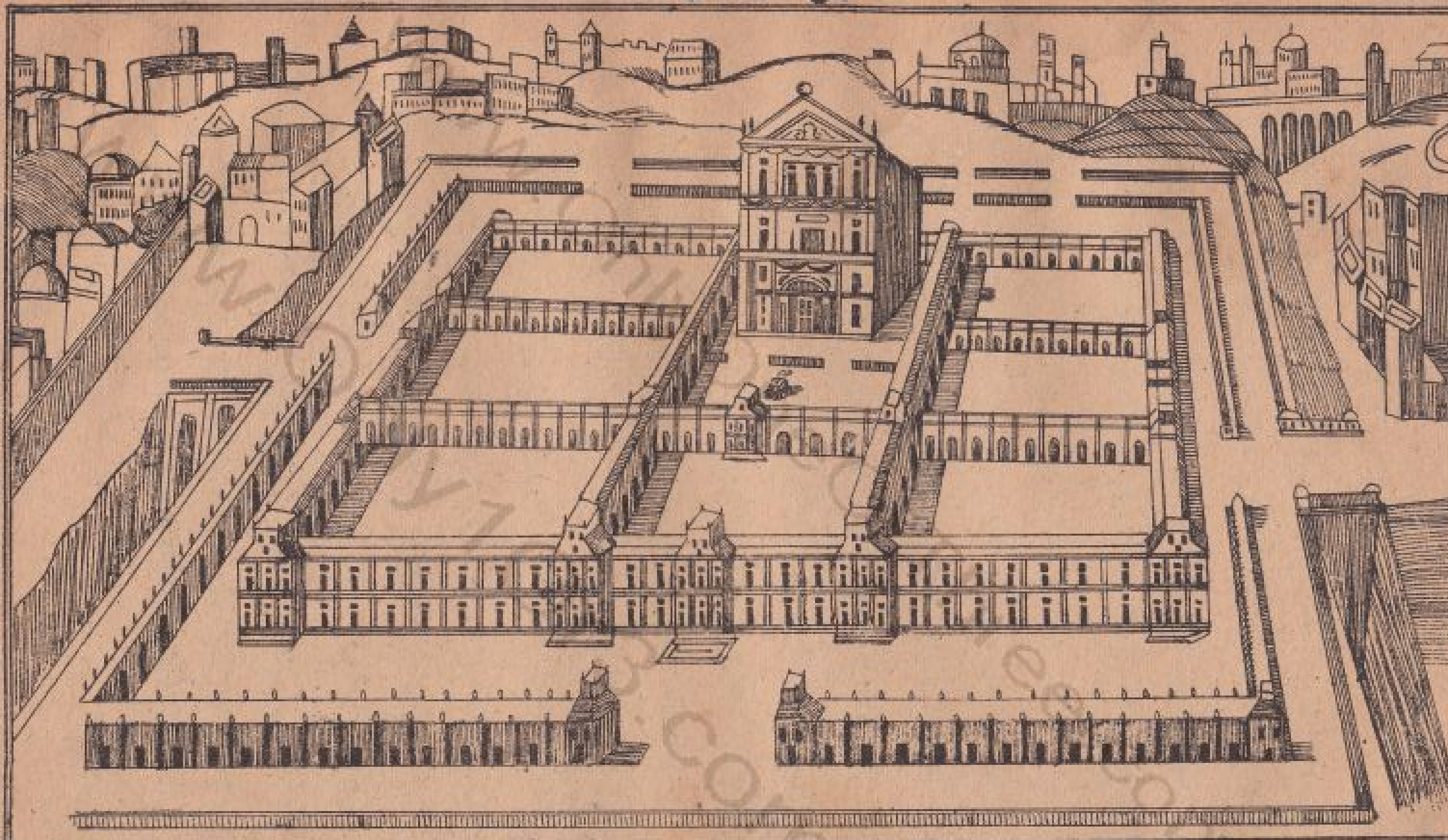
وسیلہ ایک آسمانی نقشہ کے مطابق اور طرح طرح ملک کے نادر کاریگر دستے
بنی اور خدا تعالیٰ کے نام پر مخصوص کی گئی انتہیٰ اور اردو تفسیر مکاشفات
مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۸۲ع مین جو پادری الیٹ صاحب
کی تفسیر سے لکھی گئی صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ عالم بالا پر ایک حقیقی ہیکل
اور خیمہ ہے جو مقدس ونکا اور خدا کا مسکن ہے جسکا نمونہ موسیٰ پر خروج
کی کتاب مین ظاہر کیا گیا ہے اور سلیمان پر بہی جسنے یروسلم مین اُس
نمونہ پر خدا کی روح سے ہدایت پاکر ہیکل بنائی تہی جسکا ذکر پہلے سلاطین
مین ہے انتہیٰ پادری اگسٹس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ جو مسکن خدا کے
حکم کے مطابق بیابان مین بنایا گیا وہ اس بات کے سوا کہ ہیکل کی مقدار
مسکن کی مقدار سے دوچند تہا ہیکل کا ٹہیک نمونہ تہا (دینی و دنیوی
تاریخ صفحہ ۲۰۲

نقشہ ہیکل سلیمانی

رُکن چہارم

حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے نوسو اکہتر برس پیشتر سیسق شاہ مصر نے
رجعام بن حضرت سلیمان کی سلطنت مین فوج کشی کرکے بادشاہ کے گہر
اور ہیکل کو لوٹا تہا اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ پس حضرت سلیمان
نے اس ہیکل کو بنایا اور اُنہین کے بیٹے رجعام کے وقت مین کہ جسکی
۱۸ اٹھارہ جوروان اور ساٹھ حرمین تہین (۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱)

نقشہ ہیکل سلیمانی



یہہ نقشہ لغت کتاب مقدس مصنفہ مسٹر پادری میتھر صاحب و مرتبہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۵۰ سے نقل کیا گیا

لوٹ گئی اور پہر تو اسکا تار بند ہوگیا

اسی ہیکل مین حضرت ذکریاہؑ نبی کو یہودیون نے شہید کیا تہا جیسا کہ انجیل متی ۲۳ باب ۳۵ مین مسیحؑ کا قول لکھا ہے تاکہ سب راستبازون کا خون جو زمین پر بہایا گیا تمپر آوے ہابیل راستباز کے خون سے باراخیاہ کے بیٹے ذکریاہ کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ذکریاہ سب سے پچہلے تہے کہ جنہین یہودیون نے قتل کیا تو غالباً یہ وہ حضرت ذکریاہؑ ہونگے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ مین تہے یعنے حضرت یحییٰؑ کے والد لیکن نیر المشہور میر بن یعقوبؑ نے جو کہ یہودیونکا ربی ہے مجھے اپنی عبرانی مطبوعہ کتب عہد عتیق مین دکہا کر کہا کہ یہہ ذکریاہ بن یہویدہ تہا اور انجیل مین جو ذکریاہ بن باراخیاہ مندرج ہے غلط لکہا ہے انتہی اور واقعی ان کتب عہد عتیق مین بہی جو عیسائیون کے پاس ہین ذکریاہ بن یہویدہ لکہا ہے پس انجیل مین یہہ غلطی صریح واقع ہوئی چنانچہ اُس رومن میل سے جو لندن مین بہت صحت کے ساتہ نسخہ ۱۸۶۴ع کو مع رفرنس چہپی یہہ مقام نقل کیا جاتا ہے ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ سے ۲۲ تب خدا کی روح یہویدہ کاہن کے بیٹے ذکریاہ پر چڑہی سو اُسنے اوپر کہڑے ہو کر لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند کے حکم سے باہر جاتی ہو تم ہرگز کامیاب نہین ہو سکتے اسلئے کہ تم خداوند کو چہوڑ دیتے ہو ۲۱ تب اُنہون نے (یعنے یہودیون نے)

اسکی مخالفت مین ہم قسم ہو کر بادشاہ کے حکم سے خداوند کے گہر کے
صحن مین اُسے پتہر مارے ۲۲ سو یوآس بادشاہ (یہودیہ) نے اُسکے
باپ یہودیہ کے احسان کو جو اُسنے اُسپر کیا تہا یاد نکیا بلکہ اُسکے بیٹے کو
قتل کیا اور مرتے وقت اُسنے (یعنے ذکریاہ بن یہویدعؔ) کہا خداوند
دیکہے اور انتقام لے ۲۳ اور بعد اُسکے اُسہی سال کے آخر ایسا
ہوا کہ آرام کی فوج اُسپر (یعنے یوآس بادشاہ پر) چڑہ آئے اور وے
یہوداہ اور یروسلم پر آئے اور لوگون مین سے سارے امیرون کو
چن چن کر مار ڈالا اور اُنکا سارا اسباب لوٹ کے دمشق کے بادشاہ
پاس بہیجا انتہی

یہ واقعہ مسیحؑ کی پیدائش سے آٹہہ سو چالیس برس پیشتر واقع ہوا
اور خوبی یہہ کہ متی ۲۳ باب ۳۵ مین جہان بارآخیاہ کا بیٹا ذکریاہ
لکہا ہے رفرنس مین بہی ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ مرقوم ہے
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۰۲ مین متی ۲۳ باب ۳۵ کی بابت
یون لکہا ہے اس ذکریاہ کی بابت شبہ ہے کہ وہ کون تہا بعضے سمجہتے
ہین کہ وہ ایک ذکریاہ تہا جسکا ذکر یوسف یہودی مورخ کرتا ہے
کہ جب رومیون نے یروسلم کو غارت کیا وہ سب سے پیچہے مارا گیا
مگر مسیحؑ یہان کہتا ہے کہ تمنے اُسکو قتل کیا یعنے اُسوقت سے پیشتر وہ
قتل ہو چکا تہا اور بعضے سمجہتے ہین کہ وہ ذکریاہ یوحنا بپتسما دینیوالے
(یعنے حضرت یحیٰی) کا باپ تہا مگر اُسکے مارے جانے کا کہین ذکر نہین ہے

اغلب ہے کہ مسیح یہان ذکریاہ بن یہویدع کا ذکر کرتا ہے جو ہیکل اور
قربانگاہ کے درمیان مارا گیا تھا دیکھو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ و ۲۱ اگرچہ
وہ اُسجگہہ یہویدہ کا بیٹا لکھا ہے نہ باراخیاہ کا لیکن یہودیونکا اکثر
دستور تھا کہ دو تین نام رکھتے تھے مثلاً متی جو لیوی اور لبی جو تہدی ہی
اور شمعون جو پطرس اور کیفاس اور ساؤل جو پلوس کہلاتا ہے
اسیطرح سے کچھہ تعجب نہین کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہو
الحاصل یہہ ظاہر ہے کہ مسیح یہان کسی ایسے شخص کا ذکر
کرتا ہے جس سے یہودی خوب واقف تھے کہ نبیونکے سلسلہ کے آخر
مین تھا تمت کلامہ

ایک ذکریاہ بن باراخیاہ کا نام توریت مین پایا جاتا ہے (ذکریاہ
۱ باب ۱) جنکی کتاب کتب عہد عتیق مین شامل ہے اور ایک اور
ذکریاہ کا نام ۲ سلاطین ۱۸ باب ۲ مین اور اُنکی بیٹی کا نام ابی
لکھا ہے اور ۲ تواریخ ۲۹ باب ۱ مین بہی انہین ذکریاہ کا نام اور
اُنکی بیٹی کا نام ابیاہ لکھا ہے اور اس اختلاف کا سبب یہہ کہ
ان دونون اصل کتابونمین سے کسی ایک مین سہو کاتب ہوا
لیکن ہیکل کے اندر اُنکے قتل ہونے کا کہین ذکر نہین ہے اور
وہ نبیونکے سلسلے کے آخر مین بہی نہ تھے کیونکہ اُنکے بعد حضرت ملاکی
اور نحمیاہ اور یحیٰ علیہم السلام ہوے ہین از سوال وجواب
رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب

سوال ۱۷۳ صفحہ ۸۸ ومفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱ اور نیز المشہور پیٹر بن یعقوب
ربیؔ کے بیان سے جیسا اوپر لکھہ چکا ہوں ثابت ہے کہ متیؔ مین غلطی سے
ذکریاہ بن باراخیاہ لکھا ہے کیونکہ اگر یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہوتا
تو یہودیونکو پہلے اس سے واقفیت ہوتی اور عیسائیونکو ایسی باتین
صرف یہودیون سے معلوم ہو سکتی ہین پس جب یہودیون کو
نہین معلوم کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ تہا تو عیسائیونکو کہانسے
اسکی اطلاع ہوئی اور اگر متی مین صحیح لکھا ہے تو عہدنامۂ عتیق مین
غلطی سے ذکریاہ بن یہویدہ لکھا گیا کیونکہ یہ مشکل ہے کہ دو ذکریاہ
ایک ہی طورپر اور ایک ہی جگہہ یعنے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان
شہید ہوے ہون اس صورت مین ان دونون مختلف قولونمین سے
صرف ایک ہی بات سچی ہوگی

اور چونکہ حاشیہ مرقومہ رومن بیبل مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع ۲ تواریخ ۲۴
باب کے بموجب سنہ عیسوی سے آٹھہ سو چالیس برس پیشتر کا یہہ ماجرا ہے
تو ہرگز ممکن نہین کہ ذکریاہ بن یہویدہ کا مسیح نے ذکر کیا ہو کیونکہ اُسکے
بعد کتنے ہی نبیونکو یہودیون نے شہید کیا تہا چنانچہ حضرت میکاہ نبی اور
اوریاہ بن سمعیاہ نبی کو مسیح کی پیدایش سے قریب سات سو برس پیشتر
یہودیون نے قتل کیا تہا یرمیاہ ۲۶ باب ۱۸ ا ۲۴ اور اسیطرح
حضرت خرقیل اور حضرت یرمیاہ وغیرہ کو بہی کہ بابل کی اسیری تک
موجود تہے تو یہ ذکریاہ بن یہویدہ سب سے پچہلے مقتولونمین کیونکر ہوے

اور تعجب یہہ ہے کہ سب سے پچھلے مقتولوں سے تو بموجب عقیدہ عیسائی
حضرت عیسیٰؑ آپ ہی تھے پس حضرت عیسیٰؑ نے پیشین گوئی کر کے اسجگہہ اپنا
ہی نام کیون نہ لیا اگرچہ پکڑوانے والے یعنے یہوداہ اسکریوطی پر تک تو
افسوس اور ملالت کی (متی ۲۷ باب ۴ ۲) مگر یہودیون کو اپنے قتل یعنے
مصلوبی کی بابت کچھہ بہی ملامت نہین کی نہ صلیب پا کر جی اُٹھنے کے بعد
اور نہ پیشتر پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صرف گرفتار تو کئے گئے
مگر مصلوب نہین ہوئے نہین تو ضرور ذکریاہ بن باراخیاہ کیجگہہ اپنا
ہی نام لیتے اور یوسف یعنے یوسیفس مؤرخ کی تصنیف مین جو ایک
ذکریاہ کا نام لکھا ہے کہ وہ رومی فوجکے ہاتھہ سے سب سے پیچھے مارا گیا
یہہ فقرہ یوسیفس کی کتاب مین منجملہ اور اکثر فقرات الحاقی کے کہ جنکا
علماء عیسائی کو اقرار ہے صریح ملایا گیا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت
عیسیٰؑ کا ذکر ہے یوسفیس کی کتاب مین بیشک الحاقی مانا گیا ہے
جیسا کہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت کیا ہے اسیطرح یقیناً
یہ فقرہ بہی ملایا گیا تا کہ کسیطرح سے ذکریاہ مندرجہ متی ۲۳ باب ۳۵
کو ثابت کرین کیونکہ جس جگہہ لاکھون یہودی ایک یورش مین قتل
ہوئے اُسوقت اُس قیامت کی سی ہل چل مین کوکن اُن رومی قاتلون
مین سے پہچان گیا کہ یہہ ذکریاہ ہے دوسرے یہ کہ کوئی ذکریاہ بن مسیحؑ
کے بعد رومی فوجکے یورش تک ایسا نامور ہوا ہی نہین ہے کہ جسے
یہودی قوم بہی خوب جانتی ہو چہ جائے کہ رومی تیسرے یہہ کہ اسکا قتل جسپر

دلیل چہارم

مفسر رومن نے یوسیفس مورخ کے بیان کئے ہوے ذکریاہ کو مسیح کے
قول مرقومہ متی ۲۳ باب ۳۵ کے ثبوت مین کافی ہی نہین سمجہا ہے
جیساکہ لکہہ چکا ہون
اسی ہیکل مین مرمّت کرتے وقت خلقیاہ سردار کاہن نے سنہ عیسوی
سے چہہ سو چوبیس برس پیشتر توریت کی کتاب پائی تہی جوکہ اسکی پچہ
ہسٹری یعنے مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۱۱۷ اسکے
بموجب فتنی بادشاہ یہودیہ کے وقت یعنے پچپن برس سے کہوئی ہوئی ہی تہی
چنانچہ مقدس کتاب کا احوال ۴۸ باب صفحہ ۱۱۵ — ۱۱۷ مین لکہا ہے
کہ یہودیونکے بادشاہ شاہ اخاذ نے بعل (دیوتا) کیلئے یروسلم کے
گوشون مین مذبح بناکے خداوند کے گہر کا دروازہ بند کیا ایساکہ خدا کی
ہیکل بے وارث گہر کی مانند ہو گئی لیکن اس بیدین اخاذ کے دیندار
بیٹے حزقیاہ نے خداوند کے گہر کے دروازہ کو پہر کہولا اور یروسلم کو
بتون سے پاک کیا اور دسون فرقون کو بلوا بہیجا کہ آؤ اپنے باپ دادون کے
خدا کیطرف رجوع کرکے ہمارے ساتہہ عید فصح کرو اُسکے زمانہ مین دس
فرقے قید ہوکر اسور مین گئے اور بہت اسرائیلی یہوداہ کے ملک مین
بہاگ آئے اور اُسکی آبادی بڑہائی (اُسیوقت سے ساڑہے نو فرقون
بنی اسرائیل کا کہین دنیا مین پتا نہین ہے پس توریت کی بربادی کا
کیا شکوہ ہو جبکہ اتنی بڑی قوم ہی کا پتا نہین ہے) تب سنحریب نے جو
شالمنذر کے بعد اسور کا بادشاہ ہوا اپنا سردار فوج بہیجا جسنے یہوداہ کے

سب قلعون پر اپنا قبضہ کیا اور یروسلم کو گہیر لیا اور جب اُسنے حی القیوم
خدا کو ملامت کی تب حزقیاہ نے اپنا گریبان پہاڑ کر اسرائیل کے خدا سے
دعا مانگی سو ایسا ہوا کہ خداوند کے فرشتے نے جا کر اسور کے لشکر گاہ مین
ایک لاکہہ پچاسی ہزار ۱۸۵ (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ یسعیاہ ۳۷
باب ۳۶) آدمی مارے ایسا کہ فجر کو سب مکان لاشون سے بہرے تہے
تب شاہ سنحریب نے کوچ کیا اور نینوے مین پہر گیا اور جسوقت وہ اپنے
معبود نسروک کے گہر مین پوجا کرتا تہا تو ادرملک اور سارزر اُسکے
بیٹون نے اُسے تلوار سے قتل کیا) انہین دنون حزقیاہ (بادشاہ)
بیماری سے قریب المرگ ہوا اور یسعیاہ نبی نے اُس پاس آکر کہا
خداوند یون فرماتا ہے کہ مین نے تیری دعا سُنی اور تیرے آنسو دیکہے
سو مین تجہے شفا دونگا اور تیری عمر پندرہ برس بڑہاؤنگا اور یسعیاہ نے
یہہ بہی کہا کہ انجیر کا ایک قرص لیکر بادشاہ کے پہوڑے پر رکہو اور انہون
نے ایسا ہی کیا تب بادشاہ تین دنمین چنگا ہو گیا اور ہیکل مین جا کر اپنی
تندرستی کے لئے خدا کا شکر کیا

حزقیاہ کے بعد اُسکا خلف بیٹا منسی بادشاہ ہوا اور اُسنے پچپن برس
بادشاہت کر کے اس عرصہ مین اپنے عادل باپ کے کامون کو برباد
کیا اور لوگون کو پہر بُت پرستی کی طرف لایا اور اپنی اخیر عمر مین قید
ہو کر بابل کو بہیجا گیا وہان پشیمان اور غمگین ہو کر خدا سے دُعا مانگی تب
خدا نے اُسکی سُن کے پہر اُسکی سلطنت اُسے عنایت کی تب اُسنے

یروشلم سے بت پرستی کو دور کیا پر اُسکے بیٹے عمون نے اپنے سب باپ دادون سے زیادہ بدی (یعنی بُت پرستی) کی پر تہوڑے ہی دن رہا کیونکہ دو برس بعد مارا گیا اور اُسکا بیٹا یوصیاہ آٹہہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا سو پہر ایک مرد راستباز جو خدا کی مرضی پر چلتا تہا داؤد کے تخت پر بیٹہا اور جب تک وہ بالغ ہوا سردار کاہن اُسکا نایب رہا پر جب بیس برس کا ہوا اُسنے یروسلم اور تمام بادشاہت کو بُت پرستی سے پاک کر کے خداوند کے گہر کو پہر سدہارا اُس وقت ہیکل مین ایک کتاب جو منسّی کے وقت سے کہوئی اور بہولی گئی تہی پہر ملی وہ مقدّس کتاب توریت تہی اور جب بادشاہ کے حضور پڑہی گئی وہ اُسکے مضمون سے یہانتک گہبرا گیا کہ اُسنے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے انتہیٰ ۲ سلاطین ۲۰ باب سے ۲۳ باب تک

لیکن کتب عہد عتیق سے منسّی کیوقت مین توریت کا کہو جانا ثابت نہین ہے کیونکہ یروسلم کے بادشاہون مین صرف منسّی ہے بُت پرست نہ تہا اور اپنی آخر عمر مین وہ تایب اور دیندار بہی ہوا تہا پس گمان غالب ہے کہ جب سیسق شاہ مصر نے حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رحبعام کی سلطنت مین بادشاہی محل اور ہیکل کو لوٹا اور سب کچہہ لوٹ کر اٹہا لیگیا تب ہی سے توریت غایب ہوئی اور منسّی کے پوتے یوصیاہ بادشاہ کے عہد سلطنت مین خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے ہیکل مین توریت کی کتاب پائی ہے یا یہہ کہ یہوشفاط کے بعد سے

جونو سو چودہ برس مسیح سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۳۴ باب ۹) توریت غایب رہی اس مدت مین چاہیے تہا کہ بعضے حصے اُس کتاب کے سالہاے دراز تک زمین مین پڑے رہنے کے باعث ضرور ضایع ہوگئے ہوتے مگر غضب تو یہ ہے کہ اہلکتاب اُسکے ایک حرف ضایع ہونے کا بہی اقرار نہین کرتے ۔

اب دیکہیے کہ سارہے تو فرقون بنی اسرائیل کا پتا نہین ہے اور صندوق عہدنامہ کا جسمین شریعت کی دونون لوحین وغیرہ تہین پتا نہین ہے بلکہ ہیکل ہی کا پتا نہین ہے بہت سی کتابون مشمولہ توریت کا جنکا ذکر توریت ہی مین موجود ہے (خروج ۲۴ باب ۷ گنتی ۲۱ باب ۱۴ ایشوع ۱۰ باب ۱۳ ۲ تواریخ ۹ باب ۲۹ اور ۱۲ باب ۱۵ اور ۲۰ باب ۳۴ وغیرہ) پتا نہین ہے پہر توریت کے بچے رہنے کا باوجود اُسکے بار بار صدہا برس غایب رہنے کے کون یقین کرسکتا ہے

ہنری وغیرہ انگریزی مفسرون نے اسکی بابت اپنی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ مرمت کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمتی سے پائی گئی اور اُسے بادشاہ کے پاس لاے وہ تہا اصلی نوشتہ پانچ کتابون حضرت موسیٰؑ کا جو اُنکے ہاتہہ سے لکہا گیا اور بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ تہی صحیح اور قدیم نقل (یعنے بعد حضرت موسیٰؑ کے اور دوسرے ہاتہہ سے لکہی ہوئی) اغلب ہے کہ وہ وہی نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت موسیٰؑ کے رکہا گیا پاک مکانمین ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہو یا گیا

جزو اول

یا بہولا گیا خواہ بے پروائی سے ڈال دیا گیا کونے مین اُن لوگونسے
جو جانتے نہ تہے قدر اُسکی یا کہ وہ تہا کینہ سے چہپایا گیا بعضے بُت پرست
بادشاہون سے بعوض جلانے اور ضایع کرنے کے اُسے گاڑ دیا اِس
امید سے کہ وہ پہر کبہی ظاہر ہوگا اور اکثرونکا یہی قول ہے ؛
یا وہ تہی خبرداری سے رکہی گئی اُسکے خیرخواہون سے تا نہ پڑجاوے
دشمنونکے ہاتہ مین لیکن ہمین یقین ہے کہ وہی صحیح نقل تہی تت کلامہ
یہہ آخری بات کہ ہمین یقین ہے الخ یہہ تو صرف عیسائی مفسّر کا عقیدہ
ہے اس سے کچہ غرض نہین اور باقی سب باتونکا مفصل بیان اُس
کتاب مین جسکا نام نوید جاوید ہے مرقوم ہے یہان اُسکا موقع نہین
ہے مختصر تصفیہ ان سب باتونکا یہہ ہے کہ منسّی کے وقت مین توریت
کا کہو جانا انگریزی مفسّر کے قول سے جو ابہی بیان ہوا ثابت نہین
ہوتا اور نہ منسّی کے وقت مین کچہہ ہیکل پر آفت آئے مگر زمانہ رحبعام یا یہوشفاط
کے بعد توریت کا کہو جانا دو وجہ سے ثابت ہے اوّل یہ کہ رحبعام
کے وقت مین ہیکل اور بادشاہی محل دونون لوٹے گئے اور یہی
دونون مقام توریت رکہنے کے تہے (استثنا ۱ باب ۱۸ اور ۳۱ باب ۲۵
و ۲۶) لیکن خاصکر صرف ہیکل مین توریت رکہی رہتی تہی (استثنا ۳۱
باب ۹ سے ۱۳ نحمیاہ ۸ باب) اور اگر ملک مین کہین اور بہی توریت
ہوتی تو پہر ہیکل مین اُسکی پانی کی خوشی کا کیا سبب تہا دوسرے
یہہ کہ رحبعام کے وقت سے زمانہ یہوشفاط کیسوا یہودی قوم مین

بُت پرستی زیادہ شایع ہوئی چنانچہ الکتاب کے مقامات المعروف
صفحہ ۲۹ مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے عہد مین خدایتعالی نے
بنی اسرائیل کی بابت یون فرمایا تھا کہ ملک کنعان تمکو میراث مین
عنایت کرتا ہون پر اگر وہ عہد و پیمان جو مین نے تم سے کیا ہے بھول
جاوٗ اور تراشے ہوئے بُت یا کسی چیز کی تصویر کی پرستش کرو تو فوراً
اس زمین پر سے فنا ہو جاوٗگے اور یہوواہ (یدوواہ یعنے خدا)
تمکو ساری قومون مین پراگندہ کریگا اور وہان تم تھوڑے سے رہجاوٗگے
چنانچہ یہ وعدہ استثنا کی کتاب کے ۴ باب پچیسوین آیت وغیرہ مین
مرقوم ہے پس یہہ دہمکی اُسوقت پوری ہونے لگی جسوقت بنی اسرائیل
اور بنی یہوداہ کے درمیان پھوٹ پڑی اور ایک بادشاہت کے
عوض مین دو بادشاہتین مقرر ہوئین اُسی زمانہ مین بنی اسرائیل
کے درمیان بُت پرستی شروع ہوئی اور ترقی پر رہی اتھی پس
یہ دو بادشاہتین رحبعام بن سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت مین
مقرر ہوئی تھین کہ یوربعام بن بنات افراطی جو حضرت سلیمانؑ کا
غلام تھا (اول سلاطین ۱۱ باب ۲۶) اور حضرت سلیمانؑ سے باغی
ہو کر مصر کو بھاگ گیا تھا (اول سلاطین ۱۱ باب ۴۰) اُنکی وفات کے
بعد آکر بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ ہوا اور رحبعام کو دو
فرقون بنی اسرائیل یعنے فرقہ یہوداہ اور بنیامین پر سلطنت باقی
رہی تب وہ دس فرقے اسرائیلی اور یہ دونون یہوداہ کہلائے

(اول سلاطین ۱۲ باب) اُسی زمانہ سے بنی اسرائیل یعنے بارہون فرقونمین
بُت پرستی شروع ہوئی کیونکہ ہر ایک بلند پہاڑ پر اور ہرے درخت کے تلے
خیمہ کہڑا کرکے مورتونکے سامہنے لواطہ یعنے لونڈی بازی کرتے تہے
(اول سلاطین ۱۴ باب ۲۴) اور اس بُت پرستی کا سبب توریت کے
مضامین سے ناواقف ہوجانا تہا غرض کہ مفسّر کے قول سے جسطرح
توریت کا کہو جانا مُنسّی کے وقت مین ثابت نہین ہوتا اُسیطرح توریت
کی اصلیت سے بہی کسی کو آگاہی نہین ہے اور یہ طرح طرحکے قیاس
جو انگریزی مفسّرین عیسائی نے اُس پائی ہوئی توریت کی بابت
کئے ہین میرے اس قول پر دلیل ہین کہ اصل حال توریت سے انہین
ناواقفی رہی تب تو ایک بات منفح نہوئی
کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شیلر صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسنے پادری اشٹرن صاحب
نے اردو ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۶۷ع مشن پریس الہ آباد نارتہہ انڈیا ٹریکٹ
سوسائٹی کے لئے اُسکی فصل ۲ باب ۱۶ صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ اسور
کی طاقت — زایل ہوگئی تہی اور اسکا حال ایسا بدل گیا تہا کہ جو
چاہے قبضہ کرلیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اُسے
اپنے دخل مین لاوے اسلئے کشتی پر سوار ہوکر اپنا لشکر ہمراہ لے کنعان
ملک کی سرحد مجدو نامی پر خیمہ زن ہوتا کہ وہان سے اسور کیطرف
راہی ہو پر یوسیاہ (بادشاہ یروسلم) نے اُسے روکا اور اپنے ملک کے

درمیان سے جانے نہ دیا کیونکہ اُسنے یہ سمجھا کہ اگر فرعون اسور کو قبضہ
مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہوداہ کی آزادی بھی جاتی رہے گی اسلئے
یوصیاہ کو واجب ہوا کہ دو صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے
یا اُس سے مزاحم ہو آخرش یوصیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن گیا
اور مجدو کے میدان مین دونون ایک دوسرے سے مقابل ہوے سو
یوصیاہ نے شکست کہائی اور زخمی ہو کر تہوڑے عرصہ مین مرگیا
اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروسلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ
نبی نے اس نیک بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ اتنک
موجود ہے انتہی یہ مرثیہ علاوہ نوحۂ یرمیاہ مشمولہ توریت کے ہے
بشپ پٹرک صاحب کا قول ہے کہ یہ مرثیہ جو بعد وفات یوصیاہ کے
کہا گیا یقیناً وہ نہین ہو سکتا جو نوحۂ یرمیاہ مشہور ہے اسلئے کہ یہ نوحہ
غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ
موت یوصیاہ پر (از تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ع جلد ۱ صفحہ ۹۳۶) پس یہ
بھی توریت مین شامل نہین ہے۔

پادری کریون صاحب فرماتے ہین (۲ سلاطین ۲۲ و ۲۳ باب ۲ تواریخ
۳۴ و ۳۵ باب) یوصیاہ بادشاہ کا لباس مہین کتان اور زرد رنگ
کا تہا کیونکہ اُن دنونمین یہودی لوگ ریشم کا کپڑا نہین پہنا کرتے تہے
(یعنے ریشمی لباس یہودی شریعت مین مرد کو حرام ہے) ــ
یوصیاہ نے اپنی سلطنت کے بارہوین سال بہت امیرونکو تمام ملک مین

بہیجا کہ وے سب بُت پرست کاہنونکو موقوف کرکے اُنکے قربان گاہونکو گرادین اور سب معبودونکی مورتونکو جو ہر جگہہ مین عمونکے حکم سے مقرر کی گئی تہین ٹکرے ٹکرے کرڈالین اسیصورت سے اُس جوان سے بادشاہ کی حکومت مین بُت پرستی نیست ونابود کی گئی تہی اور سوا اُسکے اُسنے سچّے خدا کی ہیکل کی مرمت کرنے اور بہی پر رونق اور آراستہ ہونیکو حکم دیا کیونکہ اُوسکے باپ عمونکے دنون سے خدا کا گہر گرادیا گیا تہا اور اُسکی ساری چیزین بڑی خراب حال مین رہتی تہین مگر یوصیاہ نے اُسکے پہر اُٹہانے اور مرمّت شکست وریخت کرنے مین بہت نقدی صرف کی تاکہ خدا کی پاک عبادت اُسمین پہر مقرر کیجاے جب خدا کی ہیکل پہر بن رہی تہی تب اُس جوان بادشاہ یوصیاہ نے ایک بڑی دعوت کی اور ہیکل کی قربانگاہ پر چالیس ہزار بہیڑ اور بکری کے بچّون اور بہت بیلون اور گاے کے بچّہڑون کو بہی چڑہایا تہوڑی دیر کے بعد جب لوگ ہیکل کے اندر کو صاف کرتے تہے اُنکو خدا کی کتاب کا ایک نسخہ ملا تب یوصیاہ نے نہایت خوش ہوکر کاہنون کو حکم دیا کہ یہودی لوگونکی ساری قوم جمع کرکے اُسے اُنکو سناؤ اسیطرح اُسنے خدا کی عزت اور پرستش کے لئے اپنی محبت دکہائی اور ظاہر ہے کہ اُس سے اُس پشت کے لوگونکو بہت برکتین ملین بلکہ وہ پشت در پشت کیواسطے ایک صحیح نمونہ ہوا (از شمس الاخبار مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنؤ ۹ ا[illegible] سنہ ۱۸۷۵ع نمبر ۲۶ جلد ۶ صفحہ ۱۰ و ۱۱ باہتمام پادری کریون صاحب)

رُکن پنجم

بخت نصر بادشاہ بابل کے ہاتھہ سے یروسلم کی غارت

سنہ عیسوی سے چہہ سَو نو برس (۶۰۹) پیشتر یہواخاب یا یہواخذ بن یوصیاہ بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے مہینے فرعون نکوہ نے اُسپر فوج کشی کی اور یہواخاب بادشاہ کو زنجیرون سے باندہ کر مصر مین لیگیا کہ جہان پہنچکر وہ مرگیا اور فرعون نے یوصیاہ کے دوسرے بیٹے الیقیم کو بادشاہ یروسلم بنایا اور اُس کا نام بدلکر یہویقیم رکہا اور اُسکے مُلک پر لاکہہ روپیہ اور ہزار اشرفی محصول ٹہرایا (مصر کی قدیم تواریخ مؤلفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ سؔو مین لکہا ہے کہ اُس مُلک سے چار لاکہہ چار ہزار تین سو اکیاون روپیہ بطور سالیانہ لینے ٹہرائے) ۲ تواریخ ۳۶ باب ۳ مین ہے کہ سَو قنطار روپا اور ایک قنطار سونا خراج مقرر کیا سنہ عیسوی سے چہہ سو چہہ برس (۶۰۶) پیشتر بخت نصر نے یہوداہ کے مُلک پر چڑہائی کی اور یروسلم کو فتح کر کے یہویقیم سے ایک خراج گزار بنے رہنے کے واسطے قسم لی اور مال و دولت لوٹ کر اور بادشاہی خاندان کے لڑکوںمین سے ایک گروہ کو اپنے ساتھ لیگیا کہ اپنے محل مین خواجہ سرا بنا کر رکہتے (اُنہین دانیئل نبی اور اُسکے تین رفیق تہے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۸۹) لیکن مسیح سے چہہ سَو چار برس (۶۰۴) پیشتر یہویقیم نے بدعہدی کر کے بخت نصر بادشاہ سے

دشمنی کی چونکہ اُسوقت مین بخت نصر اپنی ماکے انتقال اور اور سببون سے
یہویقیم کو اُس بدعہدی کی سزا دینے کے واسطے آپ نہ آسکا اسلیئے اُسنے یہوداہ
کے چوگرد کے رہنے والون سریانیون اور موابیون اور عمونی وغیرہ
قومونکو حکم دیا کہ یہویقیم پر چڑہائی کرین تب یہ سب قومین یہوداہ کے ملک
کو چارو طرف سے لوٹ مار کر او جاڑنے لگین اور گیارہ برس تک یہویقیم
کو بڑی سختیونمین رکہا اور آخر یہویقیم کو مار کر اُسکی لاش یروسلم کے
پہاٹک کے باہر سڑک پر پہنک دی یہویقیم کے قتل کے بعد اُسکا بیٹا
یکونیاہ تخت نشین ہوا اُسکی سلطنت کرنیکے تیسرے مہینے بخت نصر نے
یروسلم پر فوج کشی کرکے یکونیاہ اور اُسکی ما اور بیگمون اور سردارون
اور ملک کے سب دولتمندون اور افسرونکو قید کرکے بابل مین لیگیا
اور یروسلم کے سب کاریگرون لوہارون اور سنگ تراشون کو بہی
لیگیا کہ بابل مین اُسکے محل کی تعمیر کرنے والونکے شریک ہون اور
یروسلم سے بادشاہی خزانہ اور ہیکل کے سب سونے کے برتنون وغیرہ
کو لوٹ کر لیگیا اور متنیاہ کو بچے ہوے لوگونپر یروسلم مین حاکم کر دیا اور
فرمانبرداری کے باب مین اُس سے قسم لیکر اُسکا نام صدقیاہ رکہا
جسکے معنے خدا کی سچائی یہ اسلیئے کہ جب وہ بدعہدی کرے تو اپنے نام کے
معنے یاد کرکے یہ سمجہے کہ مین نے سچے خدا کو ضامن دیا ہے اپنی بدعہدی
سے پشیمان ہو
جیون ہی بخت نصر نے وہان سے مراجعت کی تیون ہے اموزون

[illegible]

اور موابیون اور ادومیون وغیرہ نے اس لاچار بادشاہ صدقیاہ
کے پاس اس غرض سے ایلچی بھیجے کہ بابل والون کی اطاعت چھوڑکر
ہمارا شریک ہو تب صدقیاہ نے اپنی سلطنت کے نوین برس بادشاہ
مصر سے عہد وپیمان کرکے بُخت نصر سے بدعہدی کی اور اُس سے
باغی ہو گیا پھر بخت نصر نے یروسلم پر فوج کشی کرکے اسکا محاصرہ کیا
اور مصری لوگ صدقیاہ کی مدد مین بُخت نصر کے سامنے ٹھہر نہ سکے
اور اپنے ملک مصر کو لوٹ گئے تب صدقیاہ کی سلطنت کے گیارہوین
برس یروسلم کسدیون یعنے بابل والونکے ہاتھ فتح ہو گیا اور صدقیاہ
نے فوج بابل کے بیچمین سے ہوکر جو گھیرے ہوے تھے بھاگنے کا ارادہ
کیا لیکن پکڑلیا گیا اور ملک ارمن یا آرام کے ربلہ شہر مین قید ہوکر
بھیجدیا گیا وہان اسکے بیٹے قتل کئے گئے اور صدقیاہ کی آنکھین نکالی
گئین اور زنجیر پہنا کر بابل کو روانہ کیا گیا کہ جہان پہنچکر وہ مرگیا بخت نصر
کے سپہ سالار نے یروسلم اور ہیکل کے سب مال ومتاع کو اکھٹا کرکے
تمام شہر مین آگ لگادی اور شہر اور ہیکل دونون کو جلا کر خاک کردیا
اور دیوارون کو ڈھادیا اور سب باشندون کو قید کرکے بابل مین
لیگیا تمت کلامہ از مختصر تواریخ یہودیہ موسومہ یہودیونکا لگھہ اتہاس
ہندی چھاپہ الہ آباد ۱۸۵۴ع مصنفہ پادری اِل جی ہے صاحب
صفحہ ۲۸۱ - ۲۸۶

اور چلوداروں کا سردار نبوسردان زمین کے بعضے کنگالون کو چھوڑگیا

کرتا کستانون کی باغبانی کرین اور کہیتی کرین اور پیتل کے ان
ستونونکو جو خداوند کے گہر مین تہے اور کرسیون کو اور پیتل کے بحر کو
جو خداوند کے گہر مین تہا اُنہون نے توڑا اور وہ سب پیتل بابل مین
لیگئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیرین اور لگنین اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تہے وے لیگئے اور باسنون اور
انگیٹہیون اور لگنون اور دیگون اور شمعدانون اور چمچون اور پیالون
کو سب کو جو سونیکے تہے اُنکا سونا اور سب کو جو روپے کے تہے اُن کا
روپا جلودار ونکا سردار لیگیا دو ستون ایک بحر اور بارہ بیل
جو بحر کے نیچے تہے جنہین سلیمان بادشاہ نے خداوند کے گہر کے
لئے بنایا تہا ان سب برتنونکا پیتل بے تول تہا یہ ستون جو تہے
اُنمین کا ایک ستون اٹہارہ ہاتہہ اونچا اور بارہ ہاتہہ کی رسّی اُسکے
گرداگرد تہی اور چار اُنگل موٹا تہا یہ کہو کہلا تہا اور اُسکے اوپر ایک
پیتل کا جہاڑ تہا اور وہ جہاڑ پانچ ہاتہہ اونچا تہا اُس جہاڑ پر گرداگرد
پیتل کی جالیان اور انار کی کلیان بنی ہوئی تہین اور دوسرے
ستون مین اُسیطرح کلیونکا کام تہا اور ہر طرف سے چہیانوے انار تہے
اور سب انار جالیون پر اُسکے گرداگرد ایکسو تہے یرمیاہ ۵۲ باب ۱۷ سے ۲۳
واضح ہو کہ اس پیتل کے بحر کو آخز بادشاہ یروسلم نے سنہ عیسوی
سے سات سو انتالیس برس پیشتر پیتل کے بارہ بیلون پر سے
اوتار کر پتہر ونکے چبوترے پر رکہا تہا (۲ سلاطین ۱۶ باب ۱۷ ۱۲)

[illegible] پیتل

اور اول سلاطین ۷ باب ۲۰ مین لکہا ہے کہ دو سو انار جہاڑ کے گرد بنائے
اور اسیطرح دوسرا جہاڑ بہی انتہی اور یرمیاہ ۵۲ باب ۲۳ مین ایکسو
انار لکہے ہین سبب اختلاف کا یہ کہ اصل کتاب عبرانی مین غلطی
واقع ہوئی الغرض بعد اس سب قتل و غارت کے شاہ بابل کے
ملازمون نے حضرت یرمیاہ کو جو صدقیاہ کی قید مین تہے قیدخانہ سے
نکالا اور اُنکے ساتہ بہت نیک سلوک کیا اور اجازت دی کہ جہان
چاہین رہین اور شاہ بابل نے باقی بچے ہوے کنگال یہودیون پر جدلیاہ
بن اخیقام بن سافن کو سردار مقرر کرکے مصفا مین چہوڑ دیا تب
اسمٰعیل بن نتنیاہ بن الیسمع نے جو نسل شاہی سے تہا اُسے بہی قتل
کیا مع اُن سب یہودیونکے جو جدلیاہ کے ساتہ تہے اور کسدیون کو جو
وہان حاضر تہے اور جنگی مردون سب کو تلوار سے قتل کیا اور آٹہ
آدمیونکے ساتہ بنی عمونکی طرف چلا گیا تب یوحنان بن قریح اُن بچے
ہوے یہودیونکا سردار ہوا اور حضرت یرمیاہؑ سے اپنے واسطے دعا مانگنے
کی گزارش کی اور جب حضرت یرمیاہؑ نے اُنکے واسطے دعا مانگ کر
اُنہین خدا کا حکم سنایا کہ تم سب یہین رہو اور کسدیون یعنے بابل والونکے
خوف سے مصر کو نہ بہاگو تو تمہارا بہلا ہوگا تب اُنہون نے حضرت یرمیاہؑ
سے کہا کہ تو جہوٹہہ کہتا ہے یہ خدا کا حکم نہین ہے کہ ہم مصر کو نجائین
اور یوحنان بن قریح نے سب بچے ہودیونکو مع یرمیاہ کے ساتہ لیا اور مصر کو
روانہ ہوا دیکہو یرمیاہ ۴۰ باب سے ۴۳ باب تک (یہان سے یہی ثابت ہے

کہ اُسوقت تک یہودیونکے نام اسمٰعیل ہوتے تھے یرمیاہ ۴۱ باب) پس بابل
کی اسیری کے زمانہ مین ملک یہودیہ کا ایسا کوئی یہودی نہ تہا جو ملک مین
بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ مین لکہا ہے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون
فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری بلائین جو مین نے یروسلم پر اور یہوداہ کے سارے
شہرونپر نازل کین دیکہین اور دیکہہ وے آجکے دن ویران ہین اور
اُنمین ایک بسنے والا بہی نہین انتہی اور اسیطرح یرمیاہ ۱ باب ۴ مین بہی
ہے اور یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین ہے کہ یہوداہ سراسر اسیری مین لیا جاتا ہے
بالکل اسیری مین لیا جائیگا انتہی اور مفتاح الکتاب صفحہ ۴۸ کے آخر مین ہے
کہ نبوکدنذر آیا اور یروسلم کو قبضہ مین کرکے ڈہا دیا اور ملک کے سب تمیزگیر
اپنے ساتہ بابل کو لیگیا انتہی

دینی ودنیوی تاریخ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ مین ہے کہ اگرچہ لوگون سے یہہ وعدہ کیا
گیا کہ اگر وہ کسدیونکے مطیع رہین تو صحیح وسلامت رہین توبہی اسمٰعیل نامی ایک
شخص نے جو شاہ کے گہرانے کا تہا بغاوت کی اور جدلیاہ پر حملہ کرکے اُسے مارڈالا
بعد اُسکے اسمٰعیل مصر مین بہاگا اور یرمیاہ نبی کو جنے خدا کیطرف سے اُسے یہودیہ مین بسنے کی صلاح
دی اپنے ساتہ لیگیا اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تہے اور جنکا شمار صرف سات سو
پینتالیس تہا اسیری مین گئے اور کوئی باقی نرہا اُسملک مین کسینے تو آبادی نکی ور اگرچہ وہان
سیر کرنیوالے فرقے آتے جاتے رہے اور دکہن اطراف مین ادومی لوگ آبسے لیکن تو بہی
بہت ہی تہوڑی آبادی ہوئی اور ملک ویران رہا جبتک کہ یہودی اسیری سے لوٹکر اُسمین پہر داخل نہین ہوئے
پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۲۹ مین صریح ہے ۶۰۰ برس پیشتر سلطنت یہوداہ بابل کے قابو مین ہوگئی

محراب دویم

اسمین پانچ رُکن ہین

رُکن اوّل

اگرچہ یہہ بابل مین غلامی کی مدت اہل یہود کے لئے ستر برس
مشہور ہے لیکن مفتاح الکتاب رومن چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع
صفحہ ۸۷ مین عزرا کی کتاب کے احوال مین اس فقرہ کو کہ (عزرا حضرت
مسیح سے چار سو چھپن ۴۵۶ برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بندوبست کیا)
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیرہ سو ۱۵۰ برس شروع اسیری سے
اسوقت تک گزرے تھے مگر اورون نے اس کی مدت کو
اور طور پر بیان کیا ہے چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ
پادری والش صاحب وغیرہ چھاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۹
سوال ۱۸ کے جواب مین لکہا ہے کہ مسیح سے پانسو چھتیس ۵۳۶ برس پیشتر
شاہ خسرو کے حسب فرمان یہودی یروسلم مین لوٹ آئے
اور انہون نے فونیکی کاریگرونکو اپنی مدد کے لئے مقرر کیا انہون نے
اس دوسری ہیکل کو پہلی ہیکل کے مقام پر اور اغلب ہے

کہ پہلے ہی سے طرز پر بنا یا وہ مسیح سے پانچسو پندرہ برس پیشتر ختم ہوئی انتہٰی
پس ان دونون مختلف بیانونکا تصفیہ اسطرحپر ہو سکتا ہے کہ یہودیون کو
آزادی کا فرمان صادر ہونیکے سنہ شاید ہی ہونگے اور اُسکے بعد کچھ عرصہ
تک اُس سفر دور و دراز کے لئے اور ٹہرنے پڑا ہوگا جو کہ مع اہل و عیال
چلنا اور سالہاے دراز کا خان و مان بابل مین چہوڑنا تہا اسکے سوا پیشتر
صرف ایک غول یہودیونکا بابل سے چلا تہا کہ جسمین زروبابل سردار سمجہا جاتا
تہا اور اُسی نے یروسلم کی بنیاد ڈالی تہی سوال و جواب رومن ترجمہ
پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب (چہاپہ الہ آباد مشن پریس
١٨٦٥ع صفحہ ٨٤ سوال ٢٥٢ و ٢٥٥) چنانچہ بیالیس ہزار خاندان یہودا
اور لیوی کے فرقے کے یشوع سردار کاہن اور زروبابل کے ساتہہ
روانہ ہوئی (مقدس کتاب کا احوال ٢٥ باب صفحہ ١٢٧) اور بعد اُسکے
پہر اور بعضے یہودی بابل سے چلے آے اور اکثر وہین رہگئے یعنے بابل ہی
مین کہ جنہون نے حضرت حزقیل نبی کو بابل مین شہید کر ڈالا تہا (سوال و
جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب چہاپہ
الہ آباد مشن پریس ١٨٦٥ع صفحہ ٩٥ سوال ٢١٠) اور اس سے وہ قول جو
لوقا ١٣ باب ٣٣ مین لکہا ہے کہ نہین ہو سکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہو
بر ملا غلط ہو گیا

عربون مین مشہور ہے کہ حضرت حزقیل نبی شہید ہو کر سام بن نوح کی قبر مین
مدفون ہوے (از سوال و جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری

رکن اول

١٢

والش صاحب صفحہ ۵ سوال ۲۱۱) اور نہ صرف حزقیل نبی بلکہ حضرت
دانیال نبی نے بھی کسدیہ یعنے بابل مین وفات پائی تہی (سوال وجواب
ایضا صفحہ ۵ سوال ۲۱۵ و صفحہ ۵۹ سوال ۲۲۵) اور حضرت یرمیاہ نبی
مصر مین مقتول و مدفون ہوے اور بعد عرصہ دراز کے سکندر ذوالقرنین[له]
نے انکی ہڈیون کو جو گمنامی کی حالت مین مدفون تہین نکلوا کر سکندریہ
مین دفن کیا (سوال وجواب ایضا صفحہ ۵۸ سوال ۲۰۳) لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵۰۶ مین ہے کہ یونس کے شہر جات حضر مین لوگ ابتک اسکی
قبر دکہلاتے لیکن اور بیان ہے کہ موصل کے نزدیک وہ گاڑا گیا انتہی
واضح ہو کہ یہ سب انبیاء کلان محاورۂ اہلکتاب مین کہلاتے ہین (سوال
وجواب ایضا صفحہ ۶۱ سوال ۲۳۲) اور حضرت عزیر یعنے عزرا کاہن کنار
دجلہ پر مدفون ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری
یونس سنگ و پادری والش صاحب صفحہ ۲۸ سوال ۱۱۷ اسکے جواب مین
لکہا ہے کہ یہودی بعد موسیٰ کے عزرا ہی کو قابل تعظیم سمجہتے تہے دجلہ
ندی پر ایک قبر ہے جسکو لوگ عزرا کی قبر قرار دیتے ہین انتہی
ایک اور بات جو اس مقام مین تعجب کی معلوم ہوتی وہ یہ ہے کہ مقدس
کتاب کا احوال یعنی اشکریچر ہسٹری ۵۲ باب مین لکہا ہے کہ ارتاششتا
نے اپنی ساقی اور وزیر نحمیاہ کی (جنہون نے بابل سے آکر یروشلم
مین ہیکل کو پہر آراستہ کیا اور دستورات عبادت یہود یون مین پہر جاری کئے
منت سنگے انکی یروشلم کو روانہ کیا انتہی یعنے اگرچہ زروبابل وغیرہ نے

[له] ذوالقرنین کا بیان مخزن... اور کسی تاریخ مین دیکھنا چاہئے

جلد دوم

یروسلم مین آکر ہیکل کی تعمیر کرلی تہی مگر حضرت نحمیاہ نے جو کہ اُسوقت تک
بابل ہی مین تہے بادشاہ بابل سے رخصت لیکر یروسلم مین آکر اُسکی شہر
پناہ بنوائی پس مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب مین حضرت نحمیاہ کو
بادشاہ بابل کا ساقی و وزیر لکہا ہے اور ہیبل سے تو حضرت نحمیاہ کا اُس
بت پرست بادشاہ کو صرف شراب ہی پلانے مین نوکری کرنا ثابت ہے (نحمیاہ ۲
باب ۱) اور کتاب نحمیاہ الہامی نوشتون مین شامل ہے اور حضرت نحمیاہ کے
نبی ہونے کا اہلکتاب کو اقرار ہے دیکہو کتاب سوال و جواب رومن
ترجمہ پادری یونس سنگہ وغیرہ صفحہ ۲۹ سوال ۱۲۰ پس جب نبی نے
بُت پرستون کو شراب پلانےمین نوکری کی تو اُس نبی کے پیرو شراب
خواری مین کسقدر ترقی کئے ہوئے ہونگے

پس اس کتاب رومن سوال و جواب صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ کے سے مندرجہ
شاید صرف تاریخ نفوذ فرمان آزادی یہود سے علاقہ رکہتے ہین اور مصنف
مفتاح الکتاب کے صفحہ ۷۸ کا قول زمانہ ترتیب توریت سے جو بزعم
علماء عیسائی عزرا کے ہاتہ سے ہوئی علاقہ رکہتا ہے چنانچہ اسی کتاب
سوال و جواب رومن صفحہ ۳۷ مین ہے کہ سوال ایکسو چھیالیس ۱۴۶ زبور و
کسنی نے مجتمع کرکے مرتب کیا جواب اغلب ہے کہ عزرا سے یہ کام انجام
پایا مسیح سے چارسو پچاس برس پیشتر انتہی پس جب اغلب ہے کہ عزرا نی زبور
کو مرتب کیا تو یہ بہی اغلب ہے کہ توریت کو بہی زبور کے ساتہ ہی مرتب
کیا ہوگا اور اُس سے پیشتر کسیطرح توریت کا مرتب ہونا ثابت نہین ہے

فصل اول

چونکہ یہہ اسیری سنہ چہہ سو چہتر برس پیشتر سنہ عیسوی سے واقع ہوئی تہی اس حساب سے ڈیڑہ سو برس بعد توریت جمع کی گئی اب کون یقین کرسکتاہے کہ اتنی مدت تک توریت ضایع رہکربہی صحیح وسالم بچی رہی اسیوقت سے اور غالبًا بلکہ یقینًا اس سے پیشتر صندوق عہدنامہ کہ جسمین شریعت کی دونون لوحین تہین اور توریت اُسکے پہلومین رہتی تہی (استثنا ۳۱ باب ۲۵ و ۲۶) اور من کا مرتبان طلائی اور حضرت ہارون کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین غائب ہے اور اسکا کچہہ پتا دنیامین نہین ہے اور اسیوقت سے یہودیوںمین متفرق فرقے ہوگئے یعنے یہودی اور سامری اور انہین سے بیتیتی اور لبرتیتی اور جلولی اور فقیہ اور فریسی اور صادوقی وغیرہ کہ انہین سے ہر ایک اپنے عقاید مین دوسرے سے تفاوت یا مخالفت رکہتا تہا اس کتاب مین ان سب عقایدکی تشریح مجمل ہے مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۲۲۶ — ۲۲۸ اور کتاب نوید جاوید لوح ثانی کلیسیا ۳ سکرمنٹ ۳ مین دیکہنا چاہئے اسجگہہ صرف سامریونکا حال کہ جو حضرت موسیٰ کی پانچون کتابون یعنے پیدایش سے استثنا تک کے سوا اور کسی کتاب کو مجموعہ عہد عتیق مین سے نہین مانتے ہین ذکر کرنا چاہئے کہ اسیوقت سے سامریون نے یہودیون سے علحدہ اپنے لئے جرزین پہاڑ پر ایک ہیکل بنائی اور اور جرزین کا لفظ بجاے عیبال کے اپنی توریت مین داخل کیا اور اور یہودی اور سامری دونون اس لفظ کی تبدیل پر ایک دوسرے کو

تفرقۂ یہود

تحریف انجیل

تحریف کا الزام دینے لگے اور اسی کی اصل حقیقت کو اُس سامری عورت
نے حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا تہا مگر حضرت عیسیٰ نے دو نو مین نہ کسی کو سچا
بتایا نہ جہوٹہا (یوحنا ۴ باب ۱۹ – ۲۱) اگرچہ ممکن تہا کہ جسطرح حضرت عیسیٰ
آپ ہیکل یروسلم مین آداب عبادات اور رسوم اعیاد وغیرہ ادا کرتے
تہے (متی ۱۲ باب – ۱۶ اور ۲۶ باب ۱۸ لوقا ۲ باب ۲۲) سامریونکو بہی
اس صحیح دستور سے آگاہ کر دیتے اگرچہ سکندریہ کے یہودیون اور سامریون
مین جب اسی بابت جہگڑا ہوا تو مصر کے بادشاہ نے بہی سامریون ہی کے
دعوے کی تردید کی تہی اور یروسلم کے معبد کو جرزین کے معبد پر ترجیح
دی تہی سنہ ایکسو پچاس اور سنہ ایکسو چہیالیس قبل سنہ مسیحی کے
درمیان یہہ واقع ہوا تہا یوسفیس مورخ کے بیان کے مطابق اسوقت
مصر مین یہودیون اور سمرونیون کے درمیان بڑا مباحثہ ہو رہا تہا اور
بحث یہ تہی کہ یہودیون نے کہا کہ خدا کی پرستش کوہ موریہ پر اور سمرونیون
نے کہ اُسکی پرستش کوہ گرازیم پر کرنی چاہئے یہہ مباحثہ بادشاہ کے حضور
مین پیش ہوا اور چونکہ سمرونی مغلوب ہوے لہذا سمرونی بحث کرنیوالے
مارے گئے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۷۶)
مگر حضرت عیسیٰؑ نے بالکل اسکا فیصلہ نہین کیا پس کیا غضب کا یہہ ایک
لفظ تہا جسے صفدر علی عیسائی اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۷۹
مین جزئی اور خفیف بات بتاتے ہین حالانکہ اسکے باعث ایک قوم کی قوم لاکہون
آدمی گمراہ اور خدا کے نافرمانبردار پشت ہا پشت تک رہے پس اگر

یہہ چہوٹی بات ہے تو صفدر علی اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہوجانا
اور بہی صرف کہیل ہی سمجہے ہونگے

اسکی تہوڑی سی تشریح یہہ ہے کہ مسیح سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس پیشتر شالمنسر
شاہ اسور نے سامریہ کو لیلیا اور دس فرقون بنی اسرائیل کو (جو کہ
رحبعام بن سلیمان کے عہد مین جدا ہوگئے تہے) اپنے ملک مین اسیر کر لیگیا
(سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری ولش
صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۴ سوال ۱۰۳)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۳۸ مین ہے کہ شالمنذر نے سمرون پر قبضہ کیا
اور اسرائیلیون کو اسیر کرکے اسور مین لیگیا اور اُنہین خلح اور خابور
مین اور مادی کی بستیون مین بسایا انتہی پہر شاہ اسور نے اپنے ملک سے
وہان (سامریا مین) آدمی بہیجے (کہ وہ سامریہ مین آکر آباد ہوئے
اور اُنکے اُن اسرائیلیو نکے ساتہہ جو وہان رہگئے تہے ملجانیسے ایک
آمیز قوم بن گئے جبکہ یروسلم کی ہیکل کی تعمیر مین یہودیون نے سامریون
سے مدد لینے کا انکار کیا تو اُنہون نے (یعنے سامریون نے) ایک یہودی
کو اپنا کاہن بنالیا اور اپنے لئے جرزین کے پہاڑ پر ایک ہیکل تعمیر
کی اُنہون نے سچے خدا کی عبادت کے ساتہہ بُت پرستی کو شامل کیا
سامری آجکے دن تک علحدہ ہین (۲ سلاطین ۱۷ باب ۲۴ – ۴۱ سوال
وجواب ایضاً صفحہ ۲۵ سوال ۱۰۴) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳[illegible]
گمان غالب ہے کہ نحمیاہ کا دوسری بار یروسلم مین نائب ہونا [illegible]

کے عہد سلطنت میں مسیح سے چار سو آٹھ برس پیشتر واقع ہوا بادشاہ مذکور
سے سنبلت نے اجازت پائی کہ کوہ جرزیم پر سمر و نیونکے لیے ہیکل تعمیر
کرے اور منسّی بن یویدہ جسے نحمیاہ نے دور کیا تھا اس ہیکل کا سردار
کاہن ہوا انتہی

تب سے سامریوں نے اپنی توریت میں عیبال کیجگہ جرزین کا لفظ بنایا
مصرع مین دروان کعبہ کا رصد برہمن میکنم ۔ اور وہ مقام جسمین یہ
تبدیل ہوئی اسطرح پر ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے فرمایا جب تم
یردن کے پار جاؤ تو تم اُن پتھرون کو جنکی بابت مین تمہین آجکے دن
حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور اوپر چونا پھیریو (استثنا
۲۷ باب ۴) چنانچہ حضرت یشوعؑ نے ایسا ہی کیا (یشوع ۸ باب ۳۰)
مگر سامریون نے جب جرزین پہاڑ پر اپنی جُدی ہیکل بنائی تب اسی
عیبال کیجگہہ اپنی توریت مین جرزین کا لفظ لکھا اور دعوی کیا کہ خدا
نے اس پہاڑ یعنے جرزین پر اُن پتھرون کو نصب کرنیکا حکم دیا تھا
بلکہ ہنری کی تفسیر سے جو یوحنا ۴ باب ۲۰ پر لکھی گئی ثابت ہے کہ سامریون
نے دعوی کیا کہ اسی جگہہ پر یعنے جرزین پہاڑ پر خدا کی عبادت کرنا درست
ہے نہ یہہ کہ یروسلم مین انتہی پس کیا ہی بڑی مخالفت اُنہون نے خدا
اور خدا کے گھر اور خدا کے کلام سے کی کہ عقیدہ مین تبدیل توریت
مین تبدیل عبادتخانہ مین تبدیل کرنیسے نہ ڈرے (لغت کتاب مقدس
مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۵ع صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

تحریف اول

رکن دوم

مفتاح الکتاب صفحہ ۳۱ مین لکھا ہے کہ سکندر بادشاہ یونانی لشکر کا سپہ سالار ہوکر
اہل فارس پر چڑھ گیا اور مسیح سے تین سو تیتیس (۳۳۳) برس پیشتر دارا بادشاہ
کی فوج کو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سوریا اور فونیکیہ کو قبضہ مین لایا
اور اس سبب سے کہ یہودیون نے اُسکے دشمنون کو رسد پہونچا کر اُسکی
مددگاری سے انکار کیا تھا اُن پر بھی حملہ آور ہوا جب یدو نامی سردار کاہن
نے اُسکے آنیکی خبر پائی تب اُسنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ ہوکر
قربانی گزرانو اور دعا مانگو تاکہ خدا اس آنیوالی آفت کو ہمسے دور کرے
چنانچہ لوگون نے خدا کے سامہنے عاجزی کی اور یدو کو خواب مین حکم
ملا کہ وہ اور سب کاہن اپنے اپنے کاہنی لباس پہنکر سکندر سے جاکر
ملاقات کرین تب وے بڑی بھیڑ کے ساتھ جو سفید پوشاک پہنے تھے
ایک ٹیلہ صفا نامی پر جہان سے ہیکل اور تمام شہر نظر آتا تھا پہونچکر ٹھہرے
جب بادشاہ اُنکے نزدیک آیا تو اُنکی عجیب شکل دیکھنے سے اُسکا رعب اُسپر
اسقدر غالب ہوا کہ صف آرائی کا خیال چھوڑ آگے بڑھکر یدو نامی سردار
کاہن کو سجدہ کیا سب یونانی اُسکی اس عجیب حرکت سے متعجب ہوئے
کہتے ہین کہ سکندر نے یروسلم کی ہیکل مین داخل ہوکر قربانی گزرانی
سردار کاہن نے اُسکو دانیال کی کتاب جسمین لکھا تھا کہ ایک یونانی
بادشاہ ملک فارس کو لیگا دکھلائی اُسکے پڑھنے سے سکندر نے فتحیابی
کی زیادہ امید رکھکر دارا پر چڑھائی کی اور یدو کی سفارش سے اُسنے

حصہ دوم

۶۸

یہودیونکو اجازت دی کہ اپنے دین و طریق پر بے روک ٹوک قایم رہین اور ہر ساتوین سال جسمین شریعت کے بموجب بونے بونے کی ممانعت تھی خراج دینے سے معذور رہین سکندر نے دارا کی بڑی فوج پر فتح پائی اور دانیال کی پیشگوئیان فارسیونکے شکست ہونیسے پوری ہوئین دانیال ۲ باب ۹ ۱۳ اور ۸ باب ۲ و ۵ و ۷ و ۲۰ و ۲۱ اور ۱۰ باب ۲۰ اور ۱۱ باب ۲ ۔ ۴

امر پنجم

واضح ہو کہ ہیکل مین قربانی گزراننا سکندر کی خداپرستی کا نشان نہین ہے یونانی تواریخون سے اُسکی اور اُسکے سب رفیقونکی بُت پرستی ظاہر ہے (اعجاز قران صفحہ ۵۰ و ۵۰ و دین حق کی تحقیق صفحہ ۴۹) چنانچہ جب سکندر اُوس مشتری امونیائی کیطرف متوجہ ہوا یہ سیرجاصل قطع مصر کے گوشہ شمال و مغرب مین ریگستان کے اندر واقع تہا وہان مصریونکے دیوتا جوپتر امین کا مندر تہا اور زمانہ قدیم مین وہ جگہہ فال لینے کے واسطے بہت مشہور تہے اُسکو اس بادشاہ نے دیکھا تو وہان سے آواز آئی کہ سکندر فیلپس (یعنے فیلقوس) کا بیٹا نہین ہے بلکہ امین دیوتا کا بیٹا ہے سکندر نے خود اس امر لغو کی شہرت دینے مین کوشش کی کیونکہ وہ سبب اُسکے فخر کا تہا انتہی (حصہ دوم تاریخ یونان صفحہ ۹۳) یعنے اپنے فرمانون مین اور اپنی مہرون پر یہی الفاظ رکہتے کہ سکندر بیٹا جوپتر دیوتا کا (دین حق کی تحقیق مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس صفحہ ۱۰۶۶ سنہ ۱۸۶۶ع) جب یونانیون نے سکندر کو تمام لشکر کا سردار بنایا تو اُسنے مزدا پر جو بُتخانونکی راہ کی دیوی تہی قربانی چڑہائی (ایضاً)

شہر افسس مین جہان آرتمس دیبی کا عالیشان اور نامور مندر تہا
جسکا نام اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵ مین ہراسٹرتیس لکہاہے کسی کمبخت
شخص نے اُس مندر (یعنے ارتمس کے مندر کو) دیکہکر خیال کیا کہ اس
مندر کے بنانیوالے کا ابدالاباد تک نام رہےگا مین کیا کرون جو میرا بہی
دنیا مین نام رہے یہہ سوچکر جس رات کہ سکندر بادشاہ پیدا ہوا
اُس مندر کو پہونک دیا[سلہ] یہہ سمجہکر کہ جسطرح اسکے بنانے والے کا نام رہےگا
اسکے برباد کرنے والے کا بہی نام رہےگا چنانچہ مندر کے اسطرح تباہ
ہونے سے بعضونکے دلمین یہہ گمان پیدا ہوا کہ دیبی اپنے گہر کی حفاظت
نکرسکے پس حاکمون نے یہہ عذر نکالا کہ دیبی اولمپیس نامی یونانی
ملکہ کی ملاحظہ مین اسقدر مصروف رہے کہ اور کسی بات کا خیال
کرنے کی فرصت نہ پائی چند مدت بعد سکندر نے دوسرا مندر بنوانے کی
اس شرط کے ساتہہ گزارش کی کہ میرا نام اُسکے دروازہ پر کندہ کیاجاے
لیکن افسیون نے نمانا اور آپ ہی دوسرا مندر بنوایا اولی تعمیر کی وضع
مطابق بنایا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۶۶) قلیطوس جسنے
گرانیکش کی لڑائی مین سکندر کی جان بچائی تہی
دوستی کے اعتبار سے بےباکانہ فیلقوس کا ثناخوان ہوا اور اُسکو
سکندر پر برتری دی اس بات سے سکندر کو اتنا غصہ آیا کہ ایک
برچہی اُس بیچارہ کے ایسی ماری کہ جگر کے پار ہوگئی
سکندر تکبر اور عیاشی مین فارس کے بادشاہونکی تقلید کرتا اور

سلہ افسس مین ارتمس دیبی کا مندر تہا جسکو ایک شخص ... نے سکندر کی پیدایش کی رات پہونک دیا اور پہر دو سو برس کے عرصہ مین تعمیر ہوا پہر ... قوم گوتہ ...

[illegible]

انہین کیطرح رعیت سے سجدہ کراتا اور شراب مین مخمور رہتا تہا (حصّہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۶) سکندر نے اپنے مصاحب متوطّن اثینی کی
صلاح سے بڑے رونق دار شہر پرسیپولس یعنے پایۂ تخت جمشید کو ویران
اور مسمار کر دیا (حصّہ دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۵) آخر کو مینوشی اور
عیاشی کی کثرت کے سبب شہر بابل مین سکندر نے وفات پائی دیکھو حصّہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۸ پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ
سکندر نے یہودیونکی بڑی خاطر داری کی اور جب مصر کو قبضہ مین لاکر
شہر اسکندریہ کو تعمیر کروایا (چونکہ یہہ شہر سکندر ذو القرنین عربی حمیری نے
آباد کیا تہا اس سکندر نے اُسکو سر نو رونق بخشی ہوگی) تب بہت یہودیونکو
وہان بساکر مقدونیونکی برابر حقدار ٹہرایا آخر وہ بزرگ فتح نصیب بتیس ۳۲
برس کے سن تک پہونچکر مسیح سے تین سو چتیس ۳۳۶ برس پیشتر مرگیا اور اُسکا
سارا خاندان بہی قتل ہوا پہر اُسکے چار سپہ سالارون نے اُسکے سارے
وسیع ملکونکو آپس مین بانٹ لیا (انہین دنونمین وہ جماعت جسے سینڈریدم
کہتے ہین یہودیونمین مقرر ہوئی اسمین سردار کاہن اور بڑے گہرانے سب بہتر
آدمی شریک ہوکر ویسیکے بڑے مقدمونکا فیصلہ کرتے تہے (دیکھو روس مین تواریخ
کلیسیا صفحہ ستاسٹہی جلد ا ور روس مین تفسیر اسکاٹ صفحہ ۹ بعضونکا قول ہے
کہ اسی مجلس کے حکم سے سپٹواجنٹ ترجمہ توریت کا ہوا تہا کیونکہ سپٹواجنٹ
کے معنے بہی ستر ہین جو تعداد اس مجلس کے لوگونکی تہی یعنے بہتر (مفتاح الکتاب
صفحہ ۲۶) مصر بطولمی لاگُس کے حصّے مین پڑا اُسنے یہودیہ پر حملہ آور ہوکر

والے لوگوں میں سے ایک لاکھ آدمی اسیر کرکے لیجا کر شہر اسکندریہ میں مسیح سے تین سو برس پیشتر ملک مصر میں بسائے اور چونکہ اُسنے اُن لوگوں کے ساتھ بہت نیک سلوک کیا پس بہت اور یہودی بھی اپنے وطن کو جسمیں لڑائیوں کے سبب نہایت خراب حالی تھی چھوڑ کر خوشی سے مصر میں جا بسے شمعون یہودیوں کا سردار کاہن جسکا لقب صادق تھا مسیح سے دو سو نو برس پیشتر مر گیا جانا چاہئے کہ وہ نیکوکار و عاقل کاہن اُن ایکسو بیس آدمیوں میں جنکو عزرا (یعنے حضرت عزیر) نے یہودی کلیسیا کے آراستہ کرنیکے واسطے مقرر کیا شامل تھا اور اُن سبھوں کے پیچھے رحلت پائی کہتے ہیں کہ شمعون صادق نے پرانے عہدنامے کی کتابوں کو آخری اصلاح دکی اور اُنہیں تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور استر اور ملاکی کو شامل کرکے کتابوں کا شمار پورا کیا

جب مصر کے اکثر یہودی عبرانی زبان کو بھول گئے تھے تب اُنہوں نے پاک کتاب کو اپنے پڑھنے کیواسطے یونانی زبان میں ترجمہ کیا اور مسیح سے دو سو چوراسی برس پیشتر موسیٰ کی توریت کی بلکہ ایک مدت بعد باقی سب پاک کتابوں کی ایک نقل پطولمی فیلدلفس بادشاہ کے کتب خانہ میں رکھی گئی پاک کتاب کا یہہ یونانی ترجمہ جو سیپٹواجنٹ کے نام سے مشہور ہے سب غیر ملکوں کے یہودی جماعتوں میں پڑھا جاتا تھا واضح ہو کہ جتنے ملکوں پر سکندر فتحیاب ہوا وہاں یونانی زبان نے جو عمدہ اور وسیع اور صحیح ہے بہت رواج پایا تھا انتہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲) پھر مفتاح الکتاب

صفحہ ۱۳۲ – ۱۳۵ مین لکہاہے کہ یہودیون نے ایکسو برس سے زیادہ
تک سکندر کے جانشینون خصوصاً انیتوکس چہارم (روسن تواریخ کلیسیا
حصہ اول صفحہ ۸۸) کی ہمیشہ کی لڑائیون سے بہت اذیت اٹہائی وہ آپنے
تئین اپ فنش یعنے ممتاز نگر اور لوگ اسکو اپ منش یعنے دیوانہ کہتے
تہے اُسنے اُونیش نامی یہودیونکے دیندار سردار کاہن کو موقوف کیا
اور کہانت کا عہدہ اُسکے بہائی یسون کے ہاتہ تیرہ۱۳ لاکہہ پچاس۵۰ ہزار
پر بیچا پہر تہوڑی مدت بعد اُس سے بہی لیکر اُسکے بہائی منلاؤس کے
ہاتہہ چوبیس لاکہہ پچہتر۷۵ ہزار روپیہ پر فروخت کیا جب انیتوکس کے مرنے
کی جہوٹہی افواہ ہوئی تب یسون کہانت پہر پانیکے ارادہ سے ایکہزار
سپاہی ساتہہ لیکر یروسلم مین داخل ہوا اور جن لوگون کو اپنا مخالف
سمجہا اُنکو انواع اذیت سے مار ڈالا جب انیتوکس کو معلوم ہوا کہ یہودی
میرے مرنیکی افواہ سنکر خوش ہوے تب اس خیال سے کہ اُس ساری
قوم نے مجہسے بغاوت کی ہے اُسنے مسیح سے ایکسو ستر۱۷۰ برس پیشتر یروسلم
پر چڑہائی کرکے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اُتنے ہی
لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کڑور اونسٹہ
لاکہہ ساٹہہ ہزار روپئے کی مالیت کا لوٹ لیا بلکہ اسرائیل کے خدا کی
حقارت کرکے قدس الاقداس مین داخل ہوا اور قربانگاہ پر ایک
سور چڑہایا بعد اُسکے وہ فلپ نامی ایک بیرحم پرجی کو یہودیہ کا اور
اندرونیکوس نامی ایک کمبخت آدمی کو سامریہ کا حاکم اور من لاؤس

بیدینکو سردار کاہن مقرر کرکے لوٹ کی بڑی دولت لیکر انطاکیہ کو
پلٹ گیا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۱۴ مین ہے
کہ انتیاکس چہارم نے سردار کاہن کا عہدہ روپیہ کے واسطے بیچکر اہل
یہود کو یہانتک ناراض کیا کہ اُنہون نے بغاوت کرکے اُسکے سپہ سالار
کو ہیکل کے خزانہ مین مار ڈالا) جب اُسنے چوتھی مرتبہ مصر پر حملہ کیا تب
رومیون کی طرف سے کئی ایلچیون نے اُس پاس آکر کہا کہ اگر تو یہان
سے پہر نہ جائیگا تو ہمارا لشکر فتحیاب تجھ سے بدلا لیگا وہ رومیونکی ممانعت
سے بہت ناخوش اور ملول ہوکر اپنے لشکر سمیت یہودیہ کی راہ سے اپنے
ملک کو پہر گیا مگر اپلونیس نامی اپنے سپہ سالار کو یہہ حکم دیا تہا کہ بیس
ہزار سپاہی ساتھ لیکر یروسلم کو غارت کرے اور سارے مردونکو قتل
کرکے سب عورتون اور لڑکون کو لونڈی اور غلام بناوے چنانچہ
وہ اِس حکم کو نہایت سختی کے ساتھ سبت کے روز جسوقت سب لوگ
عبادت کے لیے ہیکل مین اکٹھے ہوئے تہے عملمین لایا یہانتک کہ اُن
لوگونکے سوا جو پہاڑونپر بہاگ گئے یا مغارونمین جا چہپے کوئی نہ بچا
اُن بیدین سپاہیون نے تمام شہر کا مال و دولت لوٹ کر کئی مقامونمین
آگ لگادی اور شہر پناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈہاکر
اُنکے مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک قلعہ ایسا مضبوط اور
بلند جسپر سے ہیکل کو بخوبی دیکھ سکین بنایا اور وہانکے سپاہی اُسپر
مستعد تہے کہ جو لوگ ہیکل مین عبادت کے واسطے آنیکی جرات کرین

انکو جان سے ماریں

جب انتیوکس انطاکیہ مین پہنچا تب اپنے تحت حکومت کے سب لوگونکو یونانیونکے مذہب پر چلنے کا حکم دیا اور اسینوس کو مقرر کیا تاکہ یہودیون کو بُت پرستی کے رسومات سکہاوے اور اُنہین جو لوگ اس سے انکار کرین اُنکو بڑی بڑی اذیت سے مارے جب وہ یروسلم مین پہنچا تب اُسنے چند بیدین یہودیون سے مدد پاکر روز روز کی قربانی کو موقوف کیا اور یہودیون کو جماعت یا خاندان کے ساتہ دینی رسومات بجالانے سے باز رکہا اور خدا کی ہیکل کو اسقدر ناپاک کیا کہ لایق عبادت کے نرہی پاک کتابون کو تلاش کرکے (یعنے توریت کی تو ایک جلد صرف ہیکل مین رہتی تہی اُسکے تلاش کرنے کی حاجت کیا تہی مگر اور کتب عہد عتیق جیسے زبور و امثال وغیرہ کو) جسقدر پایا جلادیا اور یہوداہ (یعنے خدا) کی ہیکل کو جوپیٹر اولمپیوس کی پرستش کے واسطے مخصوص کرکے اُس دیوتے کی سنگین مورت کو سوختنی قربانی کی مذبح پر کہڑا کیا اور جنہون نے بادشاہ کے اشتہار کو نہ مانا اُنہین جتنے گرفتار ہوے قتل کئے گئے۔

اسمونی خاندان کا ایک بڈہا کاہن متتاتہیس نامی اپنے پانچ بیٹون یوحنا شمعون یہوداہ الیغاذر یوناتان سمیت اُس ظلم و تکلیف کے باعث سے یروسلم کو چھوڑ اپنے وطن شہر مودن کو جو فرقہ دان کے حصے مین تہا گیا انتیوکس کے ایک عہدے دار اپلیش نامی نے

اُسکا بچہا گیا تا کہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل اُن سے بجبر کراوے جب
وہانکے لوگ اکہٹے کئے گئے تب اپل لیس نے متتاتہیس کو بڑی عزت
کا وعدہ دیکر اُسکو بُت پرستی پر راضی ہونے کی کوشش کی مگر اُس
پیر کاہن نے اُس وعدہ کو رد کیا بلکہ ہر برگشتہ یہودی کو جو بُت پرستونکی
کی قربانگاہ کیطرف چلنے لگا قتل کیا پہر اُسنے اپنے بیٹونکے ساتہہ بادشاہ
کے اُس کارندے پر حملہ کر کے اُسے اور اُسکے سب ہمراہیونکو جان سے
مارا اور بتون اور قربانگاہونکو توڑ کر پہاڑونکی طرف چلا گیا (یہودیون
مین جہاد کا جائز ہونا ان باتون سے ثابت ہے) جب بہت یہودی
جو اپنے مذہب پر قایم تہے اُسکے ساتہہ ہوے تب یہودیہ مین سے
جا کر سب شہروںمین بتونکی قربانگاہون کو ڈہا دیا اور بتونکے پجاریونکو
اور برگشتہ یہودیونکو قتل کیا اور مسیح سے ایکسو سرسٹہ برس پیشتر
سچے خدا کی عبادت (ملک مین سوائے یروسلم کے) پہر جاری کی
اُسکے دوسرے سال متتاتہیس مرگیا اور اُسکا بیٹا یہوداہ جسکا
لقب مکابیوس تہا (یعنے اُسکی جوانمردی اور بہادری کے سبب اُسے
مکابیوس کہتے تہے جسکے معنے مارتول از رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۸۸
حصہ ۱) یہ اُسکا جانشین ٹہر کر لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اور بہت
لوگ جو خدا کی شریعت پر سرگرم تہے اُسکے لشکر مین شامل ہوے
وہ انیتوکس کے کئی بہاری لشکرونکو جنمین بڑے دلیر سپہ سالار تہے
شکست دیکر یروسلم کو قبضے مین لایا اور ہیکل کو پاک کر کے خدا کی معین

جہاد درست

عبادت کو نئے سر سے جاری کیا (چنانچہ قریب چار برس کے بعد وہ ظلم
یروسلم سے دفع ہوا) اور مسیح سے ایکسو پینسٹھ سال پیشتر شہر کو جو کہنڈر
ہو گیا تھا مرمت کروایا انیتوکس نے اپنے سپہ سالارون کے شکست
ہونے سے برہم ہو کر سارے یہودی قوم کو نیست و نابود کرنے اور
یروسلم کو اُن سبہونکا مقبرہ بنانے کی دہمکی دی لیکن جب یہہ مخر
کی باتین اُسکی زبان سے نکلتی تہین اُسیوقت قہر الہی اُسپر نازل ہوا
وہ ایک بڑی بیماری مین پہنسا یعنے اُسکے انتڑیون مین ناسور پڑ گئے
جسمین کیڑے پیدا ہوے اور مسیح سے ایکسو چونسٹھ برس پیشتر وہ مر گیا
مسیح سے ایکسو اکسٹھہ برس پیشتر یہوداہ مکابیوس لڑائی مین کہیت آیا
اور اُسکا بہائی یونتان اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنے بہائی
شمعونکے ساتہہ اپنی قوم کا انتظام بڑی دلیری اور دانائی سے کیا
(اسی یہوداہ مکابیوس کی وہ دو نون کتابین مکابیوس اول اور
مکابیوس دویم عبرانی زبانمین تہین اور یونانی اور سریانی مین اب
بہی اُنہین رومن کاتہولک عیسائی بیبل کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین دیکہو
تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۹۶۷ و صفحہ ۱۰۱۷ جلد ۲)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۶۸ و ۳۶۹ مین پادری اگستس بہاڈہیڈ نے
لکہا ہے کہ اسی زمانہ مین رومی سلطنت بڑہتی گئی اسکی یہہ شہرت یروشلم
تک پہونچی کہ جو ضعیف قومین ہین سلطنت مذکور زور آور قومونکے خلاف
اُنکی مدد کرتی ہے یہوداہ نے یہہ جانکر کہ ایسے لوگون کے ساتہہ عہد کرنا

بہتر ہوگا دوا میر دونکے ہاتہہ سے رومی مجلس کے پاس سند بہیجی مجلس مین پہونچکر ایلچیون نے خبر دی کہ یہوداہ مکبی نے مع اپنے رفیقون اور کل یہودی لوگونکے ہمین اسلیئے بہیجا کہ آپ لوگونکے ساتہہ عہد و پیمان کرین اور ہماری آرزو یہہ ہے کہ آپ لوگ ہمارے دوست اور شریک ہون رومی مجلس نے اسکا جواب لکہکر بہیجا کہ رومیون اور یہودیونکو سمندر اور خشکی پر خیریت اور سلامتی ہو اور اُنسے دشمن کی تلوار دور ہو قول و قرار یہہ ہے کہ اگر رومیون یا انکے رفیقوںپر کوئی دشمن حملہ کرے تو یہودی لوگ دل سے اُنکی مدد کرینگے اور کسی صورت سے اُنکے دشمنونکو مدد نہ دینگے اور پہر اگر یہودیونکے دشمن لڑنے کو آئین تو رومی لوگ اُنکی مدد کرینگے اور اُنکے دشمنون کے ساتہہ لڑینگے علاوہ اسکے مجلس نے دیمیتریوس کو (جو انطیوکس کا قایم مقام ہوا تہا) اطلاع بہیجی کہ اگر وہ یہودیونپر ظلم کرے تو مجلس فوج بہیجکر اُنکا بدلا لے

جب ایلچی عہد و پیمان لیکر یروسلم مین پہونچے تو یہوداہ مکبی مرچکا تہا اور اُسکا انجام اسطرح ہوا کہ جب دیمیتریوس نے سنا کہ نکانور (سپہ سالار یہوداہ مکبی کے مقابلہ مین) مارا گیا اور اُسکی فوج مغلوب ہوئی تو غصہ مین آکر اُسنے بکدیس اور الکمس کو بہیجا کہ یہودیون کو برباد کرین بکدیس بائیس ہزار جنگی مرد لیکر یروسلم کے سامہنے مقیم ہوا یہوداہ تین ہزار آدمیونکے ساتہہ اُنسے جا ملا (یعنے مقابل ہوا) لیکن خوف کے مارے یہودی بہاگے اسقدر کہ صرف آٹہہ سو باقی رہے جب یہوداہ نے اپنے

ہیرکانس

رفیقونکو بھاگتے دیکھا تب دل شکستہ ہوا اکثرون نے اُسے بھاگنے کی صلاح
دی لیکن اُسنے کہا کہ کبھی ایسا نہوگا کہ مین اپنی پیٹھ دشمنونکو دیکھاؤن
چنانچہ لڑائی مین وہ مارا گیا اور اُسکی فوج بھاگ گئی وہ موڈن مین
اپنے باپ دادونمین دفن ہوا اور لوگون نے اُسپر بڑا ماتم اور افسوس
کیا جائے غور و لحاظ ہے کہ شاید اُسنے خدا کی بہ نسبت رومیون پر زیادہ
توکل کیا اور اسی سبب سے شکست پائی انتہی

مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۶ و ۲۰۷ مین ہے کہ چونکہ سردار کاہن اونیس نامی
مصر مین چلا گیا تھا پس یونتان نے یروسلم مین سوا حکومت کے کہانت
کا بھی عہدہ اختیار کیا اور مسیح سے ایکسو اکسٹھ ۱۶۱ برس پیشتر رومیون کے
ساتھ عہد و پیمان باندھا جب یونتان ترفون کی دغابازی سے جو سُریا
(یعنے شام) کے تخت پر دست درازی سے بیٹھا تھا شہر بطولیمس مین
قتل ہوا تب مسیح سے ایکسو چوالیس ۱۴۴ برس پیشتر شمعون اُسکا جانشین مقرر
ہوا اُسنے یروسلم کے انتظام کو درست کرکے یہودیونکو غیر قومونکی حکومت
سے آزاد کیا جب وہ یہودیہ کے شہرونکے سفر سے جنکے انتظام و آسایش
کی ترقی کیواسطے گیا تھا پھرا تب اپنے داماد بطولمی کے قلعہ دوخس مین
جو یریحو مین واقع تھا اوترا اُسوقت بطولمی نے دغابازی کرکے اُسکو اور
اُسکے دو بیٹون یہوداہ اور متاتھیس کو ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس مسیح سے پیشتر
جان سے مارا

بعد اُسکے شمعون مرحوم کا بیٹا یوحنا ہیرکانس حاکم اور سردار کاہن ہوا

اسنے چند متصل کے صوبجات کو بھی اپنے قبضے مین کیا اور معابد یونانی ارجیل کو جو دو سو برس آگے کوہ جرزین پر تعمیر ہوئی تھی مسیح سے ایکسو تیس برس پیشتر غارت کیا اور ادومیون کو زبردستی یہودی مذہب پر لایا اُسنے رومیون کے ساتھہ از سر نو موافقت کا عہد و پیمان باندہا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولس کو حکومت اور کہانت مین جانشین ٹھہرا کر مسیح سے ایکسو سات برس پیشتر مر گیا اس امیر زادے نے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پھر بادشاہت برپا کی چنانچہ بابل کی اسیری کے بعد یہہ پہلا تہا جسنے بادشاہ کا لقب اختیار کیا (اور اپنے حضرت داؤد کی قبر مین روپیہ یا زیادہ تر یہوداہ کے بادشاہونکا مدفون خزانہ پایا تہا ۱۳۵ قبل سنہ مسیحی مین) پہر اُسکے مرنیکے بعد سکندر جن یوس نامی اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اُسنے مسیح سے ستانوے برس پیشتر فلسطیون سے بجبر یہودی مذہب کا اقرار کروایا اور ستائیس برس تک حکمرانی کرکے آخر شراب خواری کے باعث مسیح سے اناسی برس پیشتر مر گیا

جو راہ و رسم کہ یہودی لوگ رومیون سے رکہتے تہے اُس سے روم کے انقلابونکے باعث یہودیونکو بہت تکلیف اور نقصان ہوا حکومت اور کہانت کی بابت بشدت قضیہ ہوا اور جب اُس امر مین ارسطوبولس نے اپنے بڑے بہائی ہرکانس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی تب پمپیوس نے مسیح سے ترسٹھہ سال پیشتر ہرکانس کو تخت پر بٹھایا لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹھہرایا بلا اپنے عہدہ دار

سمیت قدس الاقداس مین داخل ہوئے اُسکی بیعزتی کی اور کراسس
ہی جو سُریا کا نواب تہا مسیح سے چوّن ۵۴ برس پیشتر ہیکل سے دس ۱۰ ہزار
قِنطار روپیہ یعنے تین کروڑ چہتّر لاکہہ ۳۷۵ روپے لوٹ لیگیا

پہر مسیح سے سینتالیس ۴۷ برس آگے اِنٹی پیٹر جو ادوم کا ایک حیلہ گر امیر
تہا جیولیوس قیصر کی بدولت یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا لیکن اُسکے تحت مین
از روم من تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۹۰) ہرکانس سردار کاہن بنا رہا مسیح
سے چالیس برس آگے اِنٹی پیٹر مذکور مرگیا (ایضاً صفحہ ۹۰)

بعد اُسکے اِنٹی پاٹیر کے بیٹے ہیرودیس بزرگ نے ایک رومی حاکم انٹونیو
کی مدد سے اور بہت خونریزی کرکے مسیح سے چالیس برس پیشتر بادشاہت
حاصل کی اگستس قیصر ۲۵ نے (جسکے معنی عبرت آمیز اور ماہ اگست اُسی کے
نام کا ہے از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۵۸ و ۵۹
مسیح سے تیس ۳۰ برس پیشتر اُسکی بادشاہت کو بحال رکہا تہا یہہ ہیرودیس
بڑا سنگدل تہا اُسنے اپنی جورو اور اُسکے دادا اور ما اور بہائیون بلکہ
اپنے بیٹون کو بہی قتل کیا تہا روم من تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۹۰

روم من تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ ہیرودیس
بادشاہ کیوقت یہودیہ کہ یسوع (یعنے عیسیٰ) اُس مین پیدا ہوا ملک روم کا
ایک صوبہ تہا چنانچہ رومیون نے یسوع کی پیدایش سے ترسٹھ ۶۳ برس
پیشتر اُسے اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور ہیرودیس یسوع کی پیدایش سے
چونتیس ۳۴ برس پیشتر یہودیہ مین تخت نشین ہوا اور اگرچہ اُسکا لقب بادشاہ

تہا یر روم کے شاہنشاہ اگستس کا مطیع رہا اہل تواریخ نے اُسکو ہیرود دلیس بزرگ لکہا ہے اسلئے کہ وہ جنگ مین بہادر اور اپنے ملک کے بندوبست مین دانا اور ہوشیار تہا انتہی

پہر اُسی رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ یہہ ہیرودیس بڑا ظالم بادشاہ تہا مورخون نے اُسکی بدذاتی کا بیان بہت کچہ لکہا ہے چنانچہ سارا ملک اُسکے ظلم سے بہرا تہا خاصکر جب قریب مرگ ہوا اُسنے سب ملک کے رئیسون اور عزت دارونکو یریحو شہر مین جہان وہ صاحب فراش تہا اکٹہا کرکے اپنی بہن سلومے اور اُسکے شوہر الکسنڈر سے کہا کہ مین اب مرنیکے قریب پہونچا اور جانتا ہون کہ یہودی میرے مرنیسے خوش ہونگے لہذا یہہ سب تمہارے قبضہ مین ہین پس جسوقت میرا دم نکلے اُسیوقت ان سبہونکو قتل کروا دیجیو اور انکے لئے رنج و ماتم جو لوگ کرینگے خواہ مخواہ گویا میرا ہی ماتم ہوجائیگا بلکہ یہودی مورخ یوسیفس نامی یون بیان کرتا ہے کہ اُس بدذات نے رو کر اُنسے التماس کیا کہ اگر تم میری محبت رکہتے اور خدا سے ڈرتے ہو تو اس کام کے کرنے مین ہرگز غفلت نکیجو انتہی آخر مسیح کے عروج سے تیس برس پیشتر مرگیا (از رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۱۲) اور اسکا یہہ حکم پورا نہین ہوا دیکہو طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۰۹ اسی ہیرودیس بزرگ نے بہت سی دولت خرچ کرکے ہیکل کی ایسی تیاری کی کہ پہر نئی کی نئی ہوگئی انتہی (از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۵) اُسکا عمل ۳۵ برس تک رہا اور اُسنے

یہودیونکو خوش کرنے کے لیے ہیکل کی بڑی آراستگی کی از رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۰ حصہ ۱

اس دوسری ہیکل کا مفصل بیان پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی تفسیر مین صفحہ ۱۶۲ – ۱۶۵ مین یون لکھا ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد زرو بابل نامی نے اُسے تعمیر کیا لیکن پہلی سی شان اور خوبصورتی مین نہ تہی کیونکہ لکھا ہے کہ جنہون نے پہلی ہیکل کو دیکھا تہا جب اسکو دیکھا تب رونے (عزرا ۳ باب ۸ و ۱۲) یہہ دوسری ہیکل کہلائی اور ایامین جب یہودی مغلوب ہوے تب دشمنون نے کئی بار اسے ناپاک کیا اور آخر کو وہ بہت بیحرمت اور برباد ہو گئی مسیح کی پیدایش سے سولہ ۱۶ برس پیشتر ہیرودیس بادشاہ نے (جسنے مریمنی نامی یہودن سے شادی کی تہی (رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۹۰) اس ارادہ سے کہ یہودیون کو خوش کرے پہر اسکو تعمیر کیا مگر اسطرح کہ تہوڑا تہوڑا گرا کر رفتہ رفتہ تمام عمارت نئے سر سے بنائی یہانتک کہ وہ اگلے کی طرح بہت خوبصورت اور خوشنما ہو گئی توبہی وہ دوسری ہیکل کہلائی نہ تیسری — اسکی تعمیر مین اٹہارہ ۱۸ ہزار آدمی نو برس تک لگے رہے یہانتک کہ وہ مسیح کی پیدایش سے آٹہہ برس پیشتر عبادت کے لیے تیار ہو گئے تہے مگر تمام عمارت چہیالیس ۴۶ برس تک پوری ہوئی چنانچہ یوحنا ۲ باب ۲۰ مین یہہ لکہا ہے کہ یہودیون نے مسیح کے جواب مین کہا کہ چہیالیس ۴۶ برس سے یہہ ہیکل بن رہی ہے مسیح کی عمر اس وقت مین تیس ۳۰ برس کی تہی اور سولہ برس اُس مین

ملاکر چھیالیس ۴۶ برس ہوے چونکہ موریہ پہاڑ کی چوٹی اُسکی وسعت کے لئے
کافی نہ تھی اسواسطے بڑا پشتہ سنگین پہاڑ کی چارونطرف باندھا گیا یہہ
پشتہ بہت اونچا تھا خاصکر دکہن طرف کہ چھ ۶ سو فٹ کی بلندی تھی احاطہ
کی باہر والی دیوار اسی پشتہ پر بنی تھی جسکی پچیس ۲۵ فٹ اونچائی اور
آدہی میل کا گہیرا تھا اغلب ہے کہ شیطان اسی دیوار پر یسوع (یعنے
عیسیٰ) کو لیگیا اور چاہا کہ وہ آپکو گرا دے (متی ۴ باب ۶) اُسکے اندر
چارونطرف دیوار کے پاس بہت خوشنما برآمدے بنائے گئے جو تین
طرف تہرے پیل پایوں اور چوتھی طرف چار چار پیل پایوں پر سہارا پاتے
تھے ان بڑے برآمدونمین لوگ ٹہلتے اور یہان صرّاف اور کبوترونکے
بیچنوالے بیٹھے تھے اور اسی جگہہ ایک مکان بھی بنا تھا جسمین یہودی
معلّم جو ربی کہلاتے جمع ہوکر لوگون کے سوالونکا جواب دینے کو تیار رہتے
اسی مکانمین یسوع نے ربیونکے بیچمین بیٹھکر اُنہین اپنے سوالون اور جوابون
سے حیران کیا تھا (لوقا ۲ باب ۴۶) پہلے عیسائی بھی یہان اکٹھے ہوا کرتے
اعمال ۲ باب ۴۶

اس احاطہ کی دیوار مین نو ۹ پھاٹک تھے اور اُنمین داخل ہونیکے لئے
بڑے بڑے زینے پشتے پر بنے تھے یہہ سب پھاٹک بڑے اور خوشنما تھے
مگر پورب طرف زیتون کے پہاڑ کے سامہنے ایک پھاٹک جو خوبصورت
کہلاتا سب سے زیادہ خوشنما تھا یہہ پھاٹک قرنتی پیتل سے جو بہت قیمتی
ہے بنا اور سینتیس ۳۷ ہاتھ یعنے پچپن ۵۵ فٹ اونچا تھا (اعمال ۳ باب ۲) اور

جو برآمدہ اُسکے پاس تہا وہ سلیمانؑ کا کہلاتا (اعمال ۳ باب ۱۱) باہر والا
احاطہ غیر قوموں کا کہلاتا تہا اسواسطے کہ یہانتک سب لوگونکے لئے جانیکی
اجازت تہی اسکے اندر اور ایک احاطہ عورتونکا کہلاتا کہ یہانتک ہو دی
عورتین جاسکتی تہین اسکے آگے نہین مگر اُس حالتین کہ جب قربانیان آگے
لاتین عورتونکے احاطہ کے آگے اسرائیلیونکا احاطہ تہا اور اُسکے آگے
لاویونکا جہان قربانگاہ اور پیتل کا حوض خاص ہیکل کے سامہنے رکہا
تہا خاص ہیکل بہت اونچی اور نہایت خوشنما تہی اُسکے سامہنے ایک برآمدہ
ایکسو پچاس فٹ اونچا اور اوتنا ہی چوڑا تہا ہیکل کے اندر دو دالان
یا کمرے تہے ایک جو قدوس کہلاتا ساٹھ فٹ لمبا اور اوتنا ہی اونچا
اور تیس فٹ چوڑا تہا اسمین نذر کی روٹیان رکہنے کی میز بخور جلانیکی
قربانگاہ اور شمعدان رکہے تہے اُس سے آگے دوسرا کمرہ قدس الاقداس
کہلاتا تہا یہہ بیس فٹ چوڑا اوتنا ہی اونچا اور اوتنا ہی لمبا تہا اسمین
جب تک پہلی ہیکل رہی عہد کا صندوق کہ جسمین شریعت کی دو لوحین
تختیان اور من کا ایک مرتبان اور ہارونکا عصا رکہا تہا اور
عہد کے صندوق کے اوپر کفارہ کا سرپوش اور دو کروبین کی
شکلین خالص سونیسے بنی ہوئی تہین اس کمرہ مین سردار کاہن کے سوا
کوئی شخص داخل نہین ہوتا اور وہ بہی سال بہر مین صرف ایکبار
ان دونکے درمیان ایک پردہ بہت قیمتی پڑا رہتا۔ خاص ہیکل
کی چارونطرف سہ منزلہ بہت سے کمرے کاہنونکے واسطے بنے تہے

اور تمام احاطہ مین بہت سی اور جگہین ایسے کام کے لئے تہین یہ سب عمارتین
سنگ مرمر سے بنائی گئین اور زیتون کے پہاڑ سے جب صبح کیوقت ہیکل پر
کوئی نگاہ کرتا تو ایسی رونق اور چمک نظر آتی کہ نگاہ نہ ٹہرتی سنہ ۷۰ء
عیسوی مین طیطس نے جو وسپاسئین روم کے بادشاہ کا بیٹا تہا اُسکو بالکل
برباد کیا اور اگرچہ جولین قیصر نے جو مرتد لقب سے مشہور ہے چاہا کہ اُسے
پہر تعمیر کرے تاکہ مسیحؑ کی پیشین گوئی کو جھٹلاے مگر بنا نہ سکا اندنون اُسی
جگہہ پر مسلمانون کی ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے یہہ لوگ
(صراف اور کبوتر فروش وغیرہ) ہیکل خاص مین تو نہین مگر باہر والے
برآمدے مین جو غیر قومونکے احاطہ مین تہا بیٹہتے تہے یہان جن چیزون کی
خرید و فروخت ہوتی تہی وہ ہیکل کی ضرورتونکے لئے آتی تہین یعنے کبوتر
اور قمری وغیرہ اور شاید اور بہی مال روزمرہ کے کام کا بیچتے اور صراف
جو وہان بیٹہتے وہ اسلئے کہ ہیکل کیخدمت کے لئے ہر ایک آدمیکو آدہا مثقال دینا
تہا جو کہ یہودی ایک سکہ ہے مگر چونکہ ملک یہودیہ رومیونکے تحت مین آگیا
تہا اسواسطے رومی سکے زیادہ جاری ہوگئے تہے پس ملکی پرانے سکونکے
لئے صرافونکی حاجت رہتی تہی فقط
از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۳ - ۱۶۵ جلد
اوّل طبع اوّل
یہہ سب بیان اسلئے لکہا تاکہ عیسائی مفسر کے قول سے معلوم ہو کہ یہہ
دوسری ہیکل تہی اور یہہ بہی معلوم ہو کہ عہدنامہ کا صندوق وغیرہ

اس دوسری ہیکل کی تعمیر سے پیشتر یعنے پہلے ہیکل کی بربادی کے وقت سے معدوم ہے اور اُسکا کہین نشان باقی نہین ہے

اسی ہیرودیس بزرگ کے بیٹے ہیرودیس انطپاس نے (رومن تفسیر متی ۱۴ باب صفحہ ۱۱۲) یوحنا بپتسمادینولے (یعنے حضرت یحیٰی بن ذکریاہ کا جوچہہ مہینے پیشتر حضرت عیسیٰؑ سے پیدا ہوے تہے (رومن تفسیر اسیکا صفحہ ۱۱۲) سر کٹوایا تہا کیونکہ ہیرودیس انطپاس نے اپنے بہائی فلپ کی جورو مسماۃ ہیرودیاس کو چہین لیا تہا اور حضرت یحیٰیؑ نے اُس عورت کے رکہنے سے اُسے منع کیا تہا اُس دشمنی سے مسماۃ ہیرودیاس کی بیٹی مسماۃ سلومی نے جو فلپ سے پیدا تہی اپنے اس دوسرے باپ یعنے ہیرودیس انطپاس کو ناچکر خوش کیا اور کہا کہ یوحنا کا سر تہالی مین مجہے منگوادے چونکہ ہیرودیس انطپاس مجلس کے سامنے اُسکا ناچ دیکہکر ایسا خوش ہوا تہا کہ اُسنے قسم کہائی تہی کہ جو تو مانگے گی وہ تجہے دونگا تب لاچار ہوکر اُسنے حکم کیا کہ یحیٰیؑ کا سر کاٹ کر اسے لا دو چنانچہ ایسا ہی ہوا رومن تفسیر متی ۱۴ باب ۳ – ۱۱ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ مین ہے کہ ہیرودیاس ہیرودیس بزرگ کی پوتی تہی اور اُسکے شادی پہلے اُسکے چچا فلپ ہیرودیس سے ہوئی اور اُس سے ایک بیٹی سلومی پیدا ہوئی ۔ یوسف ایک یہودی مورخ کہتاہے کہ یہہ شادی اُسوقت ہوئی جب ہیرودیس انطپاس روم کو سفر کرتا تہا چنانچہ وہ اپنے بہائی فلپ کے پاس ٹھہرا اور اُسکی جورو کو دیکہکر عاشق ہوا پہر اپنی

جورو اریتوس کی بیٹی کو طلاق دیکر اُسکو اپنے بہائی سے چہین لیا۔ یوحنا نے
نہایت دلیری سے اُسکو اسکام سے منع کیا اور اسیواسطے ہیرودیاس اُسکو مار ڈالا چاہتی تہی
تہی مگر ہیرودیس کچہہ ڈرتا تہا تو بہی اُسے (یعنے حضرت یحیٰی کو) قیدخانہ
مین ڈالا جب ہیرودیس کی سالگرہ ہوئی بادشاہونکا دستور تہا کہ اپنی سالگرہ
کا دن بہت دہوم دہام سے مانتے اور اپنے اہلکارونکی بلاکر مہمانی کرتے دیکہو
پیدایش ۴۰ باب ۲۰۔ ہیرودیاس کی بیٹی اُنکے درمیان ناچی اُسکی ماں بیحیا تہی
اور لڑکی نے اُسکی صحبت خوب پائی اور اپنی ماکی مانند بیشرم ہوگئی تہی
چنانچہ ہیرودیس نے قسم کہاکر وعدہ کیا کہ جو کچہہ تو مانگی گی مین تجہے دونگا
(متی ۱۴ باب ۸) تب وہ جیسا اُسکی مانے اُسے سکہلا رکہا تہا بولی کہ یوحنا بپتسمہ
دینے والے کا سر تہالی مین یہان مجہے منگوا دے اُسکے مانگنے سے اُسکو دو فائدے
حاصل ہوے پہلے یہہ کہ وہ اپنے غصے کی آگ ٹہنڈی کرین دوسرے یہہ معلوم
ہو کہ حکم پورا کرنے مین کچہہ فریب نہین ہوا اور یوحنا حقیقت مین مارا گیا افسوس
کہ عورتون مین سے کوئی ایسی سخت دل اور فسق پر مستعد ہو یہہ سچ ہے کہ خدا نے
عورتونکو نرم دل کے ساتہہ پیدا کیا مگر جب شرارت پر آجاے تو مرد سے بہی سبقت
لیجاتی ہے بادشاہ دلگیر ہوا شاید اسکے کئی سبب ہوے اول یہہ کہ وہ یوحنا
کو کچہہ جانتا اور مانتا تہا کہ یہہ شخص مقدس اور شاید نبی ہے دوسرے عوام
یوحنا کی تعظیم کرتے تہے اور ہیرودیس اُنسے ڈرتا تہا تیسرے اگرچہ شریر تہا
تو بہی ایسے نہایت ظلم اور بے انصافی کو پسند نہین کرتا تہا پر اُس قسم کے
اور اُنکے سبب جو اُسکے ساتہہ کہانے بیٹہے تہے اُسنے حکم کیا کہ اُسے لاوین قسم کو

قتل یوحنا

البتہ پورا کرنا چاہیے مگر نہ اُس قسم کی قسم کو جو ناجائز ہو کیونکہ اُسے پورا کرنا
گناہ پر گناہ کرنا ہے چنانچہ جسنے خدا کی شریعت کے برخلاف قسم کہائی اُسنے
ایک گناہ کیا اور اگر اُسکو پورا کرے تو یہہ دوسرا گناہ ہے پس ایسی قسم
رد کرنا فرض ہے کیونکہ وہ شروع ہی سے ناجائز تہی اُسنے کہا تہا کہ جو تو مانگی
گی مین دونگا اور اگر نہ دیتا تو اُن لوگون کے آگے اُسے شرمندہ ہونے
پڑتا آدمیون سے ڈرا مگر خدا سے نہ ڈرا اسیطرح بہت لوگ آپس کی شرم سے
گناہ کرتے ہین اور سمجہتے ہین کہ اگر ایسا نہ کرین تو ہمارے رفیق اور آشنا
ہمین حقیر سمجہین گے واہ کیا خوب یہ کیسی بات ہے کہ کوئی انسان کو خدا سے
زیادہ سمجہے انتہی

اسی ہیرودیس نے نو برس قبل مسیح کے خزانہ پانیکے لیے حضرت داؤد
کی قبر کو کہدوا دیا تہا اور غالباً تہی سے ہزار برس قائم رہنے کے بعد حضرت
داؤد کی قبر پہر نہ ہی

اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰ ہمیشہ عید و نین آیا کرتے تہے (مرقس ۱۴ باب
۱۲ متی ۲۰ باب ۱۷ الگلیتو نکا ۲ باب ۴ وغیرہ) اور اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰ
نے صرافونکے تختے اولٹ دیئے اور کبوتر فروشون کو نکال دیا تہا اور اُسنے
کہا یہہ لکہا ہے (یعنے یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین) کہ میرا گہر عبادتخانہ ہوگا مگر تمنے
اُسے چورونکا کہوہ بنایا (متی ۲۱ باب ۱۰ — ۱۳) اور اسی ہیکل مین جانیکے لئے
پلوس رسول نے یہودی دستور کیموافق آپکو پاک وطاہر کیا تہا (اعمال
۲۱ باب ۲۳ — ۲۶) اس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے آسمانپر جانیکے بعد

یہی سب یہودی دستورات عیسائیوں مین رایج تھے مگر بعد اسکے انکے ترک کردینے
کا حکم کہان سے عیسائی لوگ پا گئے اور اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بارہ
برس کی عمر مین فرایض عبادات بجالانے ہوتے تھے (لوقا ۲ باب ۴۲)
اور اسی ہیکل مین حضرت ذکریاہ کے پاس حضرت جبرئیل اللہ جلشانہ کیطرف سے
حضرت یحیٰ کے پیدا ہونے کا وعدہ پہونچانے آئے تھے (لوقا ا باب ۱۱-۹)
اور اسی ہیکل مین آکر حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کے مراتب کا ذکر شمعون
اور انّا سے سنا تھا (لوقا ۲ باب ۲۵-۲۸) اسی ہیکل کے زمانہ کی ایک
عجیب بات عیسائیون مین مشہور ہے کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت
عیسیٰ کو یہودیون نے گرفتار کرکے پلاطوس رومی حاکم کے پاس جو کہ
قیصر کیطرف سے یروسلم مین حکمران تھا بھیجدیا کہ اُسکے حکم سے حضرت عیسیٰ
صلیب پر کہیچے گئے فقط

مگر کتنی ہی مضبوط دلیلون سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ مصلوب نہین ہوئے
صرف حضرت ادریسؑ یعنے حنوکؑ (پیدایش ۵ باب ۲۴) اور حضرت الیاسؑ
(۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) کیطرح حضرت عیسیٰ بھی آسمان پر تشریف لیگئے

(۱) انجیل مین لکہا ہے کہ تیسرے دن جی اُٹھے (متی ۲۸ باب مرقس ۱۶ باب وغیرہ) بس جبکہ تیسرے دن جی اُٹھنے کی
طاقت حاصل تھی تو پہلے ہی دن صلیب پر جان دینا کیا ضرور تھا اور یہہ جو علماء عیسائی
کہتے ہین کہ جہان کی نجات کیلیے اُسے اپنی جان دینا ضرور تہا یہ صرف
عقیدہ کی بات ہے کیونکہ اگر جہان کی نجات کے لئے جان دی تھی تو جی
اُٹھنا کیا ضرور تہا کیونکہ جہان جسد ہے وہان اُس ذبیحہ کی موت جبیر وہ مقرر

ضرور ہے کہ عہد مردہ پر باندھا جاتا ہے اور پختہ نہین جب تک کہ وہ ذبیحہ زندہ ہے عبرانیوں کا ۹ باب ۱۶ و ۱۷) اسکے سوا انجیلون سے ثابت ہے کہ فصح کا کھانا کھاکر حضرت عیسیٰؑ گرفتار کیے گئے (متی ۲۶ باب ۲۶ مرقس ۱۴ باب ۲۲ لوقا ۲۲ باب ۸ - ۱۴) حالانکہ عید فصح اسکے دوسرے دن تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرفتاری کی اصل حقیقت یہ ہی کسی عیسائی عالم کو آگاہی نہین ہے لغت کتاب مقدس صفحہ دو سو آٹھ مین ہے کہ مسیحؑ کی آخری عید کی بابت انجیل کے لکھنے والون کا بیان سمجھ مین بخوبی نہین آتا اور ابتک عالم اس بات کو دریافت کرتے مین بعضے کہتے ہین کہ مقرری دن سے پیشتر مسیحؑ نے عید کو مانا تھا پر ایسی بات کہین نہین لکھی ہے انتہی

(۲) لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ مین لکھا ہے کہ مسیحؑ کی صلیب جس وقت کہ صلیب دینے کو لیے جاتے تھے ایک شخص شمعون قرینی پر رکھکر لیچلے تھے اور دستور یہ تھا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیچلتا تھا متی ۱۰ باب ۳۸ (دیکھو صفحہ ۲۲۳ رومن تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲) چنانچہ اسی سبب سے پہر یوحنا ۱۹ باب ۱۷ مین جو کہ سب انجیلون سے ایکمدت کے بعد یعنے بقول علماء عیسائی سنہ ۹۸ع مین لکھی گئی لکھا ہے کہ مسیحؑ نے آپ اپنی صلیب اٹھائی تھی پس تین انجیلون سے تو یہی ثابت ہے کہ شمعون قرینی پر صلیب رکھی گئی تھی اور قران مجید کے اس رومن ترجمہ مین جسے علماء عیسائی نے الہ آباد مین سنہ ۱۸۴۴ع کو چھاپا اور اسپر اپنے طور کا حاشیہ لکھا صفحہ ۸۳ سورہ آل عمران کی آیت ۵۳ کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ زمانہ

اسلام سے آگے عیسائیون مین باسلیدی ایک فرقہ تہا جو خیال کرتے تہے کہ مسیح
آپ مصلوب نہوا بر شمعون ایک قرینی اُسکے عیوض پکڑا گیا اور مصلوب بہی
ہوا پہر سرنتہی اور کارپوکراطی اور دوسیتی تین فرقے تہے جو زمانہ اسلام
سے پیشتر یہی خیال کرتے تہے انتہی اور قرآن مجید کے اسی رو مین ترجمے مین
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتونکو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیم کو آگ مین پہینکنا بہی
اسی توریت کے بموجب لکہا ہے جو چاہے اُسمین دیکہہ لے اور اس آگ
مین پہینکنے کا مفصل بیان اُس عبرانی کتاب مین بہی ہے جسکا نام سفر حق شاہد
ہے اور وہ آیت جسمین اس آگ مین پہینکنے کا ذکر ہے یہہ ہے مین خداوند جو تجہے
کسدیونکی اُور سے نکال لایا (پیدایش ۱۵ باب ۷) سُریانی مین اُور آگ کو
کہتے ہین اور کسدیون سے مراد بابل والے جسکا بانی نمرود تہا (دیکہو ومین
تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۲-۶) اور تفسیر ترشی مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم اُس
آگ مین بچ گئے مگر حضرت ابراہیم کے بہائی ہاران کو نمرود نے جب آگ مین
پہینکا تو وہ وہین جلگئے تہے (پیدایش ۱۱ باب ۲۸) اور اسی تفسیر مین حضرت
ابراہیم کی بُت شکنی بہی مرقوم ہے اور چونکہ وہان سے نکلنا ایک بڑی آفت سے
نکلنا تہا اسلئے خدا نے بار بار اسکی یاد دلائی جیسے مصریون کے ظلم سے
اسرائیلیونکا نکلنا خدا نے بار بار توریت مین یاد دلایا ہے (دیکہو خروج ۲۰ باب ۲
احبار ۲۵ باب ۳۸ و ۴۲ و ۵۵ و ۲۶ باب ۱۳ - اور اسکے ساتہہ پیدایش
۱۱ باب ۳۱ و ۱۵ باب ۷ نحمیاہ ۹ باب ۷) اس سے بہی ثابت ہے کہ حضرت
ابراہیم ضرور آگ مین پہینکے گئے تہے اور وہ آگ گلزار ہوگئی اور اسیطرح حضرت ابراہیم کی

نمرود

مطبوعہ لدھیانہ ۱۸۹۴ع صفحہ ۲۱۰ مین چہپا ہے

پس تینؔ انجیلون اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیجلتا تہا اور ان چار عیسائی فرقون سے کہ جنین لاکہون عالم و فاضل و تواریخ دان ہوگئے اور حضرت عیسیٰؑ کے عروج کے بعد انہین دنونین موجود تہے ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ

(۳) یونانیونین ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناستی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۲) کے لوگونکا یہ قول تہا کہ دنیا مادّے سے پیدا ہوے اور مادّی کے لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیحؑ مادّی سے پیدا نہوا تہا اسلئے مصلوب نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اسکا جسم نہ تہا انتہیٰ (رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۹۶ سطر ۱۳ و ۱۴)

(۴) متی ۲۶ باب ۲۴ مین مسیحؑ نے یہوداہ اسکریوطی کی بابت فرمایا اُس شخص پر افسوس جسکے ہاتہ سے ابن آدم (یعنے مسیحؑ) گرفتار کروایا جاتا ہے اگر وہ شخص پیدا نہوتا تو اُسکے لئے بہتر تہا انتہیٰ پس اگر حضرت عیسیٰؑ کا مصلوب ہونا دنیا کی نجات کے لئے ضرور تہا تو یہوداہ اسکریوطی پر جو گرفتار کروانے والا تہا کیون ایسا افسوس کیا اس سے ظاہر ہے کہ مصلوبی کی کچہ حاجت ہی نہ تہی

(۵) مرقس ۱۵ باب ۲۸ اور لوقا ۲۲ باب ۳۷ مین مسیحؑ کا بدکارون مین شمار ہونا لکہا ہے اور توریت کی پانچوین کتاب یعنے استثناء ۲۱ باب ۲۳ مین لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا (یعنے مصلوب ہوتا) خدا کا ملعون ہے

اور گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکہاہے کہ وہ (یعنے مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا کہ لکڑی پر لٹکایا گیا انتہی اور توریت کی پہلی کتاب یعنے پیدایش ۳ باب ۱۴ مین خدانے سانپ کو کہ شیطان جس سے مُراد ہے ملعون فرمایاہے پس اہل عقل کوئی ذیعقل اس بات کو کبہی تسلیم نکریگا کہ حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ بقول علمای عیسائی ملعون و بدکار ہوئے پس مین تمہین جتاتاہون کہ کوئی نہین جو خدا کی روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتاہے (اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۳

(۶) ز رو من تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۸ باب ۱۵ صفحہ ۲۳۲ چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۶ء جلد اوّل طبع اوّل مین لکہاہے ہان البتہ سیکڑون برس بعد بعضے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور اپنی فیلسوفی کے وہم مین گرفتار ہوکر کہنے لگے کہ خدانے یسوع (یعنے حضرت عیسیٰ) کو اسوقت اُٹہالیا اور یہودیونکے ہاتہ مین ایک اُسکا شبیہ دیا کہ یہی مصلوب ہوا انتہی دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتہ پادری مسیح پور مطبوعہ الہ آباد و آرفن پریس ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۰ مین ہے کہ عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہندونکے بیچ مین بولا گیا کی چرچا بنائین اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا اُسکے عوض مصلوب ہوا یہہ باتین اُسنے (یعنے حضرت صلعم نے) ناصریونکے قصےّ سے نکالین جنکو دو تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد گہڑا تھا انتہی کتاب میزان الاسلام مصنفہ بارشن صاحب باب ۵ ترجمہ مصنفہ بریغمسر و سے ترجمہ کیا ہوا انتہی کا صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ء مین ہے کہ (مسلمان) انکار کرتے ہین کہ عیسیٰ کو سولی نہین ملی اور مطابق مسئلون نصاری کے جو اپنے مذہب سے

تحریف نمبر ۶

ابن مریم

زمانہ گزشتہ مین برگشتہ ہو گئے تہے کہتے ہین کہ عیسٰی یہودیوں سے بچکر چہوت تہا آسمان پر جا نشین ہین انتہی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسٰی کے بچنے کی بابت جو مسلمانونکا عقیدہ ہے یہی قدیم عیسائیونکا بہی تہا ہے۔

واضح ہو کہ یہہ ناصری وغیرہ برگشتہ عیسائی اُن چار ممدن فرقونکے ہیں جنکا ذکر ترجمہ قران شریف کے حاشیہ مین حواری عیسائی نے کیا ہے کیونکہ انہون نے شمعون قرینی کا مسیح کے عوض مصلوب ہوا بیان کیا ہے اور ان برگشتہ عیسائیون نے مسیح کا شبیہ مصلوب ہوا بیان کیا اور گناستی یا گناستک مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۹ فرقہ انکے بہی ہوا ہے پس جبکہ گوا انکو اتنے بڑے ابرنے ہمین آگہیرا ہے (عبرانیونکا ۱۲ باب) اور دلیلونکا مینہ برس گیا تو آفتاب کیطرح ظاہر ہے کہ مسیح زندہ آسمان پر اٹہائے گئے اور ہرگز مصلوب نہین ہوئے۔

(۴) سب انجیلونکے پچہلے باب پڑہنے سے ثابت ہے کہ صرف گیارہ حواریون کے سوا اور کسینے مسیح کو مرکر پہر زندہ ہوا نہین دیکہا اور اعمال ۱ باب ۴ و ۱۳ اور ۱۴ باب ۱۳ سے بہی ظاہر ہے کہ سوا گیارہ حواریونکے اور کسی نے مسیح کو پہر زندہ ہوا نہین دیکہا لیکن اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول جنکی تصنیف کا ایک بڑا حصہ منجملہ مجموعہ عہد جدید ہے فرماتے ہین کہ بارہونکو دیکہائی دیا انتہی یعنے بارہون نے مسیح کو پہر زندہ ہونے کے بعد دیکہا اور ظاہر ہے کہ اسوقت بارہ کہان تہے وہ بارہوان تو اُسکے کتنے ہی دنون بعد شامل کیا گیا تہا (اعمال ۱ باب) بعد اُسکے اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ہ مین

پلوس فرماتے ہین کہ پانسو بہائیون سے زیادہ تہے جنہین وہ یکبارگی دکہائی
دیا انتہی ان پانسو نے اُن باتون کو بہی جو اناجیل مین مسیح کے مصلوب ہونے
اور جی اُٹھنے کی بابت لکہے ہین بالکل ثابت کردیا انجیلون مین تو گیارہ ۱۱ کے سوا
بارہ تک کا ذکر نہین ہے کہ جنہون نے مسیح کو پہر زندہ ہوا دیکہا اگر پلوس نے
اگرچہ آپ کبہی مسیح کو نہ دیکہا تہا تو بہی نہ صرف بیس تیس یا پچاس ساٹھ
بلکہ پانسو سے زیادہ دیکہنے والونکا یکبارگی شمار لکہدیا اگرچہ پانسو تو کیا
دو سو شاگرد بہی مسیح کے سب مرد و عورت و بچے ملا کر نہ تہے (اعمال ۱ باب ۱۵)
اور پلوس تو اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۶ مین بہائیونکا لفظ کہکر صرف مردونکا
ذکر تے ہین اور چونکہ انجیلونین اسکا ذکر نہین ہے اسلئے پلوس کو اتنا فقرہ
اور بڑہانے پڑا کہ اکثر اُنہین (یعنے اُن پانسو مین) سے ابتک موجود ہین انتہی
تاکہ معلوم ہو کہ اُن دیکہنے والون سے سُنکر پلوس نے یہہ بات لکہی مگر متّی
اور یوحنا اور پطرس اور یعقوب اور یہوداہ وٗ دو انجیلون اور چند نامجات
مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو
مین نہ تہے جو اپنی تصنیفونین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنہین نہ تہے تو اور
کہان سے آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہوگئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے
بقول علماء عیسائی اُنہین پلوس اور پطرس کے بتا دینے اپنی اپنی
انجیلین لکہین اور اعمال کی کتاب انہون نے بہی بارہ تک کا ذکر نہین کیا
چہ جائے آنکہ پانسو سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علماء عیسائی اُن
پلوس ہی سے دریافت کرکے مسیح کا حال لکہا اور تو بہی صرف گیارہ حواریو

امر دویم

کے سوا کسینے بھی بارہ تک کا نام نہین لکھا ہے اور وہی لوقا کتاب اعمال
مین پطرس کا قول ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ مین اور پلوس کا قول ۱۳ باب ۳۱
مین لکھتا ہے کہ سوا حواریون کے جو کہ صرف گیارہ تھے اور کسی نے مسیحؑ کو
جی اُٹھا ہوا نہین دیکھا اس سے یہہ ساری بناوٹین مصلوبی مسیحؑ اور پھر
جی اُٹھنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہین یعنے جبکہ جی اُٹھا ہوا دیکھنے والے
پانسو چھ گواہ ٹھہرالیگئے تو مصلوبی جسکے وقوع سے پیشتر ہی سب شاگرد
بھاگ گئے تھے کیونکر صحیح ٹھہر سکتی ہے دوسرے یہ کہ ایسے موہوم گواہون
سے جبکہ جی اُٹھنا ہی ثابت نہین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوگئی کیونکہ
حضرت عیسیٰؑ آسمانپر زندہ موجود ہین

(۸) حضرت عیسیٰؑ بعد مصلوبی کے جب تیسرے دن جی اُٹھے تو اپنے انسانیت
کے ساتھہ کہ جسمین مجسم ہوئے تھے آسمانپر گئے چنانچہ توما حواری کو اپنی پسلی
وغیرہ دکھائے (لوقا ۲۴ باب ۳۹) اور قبر مین مسیحؑ کی لاش نہ پائی جانے
(متی ۲۸ باب ۱ – ۸ مرقس ۱۶ باب ۱ – ۸ لوقا ۲۴ باب ۳) اور کیفیت
عروج سے یہ بات ثابت ہے کیونکہ اگر انسانیت کے ساتھہ آسمانپر نہین گئے
تو جی اُٹھنا ہی ثابت نہین ہے یون تو جو مرتا ہے اُسکی روح آسمانپر جاتی
ہے اور جب انسانیت کے ساتھہ حضرت عیسیٰؑ آسمانپر گئے تو کفارہ اور قربانی
جو اُس مصلوبی کو اہل کلیسیا سمجھتے ہین سب بیکار ہوگیا کیونکہ انسانیت تو
صرف یکبار (عبرانیونکا ۹ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۷ باب ۲۷ اور ۱۰ باب ۱۰)
مصلوب ہونے کے لئے تھی اب آسمانپر خدا انسانیت مین رہکر کیا کریگا جبکہ

اوّل پطرس ۳ باب ۱۸ میں ہے اور مسیح نے بھی ایکبار گناہوں کے واسطے دکھ اٹھایا یعنی راستباز نے ناراستوں کے لیے تاکہ وہ ہمکو خدا کے پاس پہونچاوے کہ وہ جسم کی رو سے تو مارا گیا لیکن روح سے زندہ کیا گیا انتہی اور یوحنا ۱۷ باب ۵ میں حضرت عیسیٰؑ کا قول لکھا ہے کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اُس جلال سے جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا بزرگی دے انتہی پس انسانیت تو مسیحؑ نے حضرت مریمؑ کے پیٹ میں آکر اختیار کی تہی اور دنیا کے پیشتر بلکہ حضرت مریمؑ سے پیشتر ہی حضرت عیسیٰؑ مین انسانیت نہ تہی غرض یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی اس دعا کا مضمون بھی ہے کہ اے خدا جسطرح انسانیت سے پیشتر مین تہا ویسا ہی پھر مجھے محض روحانیت کے پایہ کو بموجب عقیدہ عیسائی الوہیت کے درجے مین کر دے پس جبکہ فنا ہی انسانیت ہوگی وہ وہاں کیسے جا سکتا ہے کہ انجیل کی اس آیت کے بموجب حضرت عیسیٰؑ انسانیت کے ساتھ آسمان پر نہین گئے اور اسکی کچھ ضرورت بھی نہ تہی اگرچہ یہ صرف عیسائی عقیدہ ہے کیونکہ الوہیت حاصل کرنے کی دعا مانگنا کمال تعجب ہے بقول شخصے مصرع مانگتا گر مین خدا سے تو خدائی مانگتا ۔ اب عیسائیوں کو چار و ناچار ان دونوں باتوں مین سے ایک کا اقرار کرنا پڑیگا کہ یا تو حضرت عیسیٰؑ انسانیت کے ساتھ آسمان پر نہین گئے تو مصلوب ہو کر زندہ ہی نہین ہوئے اور اگر انسانیت کیساتھ آسمان پر گئے تو مصلوب نہین ہوئے کیونکہ انسانیت تو جہانکی نجات کے لئے صرف مصلوب ہونیکے لئے تہی دیکہو پیدایش ۶ باب

بحث دوم

حیات

جہان لکھاہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائیگا۔

(۹) اناجیل مروجہ کی بموجب حضرت عیسیٰؑ نے مصلوبی سے پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدیئے تھے (متی ۹ باب ۱ سے ۶) یعنے اُسکی نجات کی خبر اُسے پہونچائی جیساکہ انبیاءؑ کا دستور ہے اور اسیطرح ایک عورت کی بھی (لوقا ۷ باب ۴۸) اسیطرح ایک زانیہ عورت کو معاف کیا (یوحنا ۸ باب ۱ سے ۱۱) اسیطرح ایک چور کو نجات کی خبر دی (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس مصلوبی کی حاجت کیا تھی

(۱۰) اگر وہ مصلوبی تمام دنیا کے گنہگار ایماندارونکے لئے ضرور تھی تو نیک اعمال کی تاکید جو متی ۵ و ۶ و ۷ و ۲۴ و ۲۵ وغیرہ بابوںمین مسیحؑ نے فرمائی یہ محض بیکار ہو جاوے اور اگر یہ سب ضرور ہے تو مصلوبی بیکار ہے پس کیا خدا کسی عدالت کیسے قانون کا پابند ہے کہ جب تک اُسکی تعوذ بالله نہو لیئے گنہگارونکا کفارہ اپنے بیٹے کو مصلوب کرواکر نہو لیئے دسے تب تک وہ کچھ نجات کی بابت کر نہین سکتا تو قادر مطلق کیونکر ہوا۔

(۱۱) تفسیر ہنری واسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ ۱۸۳۰ زبور ۲۰ کے بعد یہ جملہ زیادہ ہے انہون نے مجھکو جو پیارا ہون مکر وہ لاش کرکے خارج کردیا اور انہون نے میرے بدن کو میخون سے چھید لیے انتہی سبحان الله اس ترجمے والے نے زبور مین مسیحؑ کی مصلوبی کی پیشین گوئی قایم کرنیکے لئے کیا ہی غلط جملہ اپنی طرف سے گڑہ کر بڑھا دیا لیکن مترجم عربی نسخہ ۱۸۳۱ والے نے زبور ۲۷ کو جو ۳ کرکے لکھاہے اسمین سے اس جملہ کو گرا دیاہے اور ۲۱ زبور ۷ا میں بھی

اب اردو مین ۲۲ زبور ۱۶ آیت کے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ کتّے مجہے
گہیرتے ہین شریرونکے گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہاتہہ اور میرے
پاؤن چہیدتے انتہی اور عبری مین یہ جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہاتہہ
میرے مانند شیر کے ہین انتہی اور اسیواسطے سب پراٹسٹنٹ عیسائی عبارت
عبریکے خراب ہونے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمہ لاطینی کے موافق
کرتے ہین اسمین مصلحت یہ ہے کہ اسکے موافق اُنکے زعم مین مسیح کی مصلوبی
پر خبر خوب جمتی ہے اگرچہ اور مقامونمین سب پراٹسٹنٹ عیسائی ترجمہ
لاطینی کو خراب تبلاتے ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری
یونس سنگہ وپادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع کے صفحہ ۳
سوال ۸ درباب ترجمہ لاطینی یعنے ولگٹ کے جواب مین لکہا ہے کہ ایک بزرگ
قسّیس جروم نامی نے مسیحکے چارسو کے قریب قریب یہ ترجمہ کیا یہ ترجمہ بہت
جلدی مین کیا گیا اور بہت سے تبدیلیونکے باعث سے بگڑ گیا انتہی اور
ہارن صاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ع جلد ۴ صفحہ ۴۶۳ مین لکہتے ہین
کہ یہ بات ضرور یاد رکہنے چاہیے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین
کیا گیا اسکے نقل کرنیوالون نے بہت ہی ناجائز خودسری سے عہد جدید
کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور عبارت حاشیہ
کو متن مین درج کرلیا انتہی اور ۴۰ زبور ۶ مین ہے ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین
چاہتا تو نے میرے کان کہولے چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین انتہی
اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ کہ تو نے میرے کان کہولے یون لکہا ہے

تحریف نمبر [illegible]

تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اور اسی کے موافق عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۳۱ع مین
بہی ہے مگر اسمین ۹ ۳ زبور ۴۰ ۶ کر کے لکہا ہے اور رومن میبل چہاپہ لندن
کے رفرنس مین عبرانیونکا ۱۰ باب ۵ لکہا ہے جہان پلوس ۴۰ زبور ۶ کو
یون تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے کہ قربانی
اور نذر کو تونے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اب ان سب
مقامون کو دیکہکر ہر شخص فوراً سمجہ جائیگا کہ لوگون نے مسیح کے مجسم ہونے
اور صلیب پانے کو ثابت کرنیکے لئے یہ بات یونانی مین بدلی اور عبرانیونکے
خط مین داخل کی گئی تفسیر جارج ڈوالی اور رچرڈ منٹ چہاپہ لندن ۱۸۴۸ع
مین لکہا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی مین اور عبرانیونکے ۱۰ باب ۵
مین یہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی
متی ۲۷ باب ۳۵ مین لکہا ہے تا کہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہو …… کہ انہون نے
میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے کرتے پر چہٹی ڈالی انتہی گریسباخ نے
اسے الحاقی مانا ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ اور صفحہ ۳۳۱
مین لکہتے ہین کہ یہ عبارت ۱۲۱ یونانی نسخون اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک
اور سہی ڈک اور اہیوپک اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پائیجاتی
اور گریزاسٹم اور تہیتوس لبٹنڑا اور یوتہیمس اور تہیوفلکٹ اور اوریجن
اور ارنیوس کے پورانے مترجم اور اگستاین اور جون کوس کے حوالون
مین بہی یہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو اسکو بلاشبہ الحاقی سمجہ کر چہوڑا
خوب کیا انتہی واضح ہو کہ حضرت داود نے اپنے دشمنون کی شکایت شاعرانہ

ابن مریم

مضمون مین اسطرح کی ہے (۲۲ زبور ۱۸) وہ میرے کپڑے آپس مین بانٹین گے
اور میرے لباس پر قرعہ ڈالینگے انتہی پس لباس کیجگہہ کرتے کا لفظ اور
بانٹینگے کی جگہہ بانٹے وغیرہ بدلکر حضرت عیسیٰ کی مصلوبی ثابت کرنے کو انجیل
مین اسی اگلی پیشین گوئی ٹہراکر داخل کیا مگر ہارن صاحب اور کتنی ہی اور
محققین علماء عیسائی کے قول سے یہ بناوٹ جیسے بنائی اب یہ سب بناوٹین
معلوم کرکے کون شخص فوراً نہ کہدیگا کہ اناجیل وغیرہ مین جہان جہان
مسیحؑ کی مصلوبیکے مضمون مندرج ہین یہ سب اسیطرح ملائے ہوئے اور پایۂ
اعتبار سے ساقط ہین۔

(۱۲) متی ۲۷ باب ۵۱ - ۵۳ مین لکہا ہے کہ زمین کانپی اور پتہر تڑک گئے
اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی اٹہہ کر باہر نکل آئین
اور پاک شہر یعنے بیت المقدس مین بہتونکو نظر آئین اور مرقس جسنے مسیحؑ
کو کبہی دیکہا بہی نہ تہا (دیکہو روم تفسیر اسکاٹ صاحب دیباجہ انجیل
مرقس) مرقس ۱۵ باب ۳۳ مین لکہتا ہے کہ مسیحؑ کی مصلوبیکے وقت اندہیرا
چہاگیا انتہی

یہ سارا ماجرا بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ایسے آثار ظاہر ہوتے تو یہودیون کو
پہر حضرت عیسیٰؑ سے انکار کرنیکا کوئی سبب نہ تہا جبکہ بار بار یہودیون نے
مسیحؑ سے انکی صداقت ثابت ہونیکے لیے معجزہ طلب کیا تہا مگر ہر بار مسیحؑ نے
انکے سامہنے معجزہ دکہانے سے انکار کیا دیکہو متی ۱۲ باب ۳۹ - اور ۱۶ باب
۴ - اور ۱۳ باب ۵۸ اور ۱۲ باب ۳۸ و ۴۲ لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ بلکہ

نمبر ۱۲

یہودیون

یہودیون نے مسیح سے یہی کہا کہ تو کونسا نشان دکہاتا ہے تاکہ ہم دیکہکر تجہپر
ایمان لاوین (یوحنا ۶ باب ۳۰) تب بہی مسیح علیہ السلام نے کوئی معجزہ نہین دکہایا تہا
چنانچہ آجتک سب یہودی کہتے ہین کہ کوئی معجزہ مسیح سے ظاہر نہین ہوا چنانچہ
آنکہ مصلوبی کے وقت ایسے معجزے عالمگیر دیکہکر پہر کسکے سامہنے یہودی کہہ سکتے
تہے کہ اُس سے کوئی معجزہ نہین ہوا پہر یہ کہ قبرون سے مردے جو نکلکر شہر مین گئے
تہے تو وہ مردے سوا یہودیونکے اور کون تہے اور جنہین وہ ملے وہ بہی سب
یہودی تہے اگر یہ سچ ہوتا تو یہودیون کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کی بابت اور
گواہی کی حاجت کیا تہی پہر یہ کہ قبرونکے کہلجانے کے بعد مسیح کی قبر پر پہرہ
بہٹلانے کی کسے مجال ہوتی یہ سمجہ کر کہ جسنے اور مردون کو قبرون سے نکالا
وہ آپ پہرہ کی حفاظت سے کب قبر مین رہے گا اور اگر اندہیرا چہا جاتا تو
پلاطس اُسیوقت مسیح کی صداقت ثابت کرکے یہودیون کو جنہون نے مسیح کو
فریبی کہکر گرفتار کرایا تہا ضرور صلیب پر کہینچتا جیسے کہ اُن گلیلیون کو قتل کیا
جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتہہ ملایا تہا (لوقا ۱۳ باب ۱-۵)
یعنے ہیکل مین قربانی گزراننے کے وقت اُنہین قتل کیا تہا اور اسکے لیے
ایک دوسری دلیل یہ ہے کہ جب فریسیون نے حضرت عیسیٰ سے آسمانی نشان
چاہا (متی ۱۶ باب ۱-۴) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی نشان یعنے معجزہ نہین
دکہایا اور یہ بہی نہین کہا کہ آفتاب مصلوبیکے دن سیاہ ہو جائیگا کیونکہ یہ تو
آسمانی نشان تہا اگر ایسا ہوتا تو ضرور حضرت عیسیٰ اس نشان ظاہر ہونے
کا اُنسے وعدہ کر دیتے فقط اور شاگرد تو سب بہاگ گئے تہے یہہ دیکہا کس نے کہ

ایسا ایسا ہوا تہا - اگر انجیل یوحنا کے بموجب یوحنا اُسوقت حاضر تہا تو یوحنا
ہی کی انجیل مین ان باتونکا ذکر تک نہین ہے پہر متی اور مرقس نے کہان سے
یہ سب دیکہ لیا اور خوبی یہ کہ یوحنا ۱۹ باب ۳۴ مین لکہا ہے کہ یسوع کے جان
دینے کے بعد ایک سپاہی نے بہالے سے اُس مصلوب کی پسلی چہیدی انتہی
اس سے اور بہی خوب ثابت ہو گیا کہ وہ سب عجائبات جو متی اور مرقس نے
بیان کئے بالکل غلط مین ورنہ ایسے معجزے دیکہکر کیا یہودی اور کیا رومی
کبہی ایسی جرات نہین کر سکتے تہے پس اگر یہ سب باتین غلط ہین تو مصلوبی
کا مضمون صریحا غلط ہو گیا کیونکہ یہ سب مصلوبیکے وقت کا بیان ہے اگرچہ
مسیح کی وفات کی بابت بہی سورہ مائدہ رکوع ۱۶ کی اس آیت کے بموجب کہ فلما
توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم کچہ بحث نہین ہے مگر
کلام تو صرف مصلوبی مین ہے کہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولٰکن
شبہ لہم اور زیادہ مفصل بیان اسکا اُس کتاب مین دیکہنا چاہئے
جسکا نام نوید جاوید ہے - اسی زمانہ مین یعنے حضرت عیسیٰ کے عروج کے
دس دن بعد یروسلم مین ایک اور عجیب واردات جو عیسائیونمین نہایت
مشہور ہے وہ یہ ہے کہ عید پنتکوست کے دن جبکہ سب حواریون ایک گہر
مین جمع تہے آگ کی سی زبانون کی صورت ظاہر ہوئین اور ہر ایک پر
بیٹہین جس سے وہ طرح طرحکی زبانونمین باتین کرنے لگے چنانچہ اعمال ۲
باب ۳ - ۱۱ مین لکہا ہے اور اُنہین جُدی جُدی آگ کی سی زبانین دکہائی
دین اور اُنہین سے ہر ایک پر بیٹہین الخ تب وے سب روح القدس سے بہر گئے

اور غیر زبانین جیسے روح نے اُنہین بولنے کی قدرت بخشی تہی بولنے لگے (٥)
اور خدا ترس یہودی ہر ایک قوم مین سے جو آسمان کے تلے ہے یروسلم مین
آرہے تہے (٦) سو جب یہ آواز آئی تو بہیڑ لگ گئی اور سب دنگ ہوے کیونکہ
ہر ایک نے اُنہین اپنی بولی بولتے سُنا اور سب حیران ہوکر اور تعجب کرکے
آپس مین کہنے لگے دیکھو کیا یہ سب جو بولتے ہین گلیلی نہین (٨) پس کیونکر ہر ایک ہم
اپنی اپنی وطن کی بولی سنتا ہے (٩) ہم پارتی اور میدی اور ایلامی اور
رہنیوالے مسپوطامیہ (ارم نہراین یعنے ملک عراق جو فرات اور دجلہ کے
درمیان ہے) یہودیہ اور کپودوکیہ پنطوس اور ایشیہ کے (١٠) فروگیہ و
پمفولیا مصر اور لبیہ کے اُس حصّے کے جو قُرینی کے علاقہ مین ہے اور
رومی مسافر یہودی اور یہودی مرید (یعنے جو غیر قوم کہ یہودی مذہب
مین تہے شامل ہوے) (١١) کریتی اور عرب ہوکر ہم اپنی اپنی زبانونمین اُنہین
خدا کی بڑی باتین بولتے سنتے ہین انتہی لیکن تعجب ہے کہ اتنی بڑی جماعت
کا جو کہ دور دور ملکونکے سب باشندے تہے وہان اور خاصکر اُسی گہر
مین جہان سب حواریون بیٹھے تہے جمع ہو جانے کا کیا سبب کیا اُن آگ
کی زبانون کو دیکہکر وہ سمجھے کہ اس گہر مین آگ لگی ہے جیسے دوڑکر بجہانا
چاہیے اور مجلس نائس کے اکثر حاضرین جو ٣٢٥ع مین جمع ہوئی تہی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تہے اسی سبب سے اُن لوگونکا نام مریمانائٹ
رکہا گیا تہا اور عرب مین ایک فرقہ جسکو کولیرڈینس کہتے تہے وہ بہی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تہے اور اُنکے لئے ایک قسم کی روٹی تیار

کرسنے (سیل صاحب) اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب انگریزی
حاشیہ صفحہ ۳ مین بہی اسیطرح ہے اور ولیم میور صاحب کتاب شہادت
قرآنی مطبوعہ لکہنو ۱۸۶۰ع انگریزی صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵ مین فرماتے ہین کہ ان دنونمین
(یعنے زمانہ حضرت نبی اسلام صلعم مین) مشرق کے عیسائیون نے واقع مین
مریم کا احترام بحد یہانتک کیا کہ اُسکی پرستش کی انتہی
اس سے روح القدس اقانیم ثلاثہ کے سوا معلوم ہوتا ہے
جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب اردو صفحہ ۱۶ و انگریزی ۴۴ مین اس مجلس کی
نسبت لکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد آپکے مقولونکے دو مختلف
ترجمے ہوے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریونکے اعتماد پر
جاری ہوے اور دوسرے بادشاہ قسطنطین کے۔ اس بادشاہ نے صرف
اپنے ملک کو استحکام دینے کے لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہ ایسا
ظالم تہا کہ اسے لوگ نیرو ثانی کہتے تہے اسکے یہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو
ناشیا یا نائیس کہتے تہے اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ع۳۲۵ع میں حضرت عیسیٰؑ کی
خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین پوائے ٹیرز ضلع کا بشپ
تہا اور اگلے زمانہ کے پادریونمین تہا وہ اُن مذہبی تکرارون اور مناقشون
کو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے اور اُن
لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے تہا اُسکے الفاظ یہ ہین
کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونمین رائین ہین اُسیقدر
مسئلے مین اور جیسا جس کسی کا میلان ہے ویسا ہی اُسکا مذہب ہے اور جتنی

ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنے دلکی خواہش کیموافق بنا لیتے ہین اور پھر اُن مسئلون کو اُسیطرح
بناوٹ سے بیان کردیتے ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر تیغمبر ہم نئے مذہب پوشیدہ کنکو
کے بیان کرنیکے لئے نکال لیتے ہین انتہیٰ اسکے سوا عیسائی عقیدہ کے بموجب
ہر اہل ایمان کو روح القدس پانیکا یقین ہوتا ہے (اعمال ۸ باب ۱۵ و ۱۶ اور
۱۰ باب ۴۵) اسی سبب وہ فاضل و معزز نامور عیسائی یعنے بابو رامچندر اپنی کتاب
اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۷۰ء کے صفحہ ۷۴ مین اقرار کرتے ہین کہ محمد صاحب پر
روح القدس نازل ہوے اور روح انکو تعلیم کرتی ہے اور وہ نبی اور رسول
خدا ہین انتہیٰ پھر اعجاز قران کے صفحہ ۱۶۳ مین لکھا ہے کہ ہر دم روح القدس
سینۂ محمد صاحب مین متحرک رہتی تھی انتہیٰ پھر اسی صفحہ ۱۶۳ مین وہ لکھتے ہین کہ محمد
صاحب نے واسطے ایک مسلمان شاعر کے یہ دعا مانگی کہ اُسکو تائید روح القدس
کی ہوتا کہ وہ شعراے کفار کو رد کرے پس معلوم ہوا کہ تائید روح القدس
بعض امتان آنجناب صلعم کو بطفیل متابعت آنجناب صلعم اور ایمان بحضرت
مسیح کے نصیب ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کو بدرجہ اولیٰ حاصل ہوگی
انتہیٰ اسمقام پر وہ قول حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا یاد کرنا چاہیے
جو آیۂ **اِنِّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ الخ** (سورہ آل عمران ع ۶)
کے حاشیہ مین وہ لکھتے ہین کہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے تابعدار نصاریٰ تھے اب
مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہی اور واقعی حضرت عیسیٰ کے مراتب کا
تمام دنیا کے مذہبونمین سے کسی مذہب مین اقرار نہین ہے سوا اہل اسلام کے

چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو کتاب مطبوعہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۶۷ اور انگریزی مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ع صفحہ ۹۴ و ۹۵ کے حاشیہ مین لکہتے ہین کہ محمد چہارم کے عہد حکومت مین جبکے وزیراعظم نے وے اینا شہر کا ۱۸۸۳ع مین محاصرہ کیا مگر اسکو جان سوبیسکی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی پادری نے اسلام قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کرنیکو سطے جسطرح وہ آنحضرت صلعم کے کسر شان کرنے کا عادی تہا اسیطرح اُسنے حضرت عیسیٰؑ کو فریبی اور مکار کہا مسلمان اُسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوے اور اُسے گرفتار کرکے دیوان کے پاس لیگئے اور اُسنے اُسکو اُسیوقت قتل کیا نیوٹن اور گبن اور پورسن صاحب اور اور مؤرخین نے یہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو الخ (یوحنا نامہ اول ورس ۷) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل مصنوعی ہے اور کالمٹ صاحب خود اس بات کا مقر ہے کہ اس ورس کو مینے کسی قدیم انجیل کے نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰؑ نے صرف خداتعالیٰ کی وحدانیت کی تلقین کی تہی مگر پلوس اور یوحنا حواریون نے جو افلاطون کے پیرو تہے مذہب عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کردیا اور اُسمین افلاطون کے غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تہا داخل کردیا بنیاد مسئلہ یہ ہے کہ افلاطون نے اللہ تعالیٰ کی دو صفتونکو دو جسم فرض کیا ہے اگر لوک صاحب کی رائے درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰؑ کی رسالت کے قایل ہین اور اُنکے معجزونکا دل سے یقین کرتے ہین تو وہ عیسائی ہین سر ولیم جونس صاحب کی کتاب موسوم بہ ایشیاٹک رویو جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ انتہی پس روح القدس کا نزول

له اعجاز قرآن مصنفہ فاضل ... باب ... کے صفحہ ۹۶ مین لکہا ہے کہ بعض یہود و نصاریٰ ... اعتقاد ... [illegible]

باب دوم

جیسا کہ ایک عیسائی عالم کے قول سے لکھہ چکا ہون حضرت رسولخدا احمد محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم پر قران سے بہی ثابت ہے چنانچہ قال اللہ تعالی جلشانہ
قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ یعنے کہہ اُسکو یعنے
قران کو اوتارا ہے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق انتہی
دیکہو سورہ نحل رکوع ۱۴

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ فارقلیط جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین ہے اور جسکا نزول
عیسائی پنتکوست کے دن سمجہتے ہین اگر اُس سے مراد روح القدس ہو تو وہ بہی
حضرت رسول اللہ صلعم سے بیعلاقہ نہین ہے

دوسرے یہ کہ جب اتنے غیر ملکون والے جمع تہے تو چاہئے تہا کہ کسی غیر ملک کی
کتاب مین بہی اسکا ذکر ہوتا مگر ابتک کہین سنے مین نہین آیا تعجب ہے جب اُس
امر کی اتنی بڑی شہرت ہوئی تو یہودی جو وہین رہتے تہے وہ اس سے کیون بیخبر
رہے کہ آجتک کوئی یہودی اسکا اقرار نہین کرتا چوتہے جب حواریون نے طرح
طرحکی زبانون مین گفتگو کی تو ایک آدمی اتنی یعنے ۱۷ سترہ زبانون مین ایک ہی وعظ
کیونکر کرسکا یعنے ممکن نہین کہ واعظ متفرق زبان والونکے سمجہنے کے لئے ایک
جملہ مضمون وعظ کا ایک کی زبان مین اور دوسرا دوسرے کی زبان مین بیان
کرے یہ نہایت دستور کے خلاف ہے اور ایسی حالت مین مضمون وعظ سے
تمام وکمال کوئی بہی واقف نہین ہوسکتا اور جب تک ایسا نکیا ہو تو ۱۷ سترہ
زبانون مین ہر ایک کا بولنا ثابت نہین ہوتا اور اگر اُنمین سے ہر ایک نے ایک
خاص زبان مین باتین کرنا شروع کیا تو ایک ہنگامہ ہوگیا ہوگا اُسوقت اُنکی

متفرق بولیان کون سمجھ اور پہچان سکا ہوگا کیونکہ سب ایکہی گہر مین بیٹھے تھے (اعمال ۲ باب ۲) رومن تفسیر کتاب اعمال مصنفہ پادری فکس صاحب چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۰ اعمال ۲ باب ۷ و ۸ کی تفسیر مین لکھا ہے یہ عجیب بات تہی کہ اُس ایکہی جگہہ مین اتنی زبانین بولتے تہے اتنی پانچوین عجیب یہ کہ ایک نئی زبانین گفتگو کی تو اسکا لوگونکو تعجب ہونیکا کیا سبب کیونکہ ایک دو زبانین تو ہر شخص بولنا جانتا ہے آج کل تو بعضے اہل انگلستان اور ترک وغیرہ دس دس بیس بیس زبانین جاننے مین مشہور ہین اسمین روح القدس کی علامت کیا تہی چہٹے اگر ایکہی شخص نے ان سب متفرق زبانون مین گفتگو کی تو اسکے لئے ایک ہفتہ کا وقفہ چاہئے تاکہ جتنا وعظ پطرس نے کیا تہا (اعمال ۲ باب ۱۴-۳۶) ہر ایک ملک والے کی زبانین اوتنا ہی اوتنا سب حواریونکی زبانسے بیان ہو تب تو ہر شخص اُن سب باتونکو سمجہا ہوگا ساتوین حضرت پلوس جو استیفا کے قاتلونکے مددگار تہے (اعمال ۷ باب ۵۸) اُسوقت جبکہ یہ معجزہ اسقدر شہرت کے ساتہ ظاہر ہوا کہان تہے یعنے تعجب کہ دُور دُور ملکون والون نے یہ عجیب واردات دیکہکر اُسی وقت تین ہزار آدمی عیسائی ہوگئے اور پلوس کو اسکی خبر تک نہین پہنچی اور اسکے ایک عرصہ کے بعد صرف آپ ہی ایک آواز سنکر عیسائی دین قبول کیا۔

آٹھوین نہایت غور کرنیکے لایق یہ بات ہے کہ مسیح کے عروج کے دس دن بعد یہ ماجرا گزرا اور انجیلین چارون اس ماجرے کے برسون بعد لکھی گئین مگر کسی انجیل مین اور خاصکر انجیل یوحنا مین جو کہ بزعم علماء عیسائی ستر برس

بعد عروج مسیح کے لکھی گئی اسکا مطلق ذکر نہین ہے - نوین روح القدس کی تاثیر
تو منقسم ہو سکتی ہے مگر مجسم ہو کر یعنے آگ کی شکل بنکر اسکا منقسم ہونا محال عقل ہے
دسوین مسیح نے آسمانپر جانیسے پیشتر اپنے شاگردونپر پہونکا اور کہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) پہر پنتکوست کے دن یہ روح القدس کا نازل ہونا کیسا تہا
پادری فگس صاحب نے رومن تفسیر اعمال چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ء
صفحہ ۸ کے آخر مین لکہا ہے جب یسوع نے اُنپر پہونکا اور کہا تہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) تب اُنکے انعام مین سے کچہہ ملا پر اب وہ اُس سے معمور
ہوے انتہی اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پہونکنا صرف روح القدس ہی
دینا تہا گو بقول علماء عیسائی اُسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اُسمین سے
تہوڑا سا دیا تہا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ تہوڑا روح القدس دیا تہوڑا باقی رہا
کیونکہ خدا پیمایش کرکے روح نہین دیتا ہے یوحنا ۳ باب ۳۴ - گیارہوین یہ
سترہ متفرق ملکونکے ہزارون آدمی اُس ملک مین فوراً کیسے پہچان گئے کہ ہم
مین سے ہر ایک فلانے فلانے ملک کا رہنے والا ہے کیا اُسوقت اُنپر بہی ویسا
ہی روح القدس نازل ہوا تہا جیسے حواریونپر ان دنون کیون اسیطرح
صورت دیکہتے ہی پہچان نہین سکتے یا اُس جلدی مین اُنہین سے پہلے ہر ایک نے
اپنی اپنی تواریخ ایک دوسرے سے بیان کردی تہی بارہوین روح القدس
نے طرح طرحکی زبانین بولنے کی اُنہین طاقت بخشی اور انجیلونکے لکہتے وقت
بہول چوک سے کہ یہ کام خاص روح القدس ہی کا ہے آگاہ نکیا تب متی نے
ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ اور نسب نامہ اور اکثر باتون کو غلط لکہدیا اور اسیطرح

اور انجیل نویسون نے بہی چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہئے
جسکا نام نوید جاوید ہے اور نہایت تعجب یہ ہے کہ پنتکوست کے دن وہ سترہ
ملکون بلکہ تمام دنیا کے ملکونکی زبانونمین (اعمال ۲ باب ۵) گفتگو کرنے لگے مگر انجیلین
اور نامجات سب انکی زبان یعنے صرف یونانی مین لکہے گئے بلکہ اور زیادہ
عجیب بات یہ ہے کہ چار انجیلین موجود ہین اور تو بہی ایک ہی زبان مین
ہین چاہئے یہ تہا کہ اگر تمام دنیا کی زبانون مین نہین تو چار ہی زبانون مین
چارون انجیلین ہوتین اور اگر چار زبانونمین لکہنا ضرور نہ تہا تو چار انجیلین
لکہنا کیا ضرور تہا ایک انجیل تو کافی تہی اور اس سے بہی زیادہ تعجب کی
بات ہے کہ ایک انجیل اگرچہ کسی غیر ملک کی زبانمین نہین مگر عبرانیمین تو
ہوتی اسکا بہی پتا دنیا مین باقی نہ رکہا تاکہ سترہ زبانونمین سے دو زبانین تو
ثابت ہوتین اور پندرہ ہی کا جمع خرچ سمجہا باقی رہجاتا
پس جب اس پنتکوست کے دن نزول روح القدس کا ثبوت نہین ہوتا
تو انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین جو مسیح نے فرمایا کہ میرے بعد فارقلیط آیگا وہ
روح القدس سے ہرگز مراد نہین ہے کیونکہ یوحنا ۱۴ باب ۱۶ کی اُس
پیشین گوئی کے پورا ہونے کا وقت وہی پنتکوست کا دن سمجہا جاتا ہے
پس جب اُس دنکے واقعے کا کچہ ثبوت نہین تو یہ پیشین گوئی حضرت
نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق مین لاکلام ثابت ہو گئے کما لا یخفی

رکن سیوم

الکتابت کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے جسوقت ملک یہودیہ

نوید جاوید

روم کی سلطنت کا ایک صوبہ مقرر ہوا اور اُسکی حکومت ملک شام کے ایک
حاکم سے متعلق ہوئی اُسوقت رومیونکے ایک فوج انتُونیہ نامی ارگ (جسے
فی زماننا یروسلم مین بازار فراز کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ
۱۶) مین ہمیشہ رہا کرتی تہی روم کی حکومت سے ناراض ہوکر یہودی لوگ
فساد برپا کرنے لگے اور پہلے اُس ارک کا محاصرہ کرکے اپنے قبضہ مین کر
اُس فوجکو بالکل نیست ونابود کر ڈالا دوسرے سال سنہ ۷۰ع مین طیطس
نے لشکرکشی کرکے شہر مذکور کا محاصرہ کیا اور اُسے غارت کردیا انتہیٰ۔
ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ع جسکو گوٹکب
بارتہہ صاحب نے الیمانی زبانمین لکہا اور پہر انگریزی اور بعد اُسکے ناگرمین
ترجمہ ہوئی اُسکے صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے ہیرودیس بادشاہ جب ہیکل کو
بنا چکا اور وہ عمارت ایسی سُتہری سوڈول بنے تہے کہ چارونطرف کے
لوگ اُسے دیکہکر تعجب کرتے تہے تب فوراً اُسکے تیار ہوتے ہی رومی فوج
یروسلم پر چڑہ آے اُسکے سپہ سالار طیطس نے ہیکل کو بچانے مین بڑی
کوشش کی اور اگرچہ شہر یروسلم کی دیوارین بہت اونچی تہین اور اسکے
برج نہایت مضبوط تہے تو بہی کچہہ کام نہ آے (جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۹۱ مین لکہا ہے کہ اُسوقت یروسلم
کے تین شہرپناہ تہین جنکی بلندی پچاس ہاتہ اور اُنمین ایک سو نوے ۱۹۰ برج
تہے) جب یہودیونکا سامان خوراک سب صرف ہوگیا اور وہ سختیون اور
بہوک سے مرنے لگے یہانتک کہ آدمیونکا گوشت کہانے اور لہو پینے لگے کہ

بہوکہ کی شدت مین بہتون نے چمڑا اور چوہا وغیرہ کہاکر اپنی جان بچانا چاہا اور نہ
صرف یہی بلکہ عورتون نے اپنے لڑکون کو مار کر کہایا اِسکے سوا جو لوگ شہر مین
گہرے ہوے تہے اُنہون نے الگ الگ گروہ ہوکر آپسمین بڑا فساد کیا اور
شہر ہی مین ایسی لڑائی روز روز ہوا کرتی تہی کہ گلیون اور کوچون مین
لہوکی دہارین بہہ جاتی تہین آخرکو رومی فوج غالب ہوکر شہر مین گہس پڑی
اور جو سامہنے آیا اُسے قتل کیا اور یہودیون نے بہت غصہ ہوکر ہیکل مین آگ
لگادے اور اگرچہ رومی سپہ سالار نے اُسکے بجہانیکے لیے سخت حکم کیا تو بہی
ہیکل ایسی گرائی گئی کہ پتہر پر پتہر نہ رہا اور شہر یروسلم بالکل غارت اور
نیست کیا گیا اور گیارہ لاکہہ یہودی اس لڑائی مین مارے گئے اور ستانوے
ہزار قید ہوے انتہی مقدّس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۴ حصہ دوسرا تتمہ مین
لکہا ہے یہودی لوگ شروع سے رومیونکی حکومت کے صرف ناخوشی سے
متحمل ہوے ہرچند خدا سے پہر گئے تو بہی آپکو خدا کی برگزیدہ قوم سمجہا اور مغرور
ہوکر اور قومون کو حقیر جانا اور اسلیے کہ رومی حاکمون نے بہی اکثر اونپر
ظلم کیا وے رومیونکی حکومت سے زیادہ بیزار ہوکر اُس سے خلاصی
ڈہونڈہتے تہے آخرکو فساد شعلہ کی مانند اُٹہا اور اندہے کیطرح سارے ملک
مین پہیل گیا سب نصیحتین اور علامتین اُنکی سخت دلونین بے اثر ہین
صرف عیسائی لوگ چُپ چاپ رہکر جیسا مسیح نے اُنہین سمجہایا تہا یروسلم سے
بہاگنے کی فرصت کے منتظر تہے (لوقا ۲۱ باب ۲۱) سو یہہ فرصت اُسوقت
ملی جب اگرپا بادشاہ نے پلّا نام ایک شہر کو جو یردن کے اُس پار تہا اُنکی

کسن سیوم

پناہ کیلئے بتلایا بہتیرے وہان گئے اور باقی اور جگہون مین بسے کیونکہ اسوقت عیسائیون
کی گنتی یہانتک بڑہ گئی تہی کہ ایک چہوٹے شہر مین سب کی سمائی نہ تہی تہوڑے
دنون بعد وسپاسین بحیش نام رومی سردار نے بڑی فوج سے یروسلم کو
گہیرا اور جب وہ قیصر ہوا اُسکے بیٹے طیطس نے شہر کا محاصرہ اپنے ذمہ لیا اہتہی
پادری اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر چہاپہ الہ آباد مشن پریس ١٨٦٦ع صفحہ ١٦٥
جلد اول طبع اول مین لکہا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا تہا کہ اُسکو
(یعنے شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچائے اور اسلئے اُسنے یوسف مورخ کو کئی بار
یہودیونکے پاس بہیجا کہ اپنی بغاوت کو چہوڑ دو اور شہر میرے قبضے مین کر دو تو مین
تمہین معاف کرونگا اور تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گہمنڈ پر بہروسا
کرکے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہر پناہ بہی نہایت مضبوط ہے اُسکی
نہ سُنے اور یہانتک بڑی جانفشانی اور ہمت سے اُسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب
شہر اُسکے قبضہ مین آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہوکر رُک نہ سکے اور شہر مین
پہیلکر مرد و عورت سبہون کو قتل کیا گہرون مین آگ لگادی پہر یہودی لوگ جو
پناہ کے لئے ہیکل مین بہاگ گئے تہے جب اُنہون نے دیکہا کہ کچہہ نہ بچےگا تب
آپ کئی برآمدون مین آگ لگادی اُسوقت رومی فوج حملہ کرکے ہیکل مین گہس پہنچی
اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پہینکی تب جلد آگ
مین آگ لگ اُٹہی طیطس نے اُسکے بجہانے کا حکم دیا لیکن اُس زور شور کی ہلچل
چل مین کون کسکی سنتا تہا سپاہیون نے ہیکل پر دہاوا کردیا اور کسیطرح نہ
رُک سکا تہی اور ایسا ہی اس لڑائی کا حال تواریخ روم مصنفہ نیاکس مطبوعہ

لندن ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۰۳-۱۰۶ مین بہی ہے

کتاب کشف الاثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل چہاپہ اڈمن برگ ۱۸۳۶ء
صفحہ ۱۵ مین لکہا ہے کہ چہ ہزار آدمی ہیکل کی آگ مین مرے انتہی۔ اور تورات
ایسی برباد ہوئی کہ گمان ہوا کہ شاہزادہ طیطس اُسی ہیکل سے نکالکر روم کو
لیگیا (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲) الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور
۱۸۶۰ء آخر صفحہ ۴۳ مین لکہا ہے کہ سب یہودی جو اس آفت مین مرے انکا
شمار تیرہ لاکہہ ستاون ہزار چہ سو سات آدمی ٹہرا انتہی رومن تفسیر اسکا لعقا
صفحہ ۱۷ انجیل ۲۲ باب ۷ مین ہے کہ اسکے تیس برس بعد خدا نے رومیون کی
فوج بہیجی کہ جنہون نے ان یہودیونکا شہر برباد اور مسمار کیا اور تمام ملک کے
باشندونکو غلامی مین بیچڈالا انتہی پہر رومن تفسیر اسکا تصاحب صفحہ ۸۵ مین
لکہا ہے قولہ یوسف مورخ اس واردات کی بابت یون لکہتا ہے کہ شہر لیے
لینے کے بعد طیطس نے حکم دیا کہ تین قلعون کو چہوڑ کر تمام شہر اور ہیکل کو ڈہا دین
اور فوجوالون نے اس حکم کو یہانتک پورا کیا کہ دیوار و نکی نیو تک کہود ڈالی۔
اور ٹیمنڈیش ایک یہودی مورخ بہی لکہتا ہے کہ ترنٹیوس روفس نے جو کہ طیطس
کی فوجکا ایک افسر تہا ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوائے انتہی پہر اُسی رومن تفسیر کے
صفحہ ۸۷ مین لکہا ہے (کہ یروسلم کی اس غارت سے پیشتر) ایک ستارہ تلوار
کی صورت شہر کے اوپر ٹہرا اور ایک دم دار ستارہ تمام سال دکہائی دیتا
رہا اور عید فصح کے دن قربانگاہ کے آس پاس ایک بڑی روشنی رات کیوقت
آدہے گہنٹے تک چمکتی رہی اسقدر کہ گویا دن ہوگیا ہیکل کا پورب طرف والا

پہاٹک جو پیتل کا بنا تہا اور جو مشکل بیس[20] آدمیون سے بند ہوتا تہا آپ سے آپ ایک رات کہل گیا اور عید فصح کے تہوڑے دنون بعد سورج کے ڈوبنے سے پیشتر اڑا ہیونکی گاڑیان اور ہتیار بند سپاہی بادلونمین دوڑتے پہرتے دکہائی دیگئے اور وہ یہ بہی لکہتا ہے کہ چار برس لڑائی کے شروع ہونیسے پیشتر اننَاس کا بیٹا یسوع ایک بیعلم کسان (یعنے دہقان) عید خیمہ مین جب آیا اور تب تک شہر مین خوشحالی اور امن باقی تہا یہ پکارنے لگا کہ پورب سے آواز اور پچہم سے آواز اور چارونطرف سے یروسلم اور اس مقدس ہیکل کے برخلاف ایک آواز ایک آواز۔ ایک آواز دولہا اور دلہن اور تمام قوم کے برخلاف حاکمون نے کوڑے مُسنے (sic?) اُسے مارا مگر کوڑے کی ہر ایک مار پر وہ پکارا افسوس افسوس یروسلم پر افسوس اور اسیطرح روز روز سات برس تک وہ پکارتا رہا یہانتک کہ یروسلم کے محاصرہ مین مارا گیا اور مرتے وقت وہ پکارا افسوس مجہپر بہی تمت کلامہ

یسوع بن حنو

تب وہ بات جو اللہ رب العالمین نے حضرت یسعیاہ[ع] نبی کی معرفت فرمائی تہی پوری ہوئی کہ میحونکی (sic?) خاطر مین خاموش نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند نہ چمکے الخ یسعیاہ ۶۲ باب اور ۲ آخر کو اُسوقت خدا کا یہ غُضّہ (sic?) یروسلم پر سے گیا جبکہ حضرت عمر[رض] نے اُسجگہ پر مسجد بنوائی اور تب سے یروسلم کو امن حاصل ہوا۔

واضح ہو کہ یہ بربادی باتفاق جمہور مورخین ۷۰ عیسوی مین واقع ہوئے اس لڑائی کے وقت تک حواریونمین سے سوا یوحنا کے اور کسی کا زندہ ہونا

ثابت نہین ہے اور وہ بہی شہر افسس مین تہے (دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا
کا آخر صفحہ ۷ و ۸ و ۹) اور متی ۱۶ باب ۲۸ مین جو لکہا ہے کہ انمین سے جو یہان
کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہ
نہ لین موت کا مزہ نہ چکہین گے انتہی اس بعضے کے لفظ سے بہی ثابت ہوتا ہے
کہ اکثر حواریون اُسوقت تک دنیا مین زندہ رہے تہے کیونکہ اس پیشین گوئی
مندرجہ ۱۶ باب ۲۸ کے پورے ہونے کا زمانہ اکثر علماء عیسائی یروسلم کے
غارت کا وقت سمجہتے ہین بشرطیکہ یہ بات صحیح ہو دیکہو رومن تفسیر متی ۱۶ باب
۲۸ صفحہ ۱۳۱ اس لڑائی کے وقت عیسائی جماعت کے سب لوگ یروسلم سے
باہر چلے گئے تہے اس سبب سے اس آفت مین نہین پہنسے صرف یہودیون
ہی پر گزرا جو کچہہ گزرا بلکہ یہہ بربادی عین مقصود عیسائیونکا سمجہی جاتی ہے کیونکہ
وہ سمجہتے ہین کہ یہ آفت حضرت مسیح ہی کی بربا کی ہوئی تہی یعنے اُس رومی فوجکا
آنا درحقیقت حضرت مسیح کا آنا ہیکل اور یروسلم غارت کرنیکے لئے تہا دیکہو
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۲ اور تفسیر انگریزی اسکاٹ صاحب لوقا
۱۲ باب ۴۲ پر اور رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۹۱ متی ۲۴ باب ۲۹ ـــ
۳۱ پر کیونکہ اس پیشین گوئی کے پوری ہونیکی جو لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے
یہی دلیل عیسائیونمین سمجہی جاتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہانتک
بے ادبی ہیکل کی نسبت جائز نہ کہی کہ صراف اور کبوتر فروش ہیکل کے
احاطہ مین بیٹہین (متی ۲۱ باب ۱۰ ـــ ۱۳) پہر آپ کیونکر اُسکا ڈہا دینا گوارا کیا
ہوگا یہ سمجہکر کہ تو جو تون سے نفرت رکہتا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہے اور یہونکا

رومیونکو باب ۲۳ - اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ ہیکل کی بربادی مین
مقصود عیسایئونکا ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲ سے جو مین لکھتا ہون معلوم
ہوجائیگا قولہ یہ اُس عزت دار شہر کا انجام ہوا جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی
عظمت جاتی رہی ہے تو بہی بیت المقدس کہتے ہین اور اُسکے غارت ہونیسے
یہودیونکی حکومت دنیا سے اُٹھہ گئی خدا نے بیشک اُسکے غارت ہونے کے
سبب سے عیسائی مذہب پہیلانیکا سامان کیا اس سے یہ بات سبہون پر
ظاہر ہے کہ اگرچہ عیسائی مذہب یہودیونکے مذہب سے نکلا تو بہی وہ یہودی
مذہب سے جُدا ہے اور لوگ جو پیشتر یہودی رسومات ملاتیے کرشٹیانون پر
کچہہ نامناسب الزام لگاتے تہے تو الگ ہوجاتیے پہر ایسا نہین کرتے تہے اور
جو روک کرشٹیانون کے روحانی مذہب ظاہر ہونے مین یہودیونکے رسومات
کا لحاظ رکہنے اور اُنہین ماننے سے تہی اُٹھہ گئی تب اُسوقت سے عیسائیونکو
اپنے مذہب کے بابمین زیادہ قوت اور موقع ملا انتہی

اس مورخ ہندی تواریخ کلیسیا نے جو لکہا ہے کہ عیسائی مذہب یہودی مذہب
سے جُدا ہے یہ شاید صحیح ہو مسیح نے فرمایا (متی ۲۳ باب ۲ و ۳) کہ فقیہ اور
فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹہے ہین اسلئے جو کچہہ وہ تمہین ماننے کو کہین مانو
اور عمل مین لاؤ لیکن اُنکے سے کام نکرو کیونکہ وے کہتے ہین پر کرتے نہین انتہیٰ
یعنے جو کچہہ احکام شریعت تمہین سکہائین اُسپر عمل کرو لیکن جسطرح وہ اورونکو
سکہلاتے اور آپ عمل نہین کرتے تم ایسا نکرو اس مقام سے صاف ظاہر
ہے کہ توریت سوا ہیکل کے اور ہرگز کسی کے پاس نرہی تہی ابدا انبیا کی

اور کتابین بہی اسیری بابل اور ہنگامہ اینٹوکس وغیرہ مین اکثر برباد ہوچکی
تہین تب حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ جو کچہہ فقیہ اور فریسی تمہین سکہاتے ہین اسپر عمل
کرو اور نہین تو یون فرماتے کہ فقیہون اور فریسیون سے کچہہ کام نرکہو بلکہ توریت
مین جو لکہا ہے اسپر عمل کرو اور چونکہ توریت وغیرہ ہیکل کے ساتہ برباد
ہوچکی تہی اسی سبب سے حضرت متی وغیرہ کی انجیل مین نسب نامہ اور
بعض اور مقامونمین غلطی واقع ہوئی چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ مین لکہا ہے کہ
مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہیٰ اور متی نے یہ خدا کیطرف سے حضرت
مسیحؑ کی بابت پیشین گوئی بیان کی مگر ہوسیاہ ۱۱ باب ۱ مین یہ مضمون بنی اسرائیل
کی مصر سے نکلنے کی خبر دیتا ہے متی نے زبردستی اُسے مسیحؑ کی بابت پیشین گوئی
ٹہرایا کیونکہ وہین دوسری آیت مین یعنے ہوسیاہ ۱۱ باب ۲ مین پہر اسی
بولائے ہوے کی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰؑ کی بابت یہ پیشین گوئی
ہے تو حضرت عیسیٰؑ کب بُت پرست ہوگئے تہے الغرض اگر متی نے ہوسیاہ
کی کتاب کو دیکہا ہوتا تو ایسا دہوکا کبہی نہ کہاتے صرف پہلی آیت کا مضمون
کسی سے سُنکر اُنہون نے لکہدیا اور اُسکے بعد دوسری آیت کی اُنہین
مطلق خبر نہ تہی تو بہی توریت کے احکام پر عمل کرنے کی اُن سب کو نہایت
ضرورت تہی تب حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ یہودی علماء یعنے فقیہ اور فریسی
جو کچہہ تمہین سکہاتے ہین اُسپر عمل کرو پہر یہ کہ ابتک عیسائی سب توریت وغیرہ
کو جیسے کچہہ کہ آجکل موجود ہے انجیل وغیرہ کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین اور اُنکی
آیتون سے کلیسیا مین وعظ کرتے ہین یہ صریح دلیل ہے کہ عیسائی مذہب ہیں ہوی

مذہب سے جدا نہین ہے

پہر یہ کہ لوقا ۲۴ باب ۲۵ مین مسیح نے اپنے شاگردون سے فرمایا اے نادانون اور نبیونکی ساری باتون کے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور تہا کہ مسیح دکہہ اٹہاے اور اپنے جلال مین داخل ہو اور موسیٰ اور سب نبیونکی وے باتین جو سب کتابونمین اسکے حق مین ہین شروع سے اُنکے لئے بیان کین انتہی اس سے ثابت ہے کہ نبیونکی ساری باتونکا ماننا عیسائیون کو ضرور ہے دوسرے اس سے یہ بہی ثابت ہے کہ کتاب کوئی موجود نہ تہی صرف زبانی باتین بیان کین۔

میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ع دوسرے چہاپ شروع ۲ باب صفحہ ۵۰ مین فاضل جناب نے لکہا ہے کہ اس سبب سے کہ اکثر یہودیون نے یسوع مسیح کو قبول نہین کیا خدا کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد ہیکل اور یروسلم دونون خراب اور یہودی تتر بتر ہوگئے سو اُس وقت سے ابتک پراگندہ ہین انتہی بڑا تعجب ہے کہ عیسائی علماء اپنے مذہب کے کمال روحانی ہونیکا بہی دعوی کرتے یہانتک کہ ظاہری طہارت وغیرہ تک کو بیہودہ اور بیکار جانتے ہین دیکہو میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۱۷۰ اپہر عیسائی مذہب نہ قبول کرنیکے سبب یہودی قوم کو ہر جسمانی سزا ملنے کا کیا سبب ہے اور جسمانی سزا بہی وہ کہ خدا نے آپ گویا یہودی قوم پر جہاد کیا اور تو بہی خدا نے سب یہودیون کو نہ مار پایا کہ ابتک لاکہون یہودی دنیا مین باقی ہین اس سے ظاہر ہے کہ شرعی تکلیفون سے بچنے کے لئے عیسائی مذہب کو روحانی مذہب کہتے ہین

حسن سوم

پھر یہ کہ اگر بے ایمانی کے سبب سے یروسلم مین یہودیون نے یہ سزا پائی تو مسلمان جو سیکڑون برسون سے یروسلم پر متسلط ہین انکی ایمانداری کا نتیجہ ماننا عیسائیونکو اقرار کرنا چاہیے کیونکہ فانڈر صاحب ہی کے قول سے یروسلم مین متسلط رہنا صداقت ایمان پر گویا خدا کیطرف سے مُہر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۰ مین ہے کہ اس واقعہ کے بہت دنون بعد رومیون نے وہان بتخانہ بنایا انتہی

رُکن چہارم

پھر چونسٹھہ برس بعد اس بربادی کے جبکہ آدرین قیصر نے یہودیونکی بغاوت دیکھی تو نہایت غصہ ہوکر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلم مین آنے نپاوے اور کئی ایک رومیونکو بھی وہان بسایا اور ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوائے اور ایک مندر جوپیٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بُت کا جسکا نام ونس (یعنے خوبصورتی کی دیوی) تہا نصب کیا بلکہ شہر کا نام بدلکر ایک اور نام جو اُسکے گھرانےکا تہا یعنے ایلیہ رکہا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ سخت حکم شاہ مذکور نے یہودیونکے واسطے جاری کیا اُسوقت عیسائی اُنسے علاحدہ ٹھہرے کیونکہ اُنکو یروسلم ہی مین رہنے کی اجازت تہی الکتاب کے مقامات المعروف روئن چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۹

رومیونمین دستور تہا کہ جس عمارت کو کہودکر اُسپر ہل چلواتے اُس عمارت کو بے اجازت بادشاہی مجلس کے کوئی پہر تعمیر نہین کروا سکتا تہا از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۸۵ اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۱۷ مین سے پہلے لکھا ہے کہ ترنتیوس رُوفس نے ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایا اور

یہان آدرین قیصرکا نام لکھا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علماء اہلکتاب کو اس بات کے ثبوت
مین شبہ ہے کہ ان دونون رومیون مین سے کون اس امر کا مرتکب ہوا دیکھو
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ اور گمان غالب ہے کہ ان دونون
نے اپنے اپنے وقت مین یروسلم پر اپنا یہ غصہ ظاہر کیا ہو تو عجب نہین

اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سکرٹری صدر بورڈ چھاپہ سکندرہ
اکبرآباد ۱۸۴۹ع صفحہ ۳۰ دفعہ ۷ مین لکھا ہے کہ شہر یروسلم کے دوبارہ غارت
ہونیکے بعد آدریان شہنشاہ روم نے کوہ مقدس پر جسکے اوپر ہیکل یعنے عبادتخانہ
سلیمان کا تھا ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور نام بدلکر ایلیہ قپطلینہ رکھا انتہی
واضح ہو کہ حضرت عیسیٰؑ کے صعود کے بعد پہلی کلیسیا یعنے عیسائی جماعت جو
دنیا مین قایم ہوئی وہ یروسلم کی کلیسیا تھی اس کلیسیا کی ابتدا مین یروسلم
اور ہیکل دونون آباد تھے اور عیسائی جماعت کے لوگ وہان رہکر سب بنی
یہودیون کے دستورات یعنے ختنہ کرنا اور کوئی حرام گوشت نکھانا وغیرہ بخوبی
بجالاتے تھے اعمال ۱۵ باب ۱ - ۵ و ۲۱ باب ۲۳ - ۲۶ - اور قریب ڈیڑہ سو
برس تک یہ سب دستور عیسائیون مین جاری رہے اسی باعث سے یروسلم
کی کلیسیا کے اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ ہین۔

اردو تواریخ کلیسیا چھاپہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۴۳ مین ہے کہ پطرس اور یعقوب اور یوحنا
ختنہ کے حامی بنے رہے انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۴۲ مین ہے کہ یہودی
طریقے اور موسوی رسومات کی پابندی مسیحی کلیسیا مین عرصہ تک جاری رہے
انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۶۶ مین ہے کہ جو حکم حواری اور بزرگ یروسلم

مین جاری کرتے تہے اُسکی اطاعت دور دور تک نو مسیحی کرتے تہے انتہی
چونکہ اسقدر مدت تک ختنہ کا دستور یروسلم کی کلیسیا مین جاری رہا تو اس
سے وہ بات غلط ہوگئی جو اعمال ۱۵ باب ۲۰ مین سب موسوی دستورات موقوف
کرکے صرف گلا گہوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت حکم دیا گیا
تہا کیونکہ اگر اُسوقت وہ دستورات کہ جنمین ختنہ بہی ہے موقوف ہوگئے ہوتے
تو اُسکے بعد مدت مدید تک ختنہ کیون جاری رہتا اور غالباً اگر آدرین قیصر
کا خوف ہوتا تو اُسوقت سے شاید ابتک بہی وہی سب موسوی دستورات
کلیسیاؤنمین جاری رہتے لیکن جب آدرین قیصر نے یہودیون سے سخت
ناراض ہوکر یہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مارڈالا جائیگا تب فلسطین
یعنے یہودیہ کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیونکے
ساتہ غضب سلطانی مین گرفتار ہون جان و مال کے خوف سے رسومات
موسوی کو بالکل ترک کردیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر غیر قومونکی
جماعت مین شامل ہوگئے یعنے نامختونونکا سا سب طور و طریق اختیار کرلیا
اور اسی سبب سے آدرین قیصر نے راضی ہوکر اُنہین یروسلم ہی مین رہنے
دیا صرف یہودیون اور مختون عیسائیون کو یروسلم سے نکالا اس کلیسیا مین
یہ مارقس نام ایک غیر یہودی اسقوف تہا اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ
۱۸۷۰ع صفحہ ۷۶ اسکے سوا اعمال ۱۵ باب ۲۲ و ۲۳ مین جو لکہا ہے کہ
رسولون اور بزرگونکی طرفسے انطاکیہ کی کلیسیا کو سب موسوی دستورات
ترک کرکے صرف گلا گہوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت

لکھکر بہیجا گیا تہا وہ خط بہی مجموعۂ اناجیل مین موجود نہین ہے اسواسطے اُس
حکم کا بہت اعتبار نہین پایا جاتا مگر پلوس کے خطوط مین جو بزعم علماء عیسائی
سنہ ۵۰ء اور ۶۰ء عیسوی کے درمیان مین لکہے گئے اُنمین ختنہ کو صرف ختنہ اور نامختونی
برابر بلکہ ختنہ کو بیضرورت لکہا ہے معلوم نہین کہ اُس مدت تک جبتک کہ ختنہ
کا دستور کلیسیاء یروسلم مین جاری رہا یہ خطوط کہان چہپے رہے جو نامختونی
کی تعلیم کلیسیا مین نہین جاری ہونے پائی اور اسقدر مدت کے بعد یہ سب
خطوط کہان سے نکل آئے جو آدرین قیصر کے ظلم کیوقت نامختونی کی تعلیم
سکہاتے ہوے کام آگئے گویا آدرین بُت پرست کا حکم عیسائی سمجہ کی بموجب
الہام و وحی کے موافق تہا کہ پلوس رسول کی تعلیم کے مطابق نکلا اور
خوبی یہ کہ پلوس مقدس نے اپنے خطو مین ختنہ کو بیکار لکہا ہے اور آپ ہی
دربہ اور لُسطرہ مین طمطاوس کا ختنہ کیا تہا (اعمال ۱۶ باب ۱-۳)
نور افشان مطبوعہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۹۵ مین پادری ویری صاحب
لکہتے ہین کہ ختنہ کا عہد ابراہیم اور اُسکی نسل کے ساتہہ مخصوص و متعلق تہا
نہ عوام خلایق سے اور نہ شرط نجات محض نشان ابراہیمی ہونے کا مقرر
ہوا تہا۔ کتاب اعمال الرسل مین صرف غیر قومونکی نسبت ممنوع مرقوم
ہوا نہ کہ نسبت یہود کے اکثر یہودی عیسائی ابہی تک اپنے درمیان اُس
عہد کی رعایت کرتے اور رسم ختنہ کو جاری رکہتے ہین اُنکے حقمین انجیل
مین ممانعت کہین نہین آئی انتہی پیدایش ۱۷ باب ۱۲ و ۱۳ مین جہان
لکہا ہے کہ کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خرید ا ہو جو تیری نسل کا نہین ضرور

ظاہر ہے کہ نسل ابراہیم کے ساتھ یہ عہد مخصوص تھا بلکہ ہر شخص پر جو خدا پرستوں میں
شامل ہوتا ختنہ واجب تھا اور نصاریٰ کوپٹ (یعنے قبطی) میں ٹھیک سنت (یعنے
ختنہ) کرنیکا جاری ہے انتہیٰ (از سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ع صفحہ ۲۱۴ سطر ۶
ترجمہ تھمبر) بلکہ قدامت اس رسم کی بھی ابراہیم سے پہلے ممالک مصر و حبیبنیا
اتھوپیا اور اور وہین جہان کہ مذہب یہودیونکا شایع نہ تھا پرانے پرانے
مصنفین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے انتہیٰ (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ تھمبر
صفحہ ۲۱۳ و ۲۱۴) پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ مین لکہا ہے قولہ بلکہ زنان
حالمین بیچ ولایت مصر کے سنت مسلمانونکی عورتونکے بطریق معالجہ کے
ہوتی ہے۔ اغلب ہے کہ ابتدا مین موافق اُس رسم کے جاری ہوئی اتھی
یعنے یہ عورتونکا ختنہ اسلامی شریعت سے نہین کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اور
سب ملکونمین اسکا رواج ہونا خطا سمجہا جاتا اس سے ظاہر ہے کہ مصر مین
عورتونکا ختنہ از روے شریعت اسلام نہین بلکہ قدیم دستور ملک سے ہے
دوسرے یہ کہ یہ ختنہ جو سُنت حضرت ابراہیم کی ہے تو یہودیونمین بھی
عورتونکے ختنے کا رواج نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ سے
یہ رسم مصر مین رایج نہین بلکہ اُس ملک کے قدیم دستور سے ہے دیکھو
پیدایش ۱۷ باب ۱۰-۱۴
پس یہ عجیب طور مضبوط ایمان کا ہے کہ پلوس نے تو کہا ہی تھا کہ مین ہر طرح
لوگونمین انہین سا بنگیا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰-۲۲) مگر اور سب عیسائی
جماعت بھی ہمیشہ ایسے ہی چالاک رہے چنانچہ مسیحؑ کی گرفتاری کے وقت

ختنہ زنان

سب ساتھی بھاگ گئے اور ایک یعنے پطرس حواری جو پیچھے پیچھے گئے اُنکا
حال اُن بھاگے ہوؤن سے زیادہ خراب ہوا کہ تین بار اپنے خداوند کا
انکار کرنے بلکہ ایکبار اپنے خداوند کو بُرا بھی کہنے پڑا (متی ۲۶ باب ۶۹ ـ
۷۵) اور جب رومی فوجکی یروسلم پر آنے کی خبر سُنی تب سب عیسائی
یروسلم سے بھاگ گئے اور جب آدرین قیصر نے یہودیون کو ستایا تب اپنے
سارے طور و طریق مذہبی سے بھی دست بردار ہو گئے تاکہ یہودیون سے
مشابہت نرہے یعنے نہ اپنے خداوند کا اُسکے گرفتار ہونے کے وقت ساتھ
دیا اور نہ اپنے خداوند کے گھر کا اُسکی بربادی کے وقت ساتھ دیا کہ پہلے
سے بھاگ گئے اور نہ اپنے خداوند کے دستورات کی حفاظت کی کہ خطرہ
کیوقت بالکل اُنسے دست بردار ہو گئے چنانچہ اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ
ولیم میور صاحب مین لکھا ہے (صفحہ ۸ باب ۱ دفعہ ۱۳) مسیح کے حواریون
اور شاگردون نے ابتک اُسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہین
سمجھا تھا اور اُنکا شکست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی اُمید
مین لگا تھا اُسکے گرفتار ہوتے ہی وے سب بھاگ گئے اور پطرس نے جو
عدالت مین گیا وہان اپنے خداوند کا انکار کیا پھر مسیح کی مصلوبی کے بعد
سب بالکل مایوس اور نا اُمید ہو گئے وہ عمدہ اور عجیب بات جسے عیسیٰ
نے برابر سکھایا تھا ہنوز اُنہون نے نہین سمجھی تھی کہ اُسکا مرنا دنیا کی زندگی
اور نجات ہوگی انتہی گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۸
مین لکھتے ہین کہ ....

باوجودیکہ محمدؐ اور عیسیٰ کی ابتدائی تاریخون مین ایسے حالات ہین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے اول بارہ مرید ونکو ناتربیت یافتہ اور کمرتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمدؐ کے اول مریدونکے کہ بجز آپ کے غلام کے سب لوگ بڑے ذی عزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے ہوئے تو اُس عہد مین جو کچھ اُنہون نے اعمال کئے اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ اُنمین اول درجہ کی لیاقتین تھین اور غالباً ایسے تھے کہ آسانی سے نہین کہا جا سکتا حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۳ دفعہ ۱۸ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء پھر گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۵ مین لکھتے ہین کہ ....

ساتوین صدی مین عیسائی مصنف بکثرت تھے یہ نہایت عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ اُنمین کسیکو یہ جرات نہ کی کہ آپکے یا آپکے خلفاء اوّلین کی حیات مین عرب کے پیغمبر کی مسائل کے رد کرنے پر قلم اٹھاتے اور مجکو یقین ہے کہ ساتوین صدی کی کوئی کتاب مسائل دین محمدی کے رد مین نہین ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۷۶ دفعہ ۱۲۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

تعجب کہ حضرات حواریونکے عہد ہی مین جعلی انجیلین تصنیف ہونا شروع ہو گئی تھین جیسا کہ دیباچہ انجیل لوقا اور گلتیونکی ۱ باب ۶ مین ہے پھر وہی صاحب فرماتے ہین کہ عیسائی اسکو یاد رکھین تو اچھا ہو کہ محمدؐ کے

محمد اور عیسی

[illegible] چہارم

مسایل نے وہ درجہ نشاء دینی کا آپکے پیروؤن مین پیدا کیا جسکو عیسیٰ کی ابتدائی پیروؤن مین
تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپکا مذہب اس تیزی کے ساتھہ پہیلا جسکی نظیر
دین عیسویین مین نہین چنانچہ نصف صدی سے کم مین اسلام بہت سے عالیشان
اور سر سبز سلطنتون پر غالب آگیا۔ جب عیسیٰ کو صلیب پر لیگئے تو اُنکے پیرو
بہاگ گئے ۔ برعکس اسکے محمدؐ کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور
آپکے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین ڈالکر کل دشمنون پر آپکو غالب کیا (از
حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۷ دفعہ ۱۲۳ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ
فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)

لیکن اہل اسلام مین تو حضرات حواریون کے مراتب انبیاء مرسل کی برابر جانتے
ہین دیکھو سورہ یٰس رکوع ۲ اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوہما فعززنا
بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے اُسکے حاشیہ مین لکہا ہے
کہ یہ شہر انطاکیہ تہا حضرت عیسیٰؑ کے دو یار وہان پہنچے شہر والون نے نہ مانا مگر
ایک شخص وہان سچے دل سے ایمان لایا پہر تیسرے یار بہی پہنچے ۔ آگے نقل کرتے
ہین کہ قوم نے اُس شخص کو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جیتا
اُٹہا لیا انتہی اور تفسیر حسینی مین انکے یہ نام لکہے ہین شمعون (یعنے پطرس
یحیٰ (یعنے یوحنا) توما (یعنے تہوما) انتہی دیکہو متی ۱۰ باب ۲ و ۳ ۔ اور سورۃ الصف
رکوع ۲ مین بہی حضرات حواریون کی توصیف مرقوم ہے کہ قال الحواریون
نحن انصار اللہ تفسیر حسینی مین لکہا ہے گفتند حواریون کہ مائیم ناصران
دین خدا و فی الواقع نصرت کردند دین عیسیٰؑ را انتہی

پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب مین لکھا ہے (صفحہ ۸۱ باب ۲ دفعہ ۵ مطبوعہ سکندرہ اکبر آباد ۱۸۴۸ء) جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت سیحی یروسلم مین پھر آے اسواسطے کہ اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہے تو بھی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تھے انتہی

اب دیکھیے کہ اسکے برخلاف ہندی مورخ تواریخ کلیسیا لکھتا ہے کہ جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اسکی عظمت جاتی رہی تو بھی بیت المقدس کہتے ہین انتہی اور اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سے ظاہر ہے کہ مسیحی لوگ یروسلم کو اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہی تو بھی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تھے انتہی اور فی الحقیقت تمام دنیا کے عیسائی اور یہودی ابتک ایسا ہی جانتے ہین سوا بعض کے جیسے کہ مورخ ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء

رومن تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزا پور ۱۸۵۶ء جلد ۲ صفحہ ۳۲ مین لکھا ہے کہ ستر برس تک دو ہی اسقوف اس کلیسیا (یروسلم) مین تھے (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۶۵ مین ان دونون اسقوفون کے نام یعقوب اور شمعون لکھے ہین) اُسکے بعد بچاس برس کے عرصہ مین تیرہ اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ رہے اور یہ خطاب ختنہ کی یہودی رسم اُنکی جماعتون مین جاری رہنے سے تھا یہوداہ جو انمین پچھلا تھا نہایت عجیب ساتھ برکوکبا کے فتنہ مین مارا گیا اسوقت یہودیونکے تمردی اور بلوے سے باز نرہنے کے سبب آدریان شہنشاہ کے عہد مین یروسلم دوبارہ غارت کیا گیا اور اسقوف ختنہ کا سلسلہ تبھی سے منقطع ہوا انتہی مگر بعض عیسائیون نے اپنے قدیم دستورات مذ

ف
رومن تواریخ کلیسیا مطبوعہ مشن پریس ... صاحب ... جلد ۲ صفحہ ۳۲

فصل چہارم

کو چہوڑا اور رسومات موسوی ختنہ وغیرہ کو ادا کرتے رہے اور صوبہ پریا مین اپنی
جماعتین قایم کین تہین یہی عیسائی جماعتین ابیونی فرقہ کہلاتین (رومن
تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷) کیونکہ جب ہیرودیس مرگیا اسکے تین بیٹے تہے اسکی بادشاہت
تین حصے مین تقسیم ہوگئی یعنے ریاست یہودیہ اور ادومیہ اور سامریہ ارکلاوس
کے ورثہ مین آئی اور بیت عینا اور تراخونتس وغیرہ فیلپوس کے اور گلیتیہ اور
پریا انطپاس کے یہ سب بیٹے عرف مین ہیرودیس کہلاتے تہے اور یہی ہیرودیس
ہین جنکا ذکر اکثر انجیل مین اور رسولونکے اعمال مین مندرج ہے (از رومن تفسیر
اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹) یہ ارکلاوس ہی (جو یہودیہ کا حاکم تہا) اپنے باپ کی
مانند ظالم تہا چنانچہ عید فصح کے دن ایکدفعہ اُسنے تین ہزار آدمیونکو قتل کیا تہا
جب نو برس حکومت کرچکا اگستس شاہنشاہ نے اُسے ان بدذاتیونکے سبب
ملک یہودیہ سے خارج کیا اور ملک گال کو جو بالفعل فرانس کہلاتا ہے بہیجا
وہ اُسی ملک مین مرگیا (رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۰) اور یہودیہ روم
کا ایک صوبہ ہوگیا تہا۔

اسی ابیونی فرقہ کا عقیدہ یہ تہا کہ مسیح کو محض آدمی جانتے تہے (از رومن تواریخ
کلیسیا صفحہ ۹۷) اور اسی ابیونی فرقے کے لوگ صرف متی کی انجیل کو قبول
کرتے تہے (ایضاً رومن تواریخ صفحہ ۹۷) یعنے عبرانی انجیل متی کو وہ مانتے تہے
(دیکہو موشیم کی تاریخ جلد ا مطبوعہ سنہ ۱۸۳۲ع) اور نسب نامہ اُس انجیل مین نہ تہا
اور یہی ابیونی فرقہ پلوس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور پلوس کو توریت سے پہرا
ہوا کہتا تہا (از تفسیر لارڈنر مطبوعہ سنہ ۱۸۲۷ع جلد ۸ صفحہ ۳۸۳) اسکی وجہ یہ ہے کہ

کہ ابیونی فرقہ کے لوگ شریعت موسوی پر عمل کرتے تہے اور پلوس کے خطون مین
ختنہ وغیرہ سب موسوی دستورات پر عمل کرنیکی ممانعت ہے دیکہو گلتیونکا ۳ باب ۲ و ۳
و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۹ وغیرہ واضح ہو کہ انجیل مین جو خط یہوداہ حواری کے نام سے
کہلاتا ہے وہ قدیم زمانہ مین اسی یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کا سمجہا جاتا تہا (دیکہو
تواریخ بیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ع) اس یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کے مارے جانیکا حال
اسطرح رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۶ مین لکہاہے کہ ملک یہودیہ مین ایک شخص برکوکب
نامی نے اپکو مسیح ظاہر کیا اور اکثر یہودیون نے اُسکو قبول کرلیا اور وے روم کی
سلطنت سے باغی ہو کر چاہتے تہے کہ عیسائی بہی اُنکے شامل ہو جائین مگر انہون
نے انکار کیا تب جسقدر عیسائی گرفتار ہوسکے برکوکب نے سخت عقوبت کر کے سبکو
قتل کروایا بعد اُسکے روم کی فوج نے اُسکو مغلوب کر کے مار ڈالا اور یہودیون مین
سے بہت کو مارا اور اس دہوکہ سے کہ عیسائی بہی یہودی ہین اُنمین سے بہی اکثرونکو
مارا انتہی اُسیوقت سے عیسائیون نے یہودیون سے مشابہ نہونے کیواسطے ختنہ
وغیرہ یہودی دستورات کو ترک کردیا پہر ولیم میور صاحب کی اُسی اردو
تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰ دفعہ ۲۳ مین لکہاہے ایشیاے کوچک یعنی مشرق کے مسیحی
عشاء ربانی کیواسطے عید فصح کو وقت مقرری یہودیونکے یعنے اُنکے پہلے مہینے کی
چودہوین دنکو مانتے تہے اور تین روز بعد بلا لحاظ دنکے مسیح کے پہر جی اُٹہنے کی
عید کی تعظیم کیا کرتے تہے برعکس اسکے مغرب کی جماعتین جی اُٹہنے کی عید
ہمیشہ اتوار اور اُس سے دو دن پیشتر یعنے جمعہ کو فصح مسیحی مقرر کرتے تہے الغرض
پچہم کے مسیحی قید جمعہ اور اتوار اور پورب والے بلا تعین دنکے یہودی مہینے کی

تاریخ مانتے تھے انتہی اس سے ثابت ہے کہ نہ صرف یروسلم کی کلیسیا بلکہ اُسکے بعد
بھی سیکڑون برسون تک اُن تمام دُور دُور ملکونکے عیسائیونمین شریعت موسوی
کے دستورات مانے جاتے تھے مگر اب کسی پراٹسٹنٹ عیسائی کو عید فصح مانتے نہین
دیکھا اور ختنہ وغیرہ کا تو نام بھی نہین ہے پس یروسلم کی بربادی اگرچہ اُس پہلی
جماعت عیسائی یعنے کلیسا یروسلم کا کہ جسمین یہودی دستورات سب جاری تھے
خوشی اور فلاح مذہب کا باعث نہوئی ہو مگر اس زمانہ کے عیسائیونکی کہ جو سب
شرعی تکلیفات سے اپنکو آزاد جانتے ہین البتہ خوشی کا باعث ہوئی لیکن لوقا ۱۳
باب ۱-۵ مین ایکدفعہ کا ذکر لکھا ہے اُسوقت بعضے حاضر تھے جو اُسے (یعنے مسیح کو)
ان گلیلیونکی خبر دیتے تھے جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتھہ ملایا تھا
(یعنے قربانی گزرانتے وقت ہیکل مین اُنہین قتل کیا تھا) یسوع نے اُنہین جواب دیا
کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ گلیلی سب گلیلیون سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا دُکھہ پایا مین تمسے
کہتا ہون نہین پر اگر تم توبہ نکرو سب اسیطرح ہلاک ہوگے یا وے اٹھارہ جنپر
سلوام مین بُرج گرا اور دب مرے کیا سمجھتے ہو کہ وے یروسلم کے سب بسنے والونسے
زیادہ گنہگار تھے مین تمسے کہتا ہون نہین پر اگر توبہ نکرو تم سب اسیطرح ہلاک
ہوگے انتہی پس اے آدمی کوئی کیون نہو جو الزام لگاتا ہے تجھکو کچھہ عذر نہین کیونکہ
جس بات مین تو دوسرے کو الزام لگاتا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے (رومیونکا ۲ باب ۱)
پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مین لکھا ہے (صفحہ ۳۰ دفعہ ۸) الغرض یروسلم اور ملک
یہودیہ کی کلیسیا کی اتنی ہی خبر معلوم ہوئی لیکن اس خبر سے جو فی الحقیقت بہت
کم اور ناتمام ہے اسقدر دریافت ہوا کہ یہودیونمین عیسوی مذہب نے بتدریج و

وآہستگی رواج پایا اور آخر کو کم پہیلا یہہ بات جستن شہید کے بیان سے جو یہودیہ کے
قرب وجوار ملک سامریہ کا ساکن اور مسیح کے بعد دوسری صدی مین عیسائی ہوا
تہا زیادہ تر ثبوت پاتی ہے اور وہ اُس نواح مین اور اُس زمانہ کی بابت گواہ
معتبر اور شاہد عادل ہے اُسکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیہ اور سامریہ کے
علاقہ مین بہ نسبت اور قوم اور ملکون کے عیسائی تعداد مین تہوڑے اور ایمان مین
کم مستحکم اور مضبوط تہے انتہی اور اسیطرح دوسری اور تواریخ کلیسیا مطبوعہ ... صفحہ ۶۷
اس بیان سے کئی باتین ثابت ہوتی ہین (۱) یروسلم کی کلیسیا کے دستورات
سے جو حواریون کے زمانہ مین جاری تہے اس زمانہ کے عیسائیونکو بخوبی اطلاع نہین ہے
اور یہہ جو کچہہ کہ بعض دستورات یہودی جیسے کہ ختنہ وغیرہ کا اُن عیسائیون مین رائج
رہنا لکہا ہے بہت کم بیان ہے غالباً اُنکے عقاید بہی اس زمانہ کے عیسائیون سے
مختلف تہے کہ جنکی ان تک خبر نہین پہنچی (۲) یہودیون نے اُس زمانہ کے بعد
جو جو عقاید کہ عیسائیون مین رائج ہوئے اُنہین منظور نہین کیا اور نہ آپ اُس مذہب
مین شامل ہوے چنانچہ یہہ بات اُس قول سے جو لکہا ہے کہ آخر کو کم پہیلا ظاہر
ہے (۳) یہہ جو لکہا ہے کہ ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط تہے اس سے ثابت ہے
کہ یروسلم کی کلیسیا کے عیسائی اس زمانہ کے عیسائیون کا سا عقیدہ نہین رکہتے
تہے شاید حضرت عیسیٰ کی نسبت اُنکا عقیدہ یہی نہ تہا جو اس زمانہ مین عیسائیون کا
عقیدہ ہے تب ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط سمجہے گئے۔

پس شہر یروسلم ایلیہ نام سے قسطنطین کے عہد تک نامزد رہا یعنے سنہ ۳۰۶ مین جو تخت نشین ہوا تک
اُس زمانہ مین والدہ قسطنطین ہیلینہ نامی نے جو مشہور مسیحی تہی قبل سنہ ۳۲۶ عیسوی

اصل چہارم

مسیحی کے ملک یہودیہ اور یروشلم مین بہی کئی ایک گرجے تعمیر کئے انتہی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹) اسوقت سے عیسائی حکومت یروشلم مین قایم ہوئی کیونکہ قسطنطین شاہنشاہ روم عیسائی ہوگیا تہا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۹) اسکا حال عیسائی علما کی معتبر کتابون مین اس طرحپر ہے کہ جب قسطنطین بادشاہ نے اپنے خسر کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچھ گہبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اسکے رسمی کاہن نے اسکا قصور معاف نکیا تب لاچار ہوکر اُس نے عیسائی پادریون کو بلوایا انہون نے کہا کہ اگر آپ عیسائی ہوجائین توہم ابہی آپکا قصور معاف کئے دیتے ہین (یہہ دستور گناہ بخشنے کا یوحنا ۲۰ باب ۲۳ کے بموجب رومی کلیسیا مین سیکڑون برسون سے جاری ہے) یہہ سنکر قسطنطین عیسائی ہوگیا اور عجب طرحکا عیسائی ہوا کہ پہلے ہی اُس نے اُس کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف کرنیسے انکار کیا تہا مرواڈالا پہر اپنی بی بی فاستہ اور اپنے بیٹے کرسپوس کو اور دونون بہنوئیون اور چہوٹے بہانجے اور بہتیرے دوست آشناؤنکو قتل کیا (اف ہالکس صاحب کا دورات کا مباحثہ اور تذکرۃ الکاملین مصنفہ نامور ریاضی دان عیسائی بابو رامچندر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۳۲-۳۴ بابو رامچندر صاحب عیسائی تذکرۃ الکاملین کے صفحہ ۳۳ مین یہہ بہی لکہتے ہین کہ قسطنطین سنے اپنے سالے کو اور اپنے داماد وسی نس کو گرفتار کرکے مرواڈالا انتہی یہہ وہی کانسٹن ٹین یعنے قسطنطین ہے جسنے شہر قسطنطنیہ کی نیاد ڈالی اور آباد کیا اور دار الخلافت ملک روم کا شہر روم قدیم سے اُٹہا کر شہر قسطنطنیہ مین مقرر کیا (از تذکرۃ الکاملین مصنفہ بابو رامچندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۳۱

(۳۲۲) مجلس نیس اسی نے جمع کی تہی تاکہ اریوس کی تعلیم کا جو مسیحؑ کی الوہیت
سے انکار رکہتا تہا فیصلہ کیا جاے کیونکہ اریوس نے مسئلہ انکار الوہیت مسیحؑ کو
دونون یوسی بیوسون اور اور علماء کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا تہا
اور اتہانیسیس اسکا مقابل ہوا تہا تب قسطنطین نے یہ مجلس جمع کی چنانچہ اسی مجلس
مین ۳ بشپون اور بہتیرے پادریون نے بہی تثلیث سے انکار کیا اور بعضے لوگ تثلیث
کے تو قایل ہوے مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل کرتے تہے اس
سبب سے ان لوگونکا نام مریانائٹ رکہا گیا تہا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ
حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اسکا مال ضبط ہوکر جلاوطن کیا جایگا تب
اکثرون نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کردئے سو اسوقت
سے تثلیث قایم ہوئی اور اتہانیسیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا (سیل صاحب)
مگر اریوس کے مرنیکے بعد تک اس تعلیم کے مباحثہ کا آخر نہوا چنانچہ شاہنشاہ
کانستن تیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسین سنہ ۳۵۳ع و ۳۵۵ع کو
آرلس اور میلن شہرونمین جمع ہوئین انمین سے اکثر لوگ اس تعلیم کو قبول
کرتے تہے - اسی دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستاے گئے بلکہ جان سے
مارے گئے اور بڑی خونریزی کی لڑائیان ہوئین اریوس کی تعلیم اسکے پیچہے بہی
سو برس تک برگنڈی ونڈل وغیرہ کی لوگونمین جاری ہوئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۹)
اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۱۴۴ مین لکہتے
ہین کہ اس مجلس نے پہلے پہل سنہ ۳۲۴ع مین حضرت مسیحؑ کی خدائیکا مسئلہ نکالا ہی
اور اسی بادشاہ کے عہد مین یوسی بیوس اور مقلبین کی معرفت مسیحؑ کی

پیدایش کے سنہ ابتدائی عالم سے ۳۹۹۹ قرار دئے گئے انتہی از کتاب انگریزی
جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۴۴) اور چونکہ سنہ عیسوی چار ہزار چار پیدایش
عالم سے شروع ہوتی ہیں دیکھو حاشیہ متی ۲ باب انجیل مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع و
حاشیہ کتاب پیدایش ۱ باب مطبوعہ ایضاً اس حساب سے سنہ عیسوی حضرت
عیسیٰؑ کی پیدایش سے چار برس بعد شروع کئے گئے ہیں تو عمر حضرت عیسیٰ کی
۳۷ برس قرار پاتی ہے حالانکہ سب عیسائی علماء کا اتفاق اسی پر ہے کہ حضرت
عیسیٰؑ کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تھی اسکی تشریح میں پادری نکلس صاحب مشنری
لکھنؤ اپنی کتاب موسوم بہ اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ باہتمام
پادری مسور صاحب سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۱۰۱ میں جان ڈیون پورٹ صاحب کا قول
اول لکھکر اُسکا جواب لکھتے ہیں چنانچہ قول ابتدا سنہ چھ سو عیسوی تک سال
ولادت خداوند یسوع معلوم نتھا کہ تعین تاریخ واقعات میں بکار آمد ہوتا یہاں تک
کہ اکزی گس دونیسی وس ایک رئیس رومی نے سال عیسوی کو رواج دیا
(جواب) انجیل لوقا ۳ باب ۱ سے خداوند مسیح کی ولادت کا سال صاف معلوم
ہوتا ہے یعنے قیصر طبریوس نامی بادشاہ روم کی سلطنت کے پندرہویں برس
میں یوحنا اصطباغی نبوت کرنے لگا اور خداوند مسیح چھ مہینے بعد اسی خدمتگذاری
میں داخل ہوا بموجب اسی باب کے ۲۳ آیت کے وہ تیس ۳۰ برس کا تھا پادری
موصوف کا کام یہہ تہا کہ اُسنے اپنے دنوں میں رومیوں کی تواریخ سے حساب کیا کہ خداوند
مسیحؑ کی ولادت سے اُسوقت تک کتنے سال گزر گئے تا کہ تاریخ سنہ عیسوی مقرر
کریں لاکن چار برس کی غلطی ہوئی کہ فی الحقیقت ٹھیک حساب کے موافق اُنکی

ولادت چار برس پیشتر ہوے پس انجیل مین اسی سال کا صاف بیان ہے اور
جو چار برس کا فرق ہے سو پیچھے حساب کی اصلاح سے ظاہر ہوا انتہی مفتاح التواریخ
کے صفحہ ۴۴ مین ہے تاریخ عیسوی کہ حالا رائج العصر ہست چہار سال و ہفت روز بعد
از ولادت آنحضرت بمہارت آوردہ اند آنحضرت اوندیسی ام سالگی شروع بدعوت
خلق نمود چون ہفت سال بدعوت خلایق پرداخت و از عمرش سی و شش
سال و سہ ماہ گزشت پنطوس پلاطوس بادشاہ یہودیہ او را مصلوب ساخت
و این سانحہ پر الم بروز جمعہ سیوم ماہ اپریل سنہ ۳۳ سی و سہ عیسوی آن روز کہ عید
فصح یہودیان بود بوقوع آمد انتہی
واضح ہو کہ یہ جان ڈیون پورٹ صاحب وہی ہین جنکی کتاب کا ترجمہ دہلی مین
مؤید الاسلام اور لکہنؤ مین مظاہر الحق مطبوع ہوا اور جنکی نسبت پادری عمادالدین صاحب
اپنی کتاب اصلاح سہو کے شروع مین لکہتے ہین کہ جان ڈیون پورٹ صاحب
کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان مین بنام مظاہر الحق ہوا جنکی طرف
حضرت محمد پیغمبر اسلام اور قران کی معذرت ہے یہ تصنیف دونون قوم یعنی عیسائی
اور اہل اسلام کی نظر مین غیر معمول اور تعجب انگیز ہے یعنی مسیحی اپنے مذہب کے
قدر دان ہین اس تصنیف سے واقف ہو کر غم کہاتے اور بیزار ہوتے ہین کہ
ایک انہین سے جنے عیسوی مذہب مین تربیت پائی اور ابتک عیسائی کہلاتا ہے
اسلام اور اسکے بانی کا حافظ اور مددگار ہوا اہل اسلام انکی برابر متعجب ہو کر
اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم حامی اور خیر خواہ سے مسرور ہوتے
یہ سمجہکر کہ تصنیف مذکورہ کے ذریعہ سے انکی ملت کی فضیلت اور رونق آشکار

کشف چہارم

ہوئی مگر راقم بافسوس اعتراف کرتا ہے کہ ان ایام مین فرنگستان کے بہت علما وفضلا صاحب موصوف کیطرح طریق حق سے منحرف ہوے انتہی پس جان ڈیون پورٹ صاحب کے قول اور پادری فلکس صاحب کے جواب سے تعین سنہ عیسوی زمانہ سنہ چہ سو عیسوی سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر قسطنطین اول کیوقت سے ہو تو بہی چوتہی صدی عیسوی مین کچہ کلام نہین ہے اور اُس بادشاہ کا بیٹا کا قسطن ٹین ثانی بہی دیندار اور بُت پرستی سے بیزار تہا اور قسطنطین اول کی والدہ نے جو کہ اسّی برس کی تہی اور عیسائی مذہب مین دیندار مشہور تہے یروشلم کا حج کیا اور وہان جاکر گرجے بنواے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲) اس سے پیشتر سب رومی بادشاہ بُت پرست تہے لیکن جولین قیصر کیوقت مین جو کا نسٹن ٹین ثانی کا جانشین تہا پہر روم مین بُت پرستی کا رواج ہو گیا مگر اسکے بعد عیسائی دین کی بنیاد رومی شاہنشاہو نمین پڑ گئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۹) پہر سنہ ۴۰۰ع کے قریب شمالی اطراف کی کئی وحشی قومین سلطنت روم پر چڑہ کے آ قابض ہوئین یہہ قومین بُت پرست اور نہایت بیعلم اور وحشی تہین اور جہان کہین اُنکا غلبہ ہوا اُنہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون اور علم و دین کے مکتوبون اور نوشتون کو بہسم کر ڈالا (یعنے جلادیا) اس بڑی آفت کے سبب اُن سارے ملکون کے اوپر بے علمی کی راتون رات کی تاریکی کئی زمانہ تک چہائی رہی اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا تبدل ہو گیا اسی زمانہ کے بیچ دین محمدی شروع ہوا انتہی (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۲۹ حصہ ۳ باب ومطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۳۰) سنہ ۳۰۸ع سے سنہ ۳۱۰ع تک الارک نے تین دفعہ

انکی پرچڑہائی کی آخر وہ شہر روم کو قبضے مین لایا اور اُسکے باشندونکو مارا اور مکانونکو
جلا اور مال و اسباب کو لوٹ کے شہر کو ویران کیا مگر مسیحی لوگ اور اُنکے مکانات
اس تباہی سے بچ گئے اتنے مین سُوے وی اور وانڈل اور الانی اور برگنڈی
وغیرہ ایمانی فرقون نے ٹڈّہی کی مانند ملک فرانس پر اوترکے جو کچہہ اُنکے سامنے
پڑا سب چاٹ لیا اُنہون نے رہین[لہ] ندی پرکے اچھے شہرونکو نیست و نابود کر کے
کئی ہزار مسیحیون کو تلوار سے قتل کیا ملک اسپین مین بہی اُنہون نے ویسی ہی
سختی کرکے اسقوفون اور پادریونکو قتل کر عیسائی جماعتونکو پراگندہ کیا اُنکے
جن ملکونکو مغلوب کیا تہا اُنہین چٹھی ڈالکر بانٹ لیا ملک گال سُوے وی اور
وانڈل لوگونکو ملا الانیون نے ملک پُرتگال کو لے لیا اور باقی ایمانی فرقون نے
اسپین کو بسایا ۔ سنہ ۴۵۰ع کے قریب ہُن لوگ بحیرہ آشُف کے اوتر کوہ قاف
پرسے اوتر کے یورپ کے تمام ملکونپر پہیل گئے اُنکا راجہ اٹلاٗ کوتاہ قد اور بدن کا
دُبلا تہا لیکن ایسا بہادر اور ظالم کہ جہان کہین جاتا سب لوگ اُس سے ڈرتے
رہتے اُسنے آپکو خدا کا کوڑا کہا اور جو لوگ خدا سے نہین ڈرتے تہے وہ بہی اُس سے
ڈرے وہ تخمیناً چار لاکہہ سپاہ کی ایک بڑی فوج لیکر چلا تا مارتا ڈینوب ندی کے
کنارے کنارے چلا آیا ۔ اور جہٹ پٹ رومیون اور وسگوتہون کی ملی ہوئی
فوجونکا مقابلہ کرنے کو چلا ۔ سنہ ۴۵۱ع مین ایسی بڑی لڑائیان جنہین ملک کے
ملک آپسمین لڑے واقع ہوئین اُسمین تہیوڈور راجہ خود اور ایک لاکہہ ساٹہہ
ہزار آدمی قتل ہوے اور اٹلا اپنی تمام فوج سمیت ملک کو آگ اور تلوار سے
تباہ کرتا ہوا روم کیطرف بڑہ چلا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳) سنہ ۴۵۲ع

لہ رہین دریا

جز دوم

ہب

مین وانڈل لوگونکے راجہ جنیسرک نے اُس شہر پر چڑہائی کی اور جب کوئی
اُسکا سامہنا کر سکا تب وہ اور اُسکے سنگدل سپاہی چودہ دن تک لوٹ پاٹ
کرتے رہے اُسوقت طرح بطرح کے بیش قیمت چیزین عمدہ کاریگرونکی جو اُس قدیم
دار السلطنت مین تہین خصوصاً کپیٹول نام جوپیٹر دیوتا کا چمکدار مندر جسکی چہت
سونیسے منڈہی ہوئی تہی اور وے پاک برتن جنکو طیطس شہنشاہ یروسلم کی
بڑی ہیکل سے لوٹ لایا تہا وانڈلون نے سب کو توڑ پہوڑ ڈالا یا کرتاگو شہر مین
لیجاکے رکہا۔ اور ۴۱۰ عیسوی مین رومیون نے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ کو چہوڑ
دیا تہا رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۳۱ سے ۱۳۴ تک اُسکا مفصل بیان ہے۔

رُکن پنجم

الغرض جولین قیصر نے یروسلم کیجانب دور بین لگائی یعنے متوجہ ہوا ہندی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۴۷ مین لکہا ہے جولین قیصر نے انجیل لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی اُس
پیشین گوئی کہ جب تک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومون سے روندا جائیگا۔
جہٹلانے کیلئے یروسلم کی ہیکل کو پہر بنوانیکا ارادہ کیا لیکن جسکی (یعنے مسیح کی)
حقارت وہ کیا چاہتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادہ کو باطل کیا
جب مزدور ہیکل کے نیو کو کہودنے لگے تب آگ کے لوؤن نے زمین سے پہوٹ کر
انہین اُس کام سے روکا اور جب اُنہون نے بار بار بیکار مشقتین اُٹہائی تہین
لاچار ہوکر اُس کام سے ہاتہ اُٹہایا انتہی

یہہ ماجرا چوتہی صدی (یعنے ۳۳۶ عیسوی) مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۳۳ مین

گزرا لیکن پہر قریب اسیقدر مدت کے بعد جب حضرت عمر فاروق رضی نے اُسے تعمیر کیا
اور اُسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل یا غلط ہوگئی اور کوئی
آگ کی لو روکنے کو نہ نکلی حضرت یسعیاہ نبی نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی کی
ہے (یسعیاہ ۳۳ باب ۱۴ و ۱۵) صیحون مین گنہگار ترسان ہین خوف نے
ریاکارون کو سراسیمہ کیا ہے کہ کون ہم مین سے اُس مہلک آگ پاس رہے گا اور
کون ہم مین سے ابدی شعلون پاس ٹہریگا وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدہی
باتین کرتا ہے جو اُس سود کو جو جور و جفا سے حاصل ہوتا چیز جانتا ہے جو رشوت
کے علاقہ سے اپنا ہات کہینچتا ہے الخ ازروے جبل چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ع یہان
سود کی بابت جو لکہا ہے کہ جو جور و جفا سے حاصل ہوا الخ اس سے کوئی یہہ
نہ سمجہے کہ غیر جور و جفا کا سود جائز ہوگا بلکہ یہہ ہر طرح کے سود کی صفت ہے کیا کوئی
کہہ سکتا ہے کہ زنا عورت سے زبردستی حرام اور رضامندی سے جائز ہے
اسیطرح سود کا بہی حال ہے خواہ ظلم سے ہو خواہ رضامندی سے بلکہ عہد عتیق
مین تو سود کا لینا اور دینا دونون حرام لکہا ہے دیکہو یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ مین ہے
تو نے سود پر قرض دیا اور نہ قرض لیا تو بہی لوگون مین سے ہر ایک مجہپر لعنت کرتا
ہے اسیطرح خرقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ نحمیاہ ۵ باب ۱۰ خروج ۲۲ باب ۲۵ احبار
۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثنا ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸ اوّل سموئیل
۸ باب ۱۳ اور ہر سود کہ جو جور و جفا سے حاصل ہوتا ابتدا مین رضامندی
سے قرار پا چکتا ہے اگر ایسا نہو تو اُسے سود کیون کہین بلکہ وہ تو لوٹ ہو جائے
پہر یہہ کہ ہر طرح کے سود کا ایکہی نام ہے یعنے جو رضامندی سے حاصل ہوا اُسے

جواب سود

سود کہتے ہین اور جو جور و جفا سے حاصل ہو اُسے بہی سود کہتے ہین پہر یہہ ہے کہ سود کسی طرح کا ہو جب اُسکے ادا کرنے مین انسان مجبور ہوتا ہے بے تامل عدالت سے اُسکا گہر نیلام کرتے یا اُسے قید کرنیکا حکم ہوجاتا ہے پس وہ کونسا سود ہے جو اس صفت سے خالی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ جیولین رومی بادشاہ نے عیسائی دینکا دشمن ہو کر ہیکل کے پہر بنانے اور یہودیون کو وہان بسنے کی ترغیب دینے مین کوشش کی تاکہ جان بوجہ کر اس پیشین گوئی کی حقارت کرے لیکن یہہ بیدینی کی محنت اسکی برباد ہوئی کیونکہ آگ کے شعلون نے زمین سے نکلکر کاریگرون کو ہلاک کردیا تہا اسکے بہت دنون بعد بڑی بڑی کوشش اور بہت خونریز لڑائیان ہوئین (یعنے صلیب کی اور دینکی لڑائی یروسلم پر مسلمانون سے) تاکہ اس پاک شہر کو کافرون (یعنے مسلمانون کے ہاتہہ سے نکالکر عیسائی حکومت قایم کرین لیکن کامیاب نہوے اور مسلمان جو کہ بت پرستون سے کم نہین ہین اُسپر قابض رہے۔ غیر قومونکے زمانہ سے مراد وہ زمانہ کہ جس مین غیر قومونکو یروسلم پر قابض ہونیکی اجازت ملی یعنے جبکہ یہودی عیسائی ہون تب اُنکا زمانہ پورا ہوگا اغلب ہے کہ یہودی بحال ہونگے اپنے ملک مین اور جو انہین روکتے ہین اُنسے بدلہ لیا جائیگا۔ یہہ باتین اُسوقت کی بابت پیشین گوئی کرتی ہین کہ جب عیسائی دین کی دعوت تمام قومون مین شروع ہوجائیگی یا وہ زمانہ مراد ہے جو مقرر ہے کہ غیر قومین یا سب قومین کلیسیا مین شامل ہوجائنگین جب وہ زمانہ قریب آئیگا تب یہودی اس پاک شہر پر قابض

ہونگے یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی ہے کہ ہم اُسے کامل ثبوت عیسائی صداقت
کا کہہ سکتے ہیں الخ

کاش کہ علماء عیسائی دین اسلام کے اصلی حالات سے تہوڑا بہت بہی واقف ہوتے
تو کیا ممکن تہا کہ ایسی واضح دلیلیں اپنی ہی کتابوں سے پاکر پہر نصرانی مذہب
کا نام ہی کبہی زبان پر لاتے. چہ جائے اسکہ اُسی کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے
اُسی ہیکل کی بنیاد پر اب تک ساڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گزرے ہیں کہ حرم شریف
اور مسجد الصخرہ کی بڑی عالیشان عمارت حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رض خلیفہ اسلام
اور صحابی حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی تعمیر کروائی ہوئی موجود
ہے پادری شیرنگ صاحب رسالہ الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ ۲۳ میں لکہتے ہیں کہ
جسوقت عمر رض نے یروسلم کا محاصرہ کرکے اُسے لیلیا اُسوقت عیسائیوں کے بطریک نے
امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے کونسی جگہہ بہتر ہے بطریک موصوف نے سلیمان کی
ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو دکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسطرح مسجد مذکور تعمیر
ہوئی انتہی

یہہ عرض کرنیکا لفظ اس مقام پر پادری شیرنگ صاحب کے قول میں سخت بیمحل پایا
جاتا ہے لیکن یہہ عرض کرنا شاید ایسا ہو جیسے خدا فرماتا ہے انا عرضنا الامانۃ
علی السموت والارض والجبال یعنے البتہ ہمنے پیش کیا امانت کو آسمان اور زمین
اور پہاڑ و پر (آخر سورہ احزاب) از دین حق کی تحقیق مطبوعہ لدہیانہ امریکن مشن پریس
۱۸۷۱ء صفحہ ۵۶ - پس اگرچہ جولین قیصر کے لوگوں کو ہیکل کے نیو سے شعلوں نے
نکلکر باز رکہا لیکن مسجد الصخرہ بے کسیطرح کی روک ٹوک کے تعمیر ہوئی اور نہ صرف یہی

بلکہ عیسائیونکے بطریک یعنے امام نے خود ہیکل کی بنیاد پر مسجد اسلام کا بنا بہتر بتلا کر
پیشین گوئی کو باطل کیا کیونکہ یہودیونکا اب تک وہی خراب حال موجود ہے اور ہیکل
تعمیر ہوگئی پہر یہہ کہ اگر مسلمان لوگ کافر اور بت پرست ہین مگر عیسائی لوگ تو غیر
قوم نہین بلکہ وہ اپنے نزدیک خدا کے فرزند ہین انہون نے بہی تو شیوع اسلام سے پیشتر اور چند سال
صلیب دارون نے بہی وہان عیسائی حکومت قایم کی تہی اگرچہ خدا کی قوم مین
ہونیکا دعوی کرنیکے باوجود وہ خدا کے گہر مین رہنے نپائے پس اگر یہہ خدا کے فرزند
ہین تو اُس فرزند کی مانند ٹہرے جسے باپ نے عاق کرکے گہر سے نکالدیا ہو الحاصل
اگر اُس پیشین گوئی کو سچا کہین تو عیسائیونکو غیر قوم یعنے بت پرست وغیرہ کہنے پڑیگا
اور اگر عیسائیون کو خدا کی قوم اور خدا کے فرزند کہین تو اُس پیشین گوئی کو جو کا[illegible]
ثبوت عیسائی صداقت کا ہے باطل کہنے پڑیگا اور اگر ان دونون باتونمین سے کچھ
نہ کہین تو ان مفسر صاحب کو جہوٹہا کہنے پڑیگا کیونکہ یہودیونکی نسبت بہی تو عیسائیون
کو یروسلم مین قابض ہونیکا تبہی گمان ہے کہ جب وہ عیسائی ہوجاینگے پس جب عیسائی
ہی تہے یروسلم پر چڑہائی کی تہی تب کیون ناکام رہے لیکن انکا صاحب مفسر انگریز
کیطرح ہم انہین کافر اور بت پرست کہنے کی حاجت نہین رکہتے
اگر ملا جلال گفت کافر ہے دروغے راکجا باشد فروغ ہے مسلمان گفتش اندر مکافات ہے دروغ
راجزا باشد دروغ ہے عیب نہ لگاو کہ تمپر عیب نہ لگایا جاے کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے
ہو اُسیطرح تمپر بہی عیب لگایا جائیگا اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی پیمانہ سے تمہارے
واسطے ناپا جائیگا متی ۷ باب ۱ و ۲ اسکے سوا پیشتر تو اُس پیشین گوئی کا بطلان حرف
اکیس ہی والون کو معلوم تہا مگر صلیب دارونکی لشکر کشی نے تمام عالم پر اُس

پیشین گوئی کا بطلان ظاہر کر دیا مصرع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا
پس اگر بقول انگریزی مفسر اسکاٹ صاحب کے جب یہودی بحال ہونگے تب یہہ
پیشین گوئی پوری ہوگی تو معلوم ہوا کہ یہہ پیشین گوئی اہل اسلام کی بابت تہی
کیونکہ جب حکومت اسلام یروسلم اور اُسکے سارے ملکون پر پہیل گئی تب وہ عبادتخانہ
بہی تیار کیا گیا اور اُسکی تیاری مین کسیطرحکی روک ٹوک نہین ہوئی اور عیسائی
دین بہی ہنوز تمام قومونمین نہین پہیلا تہا کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی پس اگر اسے
پیشین گوئی کہنا چاہئے تو اسلام کی بابت ہے اور اگر اسلام کی بابت نہین تو
یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اب لحاظ کیجئے کہ طامس اسکاٹ صاحب مفسر
انگریزی جسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین اُسکا تو یہہ حال ہے پہر
جو ناقص ثبوت عیسائی صداقت کے ہین اُنکا کیا حال ہوگا پس یہہ مسجد جو ہیکل
کی بنیاد پر بنائی گئی اسکے دو ہی سبب ہین یعنے یہہ کہ شروع سے مصلحت الٰہی
اسی بات کی مقتضی تہی تب بے روک ٹوک ظاہری و باطنی کے اُسکی تعمیر ہونے مین
آئی اور یہہ بات صحت حجت اسلام اور نسخ ادیان سابقہ پر دلیل ہے تب تو اُن کا
عبادتخانہ خدائے قادر مطلق نے غارت ہونے دیا اور مسجد الصخرہ کے بننے کا سامان
کمال غلبہ اور عظمت کے ساتہہ ہوا یا یہہ کہ اس مسجد کی تعمیر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے معجزے اور کرامت کا ظہور ہوا کہ مسجد بنانیکے وقت کوئی شعلہ وغیرہ
کسی نیو سے نہ نکلا اور عیسائیون کے بطریک نے حضرت عمر رضہ کے رعب باطنی سے
اگر عین ہیکل کی بنیاد ہی پر مسجد بنانے کی صلاح دی اور یہہ بات کمال عظمت
اسلام کی پوری دلیل ہے ماشاءاللہ

۶۱۴ سنہ ع مین شاہ ایران خسرو نامی نے اُس شہر یروسلم پر چڑہائی کرکے اُسے لیلیا
اور نوے ہزار آدمیونکو قتل کیا اور نامقدور جیسا یونکے سب گرجون اور متبرک
مکانونکو ڈہا دیا پہر سنہ چہ سو ستائیس عیسوی مین روم جدید کے قیصر ہرکلاوس
نامی نے خسرو کو شکست دی اور یروسلم کو اپنے تحت مین لایا بعد نو برس کے
خلیفہ عمر نے چار مہینے تک محاصرہ کرکے قبضہ کیا تب سے ۹۶۷ سنہ ع تک خلفاء بغداد
کے تحت مین رہا مین بعد والی مصر احمد نامی نے جو ترک سے تہا اُسے لیلیا بعد اُسکے
شہر مذکور کبہی ترکون اور کبہی عربونکے زیر حکومت چلا آیا الکتاب کے مقامات المعروف
چہاپہ روسن مرزاپور ۱۸۶۰ سنہ ع صفحہ ۱۹ و ۲۰

آخرکو سلجوقیون نے یروسلم کو تاراج کیا اور سلطان (جلال الدین ملک شاہ سلجوقی)
کے ایک بہائی نے اس شہر مین عملداری کی اور یہان بادشاہون (یعنے سلجوقیون)
مقرر کی لیکن بیچ انجام چار سال کے جو بعد وفات پانے ملک شاہ کے منقضی
ہوئے امیر اور ٹوک نے بسبب آپس کے قضایا بادشاہون نسل سلجوقی کے
قابو پایا اور حکومت یروسلم کے اُسکے کبنے مین نسلاً بعد نسل ہو گئی مگر خلفاء مصر
فاطمہ کے نے اور ٹوک کی اولاد سے آخرکار وہ حکومت لیلی از سیر الاسلام مطبوعہ
۱۸۴۵ سنہ ع حسب الحکم حکام انگریزی کے زبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا پنڈت
رام کشن کا باب ۴ صفحہ ۱۸۰

الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۰ مین ہے ۱۰۹۹ سنہ ع اکیہزار ننانوے عیسوی مین
فرنگستان کا نصرانی لشکر جو صلیب دار مشہور تہا ملک یہودیہ پر جہاد کرنیکے لیئے چڑہ
آیا اُسنے یروسلم کو محاصرہ کرکے لیلیا اور ایک شخص گاڈفری بوائلون نامی کو شاہ

یروسلم مقرر کیا بعد اُسکے اُسکا بہائی بالڈوین تخت نشین ہوا بسبب اسکے کہ اُسکا کوئی فرزند نہ تہا اُسکا بڑا داماد مسند آرا ہوا ۱۱۸۶ع گیارہ سو اٹہاسی عیسوی (یا ۱۱۸۷ع) مین صلاح الدین سلطان مشرقی نے یروسلم پر چڑہائی کرکے اُسے صلیب دارونکے ہاتہہ سے لیلیا ۱۲۴۲ع مین والئے دمشق شاہ اسمعیل نامی نے یروسلم کو نصرانی سلطنت کے تحت مین پہر سپرد کیا (یعنے شہر کو سپرد کیا نہ یہہ کہ اُس مقام کو جہان مسجد اقصیٰ ہے) مگر والی مصر نے ۱۲۵۱ع ایکہزار دو سو اکیاون عیسوی مین اُنکے قبضہ سے نکال لیا آخرکار سلطان روم سلیم نامی نے سنہ ۱۵۱۷ ایکہزار پانسو سترہ عیسوی مین مصر اور شام کو معہ یروسلم کے تحت حکومت مین کرلیا اور اُسکے بیٹے سلیمان نے سنہ ۱۵۳۴ ایکہزار پانسو چونتیس عیسوی مین وہ شہر پناہ بنوائے جو بالفعل موجود ہے انتہی۔

اس صلاح الدین بادشاہ کا لقب ابو... تھا ... (کتاب ... سیر الاسلام صفحہ ۱۰۲)

تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو بائیسوین زبور مین حضرت داؤد نے فرمائی ہے پوری ہوئی (۱) مین اُنسے خوش ہون جو مجہسے کہتے ہین کہ یہوواہ کے گہر چلین (۲) اے یروسلم ہماری پاؤن تیرے دروازونمین قایم ہوے (۳) یروسلم جو ایسے شہر کی مانند بنایا گیا جو اپنی عمارتون مین باہم پیوستہ ہے (۴) جہان فرقے یاہ کے (یعنے خدا کے) فرقے اسرائیل کو شہادت دینے کے لئے اوپر چڑہتے ہین (۵) تاکہ یہوواہ کے نام کی شکرگزاری کرین کیونکہ وہان عدالت کے تخت یعنے داؤد کے گہرانے کے لئے تخت رکہے ہین (۶) یروسلم کی سلامتی کیواسطے دُعا مانگو تیرے پیار کرنیوالے سلامت رہین (۷) تیری شہر پناہ کے اندر سلامتی ہو (۸) تیرے محلونمین چین مین اپنے بہائیون اور اپنے دوستون کیواسطے کہونگا کہ تجہہ مین سلامتی

(۹) مین یہوواہ اپنے خدا کے گھر کے واسطے تیرے بہبودی کا طالب رہونگا انتہیٰ (از تفسیر
پادری جوزف آوین صاحب چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء) اس زبور کی پانچوین آیت
مین جو داؤد کے گھرانے کے لئے تخت لکھا ہے اس سے کوئی داؤد کا گھرانا یعنے
یہودی لوگ مراد نہ سمجھے کیونکہ قریب تیرہ ۱۳۰۰ سو برس گزرے کہ وہان اسلامی تسلط
ہے اور یہودی لوگ تو دو ہزار برس کے قریب گزرے کہ بالکل وہان سے خارج
منصب مین اور بے اختیار محض ہو گئے مگر حضرت داؤدؑ کے گھرانے سے یہان
مراد اہل ایمان ہین جنکے پاؤن یروشلم مین قایم ہوے یعنے اہل اسلام دیکھو
اس زبور کی دوسری آیت مین ہمارے پاؤن کا لفظ یعنے ان لوگون کے پاؤن
یروشلم مین قایم ہونگے داؤدؑ فرماتے ہین کہ ہمارے پاؤن الخ پس انہین لوگونکو
ازروے ایمان داؤدؑ کے گھرانے سمجھنا چاہیے اور جنہون نے عمارتونکو باہم پیوستہ
بنایا (آیت ۳) دیکھو اس کتاب کی محراب سیوم رکن سیوم اور جو لوگ یروشلم
مین خدا کی مہربانی کی جو اپنے شامل حال دیکھتے بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینے
یعنے اسکا اظہار کرنیکے لئے اس پاک مکانکو جو کوہ صیہون پر ہے چڑھ جاتے تاکہ خدا کے
فضل کی شکرگزاری کرین (آیت ۴) یہان صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل سے
اس زبور کو کچھ علاقہ نہین ہے کیونکہ سوا بنی اسرائیل کے ایک فرقہ یا یعنے
خدا کے فرقہ کا کہ خاصان خدا جس سے مراد ہے مورد افضال الٰہی ہوکر اُس
فضل پر بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینے کا ذکر ہے اور وہین عدالت کے
تخت (آیت ۵) جس سے مراد وہ سنگ مرمر کی کرسی چار سو پچاس فٹ مربع جسپر الصخرہ
بنی ہے یا وہ پتھر جو بنام الصخرہ مشہور ہے یا وہ پتھر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سپر تھا اُسی مسجد الصخرہ مین رکھا ہے یا سنگ سبز جو اُسی مسجد مین ہے دیکھو محراب ۳
رکن ۱۳ اور جو لوگ یروشلم کی سلامتی کا باعث ہے (آیت ۶) جیسے جب سے اسلامی
تسلط وہان ہوا تب سے بار بار کی غارت اور بربادی سے یروسلم کو امن ملا اور جو اُسکے
پیار کرنیوالے ہین کہ اُسکی ویرانی کو نہ دیکھ سکے اور اُسمین حرم شریف اور مسجد اقصیٰ
بنا کر اُسے آباد کیا اور جنہون نے وہ شہر پناہ بنوائی (آیت ۷) جو بالفعل موجود ہے اور جو
حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہونے کے سبب سے حضرت داؤد کے بھائی اور ازروے ایمان
دوست ہین (آیت ۸) اور یہان حضرت داؤدؑ نے صاف صاف
اہل اسلام کیطرف اشارہ ظاہر کر دیا اُسکے بعد نوین
آیت مین حضرت داؤدؑ فرماتے ہین کہ

کہ مین خانہ خدا کیلئے اُس مسجد
کے سبب سے یروشلم
کی سلامتی اور بہبودی
کیواسطے کوشش
اور دعا مین
مشغول
رہونگا
(آیت ۹)

حصہ دوم

محراب سیوم

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اول

اب مین یہہ سب مرحلے طے کرکے اُس حدتک پہنچا ہون جو منزل مقصود کا نشان ہے یعنے جسکے بیان کی ضرورت مین یہہ سارے واقعات بطرز اختصار لکھنے پڑے

اے صیحون تو جو خوشخبریان لاتی ہے اونچے پہاڑ پر چڑھ آ پیغمبر وسلم جو بشارت دیتی ہے زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکار اور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکھو تمہارا خدا دیکھو خداوند خدا زبردستی کیساتھ آویگا اور اُسکا بازو اُسکے لئے سلطنت کریگا دیکھو اُسکا صلہ اُسکے ساتھ ہے اور اُسکا اجر اُسکے آگے وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا وہ برّون کو اپنے ہاتھ سے فراہم کریگا اور اپنی گود مین اُٹھا کر لیچلیگا اور اُنکو جو بچے والیان ہین ملائمت سے لیجائیگا یسعیاہ ۴۰ باب ۹-۱۱

میزان الحق چھاپہ لدہیانہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۹۲ مین پادری فانڈر صاحب نے لکھا ہے کہ جناب محمد صاحب صلعم نے تو مسیح کے چھہ سو دس برس بعد خروج کیا اور سیف صفحہ ۷۷ اشرح ۳ باب مین بہی ہے اور صفحہ ۱۰۲ مین لکھا ہے کہ مسیح کا ظہور دنیا کی پیدائش سے چار ہزار برس بعد تہا اور محمد صلعم کی ہجرت سے چھہ سو ۶۲۰

شمسی پہلے انتہی تاریخ محمدی صفحہ ۹۰ سے ثابت ہے کہ ولادت کی اکتالیسوین سال حضرت صلعم پر وحی کا نزول ہوا اور اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۸۲ء مصنفہ فاضل ہاشمی و ان بابو راجندر عیسائی صفحہ ۱۲ مین لکھا ہے کہ محمد صاحب صلعم نے دعوی نبوت کا چالیس سال کی عمر مین کیا انتہی اسکے چھہ برس بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تاریخ محمدی صفحہ ۲۹۴ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنیکے چھہ برس بعد یعنے آغاز نبوت کے بارہوین برس حضرت صلعم کو معراج ہوا (دیکھو تاریخ محمدی صفحہ ۹۴ — ۹۷) چنانچہ قولہ انہین ایام مین حضرت نے معراج کا قصہ سنایا اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ رات کو جبریل و میکائیل بقول انکے محمد صاحب کے پاس آئے اور انکا سینہ چاک انکے دلکو ہر طرحکی بدیسی پاک کیا اور ایک براق گھوڑا ہمراہ لائے جسپر تمام انبیا نے سواری کی تہی اسی پر محمد صاحب کو سوار کرینگے مگر براق شوخی کرنے لگا کیونکہ مدت سے بند ہا بند ہا سرکش ہوگیا تہا تب جبرئیل نے اسے دہمکایا

اور اسنے محمد صاحب کو سوار ہونے دیا ....

جبرئیل نے رکاب پکڑی میکائیل نے باگ تہامی اور بہشت سے فرشتے آکر آگے پیچہے ہولئے اور یروسلم کی ہیکل یعنے مسجد اقصے کیطرف چلے راہ مین داہنے سے کسی نے کہا اے محمد ٹہر جا ایک سوال کا جواب دے حضرت نے کچہہ التفات نکیا پہر بائین طرف سے کوئی بولا کہ ٹہر جا ایک سوال کا جواب دے اسکی بہی نہ سنی پہر ایک عورت سنگار کئے ہوے راہ مین ملے اسنے بہی کہا کہ ٹہر جا ایک بات کا جواب دے اسکو بہی جواب ندیا پہر جبرئیل نے کہا کہ پہلا آدمی یہودی تہا اگر تم اسکی بات سنتے تو تمہاری ساری امت یہودی ہوجاتی دوسرا عیسائی تہا اگر اسکی سنتے تو سارے

تعلیم محمدی

مسلمان عیسائی ہوجاتے تیسری عورت دنیاتہی اگر اُسکی سنتے تو سارے مسلمان
دنیادار ہوجاتے جب ہیکل کے دروازہ پر پہنچے آسمان سے بہت سے فرشتے سلام کو آئے
گہوڑا ہیکل کے دروازہ پر باندہا اندر جاکر تمام انبیا کے ارواح کو دیکہا اور جماعت کر کے
نماز پڑہی سب انبیاء محمد صاحب صلعم کے مقتدی ہوے اسکے بعد ہر نبی نے خدا
کی صفت و ثنا اور محمدی عقیدے کے موافق باتین کین - پہر ایک سیڑہی جسکو
عربی مین معراج کہتے ہین آسمان سے زمین تک رکہی گئی پس گہوڑے پر سوار
ہوکر اُسکے ڈنڈو پر سے گزرتے ہوے آسمانپر گئے انتہی

چونکہ عیسائی علماء ایسے مضامین اچہی طرح سمجہ نہین سکتے اسلئے یہہ بیان بہی
اُنکی زبان سے ایسے محاورہ اور لفظون سے مرقوم ہوا ہے جو خاص انہین کا طرز
کلام ہے تو بہی مصنف تاریخ محمدی اسکے بعد اور بہت سا حال معراج کا کئی ورق
تک بیان کر کے اپنی طرف سے لکہتا ہے کہ راقم کی راے اس قصے کی نسبت یہہ ہے
کہ ضرور تہوڑا حال خواب کے طور پر محمد صاحب صلعم نے سنایا ہے انتہی دیکہو تاریخ
محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۱ع صفحہ ۱۰۰ سطر ۹ پس
ایسون کی زبان سے اتنا اقرار ہی اہل فہم کے لئے کافی ہے اور اس معراج کا
وقوع حضرت صلعم کے جسم کیساتہہ عیسائی عقیدہ کے موجب ان باتون سے ثابت ہے
کہ حضرت عیسیٰ جسم کے ساتہہ آسمان پر تشریف لیگئے (یوحنا ۲۰ باب ۶ و ۷) لاش قبر
مین نہی (اور اعمال ۱ باب ۹) پہر حضرت الیاسؑ جسم کے ساتہہ آسمان پر گئے (۲ سلاطین
۲ باب ۱۱) اسیطرح حضرت ادریسؑ بہی (پیدایش ۵ باب ۲۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب
کے صفحہ ۳۲-۳۵ اسکا اسطرح بیان لکہتے ہین کہ حضرت صلعم نے اپنی رسالت کے

بارہوین سال اپنی یروسلم کی شبروی کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ بیہاں تک
مین البراق پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہے قرآن کے
سترہوین سورت مین بہی اس بات کا ایک مبہم اشارہ ہے آنحضرت صلعم نے جو شب معراج
کا حال بیان کیا وہ یہہ ہے کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہؓ پاس سوتا تہا
مینے سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہے یہہ سنکر مین اُٹہکر کہڑا ہوا اور مینے دیکہا کہ حضرت
جبرئیل کہڑے ہوے مین اور اُنکے پاس البراق کہڑا ہے یہہ عجب طرح کا جانور تہا
اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کے سے ناک اونٹ کیسی جسم گہوڑے کا سا
دُم خچر کیسی اور سُم بیل کے سے وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور برق
کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نے اپنے پرونکا ساتوان جوڑا کہولا اور اُوڑنا شروع
کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوے اور اُنکے ہمراہ ہوے جب آپ یروسلم مین پہنچے
تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی ان سے آپنے
اے بہائیو خطاب کر کے ملاقات کی اور اُنکے ساتہہ نماز پڑہی اسکے بعد آپ یروسلم سے
حضرت جبرئیل کے ساتہہ روانہ ہوے یہان حضرت صلعم نے نور کا ایک زینہ دیکہا
جو آپکے واسطے تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکے چڑہ گئے انتہی اسکے بعد
جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے مین کہ معراج کے مضمون پر آنحضرت صلعم کے معتقدین
مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب تہا بعض کہتے ہین
کہ یروسلم تک تو آپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض کی رائے ہے
کہ صعود آسمانی اور سفر یروسلم دونون آپنے مع جسم فرمائے یہہ نہین کہ صرف روح
ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے

ابن

ایساہی صفحہ تاریخ محمدی پادری عمادالدین کاہی عقیدہ

محمد باب سوم

دیکہو تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱ سطر ۹

بہی اُسکے درست ہونیکا انکار نہین کیا انتہی اسکے بعد صفحہ ۳۵ کے حاشیہ مین جان ڈیون
پورٹ صاحب لکھتے ہین کہ اکثر عیسائی جو معراج کے بیان پر اعتراض کرتے ہین
اگر ہم اُنکے اعتراضات کو بالکل تسلیم کرین تو اتنا کہہ سکتے ہین کہ معراج کا بیان
ذرا مشکل سے قابل تسلیم ہے کیونکہ یہی اعتراضات حضرت یعقوبؑ کے خوابونپر
عاید ہو سکتے ہین پیدایش ۲۸ باب ۱۲-۱۵ یوحنا باب ۱۵ دانیال ۷ باب عبرانیون
۱ باب ۱۴ اعمال ۷ باب ۵۵ و ۵۶ مکاشفات تمام - پہر صفحہ ۳۸ مین جان ڈیون
پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ آپ مین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور
سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہے سب کو اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا
کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور جیسے آپکے معتقدین کو آپسے ارادت اور محبت
تہی ایسے کبہی کسی اور نبی کی اُمتونکو اُس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت
کرتے تہے کہ اگر کوئی چیز آپکے بدن مبارک سے مس ہو جاتی تو اُسکو متبرک جانا
کرتے اگرچہ آپکو شہنشاہ ہونیسے بہی زیادہ اقتدار اور اختیار تہا مگر آپ نہایت ہی سیدہی
سادی وضع سے بسر کرتے تہے انتہی

واضح ہو کہ یہہ معراج کا مضمون پلوس مقدس کے اس قول سے بہی ثابت ہوتا ہے
کہ ناممکن نہین ہے جو فرماتے ہین کہ مسیحؑ کے ایک شخص کو (یعنے خود پلوس کو) مین
مین جانتا ہون کہ چودہ برس گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتہہ کہ یہہ مجہے
معلوم نہین یا بغیر بدن کے یہہ بہی مجہے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا
گیا اور مین ایسے شخص کو جانتا ہون کہ وہ (یعنے پلوس رسول) یا بدن کے ساتہہ یا بدن کے بغیر
کہ مجہے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اُسنے وہ باتین

حسن اعمال

سسنین جو کہنے کی نہین اور جنکا کہنا بشر کا مقدور نہین انتہوا (۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۲ -
۴) اس یکایک کے لفظ سے سفر معراج مین تیزروی کا دستور ثابت ہوتا ہے اور
چونکہ پلوس مقدس کی ہی اس معراجکا کوئی گواہ بجز بیان پلوس مقدس کے نہین
ہے پس جو لوگ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی معراجکا انکار کرتے ہین اُنہین پلوس
رسول کے معراجکے گواہ بہم پہونچانا چاہئے اور چونکہ عیسائی محاورہ مین بہشت یعنے
فردوس خدا کا مسکن کہلاتا ہے (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس پلوس رسول ۲ قرنتیونکے
۱۲ باب ۴ کے بموجب خدا کے حضور تک پہونچے کیونکہ تیسرے آسمان کے بعد پلوس
رسول نے فردوس تک جانیکا ذکر لکہا ہے اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا جسم کیساتھ معراج مین خدا کے حضور تک جانا قرآن مجید سے ثابت ہے کسی
مسلمان کو اسمین شک کی گنجایش نہین ہے چنانچہ سورہ نجم مین ہے دنیٰ فتدلی
فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحی الی عبدہ ما اوحیٰ
ما کذب الفواد ما رای افتمارونہ علی ما یری ولقد راہ نزلۃ
اخریٰ عند سدرۃ المنتہیٰ ۝
یعنے نزدیک ہوا پہر اوتر آیا پس ہوا قدر دو کمان کے بلکہ زیادہ نزدیک پس وحی
پہنچادی یعنے طرف بندہ اپنے کے جو پہنچائی نہین جہوٹھہ بولا دل نے جو کچھ دیکھا کیا
پس جہگڑتے ہو تم اُس سے اوپر اُس چیز کے کہ دیکھا ہے اور البتہ تحقیق دیکھا ہے اُسنے اُسکو
ایکبار و نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے انتہی لفظ عبد قرآن مین ہر جگہہ مجموعہ جسد و روح پر بولا جاتا ہے
چنانچہ سورہ علق مین ہے ارایت الذی ینہیٰ عبدا اذا صلی
اس سے ثابت ہے کہ معراج حضرت رسول اللہ صلعم جسم کیساتھ

ثبوت معراج جسمی

[illegible]

ہوا تہا بعضون نے اسکے ابطال مین اُس حدیث عائشہ رض کو دلیل بنایا ہے کہ معراج جسمی
رات حضرت میرے پاس سے کسیوقت جدا نہین ہوے انتہی مگر اسی تواریخ مصنفہ پادری
عماد الدین اور سب تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرت صلعم کو معراج قبل از ہجرت
مکہ معظمہ سے ہوا تہا اور زفاف حضرت عائشہؓ صدیقہ کیساتہہ بعد ہجرت مدینہ منورہ مین
واقع ہوا دیکہو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ آخر ۹۴-۹۶ و ۱۰۹ و ۱۳۱
از ذیل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع کے جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ کے حاشیہ مین
تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے (ڈاکٹر اسپرنگر کی کتاب سیرت النبی مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۵۱ع صفحہ ۱۷۱) اس رائے سے مجہے بالکلیہ اتفاق ہے کہ ابوبکر کا ایمان لانا
اسکی سب سے بڑی تصدیق ہے کہ پیغمبر کی نیت ابتداے بعثت مین خالص تہی
لیکن نہ اسیقدر بلکہ ایک خاص طرز سے تمام عمر کی خلوص نیت کی تصدیق اس سے ہوتی
واشنگٹن ارونگ اپنی تواریخ مطبوعہ ۱۸۶۹ع کے ۱۲ باب مین ہجرت کی تمہید مین
لکہتا ہے کہ اپنے وطن مین محمد صلعم کے حالات زندگی تیرہ و تاریک ہو چلے خدیجہ جو
اُنکے اصلی محسن اور تنہائی اور خلوت کے امین اور انکی رسالت کی پہلی معتقد تہین
وہ تو قبر مین جا سوئین اور ایسے ہی ابوطالب بہی جو آپکے وفادار حامی تہے اب ان
کی حمایت سے محروم رہکر محمد صلعم تو مکہ مین ایک قسم کے اشتہاری مجرم ہوگئے تہے
مخفی رہنے پر مجبور ہوے اور اُن لوگونکے مہمان نوازی پر گرانبار رہے جو خود ہی
انکی رسالت کے اعتقاد سے مصیبتون مین گرفتار تہے پس اگر کوئی دنیوی غرض
انکا مقصود ہوتی تو اُسکے حاصل ہونیکی کون صورت تہی ابتداے اظہار رسالت سے
دس برس سے زیادہ گزر گئے اور دس برس کی لمبی مدت عداوت تکلیف اور مصیبتون

مین گزرے تسپربہی یہہ اپنی بات پر جمے رہے اور اب عمر کے ایسے زمانہ مین جبکہ انسان اپنی محنتونکے ثمرہ کو آرام سے بیٹھہ کر کہانیکی توقع مین رہتا ہے کہ آئندہ کے لئے نئی تدبیرین کرکے اسے خطرہ مین ڈالے ہم کیا دیکھتے ہین کہ وہ اپنی اسایش اور دولت اور دوستونکو تو قربان ہی کر چکے تہے اب اپنا گہر اور ملک ہی چہوڑنے پر تیار ہوئے مگر اپنے مذہب کو نچہوڑا انتہی

انریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی کی جلد ۲ باب ۷ صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۳ و ۱۶۵ مین لکھتے ہین کہ ایک لحظہ کے لئے اُس زمانہ پر نظر کرین جبکہ ہر ایک شخص جو شریک حال محمد تہا مکہ مین ذات سے باہر کر دیا گیا اور شعب ابی طالب مین وہ لوگ قید رہے اور وہان ۲ یا ۳ برس تک بغیر توقع افاقت محتاجی اور سختی کے برداشت کرتے رہے وہ تو بڑے ہی مضبوط اور قوی اسباب ہونگے جو اس امر کے باعث ہوئے کہ محمد صلعم اُن تمام مخالفتون اور علانیہ مایوسی و ناکامی مین اپنے اصول پر غیر متزلزل قایم رہے جیون ہی وہ قید سے چہوٹے وہ اپنے شہر سے مایوس ہو کر طایف کو چلے اور وہان کے فرمانروا ؤن اور رئیسون کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا اور بے مددگار تہے مگر وہ کہتے تہے کہ میرے ساتھہ خدا کا پیغام ہے تیسرے روز اس شہر سے لوگون نے اُنکو ذلت سے نکالدیا پنڈلیون سے اُنکے خون جاری تہا کیونکہ اہل شہر نے اُنکو زخم پہونچائے تہے وہان سے چلکر وہ تہوڑی دور پر آٹہرے اور خدا کے حضور شکایت کی تب پہر مکہ کو پہرے اور وہان پہر وہی ناامیدی کے کام پر مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوئے ہمکو صفحات تاریخ دہر مین اسکی مثال کی عبث تلاش ہے کہ جسین کوئی شخص اس طرز سے جیسے کہ نبی عربی صلعم

۱۳ برس تک یاس اور خوف اور ابتذال اور اذیت مین مستقیم الایمان رہ کر توبہ کا
وعظ کرتا رہا ہو اور خدا کے غضب سے اہل شہر کو ڈراتا رہا ہو ایک چھوٹے سے گروہ
مسلمان زن و مرد کے ساتھہ گالیون اور دھمکیون اور خوف کو آئندہ کے صابرانہ
اور کمال کی امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخر کار پیغام امن ایک دور کے
ملک سے آیا تو وہ بصبر تمام انتظار کرتے تھے حتی کہ سب اُنکے اصحاب ہجرت کر گئے
اور تب خود بھی اس قوم ناسپاس اور ناخداترس کے درمیان سے ہجرت کر گئے
انتہی

ولیم میور صاحب در اردو کتاب خود شہادت قرانی مطبوعہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۱۸
و فارسی ترجمہ اش مطبوعہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۹۴ میفرماید کہ انچہ درباب یہودیان درینجا
نوشتہ است کہ اوشان البتہ میدانند کہ این بیشک حق است از جانب رب این
خواہ ازان این مراد باشد کہ کعبہ قبلہ صادق بود چنانکہ جلال الدین می نویسد
و خواہ این معنی بود و قرین قیاس است کہ یہودیان نبوت محمد صاحب صلعم و صداقت
قران شناختند انتہی۔

اور آغاز نبوت کے تیرہوین سال حضرت صلعم نے کعبہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی
(تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱–۱۰۸) مدینہ مین حضرت صلعم کے داخل ہونیکے سال اوّل
مین عبداللہ بن سلام یہودی جو بڑے عالم اہل یہود تھے کے سوالونکا جواب
پاکر مسلمان ہوے (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۹–۱۱۱) اسی سال حضرت صلعم نے
دستور اذان کا مقرر فرمایا (ایضا صفحہ ۱۱۴) چنانچہ قولہ اور اسی سال مین اذان
مقرر ہوئی اور حال یہہ گزرا کہ جب مدینہ مین آکر نماز جماعت اور جمعہ کا دستور مقرر ہوا

لوگونکو احتیاج ہوئی کہ کوئی نشان مقرر کرین تاکہ لوگ جمع ہوجایا کرین مہاجرین اور انصار سے حضرت صلعم نے صلاح پوچھی کہ کیا نشان ٹھہراوین بعض نے کہا یہودیونکے موافق نرسنگا پہونکا کرو بعض نے کہا عیسائیونکی مانند گہنٹہ بجایا کرو بعض نے کہا کہ آتش پرستونکی طرح آگ جلایا کرو عمرؓ نے کہا کسی آدمی کو مقرر کرو کہ وہ پکارا کرے اسی صلاح کو حضرت صلعم نے پسند کیا اور بلال کو حکم ہوا کہ تم پکارو وہ ان الفاظ سے پکارتا تہا الصلوٰۃ جامعۃ بعد اسکے عبداللہ ابن زید نے خواب دیکہا کہ اُس خواب مین کسی نے اُسکو یہہ الفاظ سکہائے جو آجکل مسجدون مین مسلمان بولا کرتے ہین انتہی

تحویل قبلہ

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ مین لکہا ہے کہ محمد صلعم کی مہاجرت کی ابتداء ہجری کہلاتی ہے ۶۲۲ سنہ مسیحی ہجری مانند اسکے شروع کا ہوا وہ مدینہ مین جا بسا اور وہان والا عمرؓ اُس سے جا ملا انتہی بعینہ نقل کلام اصل سنہ دو ہجری کا احوال (تواریخ محمدی صفحہ ۱۱۵) چنانچہ قولہ حضرت صلعم مدینے مین آکر ۱۶ یا ۱۷ مہینے تک بیت المقدس کیطرف مونہہ کرکے نماز کرتے رہے (اگرچہ مکے مین کعبہ کو سجدہ کرتے تہے) یہودیون نے تعجب سے کہا کہ محمد صاحب بیت المقدس کیطرف نماز کرتے ہین اور ہمارے سارے دین کو نہین مانتے یہہ بات حضرت کو بری معلوم ہوئی آخر ایک روز ظہر کی نماز مین دوسری رکعت کے اندر بیت المقدس کیطرف سے کعبے کی طرف مونہہ پہیر لیا۔ لوگ کہنے لگے کہ محمد صاحب اپنے دین مین حیران ہین بعض نے کہا اپنے وطن کے پہر مشتاق ہوے بعض نے کہا نہین حسد سے پہر گئے ہین پس آیت سیقول السفہاء سنائی اور اپنی مسجد قبا کو جو پہلے بیت المقدس کیطرف بنائی تہی ڈہا کر کعبہ کیطرف بنائی انتہو بعد (آخر سنہ ہجری مین مطابق سنہ ۶۲۶

باب ۲ چالیسوی) حضرت صلعم نے کاتبون سے چہہ خط لکہوائے پہلا خط بنام نجاشی بادشاہ حبش (تواریخ محمدی صفحہ ۱۸۰)۔ دوسرا خط بنام ہرقل حاکم روم بدست دحیہ کلبی روانہ ہوا اُن ایام مین ہرقل بموجب اپنی نذر کے پا برہنہ بیت المقدس کیطرف گیا ہوا تہا زیارت کیلئے پس دحیہ کلبی مسلمان وہ خط لیکر بیت المقدس کیطرف گیا خط کا مضمون یہہ تہا کہ مین تجہے اسلام کیطرف بلاتا ہون مسلمان ہو جا تاکہ سلامت رہے اگر مسلمان نہوگا تو جو کشت و خون تیرے ملک مین مین کرونگا اُسکا گناہ تجہہ پر ہوگا فقط

کہتے ہین جب ہرقل نے یہہ خط پڑہا تو کہا کوئی آدمی جو قوم قریش سے ہو لیکن مسلمان نہو تلاش کرکے لاؤ تاکہ مین اُس سے محمد صلعم کا احوال دریافت کرون ابو سفیان اُسجگہہ حاضر تہا اُسکو بولایا جب وہ حاضر ہوا اُس سے سوال کئے گئے اور اُسنے ہر ایک سوال کا جواب دیا۔

پہلا سوال محمد صاحب تمہارے درمیان حسب و نسب کا کیسا آدمی ہے

جواب شریف و نجیب خاندان سے ہے۔

(۲) سوال کسی عرب کے آدمی نے اُس سے پہلے دعویٰ نبوت کیا ہے یا نہین

جواب نہین کیا

(۳) سوال کوئی اُسکے آبا و اجداد سے کبہی بادشاہ ہوا ہے یا نہین

جواب نہین ہوا

(۴) سوال اُسکی تابعداری کون لوگ کرتے ہین امیر یا غریب

جواب غریب و غربا اُسکی اطاعت کرتے ہین

(۵) سوال اسکی تابعداری روز بروز بڑہتی ہے یا گہٹتی ہے

جواب بڑہتی ہے

(۶) سوال کوئی اسکے دین سے مرتد بہی ہوتا ہے یا نہین

جواب نہین

(۷) سوال محمد دعوی نبوت سے پہلے جہوٹا آدمی مشہور تہا یا سچا

جواب سچا آدمی مشہور تہا

(۸) سوال کبہی وعدہ خلافی کرتا ہے یا نہین

جواب ہرگز نہین کرتا وعدہ وفا آدمی ہے

(۹) سوال کبہی تمہاری اور اسکی لڑائی ہوئی یا نہین

جواب کئی بار ہوئی ہے

(۱۰) سوال کون غالب آیا

جواب کبہی وہ کبہی ہم

(۱۱) سوال کس بات کا حکم دیتا ہے۔

جواب یون کہتا ہے کہ خدائے واحد کو پوجو آبائی طریقہ کو چہوڑو نماز پڑہو صدقہ دو نیکی کرو صلہ رحم کرو ان سوالونکے بعد ہرقل نے کہا البتہ مین اسپر ایمان تو لاتا پر رومیون سے ڈرتا ہون ایسا نہو کہ مجہے قتل کرین

تیسرا خط بنام کسریٰ بادشاہ فارس بدست عبداللہ ابن حذافہ سہمی کے روانہ ہوا چوتہا خط بنام مقوقس حاکم اسکندریہ بدست حاطب روانہ ہوا اسنے ایک خچر جسکا نام دُلدُل تہا اور ایک گدہا یعفور نام اور ایک نیزہ اور بیس ۲۰ جوڑے کپڑے

اور ہزار مثقال سونا بطور نذرانہ روانہ کیا اور چار لونڈیاں بھی کہ جنمین سے ایک
ماریہ قبطیہ اور دوسری کا نام شیرین تھا۔ پانچوان خط بنام حارث ابن ابی شمر
غسانی بدست شجاع ابن وہب کے روانہ ہوا۔ چھٹا خط بنام ہوذہ بن علی
بن حنفی بدست سلیط بن عمر کے روانہ ہوا تمت کلامہ از تواریخ محمدی مصنفہ سناد
ملت عیسائیان روزگار عماد دین مسیحیان باوقار پادری عماد الدین صفحہ ۱۸۲-۱
۱۹۰ و شہادت قرآنی اردو مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر الہ آباد صفحہ ۲۲۳

باب ۵ خاتمہ

ایک بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کی دفعہ ۴۴ و ۴۵ مین
لکھا ہے کہ
اگر محمد کا مقصد صرف بلند حوصلگی ہوتا تو یہہ امر کہ اپنے آپ کو یہودیوں کا مسیح بیان کرتے
بہت زیادہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا۔ اسمین شک نہین کہ اگر آپ
اور آپکے جانشین اُس رویہ کو اختیار کرتے اور بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے
تو کل کمبخت یہودی آپکے زمرہ مین داخل ہو جاتے اور عیسائیون سے بھی کم سے
کم اسقدر آملتے جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنیسے شامل ہوے کیونکہ مجھکو
معلوم ہوتا ہے کہ بہت وجوہات سے دریاء مردوم کے کنارے اُس بادشاہ کی
سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزون ہین جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا
پر ہو واسطے کہ اسطرف رود نیل تک اُسکی دسترس ہے اور اُسطرف فرات تک
یہہ مان لیا گیا ہے کہ آپ کا خُلق نہایت عمدہ تھا عیسائی مذہب مین اخلاق کا
کوئی ایسا مسئلہ نہین ہے کہ مسلمانونکی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو۔

گبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکہا ہے وہ یہ ہے کہ حسن ابن علی کے غلام سے اتفاقیہ گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گرگئی اُس کمبخت غافل نے امام کے قدموں پر گر کر عفو تقصیر کے لیئے التجا کی اور قران کی آیت پڑہی والکاظمین الغیظ امام نے فرمایا کہ مین خفا نہین ہون غلام نے کہا والعافین عن الناس امام نے کہا کہ مین نے تیرا قصور معاف کیا اُسنے پہر پڑہا واللہ یحب المحسنین امام نے فرمایا کہ مین نے تجہکو آزاد کیا اور چار سو درم عطا کئے (قران مترجم سیل صاحب سورہ سوم صفحہ ۵۷) حمایت الاسلام صفحہ ۱۴۱ و ۳۲۲ دفعہ ۴۴ و ۴۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع

میزان الحق چہاپہ اگرہ ۱۸۵۰ع طبع ثانی صفحہ ۲۳ باب ۳ فصل ۵ مین لکہا ہے کہ عہد خلافت عمرؓ مین سعد ابن وقاص نے ایران اور خالد اور معاویہ نے شام کا ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کو فتح کیا سنہ ۱۲ ہجری مین

دیباچہ قران شریف مطبوعہ الہ آباد ۱۸۴۴ع جسپر علماء نصارا نے اپنے طور کا حاشیہ اور اُسکے شروع مین ایک دیباچہ لکہا اور بحروف رومن اپنی مشن کے چہاپہ خانہ مین اُسے چہاپا اُسکے یعنے دیباچہ کے صفحہ ۲۴ دفعہ ۲۴ مین لکہا ہے قولہ عمرؓ محمدؐ کا دوسرا یار تخت پر بیٹہا اُسکی خلافت دس برس کے عرصہ تک رہی اُس کی خلافت کے شروع مین یرموک ندی کے پاس شامی اور مسلم فوجین ملین اور جنگ عظیم ہوئی جسمین شام کی فوج نے شکست کہائی بعد اُسکے بیت المقدس جو داؤد بادشاہ کیوقت سے یہودی بادشاہونکا دار السلطنت ہوا اور حلب اور انطاکیہ اور شام کے سب قلعے اور گڈہ مسلمانون کے ہاتہ آئے انتہیٰ

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵ مین لکھا ہے کہ ابوبکرؓ کے انتقال کے بعد عمر ازراہ بیعت کے خلیفہ مقرر ہوا اُنہین خلفا کہتے ہین جو محمد صلعم کے بعد کاروبار عبادات و معاملات مین وارث ہون اور ایک ہی خروج مین اُسنے ممالک سریا اور فونیقی یعنہ فلسطین کے اور مسوپوتامیا اور خالدیہ جو کہ یونان کی مملکت سے متعلق تھے نیلیاوند کی چڑھائی مین فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا اور اسی زمانہ مین اُسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لیبیا اور نیومیدیا کو مطیع کیا انتہی

الغرض ۱۶ھ مین لشکر اسلام نے یروسلم یعنے بیت المقدس کا محاصرہ کیا محاصرہ کی مدت چار مہینے تک رہی تھی آخر حسب استدعا محصورین کے حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رض ایک اونٹ پر سوار کہ جسکی ایک طرف پانچ سات سیر آٹا اور دوسری طرف پانچ سات سیر خرمے لدے تھے یروسلم مین داخل ہوئے اور اُمرا کی مروت پر فقرا کی پاس خاطر کو مقدم رکھکر محتاجوں کے گھر مین ضیافت تناول فرمائی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو چوبیسوین زبور مین ہے پوری ہوئی کہ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑھ سکتا ہے اور اُسکے مکان مقدس پر کون کھڑا رہ سکتا ہے وہی جسکے ہاتھہ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہے جسکے دلمین بیہودگی نہین سمائی اور جو مکر سے قسم نہین کہاتا (۲۴ زبور ۳ و ۴)

روڈلائینس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوتھہ انڈیا کرسچین اسکول بک سوسائٹی ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۰۲ مین لکھا ہے حضرت امیر المومنین ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمر رض جانشین ہوئے اُنکی خلافت مین عربونکی قوت بازو نے ایشیا کو کچل ڈالا

شام اور ماوراالنہر اور کالدیا سب فتح ہو گئے جبکہ یروسلم کا محاصرہ ہو رہا تھا ......
...... اہل یروسلم کو یہہ پیغام بہیجا گیا کہ عاقبت اور خوشی اُس کے واسطے
جو سیدہی راہ پر چلے ہم تمسے یہہ چاہتے ہین کہ تم مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو ورنہ
ہم تمہارے اوپر ایسے آدمی لائینگے جو موت کو زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اسکے
کہ تم شراب کو انتہی جبکہ شہر والون نے اطاعت اختیار کی تو حضرت عمرؓ آپ اشتر
لائے ایک لال اونٹ پر سوار تھے کہ جسمین اُنکے اناج اور خرمونکی تہیلی تہی اور ایک
کاٹہہ کا پیالا اور ایک مشق پانیکی ساتہہ تہی اور جب وہ اوترے تو اُسے سادہ
بے تکلف کہانے مین سب شریک ہوے انتہی اسکا مفصل بیان کتاب سیل الاسلام
مطبوعہ ۱۸۴۵ع باب دوسرا انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۲۷-
۲۹ مین یون لکہا ہے ۶۳۲ع مین مسلمانون نے شام کے ملک کو جو بہت آباد
اور آسودہ تہا لینے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے لوگونکے بلانے کیواسطے جابجا
خط بہیجے اور ایک بڑا لشکر اہل اسلام کا گرد مدینہ کے جمع ہوا اور امیر المومنین نے
یزید ابن ابی سُفیان کو اسکا سردار مقرر کیا۔ خلیفہ رسول اللہ صلعم پیادہ پا
لشکر بہادر سرامن (یعنے اہل اسلام) کو تہوڑی دور تک پہنچانے گئے سردارون
نے اُنکو پیادہ پا دیکہکر آپ بہی اوترنے کا ارادہ کیا لیکن اُنہون نے فرمایا کہ جب
مذہب کے پہیلانے کا قصد ہو اس حالت مین پیادہ اور سوار کا خدا کے نزدیک
مرتبہ برابر ہے بعد دوپہر کے اُنہین رخصت کیا اور یزید جو فتح کیواسطے گئی اسکو
ساتہہ کلام رحم اور عفو کے نرم کیا۔ اُنہون نے یزید سے کہا کہ تم ہرگز اپنے
لوگون پر سختی نکرنا اور نہ اُنکو ایذا دینا بلکہ اُنسے تمام اپنے کامونمین مشورہ لینا اور

حق وانصاف کو خیال رکہنا کیونکہ وہ لوگ جوان باتونکا لحاظ نہین رکہتے ہین ترقی
سے محروم رہین گے جب دشمن سامہنے آوین اُنسے مقابلہ مردونکی مانند کرنا اور
پیٹہہ نہ دکہلانا جو تمہین فتح ہو چہوٹے بچون اور بڈہون اور عورتون کو نہ مارنا۔
کہجور کے درختون کو خراب نہ کرنا ورنہ کہیتون کو جلانا۔ پہل والے درختون کو نہ
کاٹنا اور کچہہ مویشی کا ضرورت سے زیادہ نقصان نہ کرنا اور جو تم عہد وشرط کرو
اُسپر قایم رہنا اور جو تم اقرار کرو اُسکے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ وہان تم عبادتگاہون مین
تہوڑے نیکبخت اور عابد لوگ پاؤگے جو عبادت خدا کی اس طریقہ پر کرتے ہین اُنکو نہ مارنا
اور نہ عبادتگاہ کو اُنکی خراب کرنا۔ وہان ایک فرقہ شیطانی کو جنکے سر منڈے ہوے
ہین تم دیکہوگے اور بیشک اُنکی کہوپڑیان چیر ڈالنا اور اُنپر رحم نہ کرنا جب تک کہ
وہ اسلام اختیار نکرین یا جزیہ ندین۔ ہرکلیس شاہنشاہ یونان نے اپنی رعیت
کو لڑائی کے لئے بہڑکایا مگر اُسکا لکہنا کچہہ موثر نہوا قاصد یزید کے پاس سے ہر روز
ابوبکر صدیق رضہ کو شام کی حدونمین مسلمانونکے فتح ہونے کی خبرین کرتے تہے اور
عرب کے حاکمون نے ترقی اپنے وطن کے لوگونکی دیکہکر دوسرا ایک اور لشکر واسطے
تسخیر بیت المقدس کے تیار کیا۔ خالد کی آرزو تہی کہ مین لشکر کا امیر ہون لیکن
یہہ تمنا اُنکی نہ برآئی اور عمرو اس منصب پر سرفراز ہوا خالد نے کہا کہ مجہے اسکی
تکرار نہین کہ کوئی سردار ہو لڑکا یا دشمن کیونکہ مقصد میرا پہیلانا مذہب کا ہے اسلئے
ہر حالمین جہنڈے اسلام کے ساتہہ ہو لڑونگا۔ ایسا عزم لڑائی کے واسطے مناسب
تہا۔ عمرو کو اس عہدہ پر مقرر ہوئے تہوڑے دن گزرے تہے کہ یزید کے منصب پر
ابو عبیدہ جو مکہ کے مہاجرین اور رسول اللہ صلعم کے اصحابون سے تہا مقرر ہوا

لیکن فتح شام کی جسکو حضرت ابوبکر صدیق رضی چاہتے تہے کہ جلد ہو نہو سکی تب اسکی
جگہہ پر خالد اس مہم پر بہیجا گیا۔ شہر بصرہ جو دمشق (پایہ تخت شام) سے چار منزل
پر ہے اور اُس ضلع مین واقع ہے اور جسکو غلطی کی راہ سے روم والے عربستان
کہتے تہے بڑی تجارت کی جگہہ عرب ساکنین ریگستان کی تہی شاہنشاہ نے اس
شہر کو تمام مقامون شام کے سے مستحکم بنایا اور یہی وجہ ہے کہ نام اس شہر کا بصرہ
رکہا گیا تاکہ دلالت کرے حقیقت پر اس مکان کی کیونکہ معنے اس لفظ کے جاے
مستحکم حفاظت کے ہین۔ ابو عبیدہ نے شرجیل کو واسطے لینے اس شہر کے بہیجا
چار ہزار مسلمان جو اُسکے ساتھ تہے ہزارون شامیون سے سر بر نہ آے اور
شکست کہائی لیکن خالد پندرہ سو سوار لیکر بروقت آپہنچا جسکے سبب سے لشکر
اسلام کو پہر تقویت ہوئی اور پریشانی جاتی رہی۔ مسلمانون نے یہان صبح کی
نماز خاک سے تیمم کرکے گہوڑون کی پیٹہہ پر پڑہی اور نعرہ الله اکبر اور الجلاد اور
الجنان سے قوم سراسین (یعنے اہل اسلام) کی طبیعت پر جوش آیا اور بصرہ کے
رہنے والون اور سپاہیون شہنشاہ نے بہاگ کر مستحکم مقامون مین پناہ لی وہ شہر
بسبب دغا کرنے رومنس کے جو وہان کا حاکم تہا جلد فتح ہو گیا۔ پہلے ہی حملہ مین
اُسنے افسرونکو کہا کہ تم اطاعت غنیم کی قبول کرو اور اہل شام اُسکی نامردی کے
سبب اُس سے خفا ہوے اور اسلئے وہ مسلمانون کے ساتھہ ہو گیا۔ اُسکے گہر سے
ایک رستہ نیچے زمین کی فصیلونکے باہر تک بنا ہوا تہا وہ اس راہ سے ایک گروہ
چنے ہوے سپاہیونکا لیکر شہر کی فصیل کے تلے آنکلا اور اہل اسلام کا تمام لشکر
شہر مین داخل ہوا اور خالد نے عیسائیون سے بسبب اسکے کہ وہ اپنے مذہب کو

چھوڑنا نہین چاہتے تھے ایک بڑا خراج لینا مقرر کیا قوم سرا سن بعد سفر جاؤ ہر دن کے لشکر دمشق کی چار دیواری کے تلے آپہنچے - یہہ شہر جو قدیم تخت گاہ ملک شام کا تھا اہل اسلام سے جو بصرہ کے محاصرہ سے کمزور ہو گئے تھے مقابلہ کے ساتھہ پیش آیا - بعد کئی چہوٹی چہوٹی لڑائیونکے فوجین سراسین کے جو شام اور بیت المقدس مین پہیل گئی تہین میدان ایزناڈن مین جمع ہوئین - ستّر ہزار سپاہی عمدہ لشکر سلطنت یونان کے اُنکے مقابلہ کیلئے آئے خالد نے پیغامون صلح کو اس شرط پر کہ اہل عرب اپنے وطن کو پہر جاوین منظور نہ کیا اور اپنے سپاہیون کو ترغیب دی کہ وہ اس لڑائی مین بہت دل وجان سے کوشش کرین - اس مرد دلاور نے وکیل سے وارڈن کے جو رومیونکی فوج کا سردار تہا کہا کہ ہم صلح نہین کرتے ہین مگر اس شرط پر کہ تم خراج دو یا مسلمان ہو - ہم تمہاری بڑی فوج سے کچھہ ڈرتے اور گہبراتے نہین ہین - ہمارے رسول مقبول صلعم نے فتح کا وعدہ کیا ہے اور ہم تمہارے لباس اور عمامہ اور روپے کو جو تم پیش کرتے ہو ذلیل و حقیر سمجھتے ہین - ہم لڑائی کو صلح سے افضل اور بہتر جانتے ہین اور تم ہمین کیسا ہی حقیر کیون نہ خیال کرو لیکن ہمارے نزدیک تم کتّے سے اچھے نہین ہو (تب یہہ کلام جو کتاب ایوب کے بتیسوین ۳۲ باب مین ہے پورا ہوا مجہے پروا نگی ہووے کہ کسی آدمی کے ظاہر حال پر نگاہ نکرون اور کسی شخص سے خوشامدی کیطرح خطاب نکرون کیونکہ مین خوشامد کی باتین کہنی نہین جانتا اگر ایسا کرون تو میرا بنانیوالا مجھکو جلد اُٹھالے گا (ایوب ۳۲ باب ۲۱ و ۲۲) خالد نے اپنی سپاہ سے کہا کہ تم روم کی تمام فوج کو دیکھتے ہو تم ان سے بچکر جا نہین سکتے مگر جب تمہاری فتح ہوگی سارا

شام کا ملک تمہاری تابعداری کریگا پس تمہین چاہئے کہ شہر قسے اور واسطے مذہب کے
لڑو اور ہر گز لڑائی کے میدان سے پیٹھہ مت پہیرنا اسلئے کہ اس حالمین تم جہنم کو
جاؤگے یونانی واسطے گرفتار کرنے خالد کے گہات مین بیٹھے لیکن تدبیر انکی ظاہر
ہوگئی اور بہت سے انمین سے مارے گئے مسلمانون نے جو غالب آئے تہے کپڑے
دشمن کی فوج کے جسکو شکست ہوئی تہی پہن لئے اور وار ڈن اس مشابہت کے
سبب سے فریب کہا گیا۔ یونانیون کے حملہ کا مقابلہ غنیم نے خوب کیا لیکن قوم
سراسن کے حملونکو کسی کا حوصلہ نہوا کہ مقابلہ کرسکے۔ نصارا کی کچہہ فوج ماری گئی
اور کچہہ تتر بتر ہوگئے اور وہ جو بچگئے تہے قیصریہ وانٹی اوک اور دمشق کو بہاگ
گئے اہل اسلام نے سونے اور چاندی کی صلیبون اور تحفہ ہتیار یونانیون سے
اپنے تئین آراستہ کیا اور اس سے بہت خوش ہوئے کہ اس دن پچاس ہزار
کافر جہنم کو پہنچے گئے اور کہ چار سَو کتر مسلمان درجہ شہادت کا حاصل کرکے
بہشت مین داخل ہوئے۔ بعد لڑائی اینر نیڈن کے سراسن کی قوم زرخیز
وسیراب گہاٹی کو جو دمشق کے گرد تہا واسطے پہر آئے۔ بسبب ناواقف ہونے
فن سپاہ گری کے جسمین یونانیونکو کمال حاصل تہا محاصرہ نے سراسین کے
طول کہینچا اور انہون نے بہت سختیان اُٹہائین جب مسلمانون نے رومیونپر
محاصرہ سخت کیا اور انپر غلہ اور دانہ اور گہاس کیطرف سے تنگی ہوئی تو انہون
نے گہیرنے والونپر حملہ کیا اور ہٹائے گئے۔ بسبب گزرنے وقت دراز کے اور
پڑنے قحط کے بہادری اور چالاکی دمشق والونکی جاتی رہی اور ایک سوالچی
پیشوایان مذہب (نصارا) اور دوسرے لوگون کیطرفسے پاس ابو عبیدہ کے

جو نرم دل اور نیک شخص تہا واسطے صلح اور امن کے پہونچے
اہل یونان کو اس امیر کی آدمیّت اور خُلق سے اعتماد ہوا کیونکہ اُسنے کہا کہ ہمارے رسولؐ کا حکم ہے کہ تم آدمیون صاحب رتبہ اور ہُنر کی تعظیم کرو اور ان سے عہد و پیمان کر لو جسکو اُسنے کیا۔ صلح ہو گئی اور اُسمین یہہ قرار پایا کہ وہ باشندے جو کہ غیر ملک مین جا کر بسا چاہتے ہین چلے جاوین اور اسباب منقولہ کو بہی اپنے ساتہہ لیجاوین اور رئیس اسجگہہ کے خلیفہ کو محصول دیا کرین اور کوئی اُنکے مال و اسباب سے مزاحم نہوگا۔ اور وہ ساتہہ کلیسیا مین جا کر نماز پڑہ سکتے ہین ایک گروہ عرب کا فوراً جبکہ معلوم ہوا کہ صلح اور امن ہو لیا ہے اس شہر مین داخل ہوا اور خالدؓ نے کہا کہ خدا کے دشمنونکو پناہ نہین ہے اور خون قوم نصارا سے تمام کوچا اور گلیان دمشق کی بہر گئین۔ اُسنے جبکہ وہ کلیسیا سینٹ مری کے پاس پہونچا اور دیکہا کہ ابو عبیدہؓ اور اُسکا لشکر تلوار دو میان مین کئے پیشوایان مذہب عیسائی کے بیچمین کہڑے ہوے ہین تعجب کیا ابو عبیدہؓ کی استقلالی سے جو از راہ مہربانی کے تہی دمشق قتل سے بچایا گیا ۔ خالدؓ اور اُنکے ہمراہیون نے پکارا کہ قتل کرو لیکن ابو عبیدہؓ نے دوسرے سردارون لشکر اسلام سے کہا کہ تم میرے عہد صُلح اور پناہ کی رعایت کرو اور قانون ملک گیری کا لحاظ کیا اور کہا کہ شام کے ملک مین بہت ایسے شہر مین جو اتبک فتح نہین ہوے اور ہمین مناسب نہین ہے کہ کسی حالتمین ہم اپنے عہد کو توڑ ڈالین کیونکہ رہنے والونکو وہانکے ہمارا اعتبار جاتا رہیگا اور وہ نا امید ہو کر سخت مقابلہ کرینگے آخر کار اسبات سے قرار پایا کہ خالدؓ

قال رسول اللہ صلعم اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ
رسول اللہ نے فرمایا جس وقت آوے تمہارے پاس کوئی بزرگ کسی قوم کا تو

(ابن ولید) کو اس ٹکڑے شہر کا جسکو اُسنے تلوار کے زور سے لیا اختیار ہے اور ابو عبیدہ
کو اس ٹکڑے کا جسکو اُسنے عہد و پیمان سے لیا اور حکم آخر دمشق والونکے حقمین خلیفہ
کی رائے پر موقوف رکہا۔ ایک شخص سے جسکا نام ٹامس اور وہ یونانکے اشراف مین
سے تہا بڑے کام ظاہر ہوئے بہت سے یونانی لوگ جنکو محبت وطن کی تہی اور
خراج دینے کو ناپسند کرتے تہے اپنے محل اور مکان چہوڑکر غرور اور تکلیف سے واسطے
ڈہونڈنے کسی جائے امن اور آرام کے جو سلطنت استنبول کے بیچمین واقع ہو
اسکے ساتھ چلے گئے انہین تین ۳ دن کی مہلت ملی اور چوتہے دن خالد نے پیچہا
کیا اسکے سوارون نے پہنچکر نصرانیون کو جنپر غم اور ماندگی غالب آگئی تہی جالیا اور سوائے
ایک آدمی کے کوئی شخص انمین سے قوم سراسن کی برچہیون اور شمشیر سے بچا
ابوبکر صدیق رض نے دمشق کے فتح ہونیسے پہلے ماہ جولائی ۶۳۴ سنہ ع مین وفات پائی
انکی آخر بیماری مین حضرت عمر رض نے مسجد مین بجائے اُنکے نماز پڑہائی۔ اور انہون نے
لوگونکو وصیت کی کہ بعد میرے عمر رض خلیفہ ہون اور شریعت رسول اللہ صلعم کو جاری
کرین۔ حیا کے مارے حضرت عمر رض نے منصب خلافت سے انکار کیا تہا لیکن انہون
نے صدیق اکبر رض کے سمجہانیسے کہ تمہین اگرچہ اس عہدہ کی آرزو نہین ہے لیکن
ہونا تمہارا اس منصب پر بہت ضرور ہے مان لیا حضرت عمر رض نے ۶۳۴ سنہ ع شروع
خلافت مین خالد کو حکم لشکر شام سے معزول کیا اور اسکی جائے پر ابو عبیدہ مقرر
ہوئے امیر خالد نے اس منصب کو خوشی سے قبول نہین کیا اور جب تک خبر
خالد کی فتحونکی مدینہ مین پہنچا اور خلیفہ کو سیف اللہ کا اعتبار ہوا لینے مین حکم فوج کے
تاخیر کی۔ لیکن خلیفہ رسول اللہ صلعم کے مزاجمین استقلال بہت تہا اور خا

کی خیر خواہی اور تابعداری برابر حلم ابو عبیدہؓ کے تہی۔ سیف اللہ نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ عمرؓ مجہسے محبت نہین رکہتے لیکن وہ میرے آقا ہین اور مین انکا تابعدار ہون۔ مین موافق سابق کے تندہی کرنے مین کمی نہ کرونگا اور جس مہم پر کہ وہ مجہے بہیجینگے ممکن نہین کہ مین قصور کرون اور اپنی جانفشانی خدا کی راہ مین ظاہر نہ کرون۔ لیکن شرح وار بیان فتح کرنے قوم سراسن کا بلاد شام اور بیت المقدس کو خالی تکرار ان حالات جوانمردی اور تدبیر سے جو بیچ محاصرہ بُصرہ اور دمشق کے پیش آئے تہے نہین ہے اور ہم تفصیل کے ساتہہ ذکر اس لڑائی کا کرینگے اور صرف تہوڑا سا بیان ان سپاہیانہ کامونکا جنکے سبب سے یہہ ولایت عمدہ مسخر ہوئی ذکر کیا جائیگا لشکر اہل اسلام نے شہر ایمسا یعنے ایمس اور ہیلیوپولس یعنے بعلبک کو ۶۳۵ع مین لوٹا لیکن ان شہرونکے مغلوب ہوجانیسے یونان کے شاہنشاہ کی طاقت مین کچہہ نقصان نہ آیا۔

کنارون چہوٹی ندی یرموک یعنے ہیرومیکس پر جو بحر تبریس (یعنے تبریاس یا جنسرت کی جہیل) مین گرتی ہے یونانی بیچ میدان بلاد شام کے پچہلے بار لڑے۔ اسّی ہزار آزمودہ سپاہیون نے جو شاہ استنبول کے بدل طرفدار تہے قوم سراسن کو ڈرا دیا اور خلیفہ پاس جلد قاصد اس بات کے دریافت کرنیکے لئے بہیجے کہ ہمین کیا حکم ہے لڑین یا واپس پہر آوین۔ آٹہہ ہزار آدمی مدد کیلئے بہیجے گئے اور چونکہ وقت مشکل اور خوف کے کچہہ لحاظ قانون کا نہین رہتا ہے بلکہ موافق ضرورت کے عمل کیا جاتا ہے اور دعوی عمر اور درجے کے چہوڑے جاتے ہین۔ ابو عبیدہ نے اپنے لشکر کی بات کو مان لیا اور خالد کو کل اختیار

فوجکا دے دیا خالد کی اس نصیحت مختصر سے جو خوف پیدا کرنیوالی تہی کہ بہشت تمہارے
آگے ہے اور شیطان اور آگ دوزخ کی پیچھے لگی ہوئی ہے لوگون کو لڑائی کیطرف
بہت رغبت ہوئی اور اسیطرح سے ابو عبیدہؓ کے کہنے سے زخمیون کو کہ رنج مین
دشمن ہی ہمارے ساتہہ شریک ہین لیکن انعام اور خوشی اُنکو نصیب نہین ہونیکی تسلی
ہوگئی۔ حملون سے روم کے سوارون کے قریب تہا کہ مسلمانون کو شکست ہوجاتی
لیکن عورتون قوم ہمیسار اولاد مالیکث نے جنکے ہتہیار کمان اور برچہیان تہین
اور جو مسلمانون کی پچھلی صف مین کہڑی تہین لعنت ملامت کی اور اسبات سے
اہل عرب پہر لڑنے لگے۔ یونان والون مین سے کچھ مارے گئے اور کچھ بہاگ گئے
خالد نے مبارکباد مین خط خلیفہ کو اس مضمون کا لکہا کہ ہزارون کافر قتل
ہوے اور دریاے یرموک مین خدا جانے کہ کتنے ڈوب گئے اور جو بہاگے وہ جنگلون
اور پہاڑون مین مارے گئے اور اللہ جلشانہ نے مسلمانون کو اُنکی عورتون اور
بچون اور ملک کا مالک کیا۔ جب یرموک مین شکست ہوئی اُسوقت بیت المقدس
اور حلب اور انطی اوک کا حفاظت کرنیوالا سواے اُن لوگون کے جو انمین تہے
کوئی اور نہ تہا۔ خلیفہ نے اپنے امیر لشکر کو حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کو جاوے
اسلیے کہ وہ اس شہر کی تعظیم مکہ اور مدینہ کیموافق کرتے ہین۔ جب پانچہزار
مسلمانون نے حملہ کیا اور وہ کامیاب ہوے تب ابو عبیدہؓ نے اپنے تمام لشکر
کے ساتہہ اُس شہر کو گہیر لیا اور وہان کے رہنے والون سے کہا کہ تم مسلمان
ہو یا خراج دو۔ ابو عبیدہ نے خط بڑے بڑے سردارون اور رہنے والون
یعنے جروزلم (ایروسلم) کو لکہا کہ صحت اور خوشی اُن لوگون کو ہو جو راہ

قال اللہ تعالی ان تکونوا تألمون فانہم یألمون کما تألمون وترجون من اللہ ما لا یرجون سورۃ النساء رکوع ۱۵

سن ۶۳۷ء

سیدھی راہ پر چلتے ہین اور خدا اور رسول پر ایمان اور یقین لاتے ہین۔ تمسے ہم یہہ چاہتے ہین کہ تم گواہ ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اُسکا رسول ہے اور جب تم اُسپر ایمان لاؤگے تب ہمین حرام ہے کہ ہم تمہین مارین یا تمہارے بال بچون کو ہاتھ لگاوین۔ اگر تم اسلام قبول نہین کرتے ہو تو خراج دو اور ہماری حمایت مین رہو اور جو تم اسبات کو منظور نہ کروگے تو مین تمہارے مقابل ایسے لوگون کو لاؤنگا جو موت کو بہت عزیز رکھتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب کے پینے اور کہانیکو سور کے گوشت کے۔ خدا نے چاہا تو ہم یہان سے جب تک کہ ہم ان لوگونکو جو تمہاریطرف سے لڑتے ہین قتل نہ کرین اور تمہارے اطفال کو غلام نہ کرلین ٹلنے کے نہین فقط

شدّت جاڑے مین مسلمان چار مہینے تک مقام مذکور کو گھیرے رہے اور آخر کو پادری سوفرونیس نے صلح کی شرط کو منظور کیا۔ اس لحاظ سے کہ بیت المقدس جلے پاک تہی اسنے کہا کہ مین اسے سواے خلیفہ کے اور کسی کے سپرد نہین کرنیکا تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو دس زبور مین ہے پوری ہوئی کہ خدا وند تیرے زور کا عصا صیحون سے بہیجے گا تو اپنے دشمنون کے درمیان حکمرانی کر (۱۱۰ زبور ۲) مدینہ کی مسجد مین اس شرط کی تکرار ہوئی۔ حضرت عثمانؓ اس بات سے کہ وہ دشمن جو مغلوب ہوگیا تہا شرطین کرتا ہے بہت خفا ہوے اور انکے قبول نہ کرنیکو بہت سا کچہہ کہا لیکن کہنے سے حضرت علیؑ کے کہ مسلمانون نے جو تکلیفین کہ جاڑے کے سبب سے لڑائی مین اُٹہائین اور تہکے ہوے ہین دیکھنے سے خلیفہ کے بہول جاوینگے اور انہین پہر قوت حاصل ہوگی حضرت عمرؓ نے سوفرونیس

اور ابو عبیدہ کی مرضی کے موافق کیا۔ تب یہہ پیشین گوئی جو ملاکی نبی نے سنہ عیسوی سے چار سو برس پیشتر کی تھی پوری ہوئی کہ وہ خداوند جسکی تلاش میں تم ہو ہان عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل کو آویگا دیکھو وہ یقیناً آویگا رب الافواج فرماتا ہے پر اُسکے آنیکے دن کون ٹہر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کہڑا رہیگا کیونکہ وہ سُنار کی آگ اور دہوبی کے صابونکی مانند ہے (ملاکی ۳ باب ۱ و ۲) خداوند سے مراد بادشاہ یا یہہ کہ مظہر جلال خداوند عہد کا رسول یعنے بہیجا ہوا خدا کا جو حسب عہد سو فرو نیس اور سُنار کی آگ یعنے شرک اور تثلیث کو جدا کرکے خالص توحید کی پرستش جاری کریگا اور رسول سے مراد یہہ بہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ یعنے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور پہر فرمایا کہ اِنَّ الْحَقَّ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ یعنے حق بولتا ہے اوپر زبان عمر کے اور مشکوٰۃ باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ میں ہے قَدْ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ یعنے بیشک ہم سے پہلے امتوں مین الہام والے لوگ تہے پہر اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے پہر مشکوٰۃ باب مناقب عمر مین ہے مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ یعنے سکینہ عمر کی زبان اور دل سے بولتی ہے انتہی اور اپنی ہیکل کو آویگا اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمر رضی کے نام سے وہ مسجد کہلائیگی دیکہو تفسیر اسکاٹ رومن مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۲۶۴ کالم ۲ مین یہہ فقرہ کہ اندنون مین اسی جگہہ پر مسلمانونکی ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے انتہی اور یقیناً وہ آئیگا اگرچہ حضرت

مسجد عمر

عثمان رض نے منع کیا تو بہی حضرت عمر رض نے نمانا اور یروسلم کو گئے) سفر اُنکا بیت المقدس
کیطرف اسحال مین کہ انہین دنیا کے بڑے مقصدونکا حاصل کرنا منظور تہا ایسا
اسوقت کی عزم و سادگی و پاسداری مذہب اور حقیر سمجہنے شان و شوکت
ظاہری پر دلالت کرتا ہے کہ اسکا تہوڑا سا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے
۔ مین اوکلی صاحب کے بیان کیموافق جو صاف صاف ہے لکہتا ہون خلیفہ
نے اوّل مسجد مین نماز پڑہی اور بعد زیارت کرنے مزار رسول مقبول صلعم کے
حضرت علیؑ کو اپنی جاے پر قایم کیا اور تہوڑے سے رفیقون کے ساتہہ روانہ ہوے
اُنمین سے بہت سے لوگ تہوڑی دور تک انکے ساتہہ گئے اور مدینہ کو اُلٹے پہر آئے
۔ وہ ایک اونٹ سُرخ رنگ پر سوار ہوے اور دو تہیلے ساتہہ لئے ایک مین
ایک قسم کی غذا بہری جسکو عرب سویق بولتے ہین اور وہ جَو یا چاول
یا گیہون کوٹے اور بے پہلکے ہوے سے تیار ہوتا ہے اور دوسرے کو میوہ جات
سے بہر لیا اور ایک بڑی مشک پانی کی جسکی اس ملک مین بہت احتیاج
ہوتی ہے آگے رکہہ لی اور ایک طباق لکڑیکا پیچہے باندہ لیا۔ خلیفہ نے اس
سامان اور تیاری کے ساتہہ کوچ کیا اور جس جگہہ وہ رات کو اوترتے وہان
سے وہ بے پڑہے نماز صبح کے نہ چلتے۔ بعد ادا کرنے نماز صبح کے وہ ان لوگو
کیطرف جو انکے ساتہہ تہے منہ کرتے اور کہتے تعریف ہے اُس خدا کو جسنے ہمین
دین راست پر مستقیم کیا اور ہم پر اپنا رسول صلعم بہیجا اور خطا کی راہ سے
ہمین نکالا اور ہم مین جو مخالف ایک دوسرے کے تہے ایمان کے سبب سے
اتفاق دیا اور ہمین ہمارے دشمنون پر غالب کیا اور اپنے ملک پر حاکم کیا۔

تم اے بندے خدا کے اُسکے ان انعامون اور مہربانیونکا شکر کرو اسواسطے
کہ خدا بڑہاتا ہے اُن لوگون کو جو اُس سے ترقی چاہتے ہین اور جو ڈہونڈہتے
ہین اُن چیزونکو جو اُسکے پاس ہین اور وہ اپنی رحمت بہیجتا ہے اُن لوگون
پر جو اُسکا شکر کرتے ہین - بعد حمد اور تعریف خدا کے وہ طباق کو اپنے ہاتہون
سے بہرتے اور بڑی فیّاضی سے اپنے مصاحبونکے ساتہہ کہاتے - اُنہون نے
راستہ مین ایک مسلمان کو جسنے دو بہنون سے نکاح کر لیا تہا سزا دی کیونکہ
اسطرحکا عقد حرام تہا اور ایک باج گزار کو بعضے آدمیون کے ہات سے جو خالد
کے لشکر کے ساتہہ ہو لئے تہے اور زبردستی سے روپے لیتے تہے نجات دی اور
تمام عمدہ پشمینہ جو یرموک کی لڑائی مین انہین ہاتہہ لگا تہا چہین لیا اور اسطرحسے
انہین عیاشی اور غرور سے بچایا اور اُنکو اوندہا کیچڑ مین کہنچوایا جب وہ شہر کے آگے
پہنچے اُنہون نے نعرہ اللہ اکبر کا کہینچا اور کہا کہ خدایا ہمین فتحمند آسانی سے کر
اور اپنا خیمہ موٹی اون کا کہڑا کروا کر زمین پر بیٹہہ گئے امیر المومنین کی سادگی
سے رعب اور دہشت جو سپاہیانہ کامون انکے تابعین سے بیت المقدس کے
رہنے والون کے دلونمین پیدا ہوا تہا کچہہ کم نہوا عیس قوم (نصارا) نے اپنے
سردارون سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ
ہے - انہین رسول نے انکے حکم دیا تہا کہ وہ حلم و حیا اور تابعداری کو
عملمین لاوین اور ان اوصاف کے سبب سے انکی ترقی ہو گئی - تہوڑے
دنونمین سب قانون پر انکے شرع کو غلبہ ہوگا اور انکی حکومت مشرق سے
مغرب تک پہیل جاویگی (جبکہ خداوند ہی گہر نہ بناوے تو انکی محنت جو

جزو سوم

عکس اول

اسکی بنا کرتے ہین بیفائدہ ہے اگر خداوندہی شہر کا نگہبان ہنوتا تو پاسبانکی
ہوشیاری عبث ہے تمہین کچہہ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک ناہی
کام مین لگے رہتے ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو نیند مین
دیتا ہے (۱۲۷ زبور ۱ و ۲) شرطین صلح کی منظور ہوئین اور اُنپر دستخط بہی ہوگئے۔
جان و مال اور عبادتخانے قوم نصارا کے بسبب قبول کرنے بڑے اور استمراری
خراج کے (سنہ ۶۳۶ع کے آخر یا شروع سنہ ۶۳۷ع) کو سلامت رہے اور اختلاف لباس
اور القاب سے گروہ غالب اور مغلوب کا ہمیشہ امتیاز رہا۔ یہہ شرطین ہوئین کہ
نصرانی زین پر سوار نہون اور نہ کسی قسم کا ہتیار رکہین اور اپنی مُہرون پر الفاظ
عربی کندہ نہ کروائین اور نہ کسی قسم کی شراب بیچین۔ وہ ایک قسم کے لباس
کے سوا کپڑا دوسری طرح کا کہین نہ پہنا کرین اور کمربند ہمیشہ کمرون پر اپنے باندہا
کرین۔ وہ اپنے عبادتخانونمین صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اُن کی
کتابونمین ہووین اُنہین محلّونمین اہل اسلام کے نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو
سوگری سے نہ بجاوین اور جو شخص کبہی کسی مسلمان کا نوکر ہو اُسکو اپنا نوکر نہ رکہین
اوکلی صاحب کہتا ہے کہ ان شرطونپر نصارا کو اپنے مذہب پر رہنے کا اختیار ہوا
اور بیت المقدس کو جسکی ایک زمانہ مین مشرقی ملکونمین بڑی رونق تہی ایسی
سخت تابعداری کرنی پڑی کہ پہلے اُس سے کبہی اُسنے نہین کی تہی۔ رومیون نے
جب اس شہر کو فتح کیا تہا گو کہ اُسوقت بہت سے لوگ یہانکی بہ نسبت لڑائی جان سے
کے مارے گئے اور تکلیفین بہی اُنپر زیادہ ہوئین لیکن بعد اس لڑائی کے باشندون
پر سختی بدرجۂ غایت اور مدت تک رہی۔ وہ ملک اب بالکل مسلمانون کے

قبضہ مین جو مذہب نصارا کے دل سے دشمن تہے آگیا اور جب سے وہ ملک سوائے
نوّے برس کے جس عرصہ مین غلبہ قوم نصارا کا دینی لڑائی مین وہان ہوگیا تہا
اہل اسلام کے قبضہ مین رہا۔ خلیفہ کے لیئے دروازے کہول دیئے گئے اور رئیس
اہل اسلام اور رئیس نصارا دونون اخلاص سے درباب مذہبی قدامت اُسجگہہ
کی باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوئے۔ (تب یہہ پیشین گوئی جو حزقیل ۲۱
باب ۲۷ مین ہے پوری ہوئی کہ مین ہی اُسے اُلٹ اُلٹ دونگا یہہ پہر نہوگا اور جبتک
وہ جسکا حق ہے آویگا مین وہ اُسے دونگا انتہی یہہ تین دفعہ اولٹنے کا اشارہ
خاص اہل تثلیث کیطرف ہے یا یہہ کہ یروسلم کی بار بار غارت کا ذکر ہے اور اس
پیشین گوئی کا اخیر فقرہ حضرت عمر رضہ کے یروسلم مین آنیکی گویا خبر دیتا ہے) نماز
کیوقت خلیفہ نے کلیسا کانسٹن ٹائن کی سیڑہیون پر نماز پڑہی اور اُنہون نے انکار
کیا کہ مین اندر اس کلیسیا محشر کے عبادت نہین کرونگا کیونکہ اگر مین اس عبادتخانہ
مین نماز پڑہون تو کچہہ شک نہین کہ اسکو مسلمان تم سے اے سوفرونیس لیلینگے
یہہ وہ جگہہ ہے کہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ میری عبادت کی نقل کرین میرے
سجدہ کرنیسے چوکہٹ پر اس کلیسیا کے ممکن ہے کہ آگے کوچہہ فساد ہو پر مین مسلمانونکو
منع کرونگا کہ وہ سیڑہیون پر جمع نہون۔ حکم سے خلیفہ کے عبادتگاہ حضرت سلیمان کی
جہاڑی گئی اور کوڑا اسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد تیار کروائی جسکی جلد شہرت
اور رونق ہوگئی اور کوئی مسجد برابر اسکے ممالک مشرقی مین نتہی خلیفہ نے
بیت المقدس مین دس مقام کئے اور وہان مشورے آئندہ کی فتح کے ہوئے
اور جب وہ مدینہ کو پہر آئے تب اندیشہ مسلمانونکا کہ خلیفہ نے درمیان قبرون

مسجد عمر

انبیار اور اس جگہہ کے جہان قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے ارادہ تم کا
کیاجاتا رہا تت کلامہ (از کتاب سیر الاسلام ۲ باب صفحہ ۲۷-۲۹ زبان انگریزی
سے اردو زبان مین ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا مطبوعہ ۱۸۴۵ع
از کتاب واشنگٹن اروِنگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ع وایضاً مطبوعہ ۱۸۶۹ع باب ۲۰ وغیرہ
مین بہی اسیطرح مرقوم ہے وہو ہذا غازیان اسلام جب دمشق فتح کر چکے ایک
مہینہ یہان آرام کیا ابو عبیدہ نے یہان سے خلیفہ سے استمزاج کیا کہ حکم ہو تو
یروسلم کا محاصرہ کیا جاے یہہ خط اسوقت پہنچا جبکہ حضرت علی بہی حضرت عمر کے
پاس تشریف رکہتے تہے انہون نے بہی یہہ صلاح دی کہ اس شہر کا محاصرہ ضرور
چاہیے کیونکہ یہی ہمارے پیغمبر صلعم کی بہی تمنا تہی
یہہ جنگ واقعی مسلمانون کے نزدیک نہایت متبرک تہی یہہ مقام وہ ہے جہان
نبوت اور الہام کی بنیاد پڑی اور رہی اور جہان اکثر انبیا کی قبرین ہین
حضرت عمر نے حضرت علی کی صلاح کو پسند کیا اور ابو عبیدہ کو حکم بہیجا کہ یہودیہ
مین فوج لیجاکر یروسلم کا محاصرہ کرو ابو عبیدہ نے حکم پاتے ہی یزید ابو سفیان کو
پانچہزار آدمیون کے ہمراہ محاصرہ کرنیکو روانہ کیا اور پانچ دن تک متواتر اور
مدد روانہ کرتے رہے ساکنان یروسلم نے ان بلا کے غازیون کو جنہون نے
تمام مشرق ہلا رکہا تہا دیکہکر شہر سے نکلکر کوئی حملہ نہ کیا اور نہ کوئی چہاپہ مارا
مگر اپنی فصیل پر کلین لگاکر آمادہ حفاظت شہر ہوے یزید نے شہر کے متصل
پہنچکر باواز قرنائی اظہار اسلام کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو یا جزیہ دو لیکن
کسی نے کچہہ خیال نکیا مسلمانون نے بہت چاہا کہ فوراً حملہ کرین مگر چونکہ یزید کو

اسباب کی کوئی ہدایت نہ تہی توقف ضرور ہوا وہین ٹھہرے اور جبتک کہ ابو عبیدہ رض کے پاس سے حکم آے لڑائی کی تیاری کرتے رہے علی الصباح لشکر اسلام صف بہ صف استادہ ہوا سرداروں نے اپنے اپنے گروہ کے ساتھہ نماز فجر ادا کی اور سب نے باآواز بلند متفق ہوکر یہہ آیت قرآن کی جو چہٹوین سیپارہ مین حضرت موسیٰ کی زبانی ہے پڑہی داخل ہوا ے لوگو اس مقدّس زمین مین جو اللہ نے تمہارے واسطے مقرر کی دس دن تک متواتر دہاوا کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا گیارہوین دن ابو عبیدہ نے تمام لشکر جمع کیا ایک اطلاعنامہ ساکنان شہر کو لکہکر بہیجا کہ تم خدا کی وحدانیت اور محمد صلعم کی نبوت کا اقرار کرو قیامت اور یوم الآخرۃ کو سچ جانو نہین تو اطاعت قبول کرو اور خلیفہ کو جزیہ دو اخیر مین یہہ لکہکر ختم کیا ورنہ ہم تمہارے مقابلہ مین ایسے مرد خدا ترس لاینگے جو موت کو زیادہ عزیز جانتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب اور سور کے گوشت کو اور یہہ نہ سمجہنا کہ مین تمہین کسی حال مین چہوڑونگا ہان انشاء اللہ جب تک کہ تمہارے جوان فنا نہ کرلون اور تمہاری اولاد غلام یہہ اطلاعنامہ حکّام و روساء شہر کے نام تہا بنام ایلیا کیونکہ جب شاہ ایلین آدرین نے اس شہر کو سر نو تعمیر کیا تو یروسلم کا نام ایلیا ہی ہوا سو فرونیس نامی عیسائی بزرگ اور بشپ یروسلم نے جواب لکہا کہ یہہ مقدّس شہر اور پاک زمین ہے جو کوئی بارادہ جنگ اسمین داخل ہوگا وہ خدا کے یہان گنہگار ہوگا اور شہر کی مضبوطی پر خیال کرکے کچہہ ڈرا یا بہی کہ دیوارین اور برج شہر کے نہایت جانفشانی سے مضبوط کئے گئے ہین دمشق مین آوارگان یرموک کی نئی کمک پہنچ گئی ہے اور اور جابجا شام کے شہرون سے

۵۱ … ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم

مدد آتی ہے شہر خود نہایت مضبوط ہے گرد اسکے خندق اور آس پاس ناہموار
ملک ہے علاوہ اسکے بڑی بات یہہ ہے کہ حفاظت مزار حضرت عیسیٰ دلیری اور
استقلال کی کتنی بڑی محرک ہے چار ماہ سرما گزر گئے روز کچھہ سلح آزمائی ہوجاتی
شہر والے نکلکر حملہ کرتے گولون سے ستاتے علاوہ اسکے سختی سرما باوجود ان سب
باتون کے اہل اسلام بڑی دلیری سے محاصرہ کے درپے رہے آخر کو سفرونس
بڑے پادری نے دیوار شہر سے ابو عبیدہؓ سے گفتگو کی قولہ کیا تم نہین جانتے
کہ یہہ مقدس شہر ہے جو کوئی یہان بے ادبی کرتا ہے قہر خدا اپنے اوپر بلاتا ہے
ابو عبیدہؓ نے جواب دیا ہان ہم جانتے ہین یہہ مقام انبیا کا ہے یہان وہ دفن
ہین ہم جانتے ہین کہ یہہ وہ مقام ہے جہان سے ہمارے نبی صلعم نے معراج پائی
اور ہم جانتے ہین کہ اس مقام کے تم سے ہم زیادہ مستحق اور لایق ہین ہم
محاصرہ نچھوڑینگے جبتک کہ اللہ یہہ شہر ہمارے حوالہ نکرے جیساکہ اور مقام کردئے
ہین جب دیکھا کہ اب کچھہ امید نہین رہی عیسائیونکا بزرگ وہ شہر حوالہ کرنے
پر راضی ہوا اس شرط پر کہ خلیفہ بذات خاص آکر یہہ شہر لین اور دست خاص سے
شرایط عہدنامہ پر دستخط کرین جب یہہ خبر خلیفہ کو معلوم ہوئی انہون نے سبکو
جمع کرکے مشورہ چاہا حضرت عثمانؓ نے اہل یروسلم کو ذلیل سمجھہ کر اس شرط سے
انکار کیا مگر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عیسائیونکی نظر مین یروسلم کی وہ عظمت ہے
کہ غالباً وہ اسکے لئے جان لڑا دین اور اور مدد منگالین علاوہ اسکے بڑا فائدہ
خلیفہ کے تشریف لیجانیسے یہہ ہے کہ عرصہ کے بعد لشکر اسلام کو جو حضرت کی زیارت
نصیب ہوگی تو اور ہی حوصلے ہونگے اور اس تکالیف جنگ کے بعد آپ کو دیکھکر

سفرونیس

خوش ہونگے اور پچھلی تکلیفین بہول جائینگے حضرت عمرؓ کو یہہ صلاح پسند آئی گو بعض
مورخ اور غرض ہی بتاتے ہین کہتے ہین کہ یروسلم مین ایک روایت چلی آتی تھی
کہ حضرت عمرؓ کے نام اور مذہب اور صورتکا ایک آدمی اس شہر کو فتح کریگا
یہی سمجھکر یہہ چلے خیر کوئی سبب کیون ہو خلیفہ نے ارادہ کرلیا کہ بذات خاص
یروسلم مین داخل ہون حضرت علیؓ کو اپنا قایم مقام چھوڑکر مسجد مین نماز پڑھکر
زیارت مزار پیغمبر اسلام کرنے گئے وہان سے فراغت کرکے سفر کو روانہ ہوے
یہہ طرز سفر اس زبردست سردار کا جسکے ہاتھہ مین سلطنتونکی قسمتین ہون اور
تمام غنیمت شام کی جسکے اختیار مین ہو اقبال اسلام کا نمونہ ہے جس سے کچھہ
کچھہ اسکی فتحیابی کے بہید کا پتا لگتا ہے آپ سرخ اونٹ پر سوار ہوے جسپر ایک
خورجی پڑی ہوئی تہی ایک طرف کہجورین اور خشک میوہ بہرا ہوا تہا دوسرے
طرف کچھہ جو اور چانول اور گیہون بہنے ہوے کے ستو تہے آگے ایک مشک پانیکی
پیچھے ایک کاٹھہ کا پیالا رکہا تہا رفقاے سفر بے لحاظ مرتبہ ایک ہی دسترخوان
پر ہمراہ کہاتے آے اور اہل ایشیا کیطرح اپنی انگلیون سے کہاتے نہ یہہ کہ چھری کانٹے
وغیرہ سے رات کو کسی درخت کے تلے سو رہے یا ایک خیمہ شتری کے اندر سو رہتے
خیمہ بہی ایسا جیسا کہ عام بدوی رکہتے ہین اور کبہی کوچ نہ کیا جب تک کہ نماز
صبح پڑہ نہ لی تمام ملک مین اسی سادہ وضع سے نکلے اور لوگون کی فریادین
سنتے اور مظلومونکی دادخواہی کرتے ہوے چلے عدل اور انصاف باحتیاط تمام
کرتے گئے کسی نے آکر خبر کی کہ ایک عرب نے دو عورتون سے جو بہنین ہین شادی
کرلی ہے یہہ بات اسلام کے خلاف ہے وہ شخص معہ اُن عورتون کے حاضر لایا

پوچہا تو بیان کیا کہ مین نہین جانتا تہا کہ شرع مین یہہ بات منع ہے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ تو جہوٹہہ کہتا ہے ایک کو چہوڑ یا اپنے سر سے درگزر کر اُسنے کہا کمبخت
تہا وہ دن جسمین مینے یہہ مذہب قبول کیا مجہے اس سے کیا فائدہ ہوا حضرت عمرؓ
نے اُسے پاس بلا کر چہڑیسے جو ہاتہہ مین تہی دو اُسکے سر مین لگائین اور
فرمایا اے دشمن اپنی جان کے اور دشمن خُدا دیکہہ تجہے یہہ سزا بس ہوا اور سیکہہ
کہ اس مذہب کی جسے خدا اور بہترین مخلوق نے پسند کیا کسطرح عزت کیجیو اور
حکم دیا کہ ان دونون عورتون مین سے ایک پسند کر لے جب دیکہا کہ وہ کسی کو
ترجیح نہین دیتا قرعہ ڈالکر ایک اُسکے حوالہ کی گئی اور چلتے وقت حضرت خلیفہ نے
یہہ کہدیا دیکہہ جو کوئی اسلام قبول کرے اور پہر ترک کر دے جان سے مارا
جاوے اگر مین نے سنا کہ تُنے اس عورت کو جسے مین نے منع کیا پہر ہاتہہ لگایا تو
سنگسار کئے جاؤگے کسی جگہہ چند آدمی دہوپ مین بیٹہے ہوئے تہے مسلمانون
نے بٹہا رکہا تہا سبب پوچہا تو معلوم ہوا ان لوگون نے جزیہ نہین دیا ہے اسلئے
دہوپ مین بٹہایا ہے جب دریافت ہوا کہ یہہ لوگ بہت کنگال ہین تو خفا ہوکر
ملامتاً اُن ایذا رسانون سے کہا کہ کسی انسان کو اُسکی طاقت سے زیادہ
تکلیف نہ دینا چاہئے کیونکہ مین نے سنا ہے رسول محمدؐ کو فرماتے ہوئے کہ جو کوئی اپنے
ہمجنس کو ستاتا ہے آتش جہنم سے سزا پاویگا جبکہ یروشلم ایک منزل رہگیا ابو عبیدہ
استقبال کے لئے آئے خلیفہ وہان سے باطمینان تمام منصب امامت اور خلافت
ادا کرتے ہوئے چلے صبح کو نماز پڑہی اور وعظ فرمایا کہ مَن یَّهدِی اللّٰہُ
فَلا مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِلہُ فَلا ہادِیَ لَہٗ ایک نہایت مُسن پادری نے جو

ارمن بیوم

سامنے بیٹھا ہوا تہا بے نکتہ چینی کئے رہا نہ گیا اور چلاکر کہا کہ خدا کسی کو خطا مین
نہین ڈالتا حضرت عمرؓ نے یہہ سُنکر کچھہ جواب نہ دیا مگر جو لوگ کہ پاس بیٹھے تہے انہون نے
کہا کہ اگر یہہ بوڑہا پہر ایسی بات کہے تو اسکا سر جُدا کرو یہہ بوڑہا ہوشیار تہا اور
خاموش ہو رہا تلوار اسلام کے آگے کوئی دلیل نہین چلتی لشکر مین پہنچتے وقت
چند عرب حضرت عمرؓ نے دیکہے جنہون نے اپنے ملک کا سادہ لباس ترک کر کے
ریشمی اور بیش قیمت لباس غنیمت شام کے پہنا شروع کئے تہے اس آرام
طلبی اور عیش دوستی کا نتیجہ آپنے دیکہکر حکم دیا کہ انکے کپڑے پہاڑ لو اور انہین
منہ کے بل کیچڑ مین گہسیٹو جسوقت یروسلم نظر آیا آپنے بآواز بلند فرمایا اللہ اکبر
ہو لقادر اللہم ہمین آسان فتح دے آپنا ڈیرہ کہڑا کرنیکا حکم دیکر اونٹ سے اوترے اور اُس
ڈیرہ مین خاک پر بیٹہہ گئے تمام عیسائی جوق جوق سلطان اسلام اور سردار
قوم جدید کو دیکہنے آئے جنہون نے تمام دنیا کو تاخت تاراج کرنا شروع کیا ہے
اور کسی سے نہین رُکتے مسلمانون نے یہہ سمجھکر کہ کوئی شخص ارادہ بد سے نہ آیا
ہو انکو دور رکہنا چاہا مگر حضرت عمرؓ نے انکے اندیشہ مٹانے کو کہا کہ کچھہ نہین ہوتا
مگر وہی جو خدا چاہتا ہے ایماندارون کو اُسی پر بہروسہ چاہئے خلیفہ کے پہونچتے ہی
عہدنامہ مکمل ہوا و کیلان یروسلم جب روبرو ہوئے تو نہایت تعجب ہوا کہ یہہ
ہیبت ناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنے بالون کے ڈیرہ مین زمین پر بیٹہا
تا لو پر بال ندارد مین جسنے خود اپنے ہاتہہ سے شرطین لکہین اور یہی ہمیشہ کیواسطے
اور بہادران اسلام کے لئے نمونہ ہوئین یہہ شرطین قرار پائین کہ گرجا گہر و نکے
دروازے رات دن کہلے رہین اور سب مسلمان بے روک ٹوک داخل ہوون

عہدنامہ

گھنٹہ صرف ہلانے سے آواز دین مگر موگری سے نہ بجاے جائین نشان صلیب
گرجا گھر وںین نصب نہون نہ علانیہ بازارون مین کہین استادہ کیے جائین
عیسائی اپنی اولاد کو قرآن نہ سکہلانے پائین نہ اپنے مذہب کا اعلان کرین
نہ کسی کو مرید کرین نہ آپنے رشتہ دارون کو اسلام قبول کرنے سے منع کرین
مسلمانی لباس نہ پہنین اہل اسلام کیطرح جوتہ پگڑی ٹوپی نہ پہنین مسلمانون
کیطرح بال نہ رکہین اور ہمیشہ کمر بند باندہین یہی نشان رہے اپنی مہرون پر
زبان عربی کندہ نہ کرین مسلمانون کیطرح سلام نہ کرین نہ مسلمانون کے سے
لقب رکہین مسلمانون کو آتے دیکہکر کہڑے ہوجائین اور جبتک وہ بیٹھہ
نجائین کہڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین ۳ دن تک مفت مہمان رکہین
شراب نہ بیچین ہتیار نہ باندہین سواری مین زین پر نہ چڑہین کسی آدمی کو
جو مسلمانون کے یہان نوکر رہا ہو نوکر نہ رکہین

اس گروہ آوارہ کے سردار نے ایسے جلیل القدر شہر کے ساتھہ جو کبہی فخر
اور ہیبت تمام مشرق کا تہا ایسی ذلیل شرطین قبول کرائین ہان غیر مذہب
کی حقارت ہمیشہ سے ستون ہے اسلام کا عیسائی ان شرطون پر راضی ہوے
خلیفہ نے اپنے ہاتہہ سے یہہ بہی لکہدیا کہ تمہاری جانین اور مال اور تمہارے معبد
تمہارے پاس رہین گے انکو ضرر نہ پہنچے گا اور تمہین اپنا مذہب چہوڑنے کا بہی اختیار
ہے اس کروفر کے شہر مین جو حضرت سلیمان نے بنایا خلیفہ عمرؓ سادہ عربی لباس
مین ایک عصا ہاتہہ مین لیے ہوے سو فردبیس پادری کے ہمراہ داخل ہوے
اور اخلاق کے ساتہہ اس سے عمارات قدیم کا حال پوچہتے رہے پادری بہی

ہر طرح ادب سے پیش آیا ہان مگر ایک عیسائی مؤرخ کا یقین کیا جاوے تو جمیع وہ پادری
اُنکے میل خوردہ کپڑون سے نہایت بیزار رہا خاص کر اُن موٹے اونی کپڑون سے
جنمین پیوند چڑے ہوے تھے۔ ایک بڑا نمونہ حضرت عمرؓ کے انصاف کا یہہ ہے کہ گرجاے
محشر مین پہنچکر نماز کا وقت آگیا پوچھا کہ کہان پڑہون بڑے پادری نے کہا جہان
آپ کہڑے ہین حضرت وہان سے نکل آے اور گرجاے قسطنطین مین پہنچے وہان
ایک بوریا بچھا پایا گیا مگر حضرت نے وہان نماز نہ پڑہی بلکہ زینہ سے اوتر کر سیڑہیون پر
نماز پڑہی اور پڑہکر پادری سے اسکا سبب بیان کیا کہ اگر مین ان گرجاؤنمین نماز
پڑہ لیتا تو مسلمان انہین قبضہ کر لیتے اور مسجد بنا لیتے حضرت کو یہانتک رعایت
منظور ہوئی کہ حکم دیا کہ کوئی شخص اُن سیڑہیون پر ایک آدمی سے زیادہ جماعت
سے نماز نہ پڑہے مگر آخر کو نصف سے زیادہ مین یہہ سیڑہیان اور صحن مسجد مین داخل
ہو گئین چونکہ اتفاق سے (بسبب نماز پڑہنے خلیفہ کے) یون پاک ہو چکی تہین حضرت
خلیفہ نے وہ مقام ہیکل سلیمانؑ کا دریافت کر کے اسجگہہ وہ مسجد تیار کروائی جو
اسلامی معبدونمین سب سے زیادہ نامور ہے اور مسجد قرطبہ کو چھوڑ کر سب سے
زیادہ بے مثل یہہ فتح یروشلم سترہ ۱۷ سنہ ہجری اور ۶۳۷ء کو وقوع مین آئی
انتہی یہہ قرطبہ ملک اسپین کا پایۂ تخت ہے جسے خلیفہ ولید بادشاہ دمشق کے
سپہ سالار تارک نے جسکے نام سے جبل الطارک (انگریزی جبل آلٹر) مشہور ہے
سنہ ۷۱۱ء مین فتح کیا (سیر الاسلام صفحہ ۷۱ وغیرہ) اس شہر قرطبہ مین پہلے
بادشاہون خاندان بنی امیہ نے ایک مسجد مسجدون دمشق اور بیت المقدس
کیموافق عرض وطول وارتفاع وخوبصورتی اور رونق مین آٹھ برس کے

فتح اسپین [illegible] سنہ ۷۱۱ء تک (از سیر الاسلام) اور مسجد [illegible] کا بیان بحوالہ صاحب [illegible] اپنی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین [illegible] عبد الرحمن اول [illegible] دیکھو سیر الاسلام

[illegible]

[illegible] صفحہ ۹۵ [illegible] انگریزی [illegible] لندن صفحہ ۷۱

عرصہ مین تعمیر کروائی - اسکی چھتون کے تلے اکہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے
لگے ہوے تھے اور پیتل کے اسّی دروازون سے مسلمان آتے جاتے تھے دولت
ملک کے خریدنے مین عطریات ممالک مشرقی کی صرف ہوتی تہی اور چار ہزار
سات سو چراغ ہمیشہ رات کو روشن ہوتے تھے اس تخت گاہ خاندان بنی امیہ مین
دو لاکھ گھر اور چھ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمّام واسطے آرام خلقت کے تیار تھے
جب اسپین والون نے ۱۶۱۰ع مین مسلمانون کو تمام اُس سرزمین سے نکالا
لاکھون مرد و عورت بیابان افریقہ مین بسبب ماندگی اور بھونک کے مرگئے
اور بہت مرد و عورت بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑھے قتل کئے گئے
مسلمانون کی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتھ اسپین سے خارج کیا
تب سے وہ مسجد ابتک گرجا گھر ہے سیر الاسلام مین صفحہ ۹۱ - ۹۳ اسکا مفصل
بیان ہے - جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین
لکھتے ہین کہ کون ایسا ہے جسنے شوَلری (یعنے مردانگی) کی ماتقابیہ سلطنت
اسلام کے اسپین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہے جسنے
اُس جوانمرد اور فیاض قوم پر تعجب نکیا ہو جنہون نے آٹھ سو برس تک حکم انی
کی مگر انکے مخالف مورخون نے بہی انکی ایک بری جھی تک کا ذکر نہین کیا ہے کون
ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے پادریون کی اس حرکت سے نادم ہو کہ
اُنہون نے اپنے حکام سے زبردستی شیطنت اور ظلم اُس قوم پر کرایا جنکی وہ
حفاظت مین عرصہ دراز تک رہے تہے کون ایسا متنفس ہے جو نہ بنش پادری
کی اس حرکت کے لکھنے سے شرمندہ ہو کہ اُسنے کوردوا کے (اسلامی) بڑے بڑے

اسپین اول

مسجد قرطبہ (یعنے قردوہ) اسی بادشاہ نے تعمیر کروائی تھی ... جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۹۵ ...

شعرا اور فلسفیون اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلادیا اور اُس قوم کے سات سو برس کے علم و ادب کی کتابون کو برباد کردیا انتہیٰ

پہر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۳ مین لکہا ہے کہ پادری کارڈنل زمینس - نے اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان کی کہ یہہ کتابین قران سے مستنبط ہوگئین انتہیٰ سیل ویڈا صاحب کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسپین والے یہہ خیال کرتے تہے کہ ہمنے دوبارہ ملین (یعنے ایک کروڑ بیس لاکہہ) اہل ترک (یعنے مسلمانون) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تہا - صاحب موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکہی ہے انتہیٰ دیکہو جان ڈیون پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب صفحہ ۱۴۲

پہر اُسی تواریخ واشنگٹن اَرونگ مین لکہا ہے باب ۱۲ خلیفہ عمرؓ کا حال اور مزاج پچہلے بیان سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا ہان مگر بیجا نہین جو ایک سرسری حلیہ یہان بہی لکہا جاے خلافت کے شروع مین ان کی ۵۳ برس کی عمر تہی طول قد سانولا رنگ تہے سنجیدہ صورت سر پر بال کم مگر قد اتنا لمبا تہا ایک مورخ لکہتا ہے کہ جب بیٹہتے تو کہڑے ہوے آدمیون سے اونچے رہتے طاقت بدن مین معمول سے زیادہ بائین ہاتہہ سے اسیطرح کام کرتے جسطرح دہنے سے اگرچہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اس مذہب کے ایسے دشمن تہے کہ حضرت پیغمبر اسلام کی زندگی کے درپے تہے مگر بعد اسلام لانیکے نہایت سچے دل سے اس مذہب کے حامی اور معاون ہوے جب تک حضرت زندہ رہے بڑے بڑے مقدماتمین اُنکے شریک

رہے بہادران بدر و اُحد اور خیبر اور حُنین و تبوک و مکّہ و مدینہ مین اُنکا نام اوّل ہے
اور واقعی تمام فتوحات اسلام کے جان رہے نہایت سرگرم اور سرگرمی بہی
آتشناک تعلیم اسلام کو سپاہی کیطرح سمجہایا اور رواج دیا اگر کوئی عقدہ مشکل جو
عقل سے حل نہوا تلوار سے جُدا کیا اور جسنے کفر مین ضد کی اسکا سر اوتارا انتظام
امورات مین انکا ضبط اور عدل ضرب المثل ہے امورات خانگی مین ان کی
پرہیزگاری اور کفایت شعاری اور اسباب دنیا کو ذلیل جاننا مشہور صرف
پانی ہمیشہ پیا چہوہارے اکثر کہاے یا جَو کی روٹی نمک کے ساتہ مگر اعتکاف وغیرہ
مین نمک بہی حظّ نفس سمجہ کر چہوڑ دیا یہہ سخت اتّقا اور نفس کشی اور سادگی و
افلاس ظاہری پر اُنکو تمین بہی لوگ عزّت سے نظر کرتے تہے اپنے روز مرّہ
کے واسطے کچہ ایسے درشت مسئلے مقرر کر رکہّے تہے مثلاً کہا کرتے تہے کہ چار چیز
واپس نہین آتی + سخن گفتہ تیر از کمان جستہ عمر گزشتہ وقت رفتہ ان کے
وقت مین مسجدین بیشمار بنگئین جسمین مسلمان عبادت کرین اور قید خانہ
جنمین مجرم رہین جرایم خفیفہ کے واسطے دُرّہ ایجاد کیا اور اسکا اتنا خوف تہا
کہ لوگ تلوار سے زیادہ دُرّہ سے ڈرتے تہے

جب عہدہ خلافت عمرؓ نے قبول کیا تو لوگ آپکو خلیفۂ خلیفہ کہنے لگے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ یون تو یہہ سلسلہ کبہی منقطع نہوگا اسلئے امیر المومنین لقب ہوا
پیچہے سے شاہان اسلام نے یہہ لقب ترک کر دیا سب سے پہلے خلیفہ کو لشکر
شام کا خیال آیا آپکی سنجیدہ راے مین ہتیاروں کی چمک دمک نے کچہ اثر کیا
خالد کو سپہ ساری کے قابل نہ سمجہا خالد کی دلیری اور فن سپہ گری کے

تو قابل تھے مگر تیز مزاج اور تند خو بھی جانتے تھے بے تحاشا اور بے تامل لڑائی کے لایق سپہ سالاری کے عوض نیابت کے لایق اُسے سمجھے اسلئے ضرور ہوا کہ اُن غیر مال اندیش ہاتون سے سپہ سالاری نکالکر ابو عبیدہ کو دیجاے جو اپنے حلم و اتقا اور دینداری کے سبب اس عہدہ کے زیادہ مستحق ٹھہرے چنانچہ ایک خط ابو عبیدہ کے نام پرچہ چرمی پر لکھکر اطلاع دیگئی کہ خلیفہ ابو بکرؓ انتقال فرما گئے اور مین خلیفہ ہوا تمکو سپہ سالار مقرر کرتا ہون

پھر اُسی تواریخ مصنفہ واشنگٹن اروِنگ صفحہ ۷۴ باب ۲۳ مین لکھا ہے تمام ملکی امورات کا انتظام کر کے اور اپنی تجہیز وتکفین کی بابت ہدایت کر کے ۶۳ برس کی عمر مین دس برس اور چھ مہینے خلافت کے بعد ساتوان دن تھا تلوار لگی ہوے کہ انتقال فرما گئے یہہ تمام تاریخ حضرت عمرؓ کی پڑھکر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بڑے صاحب کمالات تھے نہایت زیرک اور بڑے عادل بانی اسلام اگر انھین کہا جاے تو بجا ہے یہی تھے جنھون نے احکام بنی اسلام اس خوبصورتی اور احتیاط سے جاری کیے حضرت ابو بکرؓ کو اُنکی خلافت مین ہمیشہ اپنی صلاح اور مشورہ سے مدد کرتے رہے تمام سلطنت اسلامیہ کا انتظام کیا ضابطے مقرر کیے اپنے ماتحت سپہ سالار وزیر چین اُنکے اقبال اور حشمت کیوقت ایسا کڑی نگاہ رکھا کہ یہی بڑی دلیل اُنکی بڑی لیاقت حکمرانی کی ہے دنیا سے نفرت کرنے مین اور سامان دنیوی کو حقیر جاننے مین حضرت پیغمبر اسلام صلعم اور خلیفہ ابو بکرؓ کی پوری تقلید کی اپنے سپہ سالارون کو جب لکھا تو یہی لکھا کہ خبردار اہل ایران کے لباس اور طعام کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ سادہ وضع

رہنا اور سادہ عادات اور اللہ تعالیٰ تمہیں فحمتند رکھیگا یہہ چہوڑا اور خراب ہو گئے کس
اور اتنا خیال تہا انہیں اسبات کا کہ اپنے افسروںمیں سے جسے عیش اور زر
کیطرف راغب دیکھتے بے سزا دئے نہ چہوڑتے بعض احکام سے انکی مردانگی اور
ذکاوت دونوں ثابت ہوتی ہین   حکم تہا کہ وہ لونڈی کہ جو ایک لڑکا جن چکی
ہو پہر نہ بکے اپنی جیب خاص سے ہفتہ وار خیرات کرتے ہر ایک کی حاجت کیموافق
دیتے نہ یہہ کہ اسکی لیاقت کے موافق اور فرماتے کہ خدا نے جو جو نعمتیں ہمیں عطا
کی ہین ہماری ضرورت رفع کرنیکو اسطے ہین نہ ہماری نیکیونکے عیوض مین نیکیون
کا عوض قیامت مین ملیگا

شروعمین خلافت کے آپنے اصحاب رسولخدا اور تمام مستحقین کے خرچ کیواسطے
وظیفے مقرر کئے حضرت عباس کو سالیانہ دو لاکہہ درہم مقرر کئے اسیطرح ہر ایک
کو اسکے مرتبہ کیموافق جو لوگ کہ جنگ بدر مین موجود تہے انکو پانسو ۵۰۰ درہم اور
وے لوگ جو شام ایران مصر کی لڑائیونمین شریک رہے انکو اس سے کم
حضرت نبی اسلام کے دو محلون مین ہر ایک کو دس ہزار درہم سالیانہ اور حضرت
عایشہ کو بارہ ہزار حضرات حسنین کو ہر ایک کو پانچہزار درہم اور جو کوئی
ان حصّون سے ناراض ہوتا حضرت عمر فرماتے کہ قہر خدا کا اسپر سب سے پہلے
انہین نے دفتر جمع وخرچ بیت المال مقرر کیا انہین نے سنہ ہجری لکہنا شروع
کیا سکہ اسلام انہین نے جاری کیا جسپر خلیفہ وقت کا نام اور کلمہ لا الہ الا اللہ
تہا کہتے ہین کہ انکی خلافت مین ۳۶ ہزار شہر قلعہ اور گڑہیان فتح ہوئین نئے
شہرونکی بنیاد پڑی بڑی بڑی منڈیان مقرر ہوئین بے شمار مسجدین تعمیر

حسن عمل

ہوئین انہین کے ضبط سے یہہ وسیع اور طویل نئی سلطنت ایک ہے سلسلۂ زنجیر
کیطرح متفق رہے

کیا خوب کہا گیا ہے کہ اس خلافت کے تاج ہی تین فتحین شام اور ایران اور مصر
کی تہین اور تاریخ عرب مین یہی زمانہ بہادری اور اقبالمندی ہے اور بُنیاد
اس غیر محدود سلطنت کی دیکھیے تو دس برس سے بہی کم مین پڑی
ذرا یہہ خوب یاد رکہنا کہ یہہ غازی نامور یہہ بڑا منتظم یہہ دلاور سردار شروع مین
نیم تعلیم یافتہ ملک کے رہنے والے تہے ہان ان اگلے بہادران اسلام کی نسبت
کتنی اچہی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ اُندنوان دیو ہوتے تہے تمت کلامہ

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۶۷ع
بموجب اپسند مسٹر ہنری میرس الیٹ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند
صفحہ ۸ مین مرقوم ہے امیر المومنین عمر بن خطاب نام پدرش خطاب بن
نفیل بن عبد العزیٰ بن ریاح بن عبد الله قرط بن رزاح بن عدی بن کعب
بن لوی و نسب او بکعب بن لوی بہ نسب رسول صلعم میپوندد دختر
حفصہ یکے از زوجگان رسولؐ بودہ چون ابوبکر صدیق پیش از وفات خود عمرؓ
را خلیفہ خود مقرر نمودہ بود چنانچہ بمجرد وفات اوعمرؓ را بر مسند خلافت نشانیدند
اوّل کسی کہ او را امیر المومنین خواندند عمر بن خطاب بود و سبب اینچنان
بود کہ ابوبکرؓ را خلیفۂ رسولؐ خواندندے و چون عمر بن خطاب بخلافت بہ نشست
گفت کہ اگر مردم مرا گویند خلیفۂ خلیفۂ رسول خدا این سخن دراز شود پس مغیرہ بن شعبہ
برخاست و گفت تو امیر مائی و ما مومنانیم پس تو امیر المومنین باشی بعد ازان

جملہ اصحاب بران قرار دادند واورا امیر المومنین خواندند وعمر تمامی ملک شام ومصر را از دست قیصر روم کہ ہرقلیس نام داشت برآوردہ ودر سال شانزدہم از ہجرت بر ملک عجم نیز مستولی گشتہ فارس را از یزدجرد پسر خسرو پرویز گرفت وچون مدت خلافت او بآخر رسید روزے در نماز بود شخصے بنام ابو لولو غلام مغیرہ اورا شہید ساخت وہفت کسان دیگر را کشتہ خود ہم کشتہ شد اینواقعہ بست وہفتم ذی الحجہ سال بست وسویم یا کہ در ماہ محرم سال بست وچہارم از ہجرت در شہر مدینہ روے دادہ انتہی

سبحان اللہ جلشانہ خاصان خدا کی عظمت وجلال کا باوجود اُنکے کمال بے اسبابی کے کسی بادشاہ کا کروفر پاسنگ بھی نہین ہو سکتا ہے لکھا ہے کہ قدماء مشایخ جب کسی بزرگ کو بہت اسباب آرایش کے ساتھہ دیکھتے تو اُسے حقیر جانتے تہے اور سمجھتے کہ جب آرایش باطن کم ہوگئی تب آرایش ظاہر کی حاجت ہوئی ہے سب انبیاء اور اولیاء نے یونہین اسباب دنیا کو ذلیل جانا ہے مرقس اباب ۱ مین حضرت یحیٰ کا حال دیکھنا چاہیے جہان لکھا ہے کہ یوحنا اونٹ کے بالون کی پوشاک پہنے اور چمڑی کا کمربند اپنی کمر مین باندھے تہا اور ٹڈی اور جنگلی شہد اُسکی خوراک تہی انتہی

تنخواہ حضرت ابوبکرؓ کے خزانہ سے مدینہ کے تین درم سونیکے مقرر تہے اور وہ جمعہ کے دن بقیہ اپنے روپئے اور دوسرے لوگون کا اُن شخصون کو جو بہت مستحق تہے بانٹ دیتے تہے زر مذکور اول سپاہیون کو بعد اسکے اور لوگونکو ملا کرتا تہا۔ انکا پیرہن موٹی اون کا جو ممالک ایشیا مین علامت بزرگی اور اوس

دینی کی حکومت کا نشان ہے عمرؓ کو ملا اور ایک شخص نے حاضرین مجلس مین سے اسکو بہت پھٹا ہوا دیکھکر جناب امیر المومنین (حضرت عمرؓ) سے عرض کیا کہ ظاہر حال تمہارا مطابق تمہاری سیرت اور ہمت عالی کے نہین ہے۔ حضرت عمرؓ نے سادگی کے ساتھہ جو بناوٹ کی راہ سے نہ تھی جواب دیا کہ اے دوست میرے وہ مذہب جسکے ساتھہ خدا نے مجھے بزرگی دی نہایت عمدہ لباس اور اور زیور مکلّف اور آرایش خوشنما ہے انتہی از سیر الاسلام باب ۳ زبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ ۱۸۷۵ع پہر لکہا ہے کہ امام حسن خلف علی مرتضیٰؓ اور سبط محمد مصطفیٰ صلعم نے دو بار اپنا مال محتاجون کو بانٹدیا اور خلیفہ عمرؓ اور خلیفہ ابوبکرؓ ہر ہفتہ مین جو کچھہ مایحتاج سے بچتا غربا کو دیدیتے تھے انتہی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ مذکور صفحہ ۲۱۱)

اے دلت سخت و ملایم گفتگو — زر میان جان و بر لب ذکر ہو
بے عمل ایمان نمی آید بکار — لن تنالوا البر حتی تنفقوا

حضرت عمر فاروقؓ کی ایام سلطنت مین جسقدر ملک تصرف اسلام مین آئے انکا بیان کتب سیر مین موجود ہے کہ کسی بادشاہ کو یہہ فتوحات نصیب نہین ہوے شاید ناظرین سمجہین کہ سکندر نے تمام عالم کو فتح کر لیا تہا مگر اسکے لئے دلایل موجود ہین کہ یہہ فتح سکندر کو بہی نصیب نہین ہوئی اس مختصر مین ان سب باتون کے لکھنے کی گنجایش نہین ہے صرف اتنا لکہنا چاہیے کہ سنہ عیسوی سے تین سو تینتیس برس پیشتر جب سکندر یروشلم پر حملہ آور ہوا تو کاہنون کو ان کی کہانت کا لباس پہنے ہوے دیکھکر جو کہ سکندر سے ملنے کو نکلے تہے اُنکا اسقدر رعب

اُسپر غالب آیا کہ صف آرائی کا خیال چھوڑ آگے بڑھکر بیدونامی مدلکاہن کو سجدہ کیا
سب یونانی اُسکی (یعنے سکندر کی) اس عجیب حرکت سے بہت متعجب ہوئے
(از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) وہ سمجہا کہ فرشتے آسمان سے اوترے ہین اور یروسلم
کی تسخیر سے باز رہا اور حضرت عمر فاروق رضی کو دیکھکر عیسائیون کا بطریک یعنے امام
ایسا رعب مین آگیا کہ خاص ہیکل کی بنیاد پر مسجد اقصیٰ کے بنانے کی اُسنے
صلاح دی اور وہی جگہہ بہی تبلادے ورنہ ممکن تہا کہ کوئی دوسری جگہہ اُسوقت
بتادیتا اور اگرچہ جانتا تہا کہ اس جگہہ پر مسجد بننے سے وہ نامور پیشین گوئی جو
لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے باطل ہوجائیگی اور توبہی حضرت عمرؓ کے رعب مین آکر
وہی جگہہ بتادی کہ جس سے وہ پیشین گوئی کہ جسکا بطلان تمام انجیل کے
نامعتبری کا سبب ہوسکتا ہے غلط کردی پہر یہہ کہ یہہ کہین نہین لکہا ہے کہ پہلے
اُس بطریک نے کوئی اور جگہہ تبلائی اور جب وہ جگہہ ناپسند ہوئی تب لاچار
ہوکر ہیکل کا مقام تبلایا بلکہ پہلی ہی دفعہ مین اُسنے وہی جگہہ تبلائی کہ جسپر
عیسائی اور یہودیون کا سارا فخر تہا بسبب اُسکی کمال عظمت اور بسبب
حفاظت پیشین گوئی مرقومہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کے سیر الاسلام باب ۳ صفحہ ۱۱۱
مین لکہا ہے مسلمانون کو قاعدہ بندوبست اور عملداری کرنیکا معلوم نہ تہا
مگر طریقون فتح کیسے خوب واقف تہے حال اہل روم اور سکندر اعظم کا بہی
ایسا ہی تہا فتوحات رومیونکی ایسی عجیب نہ تہے جیسے کہ فتوحات اہل اسلام کی
رومیون نے بسبب کام مین لانے ہر قسم کی دغابازی اور شمشیر زنی کے
فتحین حاصل کین تہین مگر سردارون اہل اسلام نے اپنی شمشیر زنی کی

ایک ہی بڑی سعی اور جانفشانی سے ملک گیری کی انتہی

غرض ایسی باتون مین سکندر کو حضرت عمرؓ کے فتوحات سے کیا نسبت ہے دوسرے یہہ کہ سکندر نے جو ملک فتح کئے وہ اُسکے مرتے ہی غیرونکا حصہ ہوگئے چنانچہ ترجمہ قران شریف جسپر علماء عیسائی نے اپنی طور کا حاشیہ اور دیباچہ لکھا اور بخط رومن ۱۸۴۴ع کو الہ آباد پرسبٹیرین مشن پریس مین چھاپا اُسکے دیباچہ کے صفحہ ۶ دفعہ ۱۴ مین لکھا ہے کہ سکندر کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تہی اور اُسکی حکومت عظیم اُسکے چارون سپہ سالارون کے میان یون تقسیم کی گئی تہی کہ سلوکس کو ایران اور بابل اور کئی ایک اور مشرقی ممالک ملے کاس سانڈر کو مقدونیہ اور اُس کے آس پاس کے صوبے ملے انگونس نے شام اور ایشیاء کوچک کے اکثر ممالک اپنے قبضہ مین لئے اور طالمی نے مصر اور اُسکے اطراف پر قبضہ کیا انتہی

پادری اگستس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ مقدونیہ کی سلطنت چار حصّون مین منقسم ہوئی۔ فلسطینیہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریہ اور بابل مشرقی صوبون سمیت سلوکس کو اور تہراکیہ تبہینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے لیسماچس کو اور مقدونیہ اور یونان کسندر کو ملا قریب پچاس برس مسیح سے پیشتر یہہ سب ملکتین رومی سلطنت مین شامل ہوئین اور اس اثنائی سو برس مین (یعنے سکندر کی وفات کے بعد سے) لڑائیان قایم رہین انتہی (از دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

پہر اسی کتاب کے صفحہ ۳۳۷ مین لکھا ہے کہ سکندر کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد اُسکی روکزنا بی بی بیٹا جنی اور جسے اوسے تخت پر بٹہایا چاہتے تہے لیکن جب وہ گیارہ برس کا ہوا وہ اور اُسکی ما مقدونیہ مین قتل کئے گئے انتہی۔

پس یہہ سب ممالک بسواے ایران کے صرف سلطنت روم مین شامل ہین اور حضرت عمر فاروق رض کے عہد خلافت مین فتح کیے ہوئے ملک ابتک بعنایت ملک الودود تصرف اسلام مین موجود ہین انہین سے ہر شہر مسلمانون کا وطن اور ہر قریہ اہل ایمان کا مسکن ہے ان ملکون کے سب باشندے کیا گدا اور کیا بادشاہ فیضیابی اسلام کے سبب قیامت تک حضرت عمر رض کے شکرگذار رہینگے

مثنوی مؤلفہ

جہالت طعمۂ آن تیغ تیز است	امان از سہم او در وہ در گریز است
علم بر ملک شام افراشت از بام	برآمد مہر رخشندہ سر شام
کشیدہ تیغ با بازوے فولاد	ز ہولش کوہ دشت آمد بفریاد
ستادہ بر غزا با صد بشارت	کشادہ قلعہ ہا از یک اشارت
ز تیغش سرزمین سیراب گردید	ز رعبش زہرۂ شیر آب گردید
قیامت کرد در آفاق جیشش	زمین و آسمان لرزد ز طیشش
رسول اللہ حرم از بت بپرداخت	عمر رض بیت المقدس را ز نو ساخت
بناے مسجد الصخرہ او کرد	نکو خود بود و تعمیر نکو کرد
شبانگہ بود قرب شہر راہش	شدہ آن ارض مقدس خیمہ گاہش
چو شب ایام غربت را ہمہ اجر	سلام ہی حتی مطلع الفجر
بشوق داخلہ آن شب سحر شد	سحر داخل کلیسا البصر شد
چو در بیت المقدس شد گذارش	کہ شد بر تخت داودی قرارش
مسلم شاہی دنیا و دینش	کہ ملک وحدہ شد زیر نگینش

رکن اول

خداوند سیر و تاج داود　　ز اوجش رفعت معراج داود

بتان را بر صلیب نیزه بر کرد　　گریز ابلیس از ظل عمر کرد

دلیل راه یزدانی علم شد　　ستون ابر نورانی علم شد

زجیش اندرین راه بود ایما　　ویهدیک صراطا مستقیما

نه دامان علم یکسر کشاده　　مگر گردی شهپر کشاده

زشادی شد دل مخزونے ملک　　مسلم شد بادهار وسے ملک

بداودی محل غزنید کوسش　　نموده روح اصف پایبوسش

برستش رایت پرچم نشانی　　چو موسی بر علم کرد اژدهاے

علم برقد صیحون علم شد　　فلک پیشش پے تسلیم خم شد

کشاده پرچم و افراشت رایت　　گرفته خلق در ظل حمایت

نصارا وجد بر اقبال او کرد　　مسیح از دور استقبال او کرد

هوشعنا گفت خلق از قدم او　　بفرشش آراست راه او هم او

ترنم شد مبارکبادئے او　　برقص آمد یهود از شادئے او

منابر پرخروشش از نام فاروق　　بگیتی سکه زد اکرام فاروق

ستود ارض و سما زین گونه ویرا　　جزاک الله فی الدارین خیرا

زهے معراج اقبال عرب دید　　عمر در روز و پیغمبر بشب دید

بحکمت هم سلیمانے کلاهے　　بحکمش ملک کنعانے علاهے

رسید آنجا باقبال صد و مال　　که موسی نارسیده در چهل سال

چو بر ویرانه هیکل نظر کرد　　فراتے جوشش از چشم عمر کرد

بعین آداب مازاغ البصر دید — پیمبر دیدہ بود و یا عمر دید
بلرزید یک جہان از نغمہ آہش — فزون شد غیرتِ بیت الٰہش
بدست خویش رُفت آن خار و خس را — قوی فرمود دست دسترس را
بعہد ہمت ایمان وفا کرد — حرم تعمیر و الاقصیٰ بنا کرد
چو موسیٰ کرد بیت اللہ بنائے — ازو شد ابتدا زین انتہائے
بعظمت غیرتِ طور آنکان شد — زہے نور اعلیٰ نور آنکان شد
عزیر از گور صد شکر خدا گفت — کلیم از طور اے صلّ علیٰ گفت
چو روح اللہ دید آن صنع پاکش — بگفت اے مرحبا روحے فداکش
نمودان تازہ تعمیر گرامی — بہ یحییٰ معجزِ یحیِ العظامی
ہنوز آن فیض بخش خاص و عام است — ہنوز آن شوکت اسلام تام است

تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۰۲ زبور مین ہے پوری ہوئی ۱۳ (اے خدا تو اُٹھے گا
صیحون پر رحم فرمائیگا کیونکہ اُسپر مہربان ہونیکا وقت کیونکہ وقت مقرر آپہونچا
(۱۴) کیونکہ تیرے بندے اُسکے پتھروں سے راضی ہین اور اُسکی خاک پر مہربانی
کرتے (۱۵) اور قومین یہوواہ کے نام سے ڈرین گے اور زمین کے سارے
باشندے تیرے جلال سے (۱۶) کیونکہ یہوواہ نے صیحون کی تعمیر کی ہے اپنے
جلال مین ظاہر ہوا ہے (۱۷) وہ ناچار کی دعا کیطرف متوجہ ہوا اور اُسنے
اُنکی دعا کو ناچیز نہین جانا ہے (۱۸) یہہ آنیوالی پشت کے لئے لکھا جائیگا
اور پیدا ہونیوالی اُمّت یاہ (یعنے خدا) کی حمد کریگی (۱۹) کیونکہ اُسنے اپنی مقدس بلندی
پر سے جہانکا یہوواہ نے آسمان پر سے زمین کیطرف نظر کی (۲۰) تاکہ قیدی کی آہ سُنے

تاکہ موت کے فرزندون کو رہائی دی (٢١) تاکہ صیحون مین یہوواہ کا نام بیان کیا جائے
اور یروسلم مین اسکی حمد (٢٢) جب امتین باہم جمع ہوگئین اور مملکتین تاکہ یہوواہ
کی عبادت کرین انتہیٰ از ترجمہ پادری جوزف اوین صاحب

اس پیشین گوئی کی شرح مین صرف چودہوین آیت کی تفسیر جو پادری جوزف
اوین صاحب نے کی لکہنا کافی ہے قولہ صیحون بحال ہوگا اور آباد کیا جایگا
کیونکہ تونے (اے خدا) اپنے لوگون کے دل پر ایسی تاثیر دی ہے کہ وہ اُس کے
ویرانے پر ترس کہاتے ہین اور تیرے بندے اُسکے پتہرون سے راضی ہین
اور اسکی خاک پر مہربانی کرتے ہین تو بیشک صیحون پر مہربانی دکہاے گا کیونکہ
الحال تیرے بندے اُسکے ویرانہ پر الفت سے نظر کرتے اور ترس کہاتے ہین
اور اسکی بحالی اور آبادی کی دلی خواہش رکہتے ہین اور یہہ اُسکے بحال
اور آباد ہوجانے کا نشان ہے انتہیٰ اور باقی اس پیشین گوئی کی سب
آیتون کا مطلب صاف ہے کہ حضرت عمرؓ کا اُسکے ویرانہ پر ترس کہانا اور
اُسے تعمیر کرنے کا مذکور ہوا ہے اور یہوواہ کا صیحون کو تعمیر کرنا یہی تہا (آیت ١٦)
کہ حضرت عمرؓ کے ہاتہ سے خدا نے اُسے تعمیر کروایا جیسے پیشتر حضرت سلیمان کے
ہاتہ سے اُسے تعمیر کروایا تہا اور پیدا ہونیوالی اُمت (آیت ١٠) سے صاف اشارہ
اُن لوگون کی طرف پایا جاتا ہے جو بنی اسرائیل کے سوا ہین اور وہ صرف
مسلمان معلوم ہوتے ہین اور یہہ کہ خدا کی حمد کریگی اس سے بخوبی ثابت ہے
کہ وہ اُمت خدا پرست ہوگی نہ یہہ کہ بُت پرست پس جبکہ نہ بنی اسرائیل سے
یہان مراد ہے اور نہ دنیا کی بُت پرست قومون سے اور نہ عیسائیون سے

کیونکہ مسیح بنی اسرائیل مین سے تھے دوسرے یہہ کہ رومی فوجکے ساتھہ بعقیدۂ نصاریٰ
مسیح بیت المقدس کو ڈھانے آئے تھے نہ یہہ کہ اُسے تعمیر کرنے تیسرے یہہ کہ
عیسائیون نے کبھی بیت المقدس کو تعمیر نہین کیا ہے اور اس پیشین گوئی
مین اُسکی تعمیر اور آباد کرنیوالون کا ذکر ہے پس جس شخص مین ذرا بہی عقل ہو
تو فوراً سمجھ جائیگا کہ یہہ خاص مسلمانون سے صاف و صریح مراد ہے اور قیدی
اور موت کے فرزندون سے (آیت ۲۰) مراد یروسلم مین رہنے والے جو حکومت
اسلام سے پیشتر بادشاہ گردیون کے سبب قتل اور اسیری کے خطرہ مین
گرفتار تھے

اب اگر کوئی کہے کہ بخت نصر وغیرہ نے بہی تو یروسلم کو فتح کیا تہا وہ کیون نہ
وارث تخت داؤدی کہلائے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وے سب خدا کیطرف سے
اُس ملک کے وارث ہوکر نہ آئے تھے بلکہ صرف ڈھانے اور غارت کرنے کے لئے
آئے تھے اور یہہ بات وارثونکے سراسر خلاف ہے اور جولین نے جو اُس کی
تعمیر کا ارادہ کیا تو اس سبب سے کہ وہ خداپرست نہ تہا خدا ہی نے اُس کو
وراثت نہ بخشی تہی اور اُسی عرصہ مین وہ فارسیون کے ہاتہہ سے مارا بہی ڈالا
گیا (روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۹) اور حضرت عمرؓ نے تو اُس ویران کئے ہوئے
مقام کو پہر تعمیر کیا اور وہی تعمیر کہ جو خدا کی بزرگی کے لایق ہے کوئی اپنے لئے
قلعہ یا محل نہین بنوایا تب یہہ پیشین گوئی جو یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین ہے پوری
ہوئی کہ میرا گہر عبادتکا گہر کہلائیگا متی ۲۱ باب ۱۳ پس یہہ وراثت کا منصب
حضرت عمرؓ کے لئے خاص خدا ہی کیطرف سے تہا کہ ایسا بڑا یہہ کام حضرت عمرؓ کے

ہاتہہ سے ہوا

اسکے لئے دوسری دلیل یہہ ہے کہ اتنی بڑی مدت یعنے قریب تیرہ سو برس سے جو حکومت اسلام وہان قایم ہے اور کسی کو اسکی آدہی اور چوتہائی مدت بہی وہان حکومت کرنا نصیب نہین ہوا پہر بخت نصر وغیرہ بُت پرستون کو پیرو سلم کی وراثت سے کیا علاقہ ہے

تیسری دلیل

اور اسکے لئے تیسری دلیل یہہ ہے کہ اُن بُت پرست بادشاہونکا دست رس اُس پاک مکانپر اُسوقت ہوا جبکہ وہ خوب آباد تہا اور اُنہون نے آکر اُسے لوٹا اور ویران کیا چنانچہ سیسق شاہ مصر اور بخت نصر اور انیٹوکس وغیرہ سے اسکا ثبوت ظاہر ہے اور حضرت عمرؓ کا تسلط اُس پاک مکانپن اُسوقت ہوا جبکہ وہ نہایت ویران تہا اور حضرت عمرؓ نے آکر اُسے آباد اور تعمیر کیا پس ویرانیکی نسبت حضرت عمرؓ کا گزر اُس پاک مقام مین اسطرح ہوا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کا جب وہان گزر ہوا تب صرف ویرانہ تہا اور اُسکی آبادی کی نسبت اسطرح جیسے حضرت داوٗد اور حضرت سلیمانؑ نے اُسے آباد اور تعمیر کیا تہا اور اُسکی مقبول عبادات کی نسبت یون جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت سموئیلؑ نے وہان خدائے قادر کی پرستش قایم کی تہی اور اُسکی امامت کی نسبت یون جیسے حضرت ہارونؑ اور حضرت ذکریاؑ نے اُسمین کہانت کی تہی اور امامت اور حکومت دونونکی نسبت یون جیسے حضرت ملک صدق نے اُسمین کہانت اور بادشاہت دونون کی تہین اور یہہ ساری مناسبتین کیا ہی صاف اور صریح ہین کہ جنمین کسی کو بہی چون وچرا کی گنجایش نہین

پہر یہہ بہی کہ اُس میراث کا جو حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ نے دنیا مین چہوڑی
اکابر اسلام کے سوا اور کوئی فرقہ وارث نہین ہو سکتا ہے بسبب اتحاد عقیدہ
توحید پرستی اور اسوجہہ سے بہی کہ حدیث صحیح مین جو حضرت داؤدؑ کی کتاب کا نام
وہی اُس کتاب کا بہی نام ہے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ و السلام
پر نازل ہوئی چنانچہ صحیح بخاری مین بروایت ابو ہریرہ رض منقول ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلعم نے **خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ**
. . . . . . یعنے ہلکا اور سہج ہو گیا تہا داؤد پر قران سو وے اپنی
سواریوں کے کسنے کا حکم کرتے تہے تو قران کو زین کسنے سے پہلے پڑہ چکتے تہے
انتہی اس حدیث مین زبور کا نام بہی قران فرمایا گیا

تب یہہ پیشین گوئی جو اعمال ۱۵ باب ۱۶-۱۸ مین لکہی ہے پوری ہوئی
(کہ خدا فرماتا ہے) بعد اسکے مین پہر آونگا اور داؤد کے گرے ہوے ڈیرے کو
اُٹہاونگا اور اُسکے ٹوٹے پہوٹے کی مرمّت کر کے اُسے پہر کہڑا کرونگا کہ قوم کا
بقیّہ اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈہونڈہین
خداوند جو سب کچہہ کرتا ایسا فرماتا ہے خداوند کو شروع سے اپنے سب کام
معلوم ہین انتہی یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی تعمیر سے علاقہ نہین رکہتی
کیونکہ اس کتاب اعمال سے سیکڑون برس پیشتر وہ بن چکی تہی اور اُسمین
لکہا ہے کہ اب ایسا کرونگا اور داؤد کے گرے ہوے ڈیرے سے مراد وہ
ہیکل جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تہی اور اُسی جگہہ اب مسجد اقصیٰ ہے

کیونکہ بسبب عظمت کے داؤدؑ کے نام کی وہ ہیکل کہلاتی ہے ورنہ بنوائی تو داؤدؑ کی نہ تھی پہلے اُسے حضرت سلیمانؑ نے اور پھر زرو بابل وغیرہ نے بنایا اگر کوئی کہے عاموس ۹ باب ۱۱ مین یہہ پیشین گوئی لکھی ہے جو اسیری بابل سے پیشتر کی عیسائیون وغیرہ مین سمجھی جاتی ہے تو یعقوب حواری (اعمال ۱۵ باب ۱۳) کی گواہی سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی بربادی سے علاقہ نہین رکھتی ورنہ یعقوب کو پھر اس پیشین گوئی کی یاد دلانے سے غرض کیا تھی کیونکہ وہ ہیکل تو سیکڑون برس پیشتر بن چکی تھی اور عیسائی اور یہودی جدید محاورہ مین مسلمان غیر قوم ہین اور اس پیشین گوئی مین لکھا ہے کہ قوم کا بقیہ اور سب غیر قوم پس یعقوب حواری کے زمانہ مین تو یہودی کثرت سے تھے یہودی قوم کا بقیہ تو گھٹتے گھٹتے سیکڑون برس بعد ہوا ہے اور غیر قوم جو میرے نام کی کہلاتے ہین پس مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہین جسے سب یہودی اور عیسائی بھی مانتے ہین پھر یہہ کہ عاموس کی کتاب کی تصنیف کے سنہ تحقیق کیسے معلوم ہین پس ممکن ہے کہ بعد تعمیر ہیکل ثانی عاموس نے بھی یہہ پیشین گوئی لکھی ہو کیونکہ اُسکی معتبر اور پائدار تعمیر تو مسلمانون ہی کے ہاتھ سے ہوئی اور بڑی بات یہہ ہے کہ اب وہ گری ہوئی کہان ہے جسے کوئی اُٹھاوے گا

پس جسطرح حضرت یعقوبؑ کے رفیقون نے شروع مین حضرت یشوعؑ نے اُس ملک مین آکر تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گزرانی اسیطرح حضرت رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے حضرت عمر فاروقؓ نے

جواب اول

دیکھو زمانہ حضرت داؤدؑ کا لفظ ہیکل کی بابت یہودی محاورہ مین ...

(عبد الجبا...

حضرت

آخر مین یہان اگر یہہ عبادتخانہ تعمیر کیا کہ جو اتبک موجود ہے یعنے حضرت موسیٰ کے رفیق
کے ہاتہہ سے اُسکا شروع اور حضرت رسول اللہ صلعم کے صحابی کے ہاتہہ سے اُسکا
انجام ہوا۔ اور جسطرح حضرت یشوع نے کنعان مین داخل ہونیکے وقت یریحو کی شہر پناہ
کو نرسنگونکی آواز سے گرا دیا تہا (یشوع ۶ باب ۲۰ و ۲۱) اسیطرح اسطخر کے قلعہ کی
دیوار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانونکی تکبیر کی آواز کے صدمہ سے
جڑ سے گر پڑی تہی اور اسقدر اُس کلمہ نے تاثیر کی تہی کہ جب اُس دیوار کو اُٹہاتے
تہے تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی تہی اور اُس آواز کے صدمہ سے وہ دیوار
جڑ سے گر پڑتی تہی انتہیٰ از بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی مطبوعہ ۱۲۶۴ ہجری
صفحہ ۲۵۱ شروع تفسیر سورہ مدثر یہہ لفظ فارسی نقشہ زمین مین اصطخر لکہا ہے
بالصاد لکہا ہے اور غیاث اللغات مین لکہا ہے استخر بالکسر وتاے فوقانی مفتوح و
سکون خاء معجمہ بمعنی تالاب ونام قلعہ فارس زیرا کہ در وے تالاب عظیم واقع است
از رشیدی

تب یہہ پیشین گوئی جو چہیاسٹہہ زبور مین ہے (آیت ۱۳-۱۵) پوری ہوئی
کہ مین قربانیون کے ساتہہ تیرے گہر مین آؤنگا اپنی نذرین تجہے ادا کرونگا
جنہین میرے لبون نے کہا اور میری تنگی مین میرا منہہ بولا مین فربہ برونکی
قربانیان مینڈہون کے خوشبوے سمیت تجہے گزرانونگا بیل بکرون سمیت قربانی
کرونگا انتہیٰ چونکہ یہودی لوگ صرف وجود ہیکل تک قربانی گزرانتے تہے اور
بعد اُسکے یہہ دستور آئین بالکل موقوف ہوا اور عیسائی باوجود عقیدہ مصلوبی
مسیح اب قربانی وغیرہ سارے رسومات شریعت کو محض بیکار اور لاحاصل

جانتے ہین اسلئے اپنے کہانیکے لئے توسیکڑون بیل بکری وغیرہ پر چہری پہیرتے
مگر خدا کے نام کا ایک برہ بہی قربانی نہین کرتے۔ صرف مسلمانونہین یہہ دستور
قربانی گزراننے کا رائج ہے چنانچہ یروسلم مین بہی خدا کے گہر مین مسلمان ہی
عیدالضحی وغیرہ مین قربانی گزرانتے ہین جیسے پیشتر حضرت یشوعؑ اور حضرت
داؤدؑ قربانی گزرانتے تہے اسلئے یہہ پیشین گوئی خاص اہل اسلام ہی سے
علاقہ رکہتی ہے۔

اور جسطرح حضرت موسیٰؑ کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدائے واحد حقیقی جل شانہ
کی پرستش جاری ہوئی اگرچہ پیشتر خیمہ جماعت بناتہا اسیطرح حضرت عمرؓ
کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدائے واحد کی پرستش بحال ہوئی اور اس
درمیان جو کچہہ نئے نئے عقاید لوگون مین پیدا ہوئی وہ خدا کے اس پاک
گہر سے خارج رہے وہان کوہ سینا حضرت موسیٰؑ کے وقت سے مشہور اور یہا
کوہ صیحون کا ویرانہ حضرت عمرؓ کے وقت سے معمور ہوا

اسکی بابت حضرت یسعیاہ نبی نے یہہ نبوت کی ہے جاگ جاگ اے صیحون
اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ
آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا انتہی یسعیاہ ۵۲ باب ۱
یعنے اے صیحون کہ یروسلم جس سے مراد ہے توجو ایک مدت سے سو رہے یعنے
ویران ہے اور کوئی تجہہ مین عبادت کرنے نہین آتا اب جاگ جا اور یہہ
بات خاص اس تعمیر سے علاقہ رکہتی ہے اور پہر یہہ کہ آگے کو کوئی نامختون
اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا اسکا مطلب صاف ہے ہر شخص سمجہہ لیگا

کہ نامختون کون لوگ ہین اور پہر کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسطرح
ابتک کسدیون اور مصریون اور رومیون وغیرہ سے بار بار یہہ عبادتخانہ
بیحُرمت اور ناپاک ہوا کیا اب پہر کبہی ایسا ہوگا کہ کوئی نامختون وغیرہ کبہی
یعنے قیامت تک اُسپر تسلط پاوے پس اگر یہہ کلام حضرت یسعیاہ نبی کا الہام
الہی سے ہے تو بیشک قیامت تک ایسا ہی رہے گا حضرت دانیئیل فرماتے
ہین کہ اُن بادشاہونکے ایّام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو ابد
نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی وہ اُن سب
مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہے گی انتہی
(دانیئیل ۲ باب ۴۴)

رُکن دویم

چونکہ پہلی ہیکل جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا وہ عیسائی عقیدہ کے بموجب
یہودی کلیسیا سے نسبت رکہتی تہی (دیکہو رومن دیباچہ تفسیر ۲۰ زبور صفحہ
جہان لکہا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۷ زبور ۲-۱ اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸
سطر ۶ مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ سنہ ۱۸۶۹ع با تمام پادری روڈلف صاحب
جسے پہلے ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور سنہ ۱۸۳۸ع مین مطبوع
ہوئی تہی اور صفحہ ۱۰۷ جہان لکہا ہے کہ ابیرہام کے زمانہ مین فضل الہی کی
روشنی پیشتر کی بہ نسبت زیادہ چمکنے لگی اُسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری
صورت عطا کی اور ابیرہام کو بُت پرستون کی زمین اور اُسکے گہرانے سے بلاکے
جُدا کیا انتہی) وہ ہیکل بخت نصر کے ہاتہ سے غارت ہوے اور دوسری ہیکل

جسے زروبابل وغیرہ نے بابل سے آکر بنایا تہا اور پہر ہیرودیس نے اُسے منہدم کرا
یہہ عیسائی کلیسیا سے نسبت رکہتے تہے یہہ ہی رومیوں کے ہاتہہ سے بالکل ڈہائی
گئی اب اُسی جگہہ پر حضرت عمرؓ کی بنوائی ہوئی مسجد موجود ہے پس یہہ گویا خدا
کا تیسرا حکم ہے کہ کبہی نہ مٹیگا اور اسیطرح دین اسلام کو یہودی و نصرانی
مذہب کے بعد خیال کرنا چاہیے کہ یہہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کہ کبہی نہ مٹیگا
کیونکہ اُس خدا کو جو ابراہیم و اسحاق و یعقوبؑ کا خدا ہے اور جسے یہود و نصاریٰ
مانتے ہین سوا مسلمانون کے کوئی اور چوتہا فرقہ دنیا مین نہین مانتا اور جب
ثابت ہے کہ مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہین جو یہود و نصارا کا بہی خدا ہے تو
دین اسلام یہی خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبہی نہ مٹیگا

پیشین گوئی ۳

الغرض بیت المقدس کی عظمت کی بابت حضرت حجی نبی کی کتاب کے
۲ باب ۹ مین یہہ پیشین گوئی لکہی ہے کہ اس پچہلے گہر کی بزرگی پہلے گہر کی
بزرگی سے زیادہ ہوگی ربّ الافواج فرماتا ہے اور مین اِس مکان مین سلامتی
بخشونگا رب الافواج فرماتا ہے انتہیٰ

پس جبکہ پہلے گہر سے جسے حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تہا اس پچہلے گہر کی بزرگی
زیادہ ہوئی تو دوسرے گہر سے جسے ہیرودیس نے منہدم کرا تہا کسقدر زیادہ
سمجہنا چاہیے (دیکہو دوسرے گہر یعنے دوسری ہیکل کے ثبوت مین محراب ۲ رکن
اوّل مین پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب کا قول کتاب سوال
و جواب ترجمہ رومن صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ اور رکن دویم مین پادری اسکا صاحب
مفسر رومن کا قول) اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ باہتمام

پادری روڈلف صاحب ۱۸۶۹ع جسے پہلے ڈاکٹر مکنڈول صاحب نے تصنیف
کیا اور ۱۸۳۶ع مین مطبوع ہوئی اُسکے صفحہ ۱۳۱ مین لکہا ہے بعضے کہتے ہین کہ
ہیرود بزرگ نے دوسری ہیکل کو بالکل ڈہا دیا اور اُسی جگہہ پر ایک نئی
ہیکل بنائی سو مسیح دوسری ہیکل مین نہین پر تیسرے مین آیا البتہ یہہ بات
تو سچ ہے کہ ہیرود نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اُسکو بخوبی آراستہ کرکے
زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ وہ رومیون سے برباد نہوے تب تک
یہودی لوگ اُسی کو دوسری ہیکل سمجھتے رہے انتہی اور پہر یہہ کہ مین اُس
مکان مین سلامتی بخشونگا یہہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اُس پاک
مکان کو تہی سے حاصل ہوئی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اُسے یہہ پچھلی بار بنایا
چنانچہ قریب تیرہ سو ۱۳۰۰ برس سے اب تک بعنایت الہی قایم و سلامت ہے فقط
پہر اسکی بابت حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہوین زبور مین
یہہ پیشین گوئی فرمائی ہے یہہ تمام زبور صرف اُسی کے بیان مین ہے ذرا غور
کرکے پڑہنا چاہیے ۱۵ زبور (۱) اے خداوند تیری ہیکل مین کون بسے گا تیرے
کوہ مقدس پر کون رہے گا (۲) وہ جو سیدہی چال چلتا ہے اور صداقت کے
کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہین کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دکہہ
نہین دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہین لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر مین نکما
آدمی خوار ہے وہ جو اُنہین جو خدا سے ڈرتے ہین عزت دیتا جو اپنی ضرر پر قسم
کہاتا اور اُسپر قایم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لیے قرض نہین دیتا اور
بیگناہون کے ستانے کے لیے رشوت نہین لیتا وہ جو یہہ کرتا ہے کبہی نہ ٹلے گا

انتہی از رومن میل مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء جو بہت صحت کے ساتھ معہ رفرنس چہاپی گئی ہے

اب غور کرنا چاہیئے کہ اس تمام زبور مین جو صفتین لکہی ہین اور پہر یہہ کہ ایسی صفتون والا یروسلم سے کبہی نہ ٹلیگا یعنے اُسے کوئی بیت المقدس سے خارج نہ کر سکیگا جسمین صفات مذکورہ بالا پائے جائین یعنے جو سیدہا چال چلتا ہو اور صادق ہو اور غیبت نہ سنتا ہو اور پڑوسی کو نہ ستاتا ہو اور بیہودون کی صحبت سے نفرت رکہتا ہو اور خدا ترسون کی عزت کرتا ہو اور صادق الوعد ہو اگرچہ اُسمین ضرر ہی اُٹہانے پڑے اور سود نہ لیتا ہو اور مرتشی نہو اور جو شخص ایسا ہے وہی ہمیشہ بیت المقدس مین ریاست کریگا اور متسلّط رہیگا پس انہین کے بعض صفات تو البتہ اور لوگون مین بہی بعض قومونکے پائجاتے ہین مگر یہہ سب صفتین بہیئت مجموعی اُسی شخص مین تہین کہ جسے خدا نے قادر نے اپنے اس گہر کا وارث مستقل کیا ہے یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ مین چنانچہ سب جانتے ہین کہ سود لینا مسلمانون مین کسقدر ممنوع ہے کہ جسکے بیان کی کچہہ حاجت نہین عیسائیون مین یہہ فعل ہر طرح سے جائز رکہا گیا ہے کہ اسکے لئے بنک یعنے مہاجنی کوٹہیان جاری ہین اور عدالت سے سود دلوانیکے لئے فتوی یعنے ڈگریان جاری ہوتی ہین اور یہودیون مین معظم الشان امیر روتہس چائلڈ جسکا دولتخانہ دار السلطنت لندن مین ہے اور جسکے نام پر بلا مبالغہ آج تمام دنیا کے یہودیون کو ہزار ہزار فخر و مباہات ہے اُسکی سرکار دولتمدار مین ہر گہنٹہ اسقدر زر سود و اصل ہوتا ہے کہ نادانستہ لوگ اُسکی تعداد سُنکر تعجب

کرجاینگے اور مسلمانونمین بھی اہل تشیع غیر ملکون والون سے سود لیتے ہین چنانچہ
نوٹون اور وثیقون سے اسکا حال ظاہر ہے مگر وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پیرو
بھی نہین ہین اگرچہ اہل ایران نے بھی حضرت عمرؓ کی بدولت اسلام حاصل
کیا تہا اور بت پرستون وغیرہ مین کہ جنہون نے اسلام سے پیشتر یروسلم پر
فوج کشیان کین تہین سود کا رواج ظاہر ہی تہا تبھی اُنمین سے کوئی بھی یروسلم
پر قابض نہ ہوسکا اور جب اسلام کا خطبہ وہان یعنے یروسلم مین پڑہا گیا تو پھر
کوئی اس اختیار کو وہان سے موقوف نکرسکا اگرچہ بڑی بڑی خونریزیان
ہوئین کہ جنکا بیان اس کتاب مین آگے مرقوم ہے اور رشوت نہ لینا اور
سیدہی چال اور صادق الوعدہ وغیرہ اُنمین سے کوئی بھی ایسی بات نہین ہے
کہ اسلام مین اسکی تعلیم اور تاکید نہ پائی جاے اگرچہ مجھ ایسے بعضے مسلمان
سخت دلی اور ناعاقبت اندیشی اور جہالت یا طمع نفسانی کے باعث ان
صفتونکے خلاف پائی جائین تو بھی اسلام بہمہ صفات حمیدہ موصوف ہے
اور اسمین کسیطرح کا الزام چہو بھی نہین گیا ہے اسکے سوا ان صفتونمین سے
بعض صفات اگرچہ اور قومونکے پرہیزگارونمین بھی موجود ہین تو بھی ان سب
کی تکمیل اولیا اللہ ہی کی ذات مین ہوتی ہے اور اولیا اللہ مین حضرت
محمد رسول اللہ صلعم کے آل واصحاب کہ حضرت عمر فاروقؓ بھی انہین مین سے
ہین افضل ترین مخلوقات ہین چنانچہ ۱۵ از بور ۲ کے بموجب صداقت کے
کام اس سے زیادہ اور کیا ہونگے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت مین اپنے
خاص فرزند یوسف جمال پر جسکا ابو شحمہ نام تہا اُسکے پہلے ہی گناہ مین حد شرعی

جاری کی کہ انہیں دُرّون کے صدمہ سے ہنوز کچھ دُرّے مارنے کو باقی رہگئے تہے
کہ اُس صاحبزادہ کی جو باغواے ایک یہودی کے اُس گناہ میں پہنسا تہا جان
نکل گئی تب بیس دُرّے جو باقی رہگئے تہے حضرت عمرؓ نے اُسکی لاش پر لگواے
اس مقام پر جب وہ بات یاد آتی ہے جو یوحنا ۸ باب ۳ – ۱۱ مین لکھی ہے کہ
حضرت عیسیٰ نے ایک زانیہ عورت کو بے سزا دئے چہوڑ دیا تہا تب عیسائی
اور اسلامی پرہیزگاری اور پاکیزگی کا تفاوت معلوم ہوجاتا ہے کہ وہان عورت
پر وہ شفقت اور یہان مرد سے یہہ عدالت وہان بیگانے سے وہ چشم پوشی اور
یہان یگانہ پر یہہ سخت کوشی وہان باوجود گواہون کے وہ رہائی اور یہان بے
گواہ کے یہہ رسوائی ہوئی پس ناظرین بیان ہذا انصاف فرمائین کہ حضرت عمرؓ
کو ان سب صفات مرقومہ زبور مین کسقدر کمل بلکہ اکمل اور اکمل ترین سمجہنا چاہیے
اور اسکے صریح نظایر موجود ہین مگر اس مختصر مین انکے لکہنے کی گنجایش نہین ہے
صرف یہان اسقدر اس صداقت کے بیان مین لکہنا کافی ہے کہ ایک روز ایک
محمدی اور ایک یہودی لڑتے ہوئے محمد صلعم کے حضور گئے انہون نے یہود کا حق
ٹہرایا محمدی راضی نہو کر عمرؓ کے پاس گیا عمرؓ جب صورت حال سے آگاہ ہوے تو
بولے کہ ایک ذرا صبر کرو اور اندر جا کر اپنی تلوار لے آے اور محمدی کا سر کاٹ
ڈالا اور کہا کہ جو لوگ خدا اور رسول کے مطیع نہون اُنکی یہہ سزا ہے دیکہو میزان الحق
چہاپہ اکبر آباد طبع ثانی ۱۸۵۰ع صفحہ ۲۲۵ باب اشرونح فصل ۵ پس ایسے حالات سے
ظاہر ہے کہ ساری صفتین مرقومہ زبور کی حضرت عمرؓ پر ختم ہوگئی تہین اور اس سے
زیادہ سیدہا چال چلن اور صداقت اور رشوت نہ لینا اور پڑوسی پر عیب نہ

لگانا وغیرہ اور کیا ہوگا

جاننا چاہئے کہ یہہ عدالت حضرت عمرؓ کے حضرات حواریون سے کمال مشابہت رکہتی ہے دیکہو اعمال ٥ باب ١-٦ مین پطرس نے حننیاہ کے ساتھ کیا گیا تہا اب اگر کوئی نادانی کی راہ سے کہے کہ پطرس نے تو بے تلوار حننیاہ کو مار ڈالا تہا اور حضرت عمرؓ نے تلوار سے اُس مسلمان کو قتل کیا تہا تو مین کہتا ہون کہ اُس سردار کاہن کے نوکر پر پطرس نے کیون تلوار چلائی تہی (دیکہو یوحنا ١٨ باب ١٠) وہان بہی صرف حکم سے اسکا کان اوڑا دیا ہوتا اور تعجب یہہ کہ تلوار سے بہی اُسے نہ مار پایا بلکہ صرف کان ہی اسکا کاٹ سکے اس سے ظاہر ہے کہ کرامت دکہلانے کا بہی موقع ہر وقت نہین ہوتا

اب ثابت ہوا کہ یہہ پندرہوان زبور بہہ وجوہ حضرت عمرؓ کی شان مین پایا جاتا ہے اور اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عمرؓ کا تسلط اللہ جلشانہ کی کمال مرضی اور اُسکے عین ٹہرائے ہوئے وعدہ کے مطابق ہوا پہر یہہ بہی کہ بیت المقدس مین یہہ تسلط اسلام یقیناً ہمیشہ تک بنا رہے گا اور کبہی نہ ٹلے گا اعجاز قرآن مصنفہ فاضل معروف بابو رام چندر عیسائی مطبوعہ سنہ ١٨٨٧ع صفحہ ٢٠٢ مین بابو صاحب موصوف فرماتے ہین کہ یقیناً جو چند اشخاص مثل حضرت عمرؓ وغیرہ کے جو بلا کسی غرض نفسی کے شروع مین مسلمان ہوئے اُنکو اسقدر فضل ربانی بلاشبہہ عطا ہوا اور اسیواسطے جابجا قرآن مین مذکور ہے کہ قدر قرآن وہی اہل عرب جانین گے جو متقی ہین اور اُنہین کو قرآن سے نفع ہے نہ یہہ کہ سخت دل ناخدا ترسون کو [illegible] تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور سنہ ١٨٦١ع

مین لکہا ہے کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے اس مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان
مراد ہے سوال یہہ نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ سوال یہہ ہے
کہ کون وہان بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہے گا کون
یہوواہ کا ہم صحبت اور اُسکے فضل مین شریک ہوگا انتہی از تفسیر زبور رومن صفحہ ۵۰
تفسیر ۱۵ زبور یعنے وہی حبیب و محبوب کیطرح سے وہان رہے گا جو سود خور وغیرہ نہو
لیکن سود کی بابت ۵ آیت کی تفسیر مین وہ لکھتے ہین کہ موسٰی کی توریت مین غریبون
خصوصاً غریب عیسائیون سے سود لینا سراسر منع تہا انتہی لیکن اس زبور مین
حضرت داؤد سے غریب و امیر کی تفصیل بالکل نہین کی گئی ہے اور نہ عیسائیون سے
کچہہ بیان اشارہ ہے اور حضرت موسٰی اور حضرت داؤدؑ غریب عیسائیون کو تو
کیا بلکہ امیر عیسائیون تک کو پہچانتے ہی نہین تہے وہان زبور مین تو صرف قاعدہ
عام بیان ہوا ہے کہ جو سود خور اور مرتشی وغیرہ نہین ہے وہ ہمیشہ کوہ مقدس صیحون
یعنے یروسلم مین مستقل ہوگا اور یہہ صفت اسلام کی خاص ہے کیونکہ اس تفسیر سے
یہہ بات ثابت ہوگئی کہ سوا غریبون کے امیر عیسائیون سے بہی سود لینا جائز ہے
اور جبکہ امیر عیسائیون سے سود لیا تو غیر عیسائی کے لئے یہہ امتیاز بہی باقی
نہین رہا بلکہ غیر عیسائی جو لوگ ہین اُنہین غریبون سے بہی سود لینا جائز ہوا
پس اس تفسیر کو اس ۵ آیت مین حضرت داؤدؑ کے خاص مطلب سے کیا علاقہ
ہے کیونکہ غریبون سے سود لینے والے جو سود خور کہلاتے ہین (دیکہو ۱۵ زبور ۵) تو
امیرون سے سود لینے والے کا کیا کوئی دوسرا نام ہے پہر یہہ کہ مفسر کے بیان سے
ثابت ہوتا ہے کہ موسٰی کی توریت مین غریبون خصوصاً غریب عیسائیون سے

سود لینا سراسر منع تہا مگر یہ کہ عیسائیون کی انجیل مین بہی منع ہو پس ثابت ہوا کہ
عیسائیون مین سود لینا غریب اور امیر دونون سے مفسرؔ کے اس قول کے بموجب
جائز ہے کیونکہ اگلا حکم (یعنے توریت) اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اٹہہ گیا (عبرانیونکا
۷ باب ۱۸) پس ایسے لوگونکا حضرت داؤدؑ کوہ مقدّس صیحون پر رہنا نہین چاہتے
ہین لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ مین ہے کہ زمان اوسط مین اطالیہ کے تجار جو کہ تمام
اطالیہ کے خاص شہرون مین سکونت کرنیکے سبب لمبارڈ معروف تہے سب یورپ کی
اقوام کے آڑہت والے تہے۔ وے نہ فقط اجناس کی تجارت بلکہ کاروبار صرافی
بہی کیا کرتے تہے مگر صرافی کے کام مین بسبب شرع کے کہ جس سے ممانعت سود کی
تہی اُنہین خلل پہونچا پس چونکہ یہ امر ور پردہ ہونے لگا اسلئے سود کی زیادہ طلبی
کے لئے کچہ حد نرہی انتہیٰ

پادری عماد الدین صاحب نے اپنی تحقیق الایمان صفحہ ۸۰ مطبوعہ آفتاب پنجاب
لاہور ۱۸۶۶ء مین مولوی رحمت اللہ صاحب کے جواب مین اسی پیشین گوئی
کی بابت لکہا ہے کہ اول تو مولوی صاحب کوہ صیحون کے معنے نہین سمجہے کوہ
صیحون سے مراد ہے خدا کے جلال و تقدس کا مکان یعنے وہ عالی درجہ جو خدا کے
مقدّسون کو عنایت ہوتا ہے نہ وہ پہاڑ جو یروسلم مین ہے انتہیٰ پس بڑا بول
بولا (یہوداہ ۱۶ + ۱۲ زبور ۳) كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ
یعنے کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے اُنکے منہ سے (سورہ کہف رکوع ۱) مین اس قوم
کو دیکہتا ہون کہ ایک سخت گردن قوم ہے (خروج ۳۲ باب ۹) اے سرکشو اور دل
اور کان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کا ساعہنا کرتے ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)

مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب تو کوہ صیہون کے معنے نہین سمجھے مگر عماد الدین صاحب
انجیل مین لکھے پہاڑی وعظ کو پڑھکر کوہ صیہون کے معنے سمجھ گئے مصرع

بڑا پہاڑ ہے جاہل بے حوصلہ دلکا

بیت

تا از لب لعلیت یکحرف کرخت آمد — بر شیشہ صد خاطر سنگ آمد و سخت آمد

مولوی رحمت اللہ صاحب کا کلام تو پتہر کی لکیر سمجہنا چاہیے چنانچہ پادری جوزف آون
صاحب بہی جنکی عبرانی مین استعداد مشہور و معروف ہے اسی پہلی آیت کی تفسیر مین
مولوی رحمت اللہ صاحب کی صداقت پر یون گواہی دیتے ہین (تفسیر زبور صفحہ ۵)
قولہ جب داؤد عہد کا صندوق جبیاہ سے لیگیا جو خیمہ اُسنے اُسکے لئے کوہ صیہون پر کہڑا کیا
یہی خیمہ ہے ۲ سموئیل باب ۶ اول تواریخ ۱۵ باب اور ۱۶ باب ۹۲ و ۳۹ ۲ تواریخ ۱ باب ۴ خدا کے
اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے انتہیٰ ان
پلپلے عماد الدین صاحب کا وہ عالی درجہ جو خدا کے مقدسون کو عنایت ہوتا ہے کہا
گیا یہان تو مفسّر صاحب فرماتے ہین کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ
دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے فقط

اسی لیاقت پر اعجاز عیسوی کا جواب لکھنے کو تیار ہوئے ہو تو کار زمین را نکو ساختی
کہ بر آسمان نیز پرداختی اے میرے بہائیو تم مین بہت سے اوستاد نہین کیونکہ
جانتے ہو کہ اُس سے زیادہ سزا پاینگے (یعقوب ۳ باب ۱) مین اُس نعمت سے جو مجہے
عنایت ہوئی ہے تم مین ہر ایک کو کہتا ہون کہ اپنے مرتبے سے زیادہ خیال نہ کرے
(رومیون ۱۲ باب ۳) جہگڑے اور جہوٹے فخر سے کچہہ نہ کرو بلکہ خاکساری سے ایک دوسرے
کو اپنے سے بہتر جانو (فلپیون ۲ باب ۳) پہر اگر یہہ کافی نہین ہے تو دوسری جگہہ

۸۷ زبور ۸۰ کی تفسیر صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱؁ع مین پادری جوزف آوین
صاحب فرماتے ہین کہ یہان اور اکثر زبور وںمین کوہ صیحون سے صرف خاص کوہ
صیحون مراد نہین ہے بلکہ کوہ صیحون اور اُسکے متعلق جتنی پہاڑیان ہین جن جن پر
شہر یروسلم آباد تہا سب کوہ صیحونمین داخل ہین انتہی اب اہل انصاف میرے
اس بیان کو ملاحظہ فرمائین اور عماد الدین کی بہی انجیل دانی پر غور کرین تو معلوم
ہوجائیگا کہ اس کوہ صیحون کی سیدہی مطلب کی بابت کسکی سمجہہ پر پتہر پڑے ہین
جاننا چاہیے کہ اس پندرہوین زبور کی پہلی آیت مین جس لفظ کا ترجمہ ہیکل اُس
بیبل مطبوعہ لندن مین لکہا ہے اُسکا ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب نے خیمہ
کیا ہے کیونکہ اس ہیکل کے مقام پر ہیکل بننے سے پیشتر حضرت داؤدؑ نے صندوق
عہد کا خیمہ استادہ کیا تہا ۲ تواریخ ۶ باب ۰ چنانچہ پادری جوزف آوین صاحب
اسی پندرہوین زبور کی تفسیر مین لکہتے ہین کہ دونون (۱۵ و ۲۴ زبور) ایکہی وقت
تصنیف کی گئی یعنی جب عہد کا صندوق کوہ صیحون کے خیمہ مین رکہا گیا انتہی
الحاصل اگرچہ یہہ زبور اُسوقت بنایا گیا ہو جبکہ صندوق عہد کوہ صیحون کے خیمہ مین
آیا لیکن یہہ پیشین گوئی اُن لوگون کی بابت ہے جو سیکڑون برسون سے کوہ صیحون
پر تسلط ہین یہہ بات تفسیر کی عبارت سے بہی ظاہر ہے جیسا لکہا ہے کہ سوال آج
نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ یہہ سوال ہے کہ کون ہا
بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہیگا انتہی اور چونکہ
اس تسلط کے بانی حضرت عمر فاروقؓ تہے اسلئے منجملہ اور وجوہات مرقومہ بالا کے
اسوجہہ سے بہی یہہ زبور حضرت عمرؓ کی شان مین ہے پہر یہہ جو پانچوین آیت مین

لکھاہے کہ کبہی نہ ٹلے گا یہہ کبہی کا لفظ قوی دلیل اسبات کے لئے ہے کہ یہہ پیشین گوئی
انہین لوگون کی بابت ہے جو ہمیشہ یروسلم مین تسلط رہین گے اور وہ صرف اہل اسلام
ہین کیونکہ تسلط کر ساڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گزر چکے ہین اور یہہ یہہ کہ نہ ٹلے گا یہہ
لفظ اُسی کے لئے خاص ہے کہ جو جس وحرکت سے مطلق آزاد ہوا اور وہ مسجد الصخرہ
وغیرہ کی تعمیر سے مراد ہے کیونکہ وجود ہیکل کے زمانہ مین اگر تسلط اسلام یروسلم
مین ہوتا تو اس لفظ کو اسقدر خصوصیت اسلام سے نہوتی مگر خصوصیت تو یہی ہے
کہ بنائے اسلام وہان ہی قایم ہوئی

چنانچہ ۵ و ۶ زبور ۶۵ مین یہہ حضرت داؤدؑ الہام الہی سے فرماتے ہین کہ وہ کیا ہی
مبارک ہے جسے تو برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ صلعم) اور مقرب کریگا تاکہ تیری بارگاہون مین
سکونت کرے ہم تیرے گہر یعنے تیری مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی
از تفسیر زبور ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء یہہ آیت
اس کتاب کے دیباچہ مین ہی درج ہے یہان اسکے لکہنے سے غرض یہہ ہے کہ حضرت
محمد مصطفیٰ صلعم کا خدا کی بارگاہوںمین سکونت کرنا یہی تہا کہ حضرت صلعم کے صحابی
یعنے حضرت عمرؓ کا بیت المقدس مین تسلط ہونا اور ہیکل کی تعمیر یعنے اُسی جگہہ مسجد
اقصیٰ بنوانا حضرت داؤدؑ اس مسجد کی نسبت کمال خوشنودی ظاہر کرتے ہین جبکہ
فرماتے ہین کہ ہم تیرے گہر یعنے مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی یعنے
اُسکے بار بار غارت ہونیکے سبب جو کچہہ رنج لاحق ہوگا تو اُسکی آخری تعمیر سے کہ
جسکی خدا تعالیٰ ہر آفت سے حفاظت کریگا پہلا سب قلق دور ہوجائیگا اور خوشی
اور اطمینان کے سبب دلکو آسودگی ہوگی کیونکہ آسودگی اُسیوقت ہوتی ہے

نمبر ۱۷

حسن دائم

کہ جب آئندہ کو اُسکا خطرہ باقی نرہے اور یہہ بات ہیکل کی بابت اُسیوقت وقوع مین
آئی کہ جب یہہ پہلی ہیکل یعنے مسجد اقصی اور حرم شریف کی تعمیر ہوئی اور پہر یہہ کہ
تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے انتہی (باب ۸۴
زبور ۴) ہمیشہ شکرگزار نہ عیسائی ہو سکتے ہین نہ یہودی کیونکہ انکا گزر اُس پاک مکان
مین ہونے نہین پاتا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف رومن چھاپہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۰ع
صفحہ ۷۴۲ و ۷۴۳ مگر اُس گہر کے رہنے والے قریب تیرہ سو برس سے تو صرف اہل اسلام
ہین اور انہین کو اس زبور مین مبارک فرمایا اور مبارکبادی دیگئی ہے فقط اُنکی
بابت یہوواہ نے ابراہیم کو بعد اسکے کہ لوط اُس سے جدا ہوا کہا اب اپنی آنکہین
اُٹہا اور اُس مقام سے جہان تو ہے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب
کیطرف دیکہہ کیونکہ مین ساری زمین جسے تو دیکہتا ہے تجہے اور تیری نسل کو
ابد تک دونگا (پیدایش ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵) اس ابد تک کے لفظ سے سوا سلطنت
اسلام کے اور کسی کو اس منصب کا سزاوار نہین سمجہہ سکتے جیسا کہ اس قریب
تیرہ سو برس کے تسلط اسلام سے بیت المقدس مین ظاہر ہے اور اسیطرح پیدایش
۱۲ باب ۷ اور ۱۵ باب ۱۸-۲۱ مین نسل حضرت ابراہیم سے یہی وعدہ خدا نے
فرمایا تہا پس اگر یہہ سب کتابین زبور وغیرہ الہام سے ہین اور یروسلم خدا کا پاک
مکان ہے تو الہام کی بات غلط نہین ہوتی اور نہ کبہی غلط ہوگی اور خدا کو اپنے
گہر مین اختیار ہے کہ اُسنے جسے چاہا اپنے گہر کا مختار کیا ہے ایک اور بات جو نہایت
یاد رکہنے کے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت داؤد کی تبلائی ہوئی شناختون مین تو
۱۵ زبور اور یروسلم مین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اُس گہر کو بنانے اور قیام

قسطنطنیہ اسلام سے یہہ بات نہایت ظاہر ہوگئی کہ یہی دین اسلام سچا اور خدا کیطرف
سے ہے کہ قادر مطلق رب العالمین نے اسی دین کے بزرگونکو اپنی خاص خدمتون
کے لیے چن لیا ہے اور اپنے پاک مکانکو انہین کے ہاتھہ مین سونپا ہے
چنانچہ حضرت یرمیاہ اپنی کتاب کے ۳۱ باب ۳۸ - ۴۰ مین اسکی بابت یہہ
پیشین گوئی فرما گئے ہین کہ دیکھو وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہے کہ یہہ شہر
ہنانئیل کے برج سے کونے کے دروازہ تک خداوند کے لیے بنا کیا جائیگا اور پہر
پیمایش کی رسی اُسکے مقابل جاریب پہاڑ تک ہو کر جوعاتہ کو گہیر لیگی اور مُردون کی
لاشون کی اور راکہہ کی ساری وادی اور سارے کہیت قدرون کے نالے تک
اور گہوڑونکے پہاٹک کے کونے تک پورب کی طرف خداوند کے لیے مقدس ہونگے
وہ پہر ہمیشہ تک نہ اوکہاڑا نہ گرایا جائیگا انتہی پس ہمیشہ تک یہہ قیام اُس پاک عمارت کا
قسطنطنیہ اسلام مین ہوا اور خداوند کے لیے مقدس ہونا یہی کہ وہ پاک مقام اب
بہی اُسی خدا کا پاک مقام ہے جو حضرت یرمیاہ اور سب انبیاء علیہم السلام کا
واحد حقیقی خدا ہے
پادری عماد الدین تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۹ مین پادری ایلیٹ صاحب کی تفسیر سے
مکاشفات ۱۱ باب ۲ کی تفسیر مین یون لکہتے ہین کہ یروسلم ان مسلمانونکے ہاتہہ مین
پامال کرنیکے لیے ۱۲۶۰ برس تک رہے گا انتہی اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۷ مین ہے
صحیح خیال یہہ ہے کہ جسدن سے یروسلم مسلمانونکی حکومت مین ہوئی ہے اُسی
دن سے ۱۲۶۰ یوم (ہر یوم ایک سال) کا شروع ہوتا ہے انتہی پس بحساب سال
قمری کہ یہی معمول سب انبیاء علیہم السلام اور مصنف مکاشفات کا تہا یروسلم کو

[illegible]

مسلمانون کے قبضہ مین سنہ ۵۸۳ ہجری سے ابتک بارہ سو ستر برس ہوے ہین یعنے بارہ سو
ساٹھ سے دس برس زیادہ گزر گئے پادری صاحب نے پیشین گوئی بہی ایسی کی
جو کہنے سے دس برس پیشتر باطل ہوچکی تہی مکاشفات ۱۱ باب ۲ مین لکہا ہے کہ وے
مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرینگے انتہی جبکہ ۱۲۶۰ دن ہوے اور ہر دن ایک
سال لیکر اگر خدا نے یہہ مدت قایم کی ہوتی تو صلیب دارون کے جہاد کیوقت چہ سو برس
سے زیادہ نصرانی تسلط یروسلم مین نرہتا اب اگر بیالیس مہینے کو ہر مہینہ دو سال
خیال کرین تو چراسی سال تسلط نصاریٰ یروسلم مین یہی بیالیس مہینے یروسلم کا
پامال کرنا ہے

واضح ہو کہ جو پیشین گوئیان علماء عیسائی نے توریت وغیرہ سے حضرت عیسیٰ کی بابت
انتخاب کی ہین اور در اصل اُنمین کوئی اشارہ بہی حضرت عیسیٰ کی طرف پایا نہین
جاتا چہ جاے اُنکہ بصراحت چنانچہ پادری فانڈر صاحب نے اپنی کتاب مفتاح الاسرار
چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۰ء طبع ثانی صفحہ ۲۶ و ۲۷ وغیرہ مین لکہا ہے کہ یسعیاہ ۷ باب ۱۴
مین عمانوئیل نام مسیح کا اور یرمیاہ ۵ باب ۲ مین یہہ مضمون کہ اسرائیل مین حکومت
کریگا اور امثال ۸ باب ۱۲ و ۱۴ وغیرہ مین حکمت کا لفظ مسیح سے مراد ہے وغیرہ پس
ایسی زبردستی کرنے کا رتبہ تو صرف خدا کے فرزندون یعنے عیسائیون ہی کو ہے
ہم غریبون کو اتنی جرأت نہین ہوسکتی ورنہ اگر ایسی خیالی باتین لکہہ سکتے تو توریت
اور انجیل مین شاید کوئی لفظ باقی رہجاتا کہ جسکو اپنے مقصود کے خلاف چہوڑ سکتے لیکن
جو لوگ کہ اس توریت و انجیل کو الہامی جانتے ہین اُنکے ایسی دلیری اور مضمون
تراشی کمال تعجب کی بات ہے مثلاً حضرت عیسیٰ کا نام عمانوئیل کب پکارا گیا اور

نبی اسرائیل مین انہون نے کب ایک گہنٹہ بہی حکومت کی تہی اور حکمت انکا کب
لقب ہوا اور ابتداے عالم سے کسی انسان کا نام آجتک حکمت نہین سنا یہہ بیان تمام
اور اگر یہہ نام بہی ہو تو اسکا ثبوت کیا ہے کہ یہہ حضرت عیسیٰ کے لیے خاص تہا ناظرین
ملاحظہ فرماوین کہ مین نے جسقدر پیشین گوئیان توریت اور انجیل سے اسلام کے
حق مین لکہی ہین اُنمین ایک بہی ایسی زبردستی کی نہین ہے اب اگر کوئی کہے کہ
حضرت عیسیٰ کے حواریون نے یہہ پیشین گوئیان عہد عتیق سے انتخاب کر کے انجیل
مین لکہی ہین پس اس سبب سے کہ حواریون نے یہہ سب لکہا اعتبار کرنے کے
لایق ہے تو مین کہتا ہون کہ اول تو یہی کسیطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ انجیلین
حواریون کی تصنیف ہین چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہیے
جسکا نام تیغ جاوید ہے اسکے سوا متی نے ۲۷ باب ۹ مین ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ لکہدیا
اور ۲ باب ۲۳ مین یہہ الفاظ کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلاویگا
انتہی حالانکہ کسی نبی کا یہہ قول کتب انبیا رسلف مین موجود نہین ہے اور پہر
۲ باب ۱۷ و ۱۸ مین لکہا ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تہا پورا ہوا کہ رامہ مین
ایک آواز سننے مین آئی ہے نالے اور رونے اور بڑے ماتم کی کہ راحیل اپنے
لڑکون پر روتی ہے الخ یہہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت یرمیاہ نے حضرت عیسیٰ
کی پیدایش کیوقت کی بابت ہرگز یہہ بیان نہین کیا تہا دیکہو یرمیاہ ۳۱ باب ۱۵
حضرت راحیل حضرت یعقوب کی بی بی اور حضرت یوسف کی ما کا نام ہے (پیدایش
۳۵ باب ۱۹ و ۲۰) حضرت عیسیٰ سے چہ سو برس پیشتر بخت نصر نے تمام یہودی قوم کو
اسیر کر کے بابل کیطرف روانہ کیا تو رامہ مین جہان بی بی راحیل کی قبر تہی ان

سب کی پہلی نزل ہوئی تہی اُسوقت یہودیونکی مصیبت اور رنج کے سبب جو اُنپر طاری تہا ایسی حالت ہوئی گویا راحیل اپنی اولاد کے لئے رو رہی ہے دیکہو رومین تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲ باب اور یس وہان جلاوطنی کے وقت وہ غم تہا اور یہان حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے دو برس بعد جو ہیرودیس کا بیت اللحم مین بچون کو قتل کرنا لکہا ہے متی ۲ باب ۱۶ انجیل تخمین یرمیاہ ۳۱ باب ۵ کو حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی بنا یا اگرچہ صداقت تو ایکطرف مشابہت تک نہین ہے کیونکہ وہان اسیری تہی اور یہان قتل وہان لفظ رامہ تہا اور یہان لفظ بیت اللحم اگرچہ یہہ دونون مقام قریب قریب ہین مگر نام محدین جدا جدا ہین علاوہ اس کے یہہ بچون کا قتل انجیل متی کے سوا اور کسی انجیل مین مذکور ہی نہین ہے اور نہ یوسیفس مورخ اور نہ کسی اور یہودی مورخ نے اسکا ذکر کیا ہے۔ اسیطرح عمانوئیل بہی حضرت عیسیٰ کا کبہی نام نہین ہوا جسکا مصنف انجیل متی نے حضرت یسعیاہ کی طرف سے اپنی انجیل کے ا باب ۲۲ و ۲۳ مین بیان کیا ہے جسکی بابت آجتک یہودی لوگ پکار رہے ہین کہ متی ا باب ۲۳ مین بحوالہ پیشین گوئی ۷ باب ۱۴ کتاب یسعیاہ جو لکہا ہے کہ کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اُسکا نام عمانوئیل رکہین گے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ خدا ہمارے ساتہہ انتہیٰ اسجگہہ کنواری ترجمہ کیا ہے اصل لفظ علمہ کا ترجمہ جوان عورت ہے اور بیطولہ کا ترجمہ کنواری اور توریت کے قدیم ترجمون یعنے اکولا اور تہیوڈوشن اور سمیکس کے ترجمے مین علمہ کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے پہر یہہ کہ علمہ کے آگے لفظ ہارہ ہے کہ یہہ عبرانی مین صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ جسکے معنے اب حمل موجود ہے اور انجیل مین لفظ ایک صیغہ

غلطی دوم

اسم مضارع کا ہے جسکے معنے یہہ کہ حمل ہوگا بڑہایا گیا پس کلام الہی کہین ایسا غلط
ہوسکتا ہے کہ حضرت یسعیاہ تو صیغہ اسم فاعل کا فرماوین اور مصنف متی کی انجیل
اُسے صیغہ مضارع کا بنالین اگر کوئی کہے کہ حضرت اسحاق سے نامزد ہو نیکے لئے
جو لڑکی تجویز کی گئی تہی اُس کنواری کو بہی عَلْمَہ لکہا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اُس
لڑکی کو حضرت اسحاق سے منسوب کر چکے تہے اور ہاتہو نمین کڑے اور ناک مین
نتہہ پہنادی تہی اور یہہ سب اسی لئے ہوا کہ اُسے حضرت اسحاق کی زوجہ سمجہہ چکے
تہے اس سبب اُسے کنواری نہین کہہ سکتے دیکہو پیدایش ۲۴ باب ۱۵-۴۸
اور بعضے عیسائی علما اور یہودی بہی کہتے ہین کہ اس ۷ باب ۱۴ مین حضرت
یسعیاہ اپنی بی بی کیطرف اشارہ کرتے (یسعیاہ ۸ باب ۳-۴) اور کہتے ہین کہ وہ
لڑکا جنے گی اور وہ لڑکا اچہی طرح ہوش نہ سنبہالنے پاویگا کہ اخاذ کے دشمن
پامال ہو جاینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر عبس نے بہی لکہا ہے اور آیت ۸ مین
اُسکے وقوع کی میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اُس
مدت کے اندر ہونی چاہیین نہ یہہ کہ قریب آٹہہ سو برس کے بعد ہون جو کہ حضرت
یسعیاہ سے حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک کا تفاوت ہے رومن تفسیر اسکا نصاحب
صفحہ ۲۵ مین لکہا ہے کہ یہہ نبوت یسعیاہ نبی سے اخاذ بادشاہ کے وقت مین
سات سو چالیس برس مسیح سے پیشتر لکہی گئی دیکہو یسعیاہ ۷ باب ۱۴-۱۷ اور ۱۶ تو
شہور اور اسرائیل کے بادشاہ ملک یہودیہ پر چڑہائی کرنے والے تہے اخاذ اسور کے
ملک بادشاہ سے مدد چاہتے ہی کو تہا کہ یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خداتعالیٰ
سے ایک نشان مانگ جس سے معلوم ہو کہ وہ تجہے بچاویگا لیکن اخاذ نے

نہ مانگا تب یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا آپ تجھے نشان دیگا یعنے ایک کنواری
حمل سے ہوگی اور بیٹا جنے گی اُسکا نام عمانوئیل رکھینگے اب اس مقدمے کی
صداقت مین غور کیا جاے کہ پہلے معنے اس نشان کے یہہ ہین کہ اُسوقت کے
یہودی صور اور اسرائیل کے بادشاہون سے بچینگے اور ہر چند پہلے معنے یہہ
ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین کہ یہہ نشان یسوع مسیح سے مراد
رکہتا ہے جو کنواری سے پیدا ہوا لیکن جو کوئی سمجہے کہ یہہ دوسری مراد اُس
نبوت سے نہین نکلتی تو یہہ بہی اُسکی تشریح ہوسکتی ہے کہ جو خدا تعالی نے
اُس لڑکے کے حقمین نبی کی معرفت کہا تہا وہ یسوع کے تولد سے سب مطابق
ہوا یعنے مطابقت کی روسے پورا ہوا کہ ایک بات کا بیان ہوا اور دوسری
بات اُسکی مانند وقوع مین آئی انتہی مطلب یہہ کہ جس لڑکے کی نبی نے خبر دی
تہی مسیح کا حال بہی اُس سے مطابق ہے یہہ کہ پیشین گوئی مسیح کی بابت تہی
چنانچہ مفسر مذکور کہتا ہے کہ اُسوقت کے یہودی صور اور اسرائیل کے بادشاہون سے
بچینگے حالانکہ مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسرائیل کی سلطنت ہی باقی نرہی تہی
یعنے اس پیشین گوئی کے ۲۰ برس بعد وہ سب اسیر ہوگئے تہے پس اس پیشین
گوئی کا پورا ہونا اسرائیلی سلطنت کے قیام تک ضرور تہا یہی مفسر کہتا ہے کہ ہر چند
معنے یہہ ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت یسعیاہ نے مسیح کے
حقمین یہہ نہین فرمایا تہا مگر حضرت عیسیٰ کا حال بہی اس پیشین گوئی کے مضمون سے
مطابق ہوگیا بزعم علماء نصارا قطع نظر ان سب باتون کے یسعیاہ ۸ باب سے ظاہر
ہے کہ انہین دنونمین وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مہیر شالال حاش باز رکہا گیا فقط

محراب سوم

اور حمانوئیل کا حال بیان کرچکا ہون کہ کبھی حضرت عیسیٰ کا یہہ نام نہین پکارا گیا اور اسیطرح متی ٢ باب ١٥ مین جو لکہا ہے کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تہا پورا ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہیٰ یہہ بات ہوسیع ١١ باب ١ مین فقط بنی اسرائیل کے اُن اجداد کے حال مین ہے جو کہ حضرت موسیٰ کے ساتھہ مصر سے نکلے اور پہر ہوسیع ١١ باب ٢ مین اُن بلائے ہوؤنکی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کے حال میں یہہ مضمون سمجہا جاوے تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ کب بُت پرست ہوگئے تہے چنانچہ اس کتاب کی محراب ٢ رکن ٣ کے آخر مین اسکا بیان ہوچکا ہے اور اسیطرح متی ٢ باب ٥ و ٦ مین لکہا ہے قول نبی کی معرفت یون لکہا ہے اے یہودیہ کے بیت اللحم تو یہوداہ کے سرداروںمین ہرگز کمترین نہین ہے کیونکہ تجہ مین سے ایک سردار نکلے گا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہیٰ یہہ بات حضرت داؤد کے حق مین تہی کیونکہ اسی بیت اللحم مین حضرت داؤد پیدا ہوے تہے اور چونکہ ان اناجیل کے بموجب حضرت عیسیٰ بہی اُسی بیت اللحم مین پیدا ہوے پس اُس قول کو جو کہ بیت اللحم کی صفت مین ہے حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی بنا لیا (دیکہو تفسیر رومن مصنفہ پادری اسکاٹ صاحب متی ٢ باب ٤ پر) اور یہہ بہی نہ خیال کیا کہ سردار کا لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے نسبت رکہتا ہے یا حضرت عیسیٰ سے جو کمال مظلومی اور مسکینی کی حالت مین تہے غرض اسیطرح اور پیشین گوئیوں کا حال جو کہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور مصلوبیکی بابت اہل کلیسیا نے لکہی ہین سمجہہ لینا چاہئے واضح ہو کہ بیت اللحم دو تہے ایک تو صوبۂ یہودیہ مین اور دوسرا صوبۂ زبلون مین اور یہودیہ کا بیت اللحم تین کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس سے دکہن طرف اُس سڑک

پر جو بیت المقدس سے جنوب کو جاتی واقع ہے اسی شہر مین حضرت داؤد جیسا
بادشاہ پیدا اور جوان بھی ہوئے اور جبکہ حضرت عیسیٰ اسی شہر مین پیدا ہوئے تو
وہ پیشین گوئی جو حضرت داؤد کی بابت ہے حضرت عیسیٰ کے حق مین ٹھرائی
گئی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۵) چونکہ عہد عتیق کے مولفین مین
اکثر مفقود الخبر اور نامعلوم الاسم ہین پس ممکن ہے کہ جس کتاب مین سے متی
۲ باب ۵ و ۶ مین یہہ پیشین گوئی لکھی گئی زمانہ تصنیف کی اٹکل مین ہی قطع الاعتبار
ہو یا پیشین گوئی بنا لینے کے لئے الفاظ کے علاوہ اور ترجمہ مین کچھہ اول بدل
اور حال کی جگہہ استقبال رکھا گیا جیسا کہ اس کتاب کے دیباچہ سے اور
اکثر جگہون توریت مین مترجمین عیسائی کی یہہ عادت ظاہر ہے (دیکھو ۵ و ۲ زبور ۲
ترجمہ مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء اور تفسیر زبور چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء کو اور متی ۲۷ باب
۳۵ کے ساتھ ۲۲ زبور ۱۸ کو) الحاصل جبکہ اناجیل مین جو پیشین گوئیان مرقوم
ہوئین انکا یہہ حال ہے تو ان پیشین گوئیون کا کیا ٹھکانا ہے جنہین اور عیسائیون نے
حضرت مسیح کی بابت توریت وغیرہ سے انتخاب کیا ہے

رکن سیوم

یروسلم جدید کے بیان مین

۶۳۷ء عیسوی مین یروسلم مسلمانون کے ہاتھہ مین آیا اور عمر خلیفہ نے وہان مسجد
بنوائی اُسوقت سے آجتک وہ اکثر انکے قبضہ مین ہے اگرچہ لڑائیون مین جو کروسیڈ کہلائی گئین
۸۸ برس تک عیسائی وہان حکومت کرتے تھے اب یروسلم کا گھیر اڑہائی میل کا ہے یہ یوسفس کے

یروسلم

دونوں وہ ہم میل کا تہا اُسکے بیان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ شہر تین دیوارون سے گہرا تہا اور ایک مین ساٹہہ دوسرے مین چالیس اور تیسرے مین چہیاسٹہہ برج بنے ہوئے مسلمان جو شہر کے مالک ہین عمرؓ کی مسجد کو ایسا پاک جانتے کہ دوسرے مذہب کے لوگونکو مدّاسمین نہ اُسکے احاطہ مین جانے دیتے انتہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۳۶)

اکثر سیاح یروسلم جدید کا گہیرا (یعنے اُس شہر پناہ کے اندر جو ۱۵۳۴ع مین سلیمان بن سلیم شاہ سلطان روم نے بنوائی) اڑہائی میل کا ٹہراتے ہین اور اگر زیادہ بہی ہو تو تین میل سے زیادہ نہوگا مقام مذکور پر نگاہ کر نیسے معلوم ہوتا ہے کہ شہر جدید قدیم شہر کی جگہہ پر تعمیر ہوا ہے اور بہ سبب اسکے کہ یہہ شہر اتبدائے (یعنے قدیم شہر سے) چہوٹا ہے چند اطراف مین اسکے بہت زمین ہے جو سابق مین شہر کے اندر تہی اب باہر پڑگئی ہے چنانچہ آدہا کوہ صیہون اُسکے چاردیواری کے باہر رہ جاتا ہے بہیتر تہا شہر جدید کی چاردیواری اونچی مضبوط اور کنگرہ دار پتہرون سے ٹہوس بنی ہے اور برابر جابجا اُسکے برج بنے ہین رندے اور ترکش بنے ہین اس شہر کے سات پہاٹک ہین دو اوتر رخ ایک پچہم ایک پورب ایک حرم شریف کہلاتا ہے اور دو دکہن رخ ہین شہر کے بہیتر تین بڑی سڑکین ہین ایک جسے باب الدمشق کہتے ہین جو اوتر دکہن رخ جاتی ہے دوسرے سوق الکبیر جو پورب پچہم جاتی ہے تیسرے غمخوارون کی سڑک مشہور ہے اور یہہ وہ راہ ہے جس سے عیسیٰ مسیح کو صلیب دینے کے واسطے لے گئے تہے اسکے سوا سات سڑکین اور ہین جو انکی بہ نسبت چہوٹی ہین اور نام اُن کے یہہ ہین کوچۂ مسلمین کوچۂ نصاری کوچۂ ارمنی کوچۂ یہود کوچۂ انطاہرہ کوچۂ معز ہین

بیان یہود

کوچہ باب حوت معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے بالکل باشندے بیس یا تیس ہزار آدمی سے زیادہ نہونگے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ انمین پانچہزار عیسائی اور دس ہزار یہودی ہین بکنگم صاحب یون فرماتا ہے کہ میری سمجھ مین مسلمان سب سے زیادہ ہونگے اور بہ نسبت یہودیون کے یون کہتا ہے کی کہ ذکریاہ جو آقا شریف کا صراف ہے یون کہتا ہے کہ یروسلم مین فقط ایکہزار یہود مرد اور تین ہزار عورتین ہین اور اسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی یہودی یہان آکر نہین بستے مگر وہ جو تکلیف کا متحمل ہو یا ایسے دولتمند جو قرض دے دیکر سود سے گزران کرتے ہین کیونکہ تجارت کا یہان نام ہی نہین ہے جس سے کوئی گزران کر سکے بیوائین چونکہ یہہ جانتی ہین کہ ہماری پرورش ضرور یروسلم ہی مین ہوگی اس باعث سے عورتون کی بڑی کثرت ہے مسلمان اکثر حرم شریف کے گرد و نواح مین رہتے ہین اور عیسائی اپنی خانقاہون اور گرجون کے آس پاس اور یہودی کوہ صیحون کے دامن مین اور اُسکے آس پاس کے نشیب مین قصائیون کے محلے کے نزدیک رہتے ہین یہہ تینون قومین (یعنے یہود و نصارا و مسلمان) یروسلم کو مقدس سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین مدفون ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے پس یہی سمجہ کر ان تینون قومون نے شہر مذکور مین اپنے اپنے واسطے معبد تعمیر کروائے اور اسی سبب سے یروسلم کا حج کرنا احسنات دینی سے مقرر کیا گیا ہے

نقشہ کوہ موریہ و مسجد اقصے

عمارت جو اہل اسلام سب سے متبرک جانتے ہین وہ مسجد ہے جو خلیفہ عمرؓ نے تعمیر کی
وہ الصخرہ نام پر معروف ہے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت عمرؓ نے یروسلم کا محاصرہ کرکے
اُسے لیا تہا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے
کون سی جگہہ بہتر ہوگی بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی او جار جگہہ کو
دکہا یا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسیطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی مسجد کا
احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اُسمین کوئی عیسائی ہرگز نہین جانے پا ٹ
اور اگر دغا سے داخل ہو اور کہلجاے تو ضرور اُسے قتل کرین جسوقت صلیب داروںکی
فوج نے یروسلم کو اپنے قبضہ مین کیا تہا اُسوقت اُنہون نے اُس مسجد کا گرجا
بنوایا تب سے اس زمانہ تک کوئی عیسائی اُسمین داخل نہوا مگر ایک
شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب جنے اپنی طبابت کے وسیلے اہل اسلام کے
امام سے ایسی موافقت پیدا کی تہی کہ اُنکو تین ۳ بار مسجد کے اندر لیگیا پس ڈاکٹر
صاحب موصوف کے حسب بیان اُس مسجد کا حال لکہتے ہین
۱۴۹۹
صاحب موصوف فرماتا ہے کہ حرم شریف لمبائی مین ایکہزار چار سو ننانوے
فٹ ہے یعنے الاقصیٰ نامی مسجد کی نماز کی محراب سے باب الاسلام تک اور
۹۹۵
عرض مین نوسو پچانوے فٹ ہے اوس احاطہ مین نارنگی زیتون اور سرو کے
کئی ایک درخت لگے ہین مگر اسقدر نہین کہ جنگل ہوجاے اُسی احاطہ کے درمیان
۴۵۰
ایک پختہ سنگ مرمر کی کُرسی جو چار سو پچاس فٹ مربع مین ہے دہری ہے
کہ احاطہ کی سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اُسپر چڑہنے کے واسطے چار ولطف
اچہی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے چنانچہ پچہم رُخ تین ۳ اور اوتر کیجانب دو ۲ اور پورب

حرم شریف

(خانقل

[illegible]

کیطرف ایک اور دکھن سمت دو اور ہر ایک سیڑہی کے اوپر اچہی اچہی اور اونچی اونچی محراب بنی ہے جو نہایت خوشنما نظر آتی ہے اسکی بالکل کرسی سفید اور آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی تہین اسکے پتہر بعضے بہت پرانے مین جنپر طرح طرحکی صورتین تراشی گئی ہین اُنسے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہہ کسی قدیم عمارت کے تہے اُس کرسی کے کنارہ پر بہت سے حجرے بنے ہین جن مین درویش و ملا و موذن اور سب سامان مرمّت کے موجود رہتے ہین لیکن سب سے حسین وہ مسجد ہے جو کرسی کے بیچو بیچ ہے اور بنام الصخرہ مشہور ہے اسلیئے کہ وہ مسجد کے اندر ایک پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ جب نبوت پہلے پہل ہوئی اُسوقت یہہ پتہر آسمان سے گرا اور اسی جگہہ پر پڑا ہے کہتے ہین کہ سب اگلے نبی جب نبوت کرتے تہے اُسی پر بیٹہتے تہے جبتک نبوت کی نعمت رہی یہہ پتہر رہا پر جب وہ موقوف ہو گئی تو پتہر بہی اوڑ جانے کو تہا مگر جبرئیل نے ہاتہہ سے تہام رکہا جبتک محمد صلعم نہ آیا اور اُسنے اس ہی جگہہ پر اسکو ہمیشہ کے واسطے قایم کیا یہہ مسجد ہشت پہل ہے اور ایک پہل ساٹہہ فٹ کا ہے اسمین چار باب ہین باب الغربی باب الشرقی باب القبلہ باب الجنت ایک دروازہ پر ایک اوسارا ہے (یعنے برآمدہ) پہلا درجہ اسکا سنگ مرمر سے بنا لیکن جو پتہر اسمین لگے ہوے پائجاتے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کے سنگ ہونگے (غالباً یہی مقام کمرہ قدس الاقداس کا تہا) سب دیوارین ولدار بنی ہین ایک دیوار کے پتہر مربع دوسرے کی ہشت پہل اسیطرح تمام دیوارونمین ہین اسکے سنگ مرمر کا رنگ سفید ہے

مگر انہون نے اسمین جابجا ملاہٹ پیوستہ کی ہے تاکہ خوبصورت معلوم ہو اس درجے
مین کوئی کہڑکی نہین ہے مگر اوپر کے درجے مین ہر ایک پہل مین ساٹہہ ساٹہہ
اونچی کہڑکیان ہین اور سنگ مرمر کے عوض مین تمام دیوار رنگین خشت
پختہ سے ملبس ہے جنپر چارو نطرف قرآن کی آیتین بخط جلی لکہی ہین یہہ سب
عمارت ایسی خوب معلوم ہوتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہین
کہ اس عمارت کے دیکہنے سے مجہے ایسی خوشی ہوئی جو دوسری عمارت سے
ہرگز نہین ہوئی مسجد مذکور مین اُن عیسائیون کے حجر صخرہ کے سوا چند اور
تحفہ جات (یعنے تبرکات) ہین جنکو اہل اسلام متبرک جانتے ہین چنانچہ
ایک بڑا پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ محمد صلعم کی سپر تہا سنگ مذکور پچہین ٹوٹا ہے
اور ایک صندوق ہے جسمین ایک سوراخ ہاتہہ جانیکے لایق ہے اُسکے اندر
قدم رسول (مقبول) ہے پہر سنگ سبز ہے جو مربع چودہ تسو ہے جسمین
اٹہارہ سوراخ کیل کے لایق بنے ہین اسکی یہہ خاصیت ہے کہ ایک زمانہ
کے ختم ہونیکے بعد ایک کیل اسمین سے غایب ہو جاتی ہے چنانچہ اسمین سے
ساڑہے چودہ غایب ہوگئی ہین اور ساڑہے تین باقی ہین کہتے ہین کہ جب
یہہ سب غایب ہو جائینگی تب اس جہان کا خاتمہ ہوگا اس کے علاوہ یہہ
بہی کہتے کہ اس مقام پر سلیمان ابن داؤدؑ کا مدفن ہے معلوم ہو کہ
مسجد مذکور کا گنبد نوّے فٹ بلند ہے اور اُس کا قطر چالیس
فٹ چہت اُسکی شیشے کے پترون سے بنی ہے جسپر سے تمام یروسلم دکہائی پڑتا ہے

نقشہ یروسلم جدید یعنے مسجد الصخرہ

پادری راگر صاحب کا یہہ بیان ہے کہ اہل اسلام عیسائیون کو مسجد مین جانے نہین دیتے اسکا یہہ سبب ہے کہ وے سمجھتے ہین کہ جو دعائین اور منّتین یروسلم والے الحرم مین مانگین گے خدا تعالی ضرور اُسکو سُنے گا اگر وے یہہ دعا مانگین کہ اہل اسلام یروسلم سے خارج اور عیسائی بحال ہون تو خدا تعالی ضرور اُسکو بہی سُنے گا انتہی

از الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۱-۲۶ چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع

لیکن پادری راگر صاحب نے یسعیاہ نبی کی اس پیشین گوئی کو شاید نہین پڑہا ہے کہ جاگ جاگ اے صیحون اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین کبہی داخل نہوگا (یسعیاہ ۵۲ باب ۱) اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مزار پر بہی کوئی عیسائی جانے نہین پاتا چنانچہ جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جون جکیب چھاپہ سکندرہ آگرہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے کہ مکفیلا یا مقبلا کا غار جو ممری کے میدان مین حبرون کی جنوب طرف ہے جسے ابیرہام نے قبرستان بنانے کیلیے خریدا تہا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی نہین ہے انتہی پس اگرچہ یہودی قوم تو مختون ہے مگر مقبول نہین یعنے مسلمانونکی طرح اُنکا مختون ہونا معتبر خدا کے حضور مین نہین ہے اس غار یا کہیت مین جو کہ یروسلم سے بیس میل کے فاصلے پر ہے حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی رفقہ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے مزار

از جغرافیہ پاک کتاب مطبوعہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۶۶

نقشہ شہر حبرون

یہان ایک عجیب اشارہ سمجہہ جانیکے لایق ہے کہ خدا نے یہود و نصارا کو اپنے لوگون
کی جماعت سے خارج کیا اور یہہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوب علیہم السلام وغیرہ کے مزارات پر جانے پانیسے ظاہر ہے اور خدا نے یہود و
نصاری کو اپنے گہر سے خارج کیا کہ بیت المقدس کے اندر انکا گزر ہنو نیسے ظاہر ہے
چنانچہ قال اللہ تعالی اولئک ما کان لہم ان یدخلوہا
الا خائفین لہم فی الدنیا خزی و لہم فی الآخرۃ عذاب عظیم یعنے ایسون کو نہین پہونچتا
کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوئے انکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین
بڑی مار ہے (دیکہو سورہ بقر ع ۱۴) مفسرین قران نے بالاتفاق لکہا ہے
یہہ آیت بیت المقدس کی بابت ہے اور اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا زمانہ
خلافت حضرت عمرؓ کا زمانہ ہے اور خدا نے یہود و نصارا کو اپنے شہر سے خارج کیا
کہ یہہ بات مکہ معظمہ مین انکا گزر نہو نیسے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالی
یا ایہا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا
سورہ توبہ رکوع ۴) یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین پلید ہین نزدیک نہ آوین
مسجد الحرام کے اس برس کے بعد انتہی نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس سے
مراد شہر مین بہی نہ آوین اور خدا نے یہود و نصاری کو اپنے ملک سے خارج کیا
کہ تمام ملک عرب مین کسی یہودی عیسائی کا وجود تک نہین ہے اور قریب تیرہ
سو برس گزرے کہ وہ ملک وجود یہود و نصاری سے خالی ہے چنانچہ فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ
العرب حتی لا ادع فیہا الا مسلما یعنے مین ضرور نکالدونگا یہود و نصارا کو عرب کے ٹاپو سے

نشان سوم

یہانتک کہ سوا مسلمان کے اُسمین کسی کو نچھوڑونگا (از مشارق الانوار باب العاشر حدیث مسلم مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۷۰ع ۱۹۸۲) اسجگہہ ملک عرب کو جو مین نے خدا کا ملک کہا اسکی وجہ یہہ ہے کہ تمام دنیا مین یہی ایک ملک ہے جو کسی بادشاہ کے ماتحت حکم نہین ہوا یعنے ہمیشہ خدا ہی اُسکا بادشاہ رہا چنانچہ کشف الاثار فی قصص انبیای بنی اسرائیل مطبوعہ دار السلطنت لنڈن برغ ۱۸۴۶ع صفحہ ۱۴۳ و ۲۴۴ باب ۱۲ مین پادری مرشیک صاحب فرماتے ہین کہ اعراب از سایر طوایف و قبایل بنی آدم سلاح پوش و جنگ جو بیندیش عمل ایشان غارت کردن ہست حقیقتاً عادت عہد بستن بدولتہای دیگر ندارند ہرچند بسیار وقتہا از بعضے دولتہای قرب خود شان خرچ در عیوض غارت گرفتہ اند۔ ولیکن عرب در ہمان اخلاق خود باقی ماندند۔ پس اولاد اسمعیل ہمیشہ از اوقات ہمان اخلاق را داشتند کہ در قول مقدس نسبت بایشان پیش فرمودہ بود و در ہر انقلاب حالات ایشان بے تغیر ماندہ بودند یعنے اہل عرب بنی آدم کے تمام گروہون اور قبیلون سے زیادہ ہتیار بند اور لڑائی کرنیوالے ہین انکا پیشہ لوٹ مار ہے اور عادت عہد و پیمان کی اور سلطنتون سے نہین رکہتے ہین ہرچند اکثر اوقات اپنے قرب و جوار کے بادشاہون نے لوٹ کے عیوض مین خرچ انہون نے لیا ہے۔ لیکن عرب لوگ اپنی اُسی قدیم عادت پر رہتے ہین۔ پس اولاد اسمعیلؑ کی ہمیشہ وہی عادات ہین جو قول مقدس (یعنے توریت) مین اُنکی نسبت فرما گئے ۱۲ اور ہر انقلاب مین اُنکے حالات بے تغیر رہا کئے فقط پس اس ہزارون برس کے استقلال کی جو حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے عربون کو حاصل ہے اور کوئی وجہ نہین سوا اسکے کہ اُنکا کوئی دنیاوی

۲۵
۹
(۸۵)

بادشاہ نہین جسکے زوال کا خطرہ ہو بلکہ خدا ہی اُمین سلطنت کرتا ہے اور وہ ملک گویا خدا کا خاص قلمرو ہے۔

پس جزیرہ عرب سے اگرچہ رسول اللہ صلعم نے یہود و نصارا کو خارج کیا مگر حضرت عمرؓ کی خلافت مین اسکی ہی تکمیل ہوئی کہ خیبر وغیرہ سے یہہ لوگ نکالدئے گئے بخاری اور مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان عمر بن الخطاب اجلی الیہود والنصاری من ارض الحجاز یعنے تحقیق حضرت عمر بن خطابؓ نے جلاوطن کردیا یہود و نصارا کو زمین حجاز سے انتہیٰ اور تب سے ابتک قریب تیرہ سو برس کے گزرے کہ سوا مسلمانون کے اُس ملک مین کوئی یہودی یا نصرانی علانیہ جانے نہین پاتا اور وہان رہنے کا تو کیا ذکر ہے یہہ پیشین گوئیان حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی کیا ہی پوری ہوئین کہ تمام عالم اسکی صداقت کی گواہی دیسکتا ہے پس خدا کے مقدسون کی جماعت اور خدا کے گھر اور خدا کے شہر اور خدا کے ملک سے ان سب کا خارج ہونا جبکہ ثابت ہوچکا تو بہشت سے انکے خارج ہونے مین اب کون شک اور تامل کرسکتا ہے اولٰئک لا خلاق لہم فی الاخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم (سورہ آل عمران ع ٨) پہر اِلکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ٢ مین لکہا ہے یہودیون نے جو یروشلم مین رہتے ہین دو عبادتگاہین بنائی ہین لیکن دونون چہوٹی اور بد منظر ہین معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے اہل اسلام کے سبب سے بہت ظلم اُٹہایا ہے کہ اُنمین کئی ایک دولتمند تو ہین لیکن شان و شوکت سے گزران نہین کرتے ابتک وہی مثل اونپر بحال ہوتی کہ وہ جو اپنے دروازے کو زیادہ

رکن سیوم

عورتون کا جمع ہونا لوگون اور جب نماز کے ہر وقت مسجدون [illegible] موافق

بند کرتا چکمن کو ڈھونڈھتا ہے اور یہی سبب ہے کہ سب سے بڑے دولتمند
یہودیون کے گہر ونکو جاکر دیکھو تو باہر سب ٹوٹے پھوٹے نظر آتے ہین اور اندر
اچھے اور کشادہ مکان ہین جسمین فرش و فروش بچھے اور اطمنانہ چین و
آرام سے رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ انکی عبادتگاہوںمین عورتونکے واسطے
الگ الگ جگہہ مقرر ہے جسمین کوئی جاوے تو فقط دیکھنے کیواسطے جا سکتا ہے
پر عبادت مین ہرگز شریک نہین ہو سکتا ہے کہتے ہین کہ ہر عورت شادی کے
بعد اور سال بسال ایک مرتبہ جاتی ہے (پہر تعجب ہے کہ عیسائیون نے
عورتون کو ساتھہ لیکر گرجے مین جانا کہان سے سیکھا)
اوپر عبادتگاہون کا مذکور ہوا اب اس بیان کو تمام کرنے سے پیشتر
کچھہ مفصل حال خانقاہونکا لکھتے ہین اونمین سے دو خانقاہین مشہور
ہین ایک تو لاطینی اور دوسری ارمنی لاطینی خانقاہ شہر سے اوتر پچہم اور
یونانی دکھن پچہم کی سمت ہے دونومین حاجیونکی سمائی ہو سکتی ہے
چنانچہ ارمنی خانقاہ مین ایک ہزار شخص ٹک سکتے ہین ارمنیونکا ایک گرجا
بہت بلند اور کشادہ بنا ہے اور اسمین اسباب عبادت اسقدر اور ایسے
قیمتی ہین کہ تمام دنیا مین دستیاب نہو سکین گے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وقت
یونانی اور لاطینی آپسمین برابری کیا کرتے تھے اور کبھو کبھو ایسا ہی ہوتا تھا
کہ شریعت و انجیل کو چھوڑ لاٹھی لے خوب مارپیٹ کرتے تھے اور سچی دینداری
کی بیعزتی صاف ہوتی تھی (یروسلم کے جنوب کیطرف سلوام کا حوض ہے
جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہے)

یروسلم مین ایک نیا ماجرا ہوا کہ ملکہ انگلستان اور شاہ پروشیا نے باہم عہد و
پیمان کرکے ایک گرجا تعمیر کرنیکا ارادہ کیا جسمین خدا کی عبادت انگلستانی
کلیسیا کے طور پر ہو سو آشکارا ہوتا ہے کہ گرجا مذکور کے لئے زمین ملی اور اُسکی
نیو بہی ڈالی گئی پر اب تک تعمیر نہین ہو سکا اسلئے کہ ارمنی و یونانی و لاطینی
عیسائی اس تدبیر سے ناخوش اور تا مقدور اسکے باطل کرنے مین مستعد و
سرگرم ہین اور اب نہین معلوم کہ کب اسکا نیک انجام ہوگا انتہی
پہر الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۳ مین لکہا ہے جو وادی کہ یروسلم
کی پورب طرف ہے اور یہوشفات کے نام سے مشہور ہے اُسکا طول دو یا
ڈیڑہ میل کا ہوگا اُسکے کنارہ پر گتسمنی کا باغ ہے اور شہزادہ ابی سلوم کا
ستون اور کئی ایک مقبرے بعضے بلند اور عالیشان اور بعضے ٹوٹے ہوئے
ویران پڑے ہین یوئیل نبی کی کتاب ۳ باب ۲ مین ایسا لکہا ہے کہ [illegible]
مین ساری قومونکو اکٹہا کرونگا اور اُنہین یہوشفات کی وادی مین لیجاؤنگا
پہر ۱۲ آیت مین یہہ لکہا ہے کہ غیر قومین بیدار ہوکر یہوشفات کی وادی مین
چلین کیونکہ چارونطرف کی غیر قومون کے انصاف کرنیکو مین وہان بیٹہونگا
انتہی ان آیتون سے یہودیون نے یہہ سمجہا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی
بنی آدم کی عدالت یہوشفات کی وادی مین کریگا اور اس زمانہ کے بعضے
عیسائی بہی جو اس خیال کی سرگرمی سے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین
اکٹہی ہوگی اور مسیح سرفرازی کی حالت مین یروسلم مین تخت نشین ہوکر
ساری غیر قومونکی عدالت یہوشفات کی وادی مین کریگا اور اہل اسلام

بہی جو قدس کی نواحی مین رہتے باوجودیکہ اس خیال کا قران وحدیث مین کہین نام ونشان نہین پایا جاتا برابر کہتے آئے کہ اس عدالت مین محمد صلعم بہی مسیح کا شریک ہوکر ایک خاص مسند پر بیٹہے گا لیکن شاید ازروے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح ودرست نہ ٹہریگا کیونکہ اصلی لفظ یہوشفاط کے معنے یہہ ہین کہ یہوواہ کی عدالت اسپر اکثر عالمونکا یہہ خیال ہے کہ اسکا ترجمہ کرنا واجب تہا اور یہہ بہی کہتے ہین کہ اس وادی نے کیونکر یہوشفاط نام پایا کوئی نہین کہہ سکتا بلکہ گمان غالب ہے کہ نبی کی عبارت کے سبب سے یہود کے عالمون نے اس وادی کا یہہ نام رکہا ہوگا انتہی

واضح ہو کہ اس بیان مین جو لکہا ہے کہ اس زمانہ کے بعضے عیسائی بہی جو اس خیال کی سرگرمی کے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین اکٹہی ہوگی۔ لیکن شاید ازروے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح ودرست نہ ٹہریگا انتہی اس سے بہی وہ قول مفسر انگریزی اسکاٹ صاحب کا جو پیشین گوئی مندرجہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی صداقت کی بابت لکہا ہے کہ یہودی اس پاک شہر پر قابض ہونگے انتہی یعنے یروسلم مین یہودی حکومت قیامت سے پیشتر ہوجا ئینگے جسکا ذکر اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۵ مین لکہہ چکا ہون غلط ہوگیا اور نہ صرف یہی بلکہ اُس پیشین گوئی کا صریح بطلان ظاہر ہوگیا

گیہنوم

بیان گیہنوم یعنے جہنم یہہ عبرانی لفظ ہے یعنے گیہنوم اور اُسکے معنے ہنوم کی وادی یا درہ ہے ہنوم نامی کی یہہ وادی یروسلم کے پاس دکہن طرف تہی یوسیاہ بادشاہ کے وقت سے پیشتر یہودی یہان مالک بُت کی پوجا

کرتے تہے ۲ سلاطین ۱۶ باب ۳ اور ۲ تواریخ ۲۸ باب ۳

(حضرت موسیٰ)

کو خدا نے فرمایا تہا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ اپنے فرزندون مین سے کسی کو مالک کی نذر آگ مین مت گزرانو (احبار ۱۸ باب ۲۱ اور ۲۰ باب ۲) یہہ بُت پیتل کا بنا تہا اُسکا چہرہ بیل کا سا تہا اور اُسکے ہاتہہ پہیلے ہوے گویا اپنے عابدون کو گود مین لینے چاہتا ہے یہہ بُت پرست یہودی اس بُت کو آگ سے نہایت گرم کرکے اپنے لڑکون کو اُسکی گود مین ڈالتے اور اُنکے چلانیکی آواز دبانیکے واسطے اُسوقت ڈہولکون کو بجاتے تہے یہہ ڈہولکین تُوف کہلاتی تہین اور اسواسطے اسجگہہ کا نام (وادئے تُوفَت یا صِرف) تُوفَت بہی تہا یرمیاہ ۷ باب ۳۱ و ۳۲ بابل کی اسیری سے لوٹنے کے بعد اگلی بُت پرستی سے ڈر کر یہودی اس مقام سے بہت نفرت رکہتے تہے اور یوسیاہ بادشاہ کے طور پر (یعنے تجویز سے) (۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۰) اُنہون نے اُسکو بہت خراب کیا چنانچہ شہر کا تمام غلیظ وہان پہینکا جاتا اور اس غلیظ کو جلانیکے واسطے وہان رات دن آگ جلتی رہتی اسواسطے وہ بہت ڈراونی اور گہنونی جگہہ اور دوزخ سے کچہہ مشابہت رکہتی تہی یون رفتہ رفتہ محاورہ مین اُسکا نام دوزخ کا نام ہوگیا جسطرح کہ فردوس بہشت کا نام ہے قدیم زمانہ مین دراصل زمین پر ایک بہت آباد باغ کا نام تہا انتہیٰ از روح من تفسیر اسکاٹ صاحب جلد اوّل طبع اوّل الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۴۹ و ۵۰

دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ فلسطی داجون کی پرستش کرتے تہے

جہنم

جو مچھلی کا جسم اور انسان کے ہاتھہ پانو رکہتا تہا اور موابی مالک کی پرستش
کرتے تھے اور اُسکے آگے اپنے بال بچون کو گزرانتے تھے اور اغلب کہ مالک سے
زحل مراد تہی انتہی

نیز المشہور میر بن یعقوب نے جو کہ یہودیونکا ایک ربی ہے مجہسے کہا کہ یروسلم
کی زمین کا خواص مثل ہرن کے ہے اور اُسکے لئے ایک عبرانی مثل بہی
عبرانی زبانمین جو کہ یہودیونمین خاص یروسلم کی بابت ہر ایک کی زبان پر جاری ہے
بیان کی یعنے یہہ کہ جسطرح ہرن جسقدر فربہ ہوتا اُسکے بدن کا چمڑا اسیقدر پہیلجاتاہے
اور جب اُسے ذبح کرکے اُسکا گوشت باہر نکال لین تو اُسکا چمڑا اسقدر
سمٹ جاتا ہے کہ پہر اگر اُس گوشت کو اُسکے چمڑے کے اندر بہرین تو نہین
سما سکتا اسیطرح یروسلم مین جب بہت آبادی تہی اور لاکہون آدمی
اُسمین بستے تھے یہانتک کہ دس لاکہہ صرف لڑکے مدرسونمین تعلیم پاتے
تہے تب بہی وہ زمین بسنے والون کے لئے فراخ تہی اور اب جو اُس مین
تہوڑے آدمی یعنے تیس ہزار رہگئے ہین تو بہی وہ زمین معمور اور اسیقدر
آبادی کے لایق معلوم ہوتی ہے اور یہہ عجایب قدرت الٰہی سے ہے
اسی سبب سے زمین یروسلم کا نام ارض صبی زبور وغیرہ مین ہے جسکے معنے
زمین ہرن اس سے ظاہر ہے کہ نہ اُسکی شہر پناہ کا دَور اگلی شہر پناہ سے کم ہوا
ہے اور نہ وہ شہر بہ نسبت سابق کے چہوٹا ہوگیا ہے بلکہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین
ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور وہان قدرت الٰہی کا ماجرا کچہہ اور ہے
پہر یہہ کہ یروسلم کی عظمت کثرت آبادی پر منحصر نہین ہے یون تو آجکل لیکن

ارض صبی

دار السلطنت چین مین پندرہ لاکہہ بلکہ بیس لاکہہ (ادرن جاگرفی اندرس مطبوعہ لندن ۱۸۶۹؁ع صفحہ ۱۱۷ امنویل جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶؁ع صفحہ ۷۲) آدمیونکی آبادی ہے اور لندن دار السلطنت انگلستان مین اٹھائیس لاکہہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۹؁ع صفحہ ۲۴ و مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶؁ع صفحہ ۱۰۵) اور یدو المعروف جاپان کے پاے تخت یدو مین سات لاکہہ آدمیون کی آبادی ہے (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶؁ع صفحہ ۷۵) اور پیرس پاے تخت فرانس مین سولہ لاکہہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۹؁ع صفحہ ۷۹) بلکہ اٹھارہ لاکہہ (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶؁ع صفحہ ۱۳۲ و ۹۰) آدمیونکی آبادی ہے۔

یروسلم کی خاص عظمت کا تو یہی نشان ہے کہ جب توریت کے حکم جب حضرت ابراہیم اُسپر اپنے بیٹے کو قربانی کرنیکے لیگئے تب صرف جنگل تہا اور جب حضرت یعقوب نے اُسپر وہ خواب دیکہا (پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) تب اُسپر خواب مین بہی آدمی کی صورت نہین نظر آتی تہی بلکہ جب اُسمین آبادی زیادہ ہوئی اور فسق و فجور نے اُس پاک زمین پر ظہور کیا تہی خدا نے کبہی کسدیون اور کبہی مصریون اور کبہی رومیون وغیرہ کے ہاتہہ سے اُسے صاف کروا یا اُسکی عظمت کثرت آباد انسان کے سبب سے نہین بلکہ اُسکی عظمت خداے قادر مطلق واحد حقیقی کی پاک ذات سے ہے

واضح ہو کہ جسوقت قسطنطین شاہ نے عیسائی دین قبول کیا اُسکی والدہ نے جو اسی برس کی تہی یروسلم کا حج کیا مقدس جروم لکہتا ہے کہ ادرین بادشاہ کیوقت سے شاہ قسطنطین کے وقت تک جسکو عرصہ ایک سو اسی ۱۸۰ برس کا ہوا

کسدیون یعنے بابل والون

یروسلم

دیونا کا ایک بُت مسیح کی قبر پر تہا اور ایک دوسرا بُت بنام دیوی اُسکے زندہ
ہونیکے مقام پر اسوکر ٹییز جسنے تواریخ کلیسیا اور قسطنطین کا احوال لکہا یہہ کہتا ہے
کہ جسوقت والدہ قسطنطین یروسلم مین داخل ہوئی تو اُسنے دیوی کا مندر
وہان پایا اور فوراً اُسکو ڈہا دیا اور کوڑا کرکٹ جو کچہہ جمع تہا اُسکو کہود وایا
اور ایک عمدہ گرجا اُس مقام پر بنوایا اور نام یروسلم جدید کہتا
یہہ گرجا آجتک مسیح کے مقدس قبرگاہ کے نام سے مشہور ہے اور جتنے عیسائی
یروسلم کے حج کو جاتے اُسکی زیارت ضرور ہی کرتے ہین اسمین داخل ہوتے
ہی مجاور ایک بڑا پتہر دکہاتے ہین جو جعفری سے گہرا ہوا ہے اور روایت
کرتے ہین کہ اسی پر عیسیٰ کی لاش کا غسل ہوا تہا یہہ دروازہ کے آس پاس
ہے وہان سے بائین ہاتہہ تہوڑا آگے بڑہکر ایک گمبذ کے نیچے جاتے جو سولہ
ستونوں پر ہے اُسکے عین مدار پر مسیح کی قبرگاہ ہے جسکے اوپر اُنہون نے سنگ
مرمر کا ایک مختصر سا روضہ بنوایا ہے اُسکے چہوٹے دروازہ سے ہوکے حاجی
اُس کمرے مین داخل ہوتے ہین جو جتنا نہین کندہ ہے یہہ مقام ساڑہے چہہ
فٹ مربع سے زیادہ نہوگا یہان ایک سنگ مرمر کا صندوق ہے جسے وے
کہتے ہین کہ اُسمین عیسیٰ مسیح کی لاش تہی اسکے اوپر چہت مین ننانوے بڑے
بڑے عمدہ جہاڑ جنہین بادشاہون نے نذر گذرانا تہا لٹکے ہوے تہے اس مقام
مین ایسی کشمکش رہا ہے کہ سوا تین چار آدمی سے زیادہ کا گذر نہین ہوسکتا ہے
اس گرجے مین یونانی لاطینی ارمنی عیسائی سب شریک ہین اور ہرسال
وقت مقرر پر مسیح کا صلیب دینا اور زندہ ہونیکا سوانگ بناتے ہین

اہل اسلام وہان کے سب مسیحی مقبرون اور مقدس کو مانتے ہین بلکہ وہان نماز
پڑہتے ہین پر گرچہ مذکور کو نہین مانتے ہین اسلیئے کہ وے مسیح کے مصلوب ہونیکو
یقین نہین کرتے لیکن اتنا کہتے ہین کہ شاید یہوداہ اسکریوطی یہان دفن
ہوا ہو از الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲ و ۲۳

کوئی ور السٹریٹد میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی ۱۸۶۹ء صفحہ ۵۸۳ و ۵۸۴ مین
پادری چارلس بل ایم اے فرماتے ہین کہ آخر اگست ۱۸۶۷ء مین لفٹننٹ
وارن صاحب پاک شہر (یروسلم) کا حال دریافت کرنے گئے اور اُنہون نے اچھی
طرح وہانکا حال دریافت کیا جیساکہ پیشتر ماہ فروری سے جولائی تک دریافت
کیا تھا لفٹننٹ وارن کے ماتحت دو اور غیر متعہد عہدہ دار یعنے رایل انجنیر
(بادشاہی معمار) بہی گئے تہے اور یہہ دونون صاحب اپنی لیاقت مین لفٹننٹ
وارن کے ساتھہ ہونیکے لایق بہی تہے اور اچھی طرح اپنے کام کو انجام دیسکتے
تہے پس جب بیان ان صاحبونکے ہم لکھتے ہین کہ یروسلم کی شہرپناہ طول
۲۸۰۰
مین پورب کیطرف دو ہزار آٹھہ سو فٹ ہے اور اوتر کیطرف تین ہزار آٹھہ سو فٹ ہے اور
۳۳۵۰ ۲۳۵۰
پچہم طرف دو ہزار تین سو پچاس فٹ ہے اور دکہن طرف تین ہزار تین سو
۲۵۸۱
پچاس فٹ ہے یروسلم اوتر پچہم رُخ میڈیٹیرین کہاڑی سے دو ہزار پانسو
۲۵۳۸
اکیاسی فٹ بلند اور دکہن پچہم رُخ دو ہزار پانسو اڑتیس فٹ اسکی بلندی سمندر
کی سطح سے ہے اور اُسکے اوتر پورب کی بلندی دو ہزار چار سو ستاون فٹ
۲۴۱۶
اور دکہن پورب اندر طرف کی بلندی سمندر کی سطح سے دو ہزار چار سو سولہ
۲۳۶۵
فٹ اور باہر طرف سے دو ہزار تین سو پینسٹھ فٹ ہے البتہ زمین پر کوئی مقام

نہین ہے پسندیدہ اور اچہا سوا ہیکل (یعنے مسجد) اور قبر مسیح کی اور یہی دونون مقام پاک شہر یروسلم مین افضل اور پسندیدہ ہین اور اُنکے آس پاس اور مقام بہی ہین کہ جنہین نہ بہت اچہا کہہ سکتے ہین اور نہ برا (یعنے اوسط درجہ مین ہین) اس شہر کے دکہن پچہم رخ پر انگریزی مدرسے ہین تمت کلامہ پہر اوس کتاب کے مقامات المعروف صفحہ ٦٩ مین لکہا ہے کہ البتہ ایک بات بڑی تسلی کی یہہ ہے کہ پادری پروٹسٹنٹ کے وہان کئی ایک موجود ہین خصوصیت سے انجیل کی منادی کرتے ہین اور انکی سعی اور کوشش سے کئی مرید شہر مین ہوگئے انتہی

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ

رکن چہارم

یروسلم پر اہل اسلام کے مقابل مین اہل صلیب کا یورش

ہندی تواریخ کلیسا چہاپہ پب ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ١٨٤٣ع صفحہ ١٥٣ سے ١٥٨ لکہا ہے مغلون نے اپنے فتحمند بادشاہ چنگیز خان و تیمور کے ساتہہ ہوکر یورپ پر چڑہائی کی تہی اور دو سو برسون تک ملک روس پر سلطنت کی تہی اور ملک پولنڈ کو اوجاڑ دیا تہا اور اُسوقت اپنی سلطنت کی حد کو ملک سلیسیا کی حد تک پہونچایا تہا سنہ ١١٠٠ گیارہ سو عیسوی کے قریب دوسری قسم کا فساد ملک فرانس سے ظاہر ہو کر اکثر عیسائی ملکون مین پہیل گیا اسمین لاکہون آدمی مارے گئے یہہ

فساد کروس جتہ (یعنے صلیب داروں کی لڑائی) کا حوصلہ تہا مسیح کے وقت سے
پانسو برس نہ گزرے تھے کہ یہہ راے غالب ہونے لگی کہ یروسلم کی زیارت کرنا
اور جہاں مسیح نے اپنی جان دی تہی اور جہاں کہتے تھے کہ وہ دفن ہوا تہا
اُن پاک مقاموں میں دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہیں اس سبب سے
اُس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رایج ہوا لیکن جب تُرک
لوگوں نے مُلک فلسطین کو فتح کیا تہا تب اکثر دفعہ ان زیارت کے جانیوالوں
کو ستاتے تھے اور شہر اُمی کے پیٹر نام ایک زایر نے واپس آکر پاپا صاحب کو
یہہ صلاح دیکر راضی کیا کہ آپ تمام کرسٹیانی ملکوں کے لوگوں کو اکھٹا کر کے
پاک قبر (مسیح) کو بے ایمانوں (یعنے مسلمانوں) کے ہاتھ سے چھین لیجیے تو ایماندار
لوگ وہاں بخوف عبادت کر سکیں گے تب پیٹر نے شہر شہر اور مُلک مُلک پھر کر
ایسی لڑائی کا فرض ہونا بڑی سرگرمی سے لوگوں کو جتایا اور پاپا کیطرف سے
یہہ پیغام دیکر سارے کرسٹیانوں کو اس لڑائی کے واسطے بُلایا کہ جو کوئی اُس
لڑائی میں نکلے گا وہ اپنے اس ثواب سے بہشت میں جگہہ پاویگا چاروں
طرف سے بیشمار لوگوں نے اس تجویز میں مضبوطی سے شریک ہوکر اپنے اپنے
نام لکھوائے اور صلیب کی ایک لال نشانی اپنے پاس رکھی جس سے وہ لڑائی
کروس جتہ (انگریزی میں کروسیڈ یعنے صلیب کی لڑائی) کہلاتی ہے ہمارے
وقت میں علم کی ترقی ہوئی ہے مگر لوگوں میں دین کی بابت اتنی سرگرمی پیدا
ہونا مشکل ہے اس سبب سے دنیا کے حالات میں یہہ بڑی تعجب کی بات
ہے کہ تمام مُلک کے مُلک جس وقت میں کہ علم کی ایسی کمی تہی اُسوقت دین کی

بابت ایسے سرگرم ہوکر اٹھ دوڑے اس سے یہہ بہی یقین ہے کہ لوگون کے
دلومین حوصلہ پیدا کرنے مین جہوٹا مذہب ناستک مت سے زیادہ فائدہ مند ہے
لیکن جبکہ اُن بڑے کامون کی جڑ وہ سچا ایمان نہ تہا جو اپنی خواہش ترک کرنے
اور اپنا [illegible] مارنے کو سکہاتا ہے بلکہ صرف وہ جہوٹہا مذہب جو اگرچہ بڑے دکہ
مین سنبہالتا ہے تو بہی دلکو پہولاتا ہے (یعنے نخوت پیدا کرتا ہے) اسلیے ہم
نہین کہہ سکتے کہ وہ بیشکل مشقت (کروس جُدہ کی) سچے مذہب کا پہل تہا یقیناً
ایسے کتنے ایماندار شخص ہون گے کہ خوب سوچ سمجہہ کر اس لڑائی مین شریک
ہوے ہونگے لیکن سبہون کو اُنہین کی مانند سمجہنا لازم نہین سنہ ۱۰۹۶ عیسوی
مین کئی لاکہہ جوانون کی ایک فوج ہتیار باندہ کر یورپ کے مُلکون سے
اکٹہا ہوکر مُلک فلسطین کیطرف چلے گئے گڈفرے نامے بولون شہر کا
سردار اُنکا سپہ سالار تہا لیکن سنہ ۱۰۹۹ عیسوی مین جب اُنہون نے شہر
یروسلم مسلمانون کے ہاتہہ سے لیلیا تب صرف ساٹہہ ہزار آدمی جیتے بچے
گڈفرے یروسلم کا حاکم کہلا کر تہوڑے [illegible]ون کے بعد مر گیا اور جو فوجین آگے
بچ رہے تہے اُنہین روز روز دلیر [illegible] کی لڑتی پڑتی اِن حملے داری
مین بہرتی ہونے کا حوصلہ تمام کرسٹیانی مغربی مُلکون کے رہنے والون مین
پہیل گیا اور ایکبار ایک لاکہہ لڑکونکی فوج بہی یروسلم کی زیارت کرنے کو
اُٹہہ چلی لیکن وہ مُلک الیمان کی حد سے باہر نہین پہنچے تہے کہ اکثر جتے اُسکے
غارت اور ہلاک ہوے آخر یورپ کے کتنے بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین
لیکر کمزور کرسٹیانون کی مدد کیواسطے فلسطین پر چڑہائی کی تو بہی کچہ نتیجہ نکلا گیا

[illegible]

سو ستاسی عیسوی مین شہر یروشلم پہر مسلمانون کے قبضے مین آگیا (تب یہہ پیشین گوئی
جو ۱۲۹ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ صیہون کے سارے بغض رکہنے والے شرمندہ
ہونگے اور پیچہے ہٹائے جائینگے الخ ۱۲۹ زبور ۵ وغیرہ) اُسکے بعد یورپ کے
مغربی بادشاہون نے بڑی مشقت اور کوشش کی لیکن عیسائی حکومت
کو اس شہر مین قایم نہین کر سکے انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو پچیسوین (۱۲۵)
زبور مین ہے پوری ہوئی کہ جنکا توکل خداوند پر ہے کوہ صیہون کی مانند مین جو
نہین سکتا اور ابتک ثابت ہے جسطرح یروشلم کے آس پاس پہاڑ ہین اُسی
طرح خداوند اسوقت سے لیکر ابتک اپنے لوگون کو گہیرے ہوئے ہے (۱۲۵
زبور ۱ و ۲) اور اُسیوقت یہہ پیشین گوئی بہی جو ۴۸ زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند بزرگ ہے اور لایق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر مین اُسکے مقدس
پہاڑ پر اُسکی ستایش بہت طرح سے کیجائے خوب مشرف تمام زمین کی خوشی
کوہ صیہون ہے وہ شمالی اطراف اور وہ شہر جو بڑے بادشاہ کا ہے اُس کے
محلون مین مشہور ہے کہ خدا اُسکی پناہ ہے کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ باہم آئے اور
ایک ساتہہ غایب ہوئے وے دیکہہ کر فوراً گہبرائے وے حیران ہوئے اور بہاگ
گئے لرزش اونپر غالب آئی اُنکو ویسا درد ہوا جیسا جننے کے وقت عورت کو
ہوتا ہے اُس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا
ہمنے سنا تہا ویسا ہی خداوند افواج کے شہر مین اپنے خدا کے شہر مین ہمنے دیکہا
خدا اُسے ابتک برقرار رکہیگا صلہ اے خدا ہم تیری ہیکل کے درمیان
تیرے لطف کامل کی یاد کرتے ہین اے خدا جیسا تیرا نام ہے زمین پر تیری

ویسے ہی تیری مدح ہے تیرا داہنا ہاتھ صداقت سے بہرا ہوا ہے کوہ صیہون
خوش ہوے یہوداہ کی بیٹیان خوشی کرین تیری عدالتون کے سبب صیحونکو
گہیرو اور اُسکے برجون کے آس پاس پہرو اُنہین گنو تم اُسکی شہر پناہ سے
اپنے دل لگاؤ اور سوچ سمجھکے محلون کو دیکہو تاکہ تم آنیوالی پشتون کو اُسکی
خبر دو کہ یہہ خدا ہمارا ازلی ابدی خدا ہے اور تادم مرگ وہی ہمارا رہنما
رہیگا انتہی واضح ہو کہ اس زبور کے دو حصّے ہین پہلا حصّہ جو صلہ کے لفظ
تک ہے اُسمین بادشاہون کا یروسلم کی لڑائیون مین مغلوب اور سراسیمہ ہونا
مذکور ہے اور دوسرے حصّہ مین جو صلہ کے بعد سے تمامی تک ہے اُس مین
اُسوقت کے لوگون کو ان باتون کے پورا ہونیکا یقین دلایا جاتا اور یہہ کہ
خدا کے ان عجیب قدرتون پر خوش ہوئے اور اُسکا پشت در پشت انتظار رکہنے
کا حکم ہوا ہے

اسکا مفصل حال گبون صاحب رومی مورخ نے اسطرح لکہا ہے کہ
(عربون وغیرہ کے زمانہ کے بعد) ترکون کے یروسلم پر قابض ہونیکے ۲۰
برس بعد (سنہ ۱۰۹۵ع سے ۱۰۹۹ تک) پیٹر نامی ایک شخص زیارت کیواسطے
وہان گیا۔ یہہ شخص اینس صوبہ پکارڈی ملک فرانس کا باشندہ تہا گو وہ قد کا
حقیر صورت مگر تیز نظر اور خوش بیان کسی شریف کا لڑکا تہا اور شروع مین
فوج مین بہی رہا مگر جلد سیف توکیا دُنیا ہی کو ترک کرکے گوشہ نشین ہوا۔ اور
اگر یہہ سچ ہے کہ اسکی عورت بوڑہی اور قبیح شکل تہی تو مکان چہوڑ کر خانقاہ
مین جا رہنا مشکل نہ تہا اور یہان سے عزلت نشینی آسان۔ ریاضت کشی

اُسکے اعضا تو گھٹ گئے مگر توہمات بڑہ گئے جو کچھ جی مین آیا وہ ہی عقیدہ ہو گیا
اور جو عقیدہ ہو گیا وہ ہی مراقبہ اور مشاہدہ مین نظر آنے لگا — حضرت کو یروشلم
مین کچھ تکلیف پہنچی اور یون بہی عیسائیت کی کچھ عزت نہ دیکھی بس وہان
(یعنے یروشلم) کے بڑے پادری سے شکایت کی اور کہا کہ آپ شاہان یونان سے
کچھ مدد کیون نہین مانگتے اُس بیچارہ نے جواب دیا کہ تم دیکھتے ہو کہ جانشینان
قسطنطین کتنے بیفکر اور محو عیش ہین اُن سے کیا اور کیسے امید ہے تب تو پیٹر
صاحب بولے رہو مین تمام جنگ دوست اقوام یورپ کو آمادہ کرتا ہون — اور
واقعی آمادہ کر دیا — بڑے پادری صاحب کو گو تعجب ہوا مگر بہت سے خطوط سفارش
لکھکر انہین حوالہ کئے پیٹر صاحب وہان سے چلے اور جیسے پکے مجنون متعصب
ہوتے ہین اس حال مین پوپ سے ملے اربن ثانی ان دنون پوپ تہا انہون
نے پیٹر کو حالت جذب مین دیکھتے ہی نبی سمجھ کر لیا اور وعدہ کیا کہ مجلس عام مین
تحریک کرونگا تب تک اسکی منادی کرو جب پوپ نے یہ سہارا دیا یہ حضرت
تمام ممالک فرانس اور اطالیہ مین منادی کرتے پہرے اور بیکار نہین — کہانا
کم کہاتے نماز لمبی چوڑی پڑھتے جو کچھ آتا ایک ہاتھ سے لیتے دوسرے سے دیتے
ننگے سر ننگے پانو رہتے بہت موٹا کپڑا پہنتے ایک بہاری سی صلیب رکھتے گدہے
پر سوار جسکی پاکیزگی لوگونکی نظر وین مین جچی ہوئی تہی اس ہیئت سے گرجا گہر ون
شاہ راہون مین جہان وعظ کرتے اور زوار ونکی تکلیفین بیان کرتے لوگ
رو رو دیتے اسپر ہچکیان آنسو اور آہین حضرت واعظ کے غضب ہی کرتی
تہین کوئی حجت بیان کرنے کی عوض حضرت عیسیٰ حضرت مریم اور ولیونکی

دہائی دیتے یونان کے قدیم فصحا اگر ہوتے واقعی رشک کرتے کہ اس وعظ نے
یہہ تاثیر کر رکہی ہے۔ تمام ملک آمادہ ہوگیا اسکے منتظر تہے کہ دیکہئے پاپاے روم
کیا فرماتے ہین مجلس پہلے سن شیا مین (۱۰۹۵ع ماہ مارچ) جسمین چار ہزار پادری
اور ۳۰ ہزار دنیادار جمع ہوئے صاف صاف اس مقدمہ کی تحریک نہین کی
گئی مگر صلاح ہوئی کہ موسم خزان آئے اور فرانس مین ایک مجلس منعقد ہو
جسمین یہی مقدمہ پیش ہو۔ خیر کلرمانٹ مین ۱۰۹۵ع ماہ نومبر مین مجلس ہوئی
سوائے فرقہ علما کے بہت سے نامور سردار اور مشہور امیر بہی آئے (انتخاب تاریخ
کلیسیا صفحہ ۱۳۶ شمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۸۲ع مشن پریس
الہ آباد مرتبہ پادری جے والش صاحب مین ہے کہ اس مجلس مین چار سو
اسقوف اور ایکہزار خادم دین اور تیس ہزار ہر درجے اور عہدے کے لوگ
مع نامی گرامی جنگ بہادرون اور امرا کے شامل تہے آٹہہ روز مجلس رہی
لوگ تو پہلے ہی سے بہرے ہوئے تہے کروسیڈ کے ثواب کا بیان سُنتے ہی
لوگ چیخ اُٹہے کہ ہان یہی مرضی خدا ہے ضرور مرضی خدا یہی ہے۔ پوپ نے
جواب دیا ہان واقعی یہی مرضی خدا ہے اور یہہ کلمہ تم لڑائیکے واسطے اختیار
کرو صلیب نشان نجات ہے اسے اپنے پاس رکہو سُرخ رنگ علامت حرارت
اور سرگرمی کی ہے سُرخ رنگ ہو۔ یہہ بات لوگون نے جی سے پسند کی بہت سے
پادریون اور دنیادارون نے نشان صلیب لگا کر پوپ سے عرض کیا لیجیے
آپہی ہماری رہبری کیجیے مگر یہہ جان جوکہون کی عزت پوپ صاحب نے
قبول نہین کی اور عذر کیا کہ کئی سبب سے میرا نجانا ہی بہتر ہے۔

ہمنے مانا کہ انسان کی طبیعت ظلم پر ایسی مایل ہے کہ ذرا سے بہانہ کو بہی عذر قوی سمجہ لیتا ہے مگر جبکہ خدا کیواسطے لڑنے کا نام آوے تو ذرا جلدی سمجہ مین نہین آتا کہ شاہ صلح کی امت نے اسقدر جلد تلوار نیام سے باہر کیون کی اجتک کسی سبب واقعی نہ دیکہہ لیا ہوا ور سمجہ لیا ہو کہ اب بے لڑے بنتی نہین مشرق سے مغرب تک کے تمام عیسائی یہہ سمجہے ہوئے تہے کہ جنگ یروسلم نہایت ضرور ہے اسمین بڑا ثواب اور نفع ہے۔ بیت المقدس مین ہمارا حق ہے مسلمان اور اور اقوام مخالف بے ایمان ناخدا ترس ہین مسلمانون سے یون بدگمان تہے کہ یہہ لوگ غیر مذہبون کو تلوار سے فنا کرنا ثواب و فرض جانتے ہین مگر یہہ الزام خود منشاء قران اور تذکرہ غازیان اسلام کے پڑہنے سے باطل ہوا جاتا ہے اور روے شرع ورواج عیسائیون کو اپنے طور پر عبادت کرنیکا اختیار رہا ہے ہان اتنا تو ضرور ہے کہ شام کے کلیسا مین انکی فولادی جوتی کے نیچے دبی رہی ہین صلح وجنگ مین اسلامیون کو ہمیشہ دینی اور دنیوی حکومت وبزرگی کا دعوی رہا ہے اور غیر قومون کو انکی زیر سلطنت اپنے مذہب اور آزادی کا اندیشہ ۔ گیارہوین صدی مین اہل ترک کی متواتر فتحین دیکہکر آزادی اور مذہب جانیکا واقعی اور واجبی فکر ہوا اور کیون نہو تیس برس کے اندر اہل اسلام نے تمام سلطنتین ایشیا کی یروسلم اور ہلسپانٹ تک فتح کرلین سلطنت یونان لب مرگ پڑی کانپ رہی تہی۔ اپنی قوم کی ہمدردی کے ساتھہ ہی لاطینیون پر قسطنطنیہ کی حفاظت کا حق اور انہین دعوی تہا یہہ شہر تمام مغرب کی پشت پناہ اور مشرق کی روک تہا اور جبکہ ان لوگون نے حق حفاظت اپنے پر واجب

[illegible] چہارم

جان لیا تو اسی مین حملہ دشمن کی پیش بندی بہی سمجھ لی مگر یہہ سلیم ارادے اور
طور پر ہی پورے ہو سکتے تہے اسکے سوا ایشیا کو ٹڈی کیطرح جا گہیرنا اور یورپ کو
ویران کر دینا کیا ضرور تہا۔ یہودیہ ہاتہ آنیسے لاطینون کی قوت کچہہ نہین بڑہ سکتی
یہہ سب جانتے ہین ہان حضرت جنون ہی کی صلاح ہوئی کہ چلکر یہہ چہوٹا اور
بعید صوبہ فتح کیجئے۔ عیسائی یہہ سمجھہ رہے تہے کہ ہمارے نام تو اس زمین موعود
کا پٹہ ہے جسپر ہماری نجات بخش خداوند کے خون سے مہر ہو چکی ہے ان دست
اندازون کے ہاتہہ سے یہہ زمین موروثی نکالنا ہمارا حق ہے جو مزار مقدس کو
خوار رکہتے ہین اور زائرون کو ستاتے ہین ہم کیون ثابت کرین کہ یہہ مسئلہ
بزرگی یروسلم اور تقدیس یہودیہ کا پہلے ہی موسیٰ کی شریعت کے ساتہہ ہی
منسوخ ہو چکا تہا کیا ضرور ہے جو یہہ کہا جاوے کہ عیسائیونکا خدا کسی خاص بستی
کا رہنے والا نہین۔ بیت اللحم ہاتہہ آنا اور کلوری ملجانا انکا ہنڈولہ یا انکی قبر
ہاتہہ لگنا احکام انجیل نہ ماننے کا کبہی کفارہ نہین ہو سکتا گو یہہ باتین کتنی صاف
ہین مگر خبط و وسواس سے لاچاری ہے۔ تمام لڑائیان دین کیواسطے جو
دنیا مین کسی ملک اور قوم مین ہوئین مصر سے لگا کر لوتینیا تک اور پیرو سے
ہندوستان تک سب مین ایک عام اور ذومعنی غرض ہوئی ہے یہہ سب
سمجہتے رہے ہین بلکہ کہا گئے ہین کہ اختلاف مذہب لڑائی کیواسطے بڑی معقول
حجت ہے ضرور کافرون کو تلوار سے مارنا اور بہادران صلیب کو اقوام غیر کا
فتح کرنا واجب ہے جنگ ہائے صلیب سے چار سو برس پہلے اسی طرز نے
وحشیان ایمان وعرب کو سلطنت روم فتح کرا دی۔ زمانہ اور عہد ناموں نے

عیسائی فرنگیون کی قتحین اسیطرح پختہ کردین تہین مگر رعایا اور قریب کی
قومین مسلمانون کو ہمیشہ ظالم اور دست انداز جانتے ہی رہین اور اڑکر بالغا
کرکے جنہین نکالنا روا سمجھتے رہے فقط از تواریخ گبون صاحب
ہسٹارکل کلاس بک مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۳۳–۳۵ باب ۴ مین لکہا ہے
کروسیڈ (یعنے اہل صلیب کی لڑائیان) ایک تواتر ہونیکا ہے جو یورپ کی
قومون نے پاک زمین پر قبضہ پانیکے لئے گیارہوین صدی سے تیرہوین صدی
تک کین اُس زمانہ مین یہہ دستور تہا کہ لوگ یروسلم کی زیارت باطل ایمانو
کیطرح کرتے تھے اور زیارت پاک قبر (مسیحؑ) اور اور مقامونکی جو مسیح کی
زندگی اور موت سے متعلق ہین (یعنے حضرت عیسیٰ کی ولادت اور معجزہ
دکہلانے اور مصلوبی اور دفن وغیرہ مقامون کی زیارت کرتے تھے) اُس
زمانہ مین تُرک لوگ جنکے قبضہ مین یروسلم اور اُسکے گردنواح کی سرزمین تہی
یروسلم کی زیارت کرنیوالون سے اہانت اور بیرحمی کے ساتہہ پیش آتے تھے
ان زائرون نے یورپ مین واپس آکر جو اُنکے ساتہہ (یروسلم مین) سلوک کیا
گیا تہا بیان کیا اس خبر نے عیسائیون کو غضبناک کر دیا اور وہ آسانی سے
ایک بڑی کوشش کے لئے جو کہ کافر ترکون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے
پاک زمین لے لینے کیواسطے تہی جمع ہو گئی پیٹر مرمٹ (یعنے پیٹر زاہد یا گوشہ نشین)
وہ خاص مہتمم تہا جسنے آدمیونکو اول جنگ صلیب کیواسطے آمادہ کیا وہ ایک
فرانسیسی منک (یعنے راہب) تہا جو کہ ننگے سر کمر مین رسّی باندہ کر اور موٹا لباس
پہنکر چاروں طرف (لوگون کو ابہارتا) پہرا یہہ پیٹر فلسطین مین ہو آیا تہا اور ترکو

رکن چہارم

سے ستایا گیا تہا لہذا اُسنے اپنا دیکہا ہوا حال بیان کیا اور لوگون نے اسکا بیان
دلی ہمدردی کے ساتہہ سُنا (انتخاب تاریخ کلسیا صفحہ ۱۳۶ مشمولہ مخزن مسیحی
نمبرہ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۸۳ء مین ہے کہ اسنے اپنے خیال مین یہہ بات ٹہرائی
تہی کہ عیسیٰ مسیح نجہیں رات کی رویتوںمین ظاہر ہوا ہے اور جو کچہہ کہ مجہے ناظرین ہے
اُسکا اظہار مجہپر کیا ہے - یہہ شخص ایک پست قد اور دیکہنے مین بدہیئت سا
تہا اور چیتہڑے لگائے برہنہ سر و پا مرکہین پہرا کرتا تہا - اور لوگ اُسے یہانتک
مقدس سمجہتے کہ اُسکے خچر کے بالون کو نوچکر تبرکاً اپنے پاس رکہتے تہے)
پس شہر شہر پہرا اور ہر ایک جگہہ اُسکا بیان سننے کیواسطے گروہ کے گروہ جمع
ہوے اس تحریک مین شاہزادے جمع ہوگئے اور فوجین فوراً مہم کیواسطے جمع
ہوگئین اسطرح سنہ ایکہزار چہیانوے عیسوی مین پیشتر سے تین لاکہہ آدمیونکے
(یروسلم کو) روانہ ہوا ایک بہاری صلیب اُسنے اپنے کندہے پر اُٹہائی اور
سُرخ کپڑے کی صلیب اُسکے ساتہیون کے لباس پر سیی ہوئی تہی لیکن یہہ
فوج ایشیا مین بہی نہ پہونچنے پائی تہی کہ سلطان سلیمان نے اُنپر حملہ کیا اور
بڑی ہولناک خونریزی کی اور ان غریبون پر فتح پانے کی یادگاری مین اُنکی
ایک مینار اُنکی ہڈیون کا بنایا اور صلیب دارون کی اور فوجین بہی اسیطرح
تباہ ہوئین یہہ شمار کیا گیا ہے کہ آٹہہ لاکہہ پچاس ہزار عیسائیون نے اس
پہلی جنگ صلیب مین جان دی (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ مشمولہ مخزن مسیحی
نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۸۳ء مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری ججے واکنس
صاحب مین ہے کہ پطرس کی فوج نے شکست کہائی اور جنگ بہادر والٹر ملی

کہیت آیا اور تب پطرس بہی جیچہ بچے ہوے لوگون کے ساتہہ اپنے وطن کو لوٹ آیا
اور یہہ تمام خونریزی اُسوقت واقع ہوئی کہ ہنوز یروسلم کے مقابل نہ پہونچنے پائے
تہے لیکن ایک اور فوج اس پہلی جنگ صلیب کے متعلق تہی جوکہ بہتر کامیابی
رکہتی تہی اس فوجمین اسّی ہزار آدمی تہے اور ایک فرانسیسی شاہزادہ مسمی
گاڈفرے آف بولوئن اُس فوجکا سردار تہا وہ ایشیاء کوچک مین گیا اور
بہت سے شہرونکو فتح کیا اور یروسلم کو سنہ ایکہزار ننانوے عیسوی مین لے لیا اُس
زمانہ سے سنہ گیارہ سو ستاسی عیسوی تک پاک شہر (یروسلم) عیسائیون کے
قبضہ مین رہا جسکو پہر ترکون نے لے لیا اور اُنکے قبضہ مین وہ چلا آتا ہے کم سے کم
پانچ اور جنگ صلیب واقع ہوئین اور آخر لڑائی سنہ بارہ سو اڑتالیس مین
شروع ہوئی یہہ پانچون لڑائیان مع اور بہت لڑائیون کے کچہہ کامیاب نتہونگی
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حملہ آورونمین بہت سے نیک آدمی تہے اور بعضے
شاید عقلمند تہے لیکن ایک بڑا حصہ فوجکا مختلف سیرت کا تہا بعضے انمین کچہہ نیم
دیوانے آدمی تہے جنمین جہوٹہی حرارت مذہبی تہی اور ایک بڑا حصہ چورون اور
قزاقون کا تہا جوکہ لوٹ کے لالچ سے فوجمین شامل ہوے تہے (اور جنمین سے بعضونکا
یہہ گمان تہا کہ ہمارے اس کام کرنیسے سب گناہ معاف ہوجائینگے دیکہو انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۷ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴) اگرچہ بہت سے صلیب دارونکا
مطلب خودغرضی تہا اور اگرچہ خاص مقصد ان حملون کا کچہہ بڑا نتہا اور اگرچہ بہت
سی خونریزی اور قتل ہوا پہر بہی نیم وحشی باشندے یورپ کے مشرق سے بہت
سے ہنر سیکہہ آے جوکہ باعث شائستگی اور تہذیب اور دنگے ہوے اسطرح اور

اور طرحون سے ان صلیبی لڑائیون نے اچھے اچھے نتیجے پیدا کیے تمت کلامہٗ

انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۳۵ شمولہ مخزن مسیحی نمبرہ جلد ۴ مطبوعہ مشن پریس سنہ ۱۸۷۱ع الہ آباد مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین ہے کہ اُن (جہادیون) کا گمان یہہ بھی تہا کہ مسیح دنیا کی عدالت کرنیکے لیے جلد آنیوالا ہے سو اگر ہم اُسکے آنے پر یروشلم مین صرف پاے بہر جائین تو بیشک ہماری نجات ہوگی۔

پیٹر راہب نے تمام عیسائیون کو مسلمانون کے برخلاف جب برانگیختہ کر لیا (انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۳۶ شمولہ مخزن مسیحی نمبرہ جلد ۴ مین ہے کہ شہر قسطنطنیہ کے شاہنشاہ نے بہی روم کے خلیفہ (یعنے پوپ) کے نام پر ایک نامہ جسمین وہ مشرقی مسیحیونکی کمک اور امداد کی منت کرتا ہے لکھہ بہیجا کیونکہ اُنہین اسبات کا کہ مبادا مسلمان قسطنطنیہ کو بہی حربہ کر کے نہ لے لین بڑا ہی خوف و دغدغہ تہا) پوپ نے سنہ ۱۰۹۵ع مین مقام کلرمنٹ متعلقہ آورن مین ایک مجلس جمع کی (اربن ثانی پوپ کا نام تہا) جہان اور مقدسون کے سوا جنگ صلیب کی تجویز پیش ہوئی۔ سات دن تک کونسل رہی مگر مارے سردی کے مکان کے دروازہ بند رکہے لوگون نے جو یہہ سُنا کہ حضرت پوپ خود اپنی زبان سے کچہہ فرماینگے جوق جوق کلرمنٹ مین پہنچے تمام متصل کے گانون اور قصبے کوسون تک آدمیون سے بہر گئے تمام میدانون مین لوگ اوتر پڑے اور جب مکان نہ ملے درختون کے سایہ مین راستون مین ڈیرہ لگا کر پڑ رہے۔ سات دن سوچتے سوچتے بادشاہ فلپ پر زنا کا فتویٰ دیا گیا۔ زنا برٹریڈ سے منفرٹ بیگم انجو کے ساتہہ۔ اور عدول حکمی فرمان حضرت نائب مسیح سے۔ یہہ دونون قصور لگا کر کلیسا سے خارج کیا۔ اس مردانہ حوصلہ سے

اسی جہادم

کلیسیا کی خوب ہوا بندہ گئی لوگ سمجھے کہ واہ کیا خوب انتظام ہے جہان دولت اور مرتبہ کو دخل نہین غریب و امیر برابر ہین سب ڈرینگے مگر منصف اور عادل سمجھکر زیادہ عزیز بھی جاننے لگے بڑی خوش اعتقادی سے اسکے منتظر ہوے کہ دیکھیے ایسے راستباز اور عادل فرمانروا کیا فرماتے ہین - جبکہ وعظ کا وقت نزدیک آیا گرجا گھر کے وسیع صحن مین خلقت کا ہجوم ہوا - پوپ کی تشریف آوری کے منتظر ہین - تو اب گرجا گھر سے نکلتے ہین پدارت کا سارا لباس پہنے ہوے آگے پیچھے کارڈینل (نائب) اور بشپ زرق برق ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے گرجا گھر برآمد ہوے - ممبر پر تشریف لے گئے ممبر پر سُرخ پوشش تہی اور اسی دنکے واسطے بناتہا - آس پاس پادریون کا ہجوم تہا جنمین مرتبہ مین کم مگر نظر مین بڑے حضرت پیٹر بہی کہڑے تہے مگر وہ ہی سادہ ریاضت کشی کے کپڑے پہنے ہوے - پوپ خود کو ٹہیک تحقیق نہین کہ پیٹر نے بہی اسوقت کچھ بیان کیا کہ نہین مگر جبکہ خوب معلوم ہے کہ حضرت اسوقت موجود تہے یہہ مان لینا کہ کچھ فرمایا بہی ہو بعید قیاس نہین لیکن یہان تو حضرت پوپ کے وعظ کا زیادہ انتظار تہا

(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مین ہے کہ پوپ صاحب نے لوگون کو یروشلم مین جانے اور اُسے ترکون اور سرکینون کے ہاتھ سے آزاد کرنے کیلئے اشتعال دلایا اور اُنسے یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ یہہ کام کرینگے تو اُنکے سارے گناہ معاف ہونگے اور وہ ضرور بہشت کے وارث ہونگے) وعظ سنتے ہی لوگ متفق اللفظ ہو کر بولے کہ دی اِیلی والٹ دی ایلی والٹ یعنے کہ خدا یہی چاہتا ہے ہان یہی اُسکی مرضی ہے - اس کونسل کی خبر دور دور پہنچی اور بہت عرصہ نہونے

حصہ سوم

(خلاف تعلیم)
(۳۹)
(۹)
(۴۵)

Dieu le veult
Dieu li volt - Dieu le veult

پایا کہ مجاہدین صلیب چل نکلے - سخت مصیبتین بہی ہمراہ ہوئین - ملک ہنگری سے
ہو کر نکلے۔ کچھہ اپنی بے انتظامی سے اور کچھہ بیہودہ زیادتیون سے اور باشندگان
ہنگری کی مخالفت سے شروع ہی مین پراگندہ ہو گئے - حضرت پیٹر کے ساتھہ ایک
گروہ ہو لیا - والٹر بے زر دوسرے گروہ کو لیجاتے تہے ایک حصہ ان بیچارونکا
اکزورو گارگان ہی مین تہ تیغ ہو گیا - والٹر کے آدمیون نے کہا تم ہمین دشمن
کے سامنے لیچلو - والٹر جو ہر طرح اچہا سپہ سالار ہوتا اگر سپاہی بہی اچہے ہوتے
سمجہا کہ یہہ حرکت محض بلا اور بے فوج تہوڑی ہے اتنی کہان کہ غیر ملک مین لڑکر
فتحیاب ہون اور پیچہے اتنا ٹہکانا نہین کہ اگر شکست ہو تو پناہ لیجئے ان باتون کا
خیال کر کے آگے بڑہنے کی صلاح نہ دیتا تہا جب تک اور مدد نہ آلے مگر لوگ کب
سنتے تہے بے والٹر ہی چل دینے کو تیار ہوئے یہہ حال دیکھکر آخر یہی بیچارہ انکو
لیچلا اور ہلاکت کیطرف لاچار جہپٹا شہر نائس پر جسے اب اسنک کہتے ہین سلطان
کی فوج سے مقابلہ ہوا بڑی خونریز لڑائی ہوئی - ۲۵ ہزار عیسائیون مین سے ۲۲ ہزار
مارے گئے انہین کا والٹر بہی تہا جو سات زخم قاتل کہا کر گرا - ۳ ہزار بچے ہوئے سو قسطنطنیہ
کو لوٹ آئے جسکی مضبوطی آگر کی - مگر جب تک بہت خون نہ بہہ لیا اور بہت خزانہ
برباد نہو لیا یروشلم کے محاصرہ کی نوبت نہ پہنچی - آخر گوڈمنڈ ٹولوس نے اسکا محاصرہ
کیا اور اسی جرنیل کے سبب عیسائی شہر مین راہ پاگئے اتنے مین ٹنکریڈ اور رابرٹ
نارمنڈی نے ایک دروازہ بہی توڑ ڈالا - ترک تو یہہ دیکھکر دروازہ کی مرمت کیواسطے
دوڑے - گاڈفرے بولاؤن مورچہ خالی سمجھکر اندر کو جہپٹا اور تمام سواران بہادر
اسکے ہمراہ ہو لئے - پہر تو دم بہر مین پہریرہ نشان صلیب کا یروشلم کی فصیل پر

ہوا مین اوڑنے لگا تمام بہادران صلیب اسی آواز ہیبت ناک سے چیختے ہوے شہر
مین گہس پڑے اور شہر لیلیا گیا۔ اب گہنٹون شہر کے کوچہ و بازار مین لڑائی رہی
اور عیسائیون نے اپنی پچہلی ذلتین یاد کرکے کسی پر رحم نکیا پیر و جوان مرد و عورت
تندرست و ناتوان کسی کو نچہوڑا کسی افسر کو بہی یہہ تاب و یارا نہوا کہ اس خونریزی
کو روکے اگر کوئی کچہہ کہتا تو اس معرکہ مین سنتا کون۔ بہت سے عرب مسجد سلیمانی مین
پناہ گیر ہوے مگر وہان بہی کچہہ سامان حفاظت نکرنے پاے تہے کہ عیسائی جا پہنچے
کہتے ہین کہ دس ہزار آدمی فقط اس ہی مسجد مین مارے گئے۔ پیٹر ہرمٹ نے جو
اتنک ہوے پڑے تہے آج اپنی جانفشانی اور تکلیفونکا ثمرہ دیکہا لڑائی ختم ہوتے
ہی یروسلم کے عیسائی اپنے اپنے گہرون سے جہان چہپے تہے نکلے اور اپنے بچانیوالون
کو مبارکباد دینے آے۔ پیٹر کو دیکہتے ہی پہچان لیا یاد آگیا کہ یہی حضرت ہین جو کہتے
تہے کہ اہل یورپ کو تمہاری مدد کیواسطے آمادہ کرتا ہون۔ سب بے اختیار اسکے
دامنون سے لپٹ گئے اور کہا کہ ہمیشہ دعا کرتے وقت ہم تمہین یاد رکہین گے
بہت سے روے اور کہا کہ آپ ہی کے طفیل سے یہہ شہر فتح ہوا اور کافرون سے
نکلا۔ کچہہ دن تو پیٹر کسی عہدہ دینی پر بیت المقدس مین رہے مگر وہ عہدہ کیا تہا
اور پہر انکا کیا حال ہوا اور آخر کو کیا نوبت ہوئی اہل تواریخ یہہ بتانا بہول گئے
بعض کہتے ہین کہ وہ فرانس مین لوٹ آے اور ایک خانقاہ بنائی مگر یہہ بہت
معتبر نہین۔ اب یہہ بڑا مطلب جسکے واسطے اس انبوہ کثیر یورپ نے اپنا وطن
چہوڑا حاصل ہوگیا اسلامی مسجدین گرجا گہر کرلی گئین اور کوہ کلوری اور قبر عیسیٰ
کو یہہ اندیشہ نرہا کہ کافرونکا اختیار باقی ہے۔ جیون عالمگیر نے کام تو نکال دیا

سمے

گرا سیوقت سے فرو ہی ہونے لگا - فتح بیت المقدس سنکر ہزارون زوار یورپ سے چلے انمین اسٹیون نواب چارٹرس اور ہو نواب درسنڈ ایس بہی تہے جو گناہ عدول حکمی کا کفارہ کرنے آئے تہے مگر وہ سرگرمی اور شوق جانبی کہان تو پیر وہ پہلا سا جنون نہین رہا - یون پہلی جنگ صلیب ختم ہوئی - از لیڈیز نیوز پیپر صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۲ع

جنگ دوم

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۳ جلد ۴ مطبوعہ جون سنہ ۱۸۷۱ع مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین اسکا حال اسطرح لکہا ہے کہ ایک دوسرا زبردست جری لشکر فراہم کیا گیا - اُنکا سردار اور پیشوا بوا تون شہر کا گڈ فرے نامی جو ایک نیک اور رئیس آدمی تہا مقرر ہوا - یہہ سب جہادی شہر قسطنطنیہ مین فراہم ہوے اور اُن سب کا شمار قریب سات لاکہہ کے تہا - یہہ لشکر معہ اپنی جنگ آزمودہ لوگونکے اپنی ظاہری صورت مین بہت ہی بجل اور آراستہ تہا ایسا کہ اُنکے چمکتے اور بہڑکیلے ہتیارون اور آب و تاب کے رنگ برنگ کے بیرقون کے سبب اور اُنکے سرونکے خودخمین کلغیان نکلی ہوئی تہین پہرا رہی تہین اور اُنکی سفید چادرین جنپر سرخ اور تابان صلیب کے طمغے لگے ہوے تہے دیکہنے مین نہایت ہی پُر رونق نظر آتا تہا - بہت سے انمین سے بہوکہہ اور پیاس کی شدت اور آب و ہوا کی ناموافقت اور بیماری اور اپنے دشمنونکی تلوار سے مر گئے - جب وہ قریب شہر یروسلم کے پہونچے تب اُسکے دیکہنے کے نہایت مشتاق ہوئے پر چونکہ رات ہو گئی تہی وہ اُسے دیکہہ نسکے اور اس سبب سے ساری رات شب بیداری کرکے صبح کے انتظار مین رہے جیونہی صبح صادق نمود ہوئی - اُنکی نگاہ اُس خوبصورت شہر پر پڑی جن لوگون نے

کہ پہلے اُسکو دیکہا تہا وہ مارے خوشی کے چلا اُٹہے کہ یروسلم یروسلم اسپر بعضے جنگی اپنے جانوروں سے اوتر برہنہ قدم چلنے لگے اور بعضے سربسجود ہوئے اور بعضوں نے اُسکی زمین کو بوسہ دیا اور بعضے روئے اسکے بعد وہ اپنے اوپر یہہ قسم کرکے کہ جبتک ہم یروسلم کو تُرکوں کے ہاتہہ سے چہوڑا نہ لین تب تک ہم اُس سے کبہی جدا نہونگے دہاوا کرتے ہوئے آگے کو بڑہے چلے گئے۔ سراکینوں نے اُنکا بڑی مردانگی اور بہادری سے مقابلہ کیا اور یہہ جہادی ہی پہلے اُن مضبوط دیواروںکو توڑ نہ سکے لیکن آخر کو غالب آئے اور دیواروں کو توڑکر سارے جہادی شہر میں گُہس گئے اُسوقت کی حالت عجیب خوفناک اور ڈروںی تہی اُنہوں نے شہر میں داخل ہوکر ہر فرد بشر یعنے زن و مرد اور بچوں کو قتل کرنا شروع کیا اور لوگ اُس خوفناک منظر کے باب میں ایسا نقل کرتے ہین کہ اُسوقت سوار وںنے اور آہ و نالہ کی صدا کے اور کچہہ سنائی نہ دیتا تہا یہانتک کہ مقتولوںکا خون ندی کی پانی کی طرح سڑکوں پر بہتا تہا لیکن جائے تعجب ہے کہ یہہ لوگ اپنے کو اتنا ظلم کرنے پر بہی مسیح کے سپاہی جو گنہگاروںکا مخلص اور حد سے زیادہ حلم اور رحم سے معمور تہا ملقب کرتے تہے یہہ کیسے افسوس اور حیف کی بات تہی کہ اُن لوگوں کو اس سے کوئی اور بہتر تدبیر سوجہہ نہ پڑی بلکہ یہہ خیال کیا کہ ایسی بیرحمی سے لوگوں کو قتل کرکے ہم خدا کو راضی کرسکتے ہین۔ گوڈفرے کی وفات کے چند عرصے بعد پہر مسلمانوں نے بیت المقدس کو اپنی زیر حکومت کرلیا انتہی

اُسوقت یہہ پیشین گوئی جو ۲ زبور مین ہے پوری ہوئی قومین کسلیئے جوش مین ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کے بادشاہ سامہنا کرتے ہین

اور سردار آپسمین خداوند اور اُسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھتے ہین آؤ ہم
اُنکے بند کہول ڈالین اور اُنکی رسّی اپنے سے توڑ پہینکین وہ جو آسمان پر تخت نشین
ہے ہنستا ہے اور خداوند اُنہین ٹہٹہون مین اوڑاتا ہے تب وہ غصہ سے اُنہین
کہیگا اور نہایت بیزار ہو کر اُنہین پریشانی مین ڈالیگا یقیناً مین نے اپنے
بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹہلایا ہے مین حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے
حقمین فرمایا تو میرا بیٹا ہے آجکے دن مین نے تجھکو جنا مجھسے مانگ کہ مین تجھے
اُمتونکا وارث کرونگا اور زمین سراسر (یعنے تمام وعدہ کا ملک جو حضرت داؤد
کے قبضے مین تہا) تیرے قبضے مین کرونگا تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا پس اے بادشاہو ہوشیار ہو اور اے
زمین کے منصفو تربیت پاؤ ڈرتے ہوے خدا کی بندگی کرو اور کانپتے ہوے خوشی
کرو بیٹے کو چومو تا نہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم بیراہ ہو کر ہلاک ہو جب اُسکا قہر
ذرا بہی بہڑکے سعادتمند وہ سب جنکا توکل اوسپر ہے ۲ زبور

واضح ہو کہ یہہ سب آیات جو بیبل سے اس کتاب مین اپنی اپنی جگہہ پر لکہے گئے
یہہ عیسائی علماء کے ترجمے کئے ہوے ہین کہ جنمین ہزارون جگہہ اُنہون نے
اپنے مطلب کی رعایت رکہی ہوگی باوجود اُسکے اسقدر یہہ پیشین گوئیان اسلام
سے خصوصیت رکہتی ہین کہ علماے عیسائی نے جو پیشین گوئیان توریت سے حضرت
عیسیٰ کی بابت بیان کی ہین اُنہین ہرگز حضرت عیسیٰ سے اسقدر خصوصیت نہین ہے
جاننا چاہیے کہ توریت وغیرہ کے قدیم محاورہ مین سب بادشاہ اور نبی اور کاہن
خواہ دیندار ہون خواہ بیدین مسیح کہلاتے تھے یعنے ممسوح چنانچہ ۲ سموئیل ۱ باب

مین ساؤل مسیح اور اوّل سلاطین ۹ باب ۱۵ و ۱۶ مین حزائیل بادشاہ
ارام مسیح اور یاہو بادشاہ اسرائیل مسیح ۲ سموئیل ۲۳ باب امین داؤد مسیح اور
یسعیاہ ۴۵ باب امین کیخسرو بادشاہ فارس کو جو کہ بُت پرست تہا خدا کا مسیح
لکہا ہے دیکہو رومن بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ع اور چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ع اور اسیطرح
سب بندگان خدا بیٹے کہلاتے تہے چنانچہ فرشتے بیٹے خدا کے ایوب ۱ باب ۶ و ۲
باب ۱ انبیاؑ بیٹے خدا کے ایوب ۳۸ باب ۷ حضرت آدم بیٹے پہلوٹہے عبرانیون کا
۱ باب ۶ لوقا ۳ باب مین نسب نامہ حضرت شیثؑ بیٹے خدا کے پیدایش ۶ باب ۲
اسرائیل پہلوٹہے بیٹے خدا کے خروج ۴ باب ۲۲ افرائیم پہلوٹہا بیٹا خدا کا یرمیاہ
۳۱ باب ۹ و ۲۰ حضرت داؤدؑ بڑے بیٹے خدا کے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ حضرت سلیمانؑ
بیٹے خدا کے اوّل تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ و ۲۸ باب ۶ سب قاضی و مفتی خدا کے
فرزند ۸۲ زبور ۶ تمام بنی اسرائیل بیٹے خدا کے ہوسیع ۱۱ باب ۱ رومیونکا ۹ باب ۴
استثنا ۱۴ باب ۱ سب حواریون بیٹے خدا کے اوّل یوحنا ۳ باب ۲ سب عیسائی
بیٹے خدا کے رومیونکا ۸ باب ۱۶ سب یتیم بیٹے خدا کے ۶۸ زبور ۵ سب خاص و عام
بیٹے خدا کے متی ۶ باب ۹ و ۱۸ و ۷ باب ۱۱ بدکار بہی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب ۱
پس اس زبور کی زیادہ شرح کرنا ضرور نہین ہر دانشمند صفائی سے اُسکے مطلب
کو سمجہہ سکتا ہے کہ یہہ پیشین گوئی یروسلم مین تسلط اسلام اور ناکامی جمعیت
افواج اہل صلیب کی بابت خاص ہے
پادری عمادالدین جو اپنی تحقیق الایمان مطبوعہ ۱۸۶۶ع کے صفحہ ۶۸ مین بڑی
قابلیت خرچ کرکے لکہتے ہین کہ محمد صاحب کی سلطنت کا تہا لوہے کی مجازی

حزب سیوم

بسلطنت

تلوار تہی لیکن مسیح نے راستی کے ساتہہ اپنی روحانی سلطنت قایم کی ہے
انتہی پس پادری صاحب کو یہہ بات کہتے ہوے اُسوقت شرم آئی کہ جب اُس
دوسری زبور میں یہہ آیت کبہی پڑہی ہوئی کہ تو لوہے کے عصا سے اُنہیں توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا انتہی اور اسیطرح مکاشفات ۲ باب ۲۷
و ۱۹ باب ۱۵ مین بہی ہے اور روحانی سلطنت کسے کہتے ہین کیا نانک شاہ اور
کبیر اور شیو نارائن اور گوداسہ اور بودہ اور زرتشت وغیرہ جنکے پیرو ان سے
تمام تبت اور چین اور ہندوستان سے لنکا تک بہرا ہوا ہے ان سب کی
روحانی سلطنت نہ تہی اور روحانی مذہب کی آیا یہی پہچان ہے کہ انجیل متی
۱۰ باب ۳۲ و ۳۳ مین مسیح کا قول لکہا ہے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار
کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیون کے
آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا انکار کرونگا
انتہی پس اگر یہہ صرف باطنی اور روحانی مذہب ہے تو آدمیون کے آگے اسکے
اقرار کی ضرورت کیا ہے پہر متی ۵ باب ۱۶ مین مسیح نے فرمایا کہ تمہاری روشنی
آدمیون کے سامہنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کامون کو دیکہین اور تمہارے
باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کرین انتہی اب دیکہئے کہ اگر پادری عماد الدین کے
قول پر نظر کرین تو اس سے زیادہ ظاہر پرستی اور کیا ہوگی پہر متی ۱۰ باب ۲۷
مین ہے کہ جو کچہہ مین تمہین اندہیرے مین کہتا ہون اوجالے مین کہو اور جو کچہہ
تمہارے کانو مین کہا جاے کوٹہون پر منادی کرو انتہی پادری عماد الدین کے
ٹہرائے ہوے قاعدہ کی بموجب یہہ ظاہر پرستی نہین تو اور کیا ہے لیکن

ہمارا یہہ عقیدہ نہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ راستبازی کے لئے دل سے ایمان لانا اور نجات کی خاطر مونہہ سے اقرار کرنا ہے (رومیونکا ۱۰ باب ۱۰) اور ہم یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ سب انبیاء علیہم السلام برحق ہین اور سب کی خدمتین خدا کی طرف سے مخصوص تہین چنانچہ حضرت موسیٰ نے چالیس برس کی عمر کے بعد نبوت کی اور حضرت عیسیٰ نے تیس برس کے بعد (اعمال ۷ باب ۲۳) اُنہین غصہ تہا اور اِنہین حلم (خروج ۲ باب ۱۲ متی ۱۸ باب ۲۲) توبہی سب انبیاء علیہم السلام کے مراتب ہمارے ادراک سے بہت بڑہ کر ہین اور اُنہین جو تفاوت ہے خدا ہی کو معلوم ہوگا ہم سب پر کامل طور سے ایمان رکہتے اور اُنکا ادب کرتے ہین کیونکہ شریعت اسلام کے بموجب کسی پیغمبر کی اہانت کرنیوالا بالاتفاق کافر ہے دیکہو مالابد منہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۱۴۸ قولہ مسئلہ اگر اہانت کسے از پیغمبران کرد کافر شود انتہیٰ اور حاشیہ صفحہ مذکور مین لکہا ہے ہر کہ اقرار نکند بعضے نبی را یا پسند نکند کدامی سنت را از سنن مرسلین بدرستی کہ آنکس کافر است ہکذا فی العالمگیریہ انتہیٰ

تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۳۹-۴۲ مین لکہا ہے

ریچرڈ اول کا ذکر سنہ ۱۱۸۹ع لغایت سنہ ۱۱۹۹ع

ریچرڈ شیر دل کے نام سے ملقب ہوا اور تخت نشین ہوتے ہی اُسکو جہاد کرنے کا شوق پیدا ہوا اور اس کام کے لئے بہت سا سرانجام کرکے اور نیز اسکاٹلنڈ کی ملکیت کو جو کہ اس سے پیشتر کی سلطنت مین حاصل ہوئی تہی تہوڑی سے قیمت پر بیچکر پاک زمین (یروسلم) کیطرف روانہ ہوا جہان کیواسطے شاہ فرانس

Vezelay

نے بار بار اُسکے پاس پیغام بہیجے تہے اور خودبہی اُسی مہم مین مشغول ہونیکے
واسطے تیار تہا اول دونون فوجین انگلستان اور فرانس کے ویزیلی کے
میدانین جوکہ برگنڈی کے کنارہ پر واقع ہے جمع ہوئین اور رچرڈ اور فلپ
وہان پہنچے تو اُنکو معلوم ہوا کہ ہماری کُل فوجین ایک لاکہہ جوان ہین اور اسی
جگہہ مین فرانس اور انگلستان کے بادشاہون نے ایک دوسرے کی مدد
کرنیکا اقرار کیا اور اُنکا یہہ ارادہ ہوا کہ سمندر کی راہ اپنی فوجین ہولی لینڈ
(یعنے پاک زمین) مین لیجائین بسبب سختی موسم کے وہ سسلی کی دارالخلافہ
مسینا مین ٹہرے اور وہان تمام جاڑیکا موسم گزارا رچرڈ کی فوجین گرد و نواح
مین پڑی تہین اور وہ خود ایک چہوٹے سے قلعہ مین رہتا تہا جوکہ بندرگاہ کے
اوپر واقع تہا اور فلپ کی فوجین شہر مین تہین اور وہ سسلی کے بادشاہ
سے باتفاق رہا دونون بادشاہون مین بہت سا مشورہ رہا اور اُن کے
دلونمین بہت سے وہم پیدا ہوے جوکہ شاید شاہ سسلی کے کوششون سے
غالباً اور بہی زیادہ ہوگئے مگر آخرکار سب کچہہ فیصل کرکے پاک زمین (یعنے
بیت المقدس) کیطرف روانہ ہوے شاہ فرانس انگریزون سے بہت پہلے
پہنچا اور جب شاہ انگلستان پیلیسٹاین مین گیا تو شاہ فرانس اور شاہ
انگلستان کو کچہہ خیال دلی عناد کا نرہا بلکہ باہم کام کرنے لگے تہوڑے عرصہ بعد
بسبب بیماری کے فلپ فرانس کو واپس آگیا اور دس ہزار فوج ماتحت ڈیوک
آف برگنڈی کے رچرڈ کے پاس چہوڑا آیا رچرڈ نے بہت فتحین حاصل کین اور
اُسکے ساتہیون نے ارادہ کیا کہ اول مشہور اسکیلان کو محاصرہ کرین تاکہ یروشلم

Messina

سن ۱۱۹۰ع

حملہ کرنیمین آسانی ہو صلاح الدین نے جو کہ سراسین بادشاہونمین بڑا بہادر تہا اُسکو دوگنا
چاہا اور تین لاکہہ فوج لیکر راستہ مین آن پڑا یہہ دن ریچرڈ کی مرضی کے موافق تہا اور
یہہ دشمن اُسکے بلند حوصلہ کے لایق تہا انگریز فتحیاب ہوے جبکہ ریچرڈ کی فوج کی
دونون طرفین شکست ہوئیں تب ریچرڈ خود بڑی فوجکو لیگیا اور لڑائی کو جیتا
سراسینی بڑی ابتری مین بہاگے اور قریب چالیس ہزار آدمیون کے میدانمین
مارے گئے اُس فتح کے بعد اسکلان نے اطاعت قبول کی اور دیگر چہوٹے چہوٹے
شہر بہی مطیع ہو گئے اور اب ریچرڈ یروسلم کے اسقدر قریب پہنچنے کے لایق ہو جیا کہ اُسکو
یروسلم نظر آتا تہا لیکن اس بڑی نمود کے وقت پر جبکہ اُسنے اپنی افواج کو دیکہا
اور یہہ خیال کیا کہ آیا مین محاصرہ کو جاری رکہہ سکونگا یا نہین تو اُسکو معلوم ہوا
کہ اُسکی فوج بسبب قحط سالی و محنت اور فتح کے اسقدر ضایع ہو گئی تہی کہ وہ
اپنے سردار کے ارادونکے موافق کام کرنیکے لایق نہ تہے اس سبب سے یہہ
لازم ہوا کہ صلاح الدین سے صلح کرے (تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۲۷ زبور مین ہے
پوری ہوئی کہ جبکہ خداوند ہی گہر نہ بناوے تو اُنکی محنت جو اُسکے بنا کرتے ہین
بیفائدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہو تا تو پاسبان کی ہوشیاری عبث
ہے تمہین کچہہ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک بہی کام مین لگے رہتے
ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو خواب راحت بخشتا ہے
(۱۲۷ زبور ا و ۲) مطلب یہہ کہ خدا اپنے مقبولونکو اُنکے بے محنت کئے ہی کامیاب
کرتا ہے پس تین سال کی مُہلت ملی اور یہہ شرط ہوئی کہ پلستاین کے دریا
کنارے کے شہر انگریزونکے قبضے مین رہین اور اُس مذہب کے سب لوگ بلا حفاظت

یروسلم کا حج کرسکین اسطرح پر یہہ مہم ختم کرکے کہ جسمین زیادہ شہرت اور کم فائدہ ہوا
ریچرڈ نے گہر جانے کا ارادہ کیا اور چونکہ اُسکو حاجی کی پوشاک پہنکر جرمن مین گزرنا
پڑا اس سبب سے اُسکو آسٹریا کے ڈیوک لیوپولڈ نے گرفتار کرلیا اور قید کرکے
پاؤنمین بیڑیان ڈال دین تہوڑے دنون بعد شاہنشاہ نے حکم بہیجا
کہ یہہ قیدی میرے پاس آوے اور بطور انعام کے ڈیوک کو بہت سا روپیہ دینا
کیا اسطرح شاہ انگلستان کہ جسکی شہرت دنیا مین پہیل گئی تہی قیدخانہ مین
پڑا اور جو لوگ کہ اُسکے زوال سے فائدہ اُٹہانا چاہتے تہے اُنہین نے اُسکو بیڑیان
پہنائین مدت بعد اُسکی رعایا کو انگلستان مین اس حال سے اطلاع پہونچی اُس وقت
ایک دوسرے کے ملک کی اسقدر کم آمد و رفت تہی کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ
ایک غریب فرانسیسی گانیوالے نے اس احوال کو دریافت کیا وہ اپنا طنبورہ
لئے ہوے اُس قلعہ کے نیچے کہ جسمین ریچرڈ قید تہا کچہہ بجا رہا تہا اُسنے ایک راگ
بجایا جو بادشاہ کو پسند تہا اور بادشاہ نے بہی اندر سے اپنے طنبورہ پر وہی راگ
بجایا اسطرح اُسکے قید ہونے کی جگہہ معلوم ہوئی مگر آخرکار انگریزون نے اُس ظالم
بادشاہ کو سمجہایا اور جب اُسنے دیکہا کہ اب مین اسکو نہین رکہہ سکتا تو صلح کرلی
ڈیڑہ لاکہہ مارکس یعنے قریب لاکہہ پونڈ انگریزی کے اُسکے عوض مین دئے ریچرڈ
پہر آزاد ہوگیا ایسی ایسی جہمون اور مصیبتون کے بعد جبکہ اُنہون نے اپنے بادشاہ
کو دیکہا تو کمال خوش ہوے وہ بڑی شان و شوکت سے لنڈنمین داخل ہوا
اور وہان کے لوگون نے بہی اُس خوشی مین اپنی دولت خرچ کی کہ جرمنی کے
رئیس جو اُسکے ساتہہ آئے تہے یہہ کہتے تہے کہ اگر ہمارے شاہنشاہ کو اس دولت کا

حال معلوم ہوتا تو وہ ایسی آسانی سے اس بادشاہ کو کبہی نہ چہوڑتا پہر اُس نے
تہوڑے دنون بعد حکم دیا کہ ونچسٹر مین پہر میرے سر پر تاج رکہا جاے اور ناٹنگ
ہوم مین ایک بڑی کونسل جمع کرکے اپنے بہائی کی کُل جائداد قرق کرلی کیونکہ
اُسنے اُسکے قید کروانے مین کوشش کی تہی اور اُسی اراوے سے شاہ فرانس سے
جاملا تہا مگر تہوڑے دنون بعد اُسنے اپنے بہائی کو معاف کردیا اور اُسوقت یہہ کہا
مین چاہتا ہون کہ تیری شرارت کا خیال میرے دل سے ایسے جلدی جاتا رہے
کہ جتنی جلدی تیرے دل سے اس معافی کا خیال اُٹہہ جائیگا رچرڈ ایک عجیب
صدمہ سے گزرا یعنے ایک گنوار نے فرانس کے میدانمین ایک دفینہ پایا تہا جو
کہ اُسکے کسی زمیندار نے اُس سے چہین لیا تہا اور تہوڑا اُسمین سے بادشاہ
کے پاس بہیجدیا کہ جو باقی رہا آپ لے رچرڈ نے خیال کیا کہ مین کُل کا مستحق
ہون اور اُسکے لینے کیواسطے ضد کی جب اُسنے انکار کیا تب بادشاہ نے کیلس
(یا چلیس) کے قلعہ پر جہان اُسکو خیال تہا کہ یہہ خزانہ دفن ہے حملہ کیا محاصرہ کے
چوتہے روز جبکہ وہ یہہ دیکہتا پہرتا تہا کہ کس مقام پر حملہ کرے تاکہ فتحیابی حاصل
ہو برٹرن دی گارڈن نامی ایک تیر انداز نے قلعہ کے اندر سے ایک ایسا تیر مارا
کہ وہ اُسکے کندہے مین گہس گیا اُسکا زخم بہت سخت نہ تہا لیکن ایک بیوقوف
جراح نے اُسکو گوشت سے الگ کرنیکے ارادہ سے زخم کو اتنا بڑہا دیا کہ وہ سڑ گیا
اور بادشاہ کے مرنیکے نشان ظاہر ہوے جب رچرڈ نے دیکہا کہ میرا انجام آگیا ہے
تب اُسنے ایک وصیت کی اُسمین تمام خزانہ اور بادشاہت اپنے بہائی جان کے
نام لکہدیا اور چوتہائی حصہ اپنے نوکرون کو تقسیم کردیا اُسنے اُس تیر انداز کو بہی جسنے

Winchester

اُسکے تیر مارا تہا اپنے سامہنے بُلایا اور اُس سے پوچہا کہ مین نے تیرا کیا نقصان
کیا تہا جو تونے میری جان لی اُسنے سوچکر اور دلیری سے جواب دیا کہ آپ نے
اپنے ہات سے میرے باپ کو اور دونون بہائیون کو مارا ہے اور مجہے بہی پہانسی
پر چڑہانا چاہتے تہے اب مین آپکے قابو مین ہون اور آپ مجہے مار کر بدلا لے سکتے
ہین لیکن مین اس تکلیف کو خوشی سے سہونگا کیونکہ میرے دل کو یہہ تشفی ہوگی
کہ ایک ظالم سے دُنیا کو چہوڑایا ریچرڈ کو یہہ جواب پسند آیا اور حکم دیا کہ اسکو ستو ۱۰۰
شیلنگ دیکر چہوڑ دو لیکن جرنیل مارکلی نے جو بڑا بدمعاش تہا اُسکے تن سے زندہ
چمڑا اوتروایا بعد اُسکے اُسکو پہانسی دیدی ریچرڈ نے دس سال سلطنت کر کے
بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین وفات پائی اور ایک حرامی لڑکا مسمی فلپ اپنے بعد
چہوڑا فقط تمت کلامہ

تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع لاہور سرکاری سنہ ۱۸۷۱ع
صفحہ ۱۶۳ - ۱۷۰ اسطرح لکہا ہے رچرڈ اول ملقب بہ شیردل سال پیدایش
۱۱۵۷ع - سال جلوس ۱۱۸۹ع - سال وفات سنہ ۱۱۹۹ع رچرڈ نے باپکے مرتے
ہی نارمنڈی سے انگلستان مین آکر ویسٹ منسٹر مین اپنے سر پر تاج رکہوایا (یہان
اس سکٹس کے بادشاہ اتہبرٹ نے عیسائی ہوکر اپولو دیوتا کا مندر جو قدیم زمانہ
مین اہل یونان و روم اُسکو مانتے اور بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا
موجد اور سورج کا دیوتا سمجہتے تہے توڑوا کر پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا
بنوا دیا چنانچہ اب بہی ہے اور ویسٹ منسٹر ایبی اُسکا نام ہے اور ڈائنا دیبی کے
مندر کی جگہہ بہی جسے اہل روم چاند سے نسبت دیتے تہے پلوس حواری کے

نام کا گرجا بنگیا (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ١٣١) اس رچرڈ بادشاہ کو انگلستان پر حکمرانی کرنے کی تمنا نتہی بلکہ اُسکے دلمین یہہ جوش تہا کہ ملک کنعان پر جا کر میدان جنگ مین اپنا جوہر دکہاے۔ چنانچہ تخت پر بیٹہتے ہی اُسنے اس مہم کیواسطے روپیہ بہم پہونچانے کی تدبیرین نکالین اسی دُہن مین اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ صرف کیا اسی اُمنگ مین منصب اور لقب بیچے اور اسی شوق مین اسکا تمنڈ کو جسے اُسکے باپ نے بڑی مشکل سے مطیع کیا تہا دس ہزار مارک لیکر رسم اطاعت سے بری کر دیا (مارک سات روپے بارہ آنے کا اور سی کتین کچہہ کم پانچ روپے کا ہوتا تہا) پہلا سکہ ملک اطالیہ سے وہ لوگ لاے تہے جو کنعان پر جہاد کرنے کو گئے تہے (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ١٤٦)

اس بادشاہ کے عہد مین یہودیوں پر بڑا ستم ہوا اُس زمانہ مین یہی لوگ روپیہ کا لین دین کرتے تہے اور بہت سود لیتے تہے اس سبب سے ہر ایک کو اُن کے لوٹنے کا لالچ آتا تہا۔ یہہ قوم ملک فرانس سے تلواروں کے زخم اور کوڑے کی مار کہا کر نکلی تہی اور انگلستان مین بہی اسی دن کے پیش آنے سے ڈرتے تہے مشہور ہے کہ دودہ کا جلا چہاچہ کو پہونک پہونک پیتا ہے اسیواسطے رچرڈ کے تاجداری کے دن پیش بہا تحفے لیکر گرجا مین پہونچے عوام الناس اُنکو دیکہکر افروختہ ہوگئے اور خبر اوڑا دی کہ بادشاہ نے اُنکے قتل کا اشتہار دیا ہے پہر تو یہودیوں کا ایک ایک گہر جلا دیا گیا اور اُنکا اسقدر خون بہایا گیا کہ بازاروں مین چلنے والونکا پانو پہسلنے لگا قلعہ یارک مین اس سے بڑہکر ظلم ٹوٹا اور وہ حال گزرا کہ اُسکو سنکر روح پر صدمہ ہوتا ہے پانسو یہودی بی بی بچون سمیت وہان پناہ گیر

ہوے تہے کہ شہر والون نے انکو گہیر لیا یہودیون نے ہرچند روپے پیش کئے
اور منت وسماجت کی مگر ظالمون نے ایک نہ سنی آخر مجبور ہوکر انہون نے پہلے
اپنا مال ومتاع آگ مین ڈالا پہر اہل وعیال کو اپنے ہاتہہ سے ہلاک کیا اور
اسکے بعد ایک دوسرے کو مار کر مر رہے چند یہودیون نے قلعہ کے دروازے
کہولدئے اور امان مانگی مگر بیرحمون نے جہپٹ کر انکو بہی تہ تیغ کر ڈالا۔ اسیطرح
اور کئی شہرونمین یہودی قتل ہوے اور قاتلون نے کچہہ سزا نہ پائی لوٹ کا
مال رچرڈ شیر دل کے ہاتہہ بہی آیا۔ اسکے بعد رچرڈ اور فرانس کے بادشاہ
فلپ اگستس نے ملک کنعان پر یورش کرنیکے واسطے اپنی فوجین برگنڈی
کے میدانمین جمع کین اور یہہ لشکر ایک لاکہہ شمار مین آیا (وہ لوگ جو یورپ
سے ملک کنعان پر چڑہائی کرتے اپنی اپنی صلیب کے رنگ سے پہچانے جاتے
تہے یعنے انگریز سفید صلیب رکہتے تہے اور فرانسیس سرخ اور بلجیم والے سبز
اور جرمنی کے رہنے والے سیاہ اور اہل اطالیہ یعنے اٹلی والے زرد دیکہو
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۷) اس مقام سے دونون بادشاہ ساتہہ روانہ
ہوکر شہر لیون مین پہونچے اور وہان سے یکم جولائی ۱۱۹۰ع کو الگ ہوکر جزیرہ
صقلیہ مین پہر جاملے موسم سرما دونون نے وہین بسر کیا اور رچرڈ نے ٹنکرڈ
بادشاہ سے بجبر اپنی بہن کا جہیز واپس لیا اس جزیرہ کے اندر خفیف باتون مین
رچرڈ اور فلپ مین رنجش پیدا ہوگئی یہان سے چلکر رچرڈ نے جزیرہ قبرس
مین توقف کیا اور ناوار کی شہزادی برنگیریا سے شادی رچائی پہر اس
جزیرہ کو فتح کرکے وہان کے بادشاہ آئزک یعنے اسحاق کو گرفتار کرلیا اور چاندی

کی بیڑیان پہناکر زندانین ڈالدیا غرض اسیطرح رچرڈ بارہ مہینے کے بعد شہر عکا
پر پہونچا اُسوقت یہی حین معرکہ کا مقام تہا اور دو لاکہہ سپاہی جو زیر فصیل عکا
کام آچکے تہے اُنکی قبرون سے ہنگامے کی گرمی عیان تہی شہر کے گرد جو پہاڑ تہے
اُنپر سے مسلمانونکا بادشاہ صلاح الدین لشکر محاصرین کے سب حرکات دیکہتا تہا
اگرچہ فلپ شاہ فرانس پہلے ہی سے لشکر مین موجود تہا مگر فریق ثانی کو ہراس
شیردل کے جا ملنے سے پیدا ہوا اُسکے پہونچنے کے چندروز بعد شہر عکا فتح ہوگیا
اور محصورین نے دروازے کہولدئے اُسوقت فلپ نے بیماری کا بہانہ کرکے
اپنے مُلک کا رستہ لیا اور چلتے وقت شاہ انگلستان یعنے رچرڈ سے یہہ عہد کیا
کہ وہان پہونچکر تیرے علاقہ پر تصرف نہ کرونگا رچرڈ جہادیون کو عکا سے یافا
کیطرف لیگیا اور راہ مین صلاح الدین سے جو ہرج ہوا تہا اُٹہا بیت المقدس کی
فصیل تک جا پہنچا لیکن لڑائی اور بہوک اور بیماری سے اُسکا لشکر بہت
گہٹ گیا تہا اور رہا سہا نفاق اور آپسکے حسد سے جی چہوڑے ہوے تہا اس
سبب سے اسکو الٹا پہرنا پڑا جس چیز کی تمنا مین شاہی فرائض کو چہوڑکر
رعایا سے مُنہ موڑا تہا وہ فقط جلوہ دیکہا کر رہگئے اور اُس تک رسائی نصیب نہوئی
غرض تیسرا جہاد بہی طے ہوا اور رچرڈ نے نوین اکتوبر ۱۱۹۲ع کو وطن کی راہ لی
خلیج وینس کی شمالی ساحل پر پہونچکر رچرڈ کا جہاز ٹوٹ گیا یورپ کے اکثر بادشاہ
اُسکے دشمن تہے اُنسے بچکر نکلجانے کیواسطے اُسنے زایرونکا لباس اختیار کیا
اور ہیوسوداگر اپنا نام رکہا (بیت المقدس کے زایرونکا لباس یہہ تہا کہ
ٹوپی کے گوشہ مین سیپ اور گہونگہے لٹکا لیتے تہے اور پانون مین فقط چپل انکا

لیتے تھے اُنہین ایک کلڑی کہ جسکے ایک سرے پر بوہے کی سام ہوتی تھی اور دوسرے سر پر کچھ بال کی قسم درخت کی ٹہنی لگی ہتی تھی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۴۴) شہر دی [illegible] پہونچکر رچرڈ کار از [illegible] اور اُسکو شہر کے ڈیوک لیوپولڈ نے جو اسکے ہاتھ سے عکا مین بہت نالان ہوا تھا گرفتار کر لیا

مثنوی مولف

بود سرخ سراسر جنون	عِندَهُمُ الغَیبُ فَهُم یَکتُبُون
جلوہ گرش بود شرار ناصیہ	نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَة
گردستم گشت گرفتار حیف	فَاعتَبِرُوا یَا اُولِی الاَبصَار حیف
بود دران راہ زکوس رحیل	فَقَد ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِیل
شد ہمہ مصلوب صلیبی فتون	حِزبُ الشَّیطَانِ هُمُ الخَاسِرُون
پیکر انصار نصاریٰ زبون	بَل وَلَا اَنفُسَهُم یَنصُرُون
حاصل کفر است عَذَابٌ مُّهِین	اُزلِفَتِ الجَنَّةُ لِلمُتَّقِین

یورپ کے ملکون مین پانچ درجے کے امیر ہوتے ہین یعنے ڈیوک اور مارکویس اور ارل اور وائکاونٹ اور بیرن ڈیوک بعد ولیعہد کے سب سے اعلیٰ درجے کے امیر کا خطاب ہے اور شہزادون وغیرہ کو بذریعہ فرمان شاہی عطا ہوتا ہے مگر اعظم یورپ مین بعض ریاستون کے فرمانروا بھی ڈیوک کہلاتے ہین اصل مین یہہ لفظ لاطینی زبان کا ہے اور سردار اُسکے معنے ہین ڈیوک کی بی بی ڈچس کہلاتی ہے (دیکھو تاریخ ایضاً صفحہ ۶۳) اس ڈیوک اسٹریا نے پہلے شیر دل کو زنجیرون سے جکڑ کر ایک قلعہ مین قید رکھا پھر چہ لاکھہ روپے کے عیوض جرمنی کے شاہنشاہ ہنری ششم کے حوالہ کیا اُسنے لیکر قلعہ ٹرل مین ڈالدیا (ظاہرا یہہ سب آفتین رچرڈ پر مسلمانون سے لڑنے کے سبب خدا نے بھیجین اب رچرڈ کو اپنی اُس ناروا حرکات

سے ندامت ہوئی ہوگی الغرض جب رچرڈ کا کہچ لگ گیا تو بڑی محنت و تکرار کے بعد
اُسکا فدیہ مقرر ہوا اور وہ دیگر ....
۱۱۹۴ء میں رہا ہوا یہہ کل روپیہ انگلستان کی رعایا کے سر پڑا اور فرانس کی
لڑائیوں میں اسکی زندگی بہی تمام ہوگئی جب اس بادشاہ کا کام تمام ہوا تو وہ
اپنے باپ کی پائینی فونٹ ورا ڈ میں دفن کیا گیا اور اُسکا دل اُسی کی وصیت
کے موافق روآن کے باشندوں کو دیا گیا انتہی

انگلستان میں مرنیکے بعد دل بہیجنے کا دستور اکثر تہا چنانچہ جب اسکاٹلنڈ کا بادشاہ
رابرٹ بروس ۱۳۲۹ء میں مرگیا تو اپنے ایک امیر لارڈ ڈگلس کو یہہ وصیت
کرگیا اور قسم دے گیا کہ میرا دل ارض مقدس (یعنے یروسلم) میں دفن کرنا
ڈگلس ایفاے وعدہ کیواسطے جہاز پر سوار ہو کر کنعان کو روانہ ہوا مگر ملک اسپانیہ
(یعنے اسپین) میں ترکوں کے ہاتھ سے لڑائی میں مارا گیا اس جانباز نے موت
کو سر پر دیکھہ کر چاندی کی ڈبیا جسمین رابرٹ کا دل تہا ترکوں کے لشکر کیطرف
پہینکی اور کہا کہ اے بہادر دل جسطرح تو سب کو مین بڑہتا تہا بڑہے چلا جا ڈگلس تیرے ساتہ ہے
ہوگا یا جان دیگا یہہ کہا اور ساتہ ہی مخالفوں کے لشکر میں گہس گیا لڑائی ختم
ہونیکے بعد ڈگلس کی لاش پڑی ہوئی ملی اور وہ چاندی کی ڈبیا اُسکی چہاتی
سے لگی پائی انتہی دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ
مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۴۳ - اُن دنوں اسپین میں اسلامی سلطنت
تہی چنانچہ اسی تواریخ سلطنت انگلشیہ کے صفحہ ۱۱۸ میں لکہا ہے کہ اُسوقت انگلستان
کے طلبا اسپین میں جاکر مسلمانوں سے طب اور ریاضی سیکہتے تہے انتہی

سنہ ۱۱۱۸ع مین ایک اور گروہ عیسائی مجاہدین کا نکلا یعنے ٹمپلر یہہ بڑا جنگی گروہ تہا
یہہ لوگ اپنی زرہ پر ایک پنجا چغہ سرخ رنگ کا پہنتے تہے اور اُسکے داہنے شانہ پر
سفید کپڑے کا ہشت گوشہ صلیب ۔ لیتے تہے یہہ ٹمپلر اسواسطے کہلائے کہ جو عیسائی
ملک کنعان مین زیارت کیواسطے جاتے تہے اُنکی حفاظت اور حمایت کے لئے شہر یروشلم
مین ہیکل یعنے عبادتخانہ کے قریب ایک محل کے اندر کچہہ راہب رہا کرتے تہے چونکہ
عبادتخانہ کو ٹمپل کہتے ہین اور یہہ لوگ اُسکے پاس رہتے تہے اسلئے ٹمپلر یعنے
ہیکل والے ملقب ہوگیا اور وہ ہی اس فرقہ کے بانی ہوے (دیکہو تاریخ سلطنت
انگلشیہ صفحہ ۱۳۶) سنہ ۱۲۷۱ع مین شہزادہ اڈورڈ اول ملقب بہ در از ساق ہنری
سیوم کا بیٹا جہاد یونین شامل ہوکر ملک کنعان کو چلا گیا (تاریخ ایضاً صفحہ ۱۸۹)
وہان کسی ترک نے اُسکو زہر کا بجہا ہوا خنجر مارا مگر اُسکی بی بی الینر نے زخم کا
زہر چوس لیا یہہ شہزادہ کنعان مین فقط اٹہارہ مہینے ٹہرا اور کئی ہلکی ہلکی لڑائیان
لڑا انتہی (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۹۲)

واضح ہو کہ بادشاہان انگلستان کا حال بہ نسبت اور ملکون کے بادشاہون کے
عجیب و غریب رہا ہے چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سرشتہ تعلیم پنجاب
مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۲۳۳ مین ہنری ہشتم کا حال لکہا ہے
یہہ بادشاہ سنہ ۱۵۴۷ع مین مرا اپنی سلطنت کے دنون مین اسنے شہزادی ایگنیش
کی جو بارہ برس کی تہی فرانس کے مقابلہ مین کمک کی مگر اُس سے یہہ شرط کی
کہ اس مدد مین جو روپیہ صرف ہوگا اُسکی کفالت مین شہزادی اپنے دو قلعہ
میرے حوالہ کر دے اور میرے بے اجازت کسی سے نکاح نکرے غرض شہزادی کی

امداد کیواسطے فوج فراہم کرنیکے لیے انگلستان کی رعایا پر ٹکس لگایا گیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۳۴)
اب دیکھیے کہ اس ملک کے معاوضہ مین دو قلعہ شہزادی سے ٹہرائے تھے تو بھی رعایا پر ٹکس لگایا گیا اسی لیے مورخ لکہتا ہے کہ روپیہ ہنری کا دین و ایمان تہا انتہی (ایضاً صفحہ ۳۳۵) پہر یہہ کہ اس بادشاہ کی ذات مین لالچ بڑا عیب تہا (ایضاً صفحہ ۳۴۴) پہر لکہا ہے کہ ہنری آٹہوان جو ۱۵۴۷ء تک بادشاہ انگلستان تہا ظالم فرمانروائی مین ظالم مذہب مین ظالم اپنے خاندان مین تہا (ایضاً صفحہ ۳۳۱ و تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۰۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷ مین فرماتے ہین کہ ۱۵۰۹ء مین آٹہوان ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا مودی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینے اپنے غصے کے وقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چہوڑا انتہی (از موید الاسلام اردو ترجمہ کتاب جان ڈیون پورٹ مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۷)
اور ریچرڈ دویم نے جو ۱۳۹۹ء مین سلطنت سے معزول ہوا قلعہ ونڈسر کی تعمیر مین معمارون اور مزدورون سب کو بیگار مین پکڑ کے مفت قلعہ بنوایا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۱) اگرچہ اسوقت مین گہسیارہ آٹہ پائی اور مزدور ایک آنہ اور بڑہئی ایک آنہ چار پائی اور معمار دو آنہ پاتا تہا (ایضاً صفحہ ۲۴۹) تو بہی اس بادشاہ سے نہ دیا گیا پہر لکہا ہے کہ انگلستانی سیکسن بادشاہون کی خصلتین ایسی خراب تہین کہ انمین جو اچہے سے اچہے بادشاہ ہوے ہین وہ بہی شراب خواری اور سخت عیبون سے خالی نہ تہے انکے عہد مین قتل اور چوری

کی وارداتین اکثر ہوتی رہتی تھین اور مجرم ہونگے واسطے جرمانے مقرر تھے اور آزادونکا خون بہا جو اُنکی حیثیت کے موافق ہزار روپیہ سے تین ہزار روپیہ تک معین تہا ورگلہ کہلاتا تہا جس کسی پر قتل کا جُرم ثابت ہوتا تہا اُس سے مقتول کا ورگلہ اُسکی بیوہ یا وارثون کو دلوایا جاتا تہا (ایضاً صفحہ ۸۰) اور اڈورڈ سیوم جو ۱۳۲۷ع مین بادشاہ ہوا اسکے عہد سے پہلے یہہ رسم تھی کہ جب کوئی بادشاہ سفر کو اوٹہتا تہا تو غلہ اور مواشی اور دانا اور چارا اور گہوڑا اور گاڑی غرض جو کچھہ اُسکو یا اُسکے لشکر کو درکار ہوتا شاہی افسر رعایا سے بجبر لیتے تہے اور یہہ دستور اسکے وقت مین یہانتک بڑہگیا کہ عوام الناس کو پکڑ کر فوج بحری و بری مین بہرتی کر دیتے تہے اور سوداگرون کے جہاز دونسے لڑائی مین کام لیتے تہے (ایضاً صفحہ ۱۲۲) اور ولیم دویم ملقب بہ روفس جو ۱۰۸۷ع مین بادشاہ ہوا بیگانہ مال تاکتا تہا اور رعایا کو لوٹتا تہا رنلف نام ایک اوباش پادری اُسکا کارپرداز اور دمساز ہوا جسوقت جزیرہ صقلیہ سے ناروے تک کل یورپ کے لوگون کو بیت المقدس جانے اور حضرت عیسیٰ کا مزار ترکون کے قبضہ سے چھوڑا لینے کا جوش پیدا ہوا اور بڑے بڑے دلاور اس مہم کے جانے پر تیار ہوگئے ایک بڑے امیر رابرٹ نے بہی اُسی اُمنگ مین دس ہزار مرک کے عوض پانچ برس تک اسی ولیم کو صوبہ مین اور صوبہ نارمنڈی پر حکمرانی کا اختیار دیا تہا ولیم نے بے تامل یہہ امر قبول کرلیا اور انگلستان کی رعایا کے گلے کاٹ کر بہائی کو روپیہ پہنچایا شہزادہ ڈگار بہی فرانس والونکے ساتھہ اس مہم پر گیا تہا انتہی (ایضاً صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷)

ارل پاسٹر اور گابن نے جہاد کے ارادہ سے فوج کثیر جمع کی تہی مگر روپیہ تہا اُسنے بہی اپنی تمام سلطنت کو ولیم رُوفس کے پاس رہن رکہا روفس نے اسکو روپیہ دیکر قصد اپنا عمل بٹہلانے کا اُن اضلاع مین کیا جو ارل موصوف اُسکے حوالہ کر گیا تہا لیکن ایک اتفاق ایسا واقع ہوا کہ اُسکی تدبیرین عملین نہ آئین سر والٹر ٹرل نیو فورست مین ایک ہرن کو تیر مار رہا تہا اتفاقاً وہ تیر ایک درخت سے اوچٹ کر بادشاہ یعنی (روفس) کے دل پر لگا بمجرد لگنے تیر کے وہ مردہ زمین پر گرا اور والٹر ٹرل جو نادانستہ موجب اُسکی قضا کا تہا کشتی پر سوار ہو کر فرانس کو بہاگ گیا اور وہان سے اہل جہاد مین شامل ہوا (از تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتہ صفحہ ۳۶) یہہ عجیب بات ہے کہ مسلمانون کے مخالف کو قتل کیا اور پہر آپہی مسلمانون سے لڑنے گیا ان بادشاہون یورپ نے اس امید سے کہ ایشیا مین ہم کو مکانات تجمل و آسایش کے ہاتہہ لگین گے اپنی جائداد و اسباب کو فروخت کر ڈالا تہا (ایضاً تاریخ گولڈ اسمتہ صفحہ ۳۶)

پہر لکہا ہے کہ کہانے کے بعد شراب کا دور چلتا تہا اور یہانتک رہتا تہا کہ بادشاہ ہی بہی مدہوش ہو جاتے تہے (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۲) پہر لکہا ہے کہ ہنری پنجم جو سنہ ۱۴۱۳ع مین تخت نشین ہوا ابتدا مین ایسا اوباش تہا کہ وہی سبب اُسکی جوانمرگی کا ہوا (ایضاً صفحہ ۲۰۷) اڈورڈ چہارم جو سنہ ۱۴۶۱ع مین تخت نشین ہوا تہا اس بادشاہ مین بڑا عیب یہہ تہا کہ نفسانی خواہشون مین آلودہ رہتا تہا اسکی شہوت پرستی سے کتنے ہی اچہے اچہے خاندانون کے ناموس مین فرق آیا وہ زرق و برق پوشاک پہنے اور نفیس غذائین کہانے اور قیمتی شرابین

پینے پر غش تہا (ایضاً صفحہ ۲۰۴) جان ملقب بہ سنس لینڈ یعنے بے زمین جو ۱۱۹۹ع مین تخت پر بیٹہا اس بادشاہ مین کوئی خوبی نتہی بزدلہ ایسا تہا کہ غیرت اُسکے پاس نہ پہٹکتی تہی اور جہوٹ بولنے مین اُسکو ذرا شرم نتہی وہ اُس اوباشی کے زمانہ مین سب سے زیادہ بدکار اور بیوفا قوم مین سے پہلے درجے کا بیوفا تہا۔ اُسکا چہرہ ہی اُسکے نفس کی برائی کی گواہی دیتا تہا۔ اسی بادشاہ کا تاج واش کے ساحل پر رَو مین بہہ گیا تہا (ایضاً ۱۰۸) اس سبب سے اسکے بیٹے ہنری سیوم کے سر پر تخت نشینی کیوقت تاج کیجگہہ سونے کا ایک سادہ حلقہ رکہا گیا تہا اور ہوا خواہان دولت کو ہدایت ہوئی کہ اس تاجداری کی خوشی مین مہینا بہر تک سفید پٹی سر سے باندہے رہین (ایضاً ۱۸۲) اڈورڈ اول جو بیت المقدس کی جانب ترکون پر جہاد کرنے گیا تہا بیرحمی اور کینہ وری اور ہوس کچہ اُسی سے مخصوص نہین ہے بلکہ یہہ باتین خاندان پلنٹ جنٹ کے کل ابتدائی بادشاہون کے خمیر مین داخل تہین (ایضاً صفحہ ۱۹۹) جس شہر مین بادشاہ ہم مذہب رعایا ہو وہان باوجود اختلاف بعض عقاید عبادت مین کچہ خلل واقع نہین ہوتا لیکن جان کے عہد سلطنت مین چہہ برس یعنے ۱۲۰۸ع سے ۱۲۱۴ع تک ملک مین کہین عبادت نہوئی عبادتخانون کے دروازے بند رہے اور وہان کے گہنٹے بیکار لٹکے رہنے سے زنگ آلود ہوگئے ولیون کی موت تو پر سے سیاہ کپڑا نہ اٹہا یعنے کسی نے جاکر اُنکا ماتم نکیا انتہی (ایضاً صفحہ ۱۴۳) اور تاج شاہی گرو ہوجانا تو انگلستان مین باوجود ایکہی تاج ہونیکے اکثر دستور تہا چنانچہ اڈورڈ سیوم نے فرانس کی لڑائی کا سامان سارے ملک کا اُون اور ٹین کہ یہی اون دنون انگلستان کی بڑی تجارت تہی ضبط

کرکے اور تاج اور زیور شاہی گرو رکہکر کہا تہا (ایضاً صفحہ ۲۱۱) اسی بادشاہ کے
وقت سے انگلستان مین توپین اور بندوقین رایج ہوئین اور فرانس کی لڑائیون مین چلین
(یعنے ۱۳۴۶ء مین (دیکھو ایضاً صفحہ ۲۱۱ سطر ۱۴) اور اسکے بعد (ایضاً صفحہ ۲۱۴ و ۲۲۳
مگر مسلمانون مین توپ کی ایجاد ملک شاہ سلجوقی کے حکم سے جو ۴۶۵ھ سے ۴۸۵ھ تک
بادشاہ رہا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷۳) باتفاق مورخین روم و انگلستان وغیرہ ثابت
ہے اور توپ لفظ بہی ترکی ہے اسکے معنے فوج (از غیاث اللغات) اور کتاب جہاز
مطبوعہ ۱۲۹۰ ہجری صفحہ ۸۳ مین یہہ لفظ زبان ترکی بجائے جہد لکہا ہے یعنے طوپ
اور انگلستان مین توپین ۱۳۴۶ء مین چلین تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۶۷) اور
اسکاٹلنڈ مین توپون کی بنیاد ۱۳۸۴ء مین ہوئی (ایضاً صفحہ ۴۲۶ و ۴۳۳) اور
تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین جو پادری الیٹ صاحب کی تفسیر سے
لکہی گئی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۶ مین لکہا ہے انکے منہ سے آگ دہوان
گندہک نکلتی تہی یہہ اشارہ ہے انکی لڑائی کے اسباب پر کیونکہ انہین ایام مین
توپخانہ اور بارود گولہ کی لڑائی دنیا مین ایجاد ہوئی تہی اور مسلمان اُسی سے
جنگ کرتے تہے انتہی یعنے ۱۰۵۵ء مین جبکہ طغرل بیگ بغداد سے نکلا دیکھو تفسیر
مذکور صفحہ ۶۰ سطر ۱۴)
اور ہنری ہشتم نے فرانس کی مہم کیواسطے شاہی زیور اور رکہا اور رعایا سے بجبر
روپئے قرض لئے (ایضاً صفحہ ۲۷۱) بڑے بڑے تاجر اُون کی تجارت کرتے تہے یہانتک
کہ بادشاہون کو بہی اُس سے عار تہی (ایضاً صفحہ ۲۴۸) غرض ایک تو نصرانی
قومونکی یہہ کیفیت دوسرے پاپائے روم کیطرف سے ترغیب اور تحریص بشدت

کہ اسکے واسطے مغفرت نامے لکھہ دینے کا دستور اُسیوقت سے قایم ہوا جبکہ نصرانی
فوجین بیت المقدس پر مسلمانون کے مقابلہ مین چڑہائی کر رہی تہین چنانچہ
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۶۰ و ۳۶۱ مین لکہا ہے کہ کلیسیاے روم کے مقلد جو
پرگٹری یعنے برزخ کی سزا کا اعتقاد رکہتے ہین اولیا کو اس عذاب سے محفوظ
سمجہتے ہین اور اُنکے حسنات اسقدر وافر جانتے ہین کہ اگر اُنمین سے کچہہ کسی گنہگار
کو ملجاوین تو وہ بہی عذاب برزخ سے نجات پا سکتا ہے چونکہ اُنکے گمان مین بہشت
کی کنجیان پوپ کے ہاتہہ مین ہین (متی ۱۶ باب ۱۹ اور ۲ ایات و
دوسرے قرنتیون کا ۲ باب ۱۰) اسواسطے وہ اُنکے نزدیک اولیا کے حسنات گنہگار کو
خواہ مردہ ہون خواہ زندہ دلوا سکتا ہے اُنکے یہان اس بخشش کا طریق یہہ ہے
کہ پوپ یا اُسکے وکیل ایک کاغذ یا چہٹی پر مغفرت نامہ لکہدیتے ہین اور لوگ
اُن اسناد کو لیکر یہہ سمجہہ لیتے ہین کہ ہمنے برزخ کے عذاب سے نجات پائی - ایسی
اسناد دیکر روپیہ لینا یعنے مغفرت نامونکا فروخت کرنا پوپ اُربن دویم نے
اُسوقت ایجاد کیا تہا جبکہ یورپ کے عیسائی مُلک کنعان پر چڑہائی کرنے اور
بیت المقدس کو مسلمانون کے قبضے سے چہڑا لینے کی دُہن مین لگے ہوئے تہے
انتہی تمت کلامہ

یہہ اندلجنس یعنے مغفرت نامے پوپ کیطرف سے تیار ہو کر جابجا شہر شہر قصبہ قصبہ
گانو گانو راہبون کے ہات فروخت کیواسطے بہیجے جاتے ان کو دیکہکر اور
واعظون کی زبانی اُس جہاد کی فرضیت معلوم کرکے اور لوٹ کے لالچ سے
اور نجات کی خوشی سے جو مغفرت نامون مین موجود تہے ساری قومین جوش مین

آگئین اور صلیب دار مجاہدین مین شامل ہونا ہر شخص نے دنیا و دین کی
فائدہ مندی یقین کر لی

واضح ہو کہ راہب یعنے درویش یہہ رومن کاتھولک وغیرہ عیسائیون مین ایک
درجہ دینی خادمونکا ہے اور دوسری قسم والے اُسقف کہلاتے ہین جو ایک
یونانی لفظ کا معرب ہے انگریزی مین بشپ ~~لارڈ~~ اور ہندوستانی لاٹ پادری کہتے
ہین سب سے بڑا مرتبہ اسقف کا ہوتا ہے اور پوپ جسکے معنے باپ روم کے
اسقف کا خطاب ہے اور اُسکو رومن کاتھولک عیسائی اپنا شیخ الملتہ سمجھتے
ہین اُسکے بعد قسیس ہے اور قسیس کے بعد خادم انگریزی مین انکو بشپ
اور پریسٹ اور ڈیکن کہتے ہین دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ٣٠ انکے سوا
پوپ کی کونسل مین جو ستر پادری ہوتے ہین اُنمین سے ہر ایک کو کارڈنل کہتے
ہین اور پوپ کی وفات کے بعد انہین مین کا ایک پوپ ہو جاتا ہے (ایضاً صفحہ
٢٨٥)

اندلجنس گناہونکی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تھی جسکا یہہ مضمون تہا
اے فلانے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کردے مین حواریونکی نیابت کے اقتدار
سے جو مجہہ کو سپرد ہوا تجہکو کلیسیا کی اُس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا
تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہون علاوہ اسکے اُن تمام زیادتیون اور تقصیرون
اور گناہون سے جو تجہسے سرزد ہوئی ہین کیسی ہی کیون نہ بڑی ہون اور
کسی سبب سے وقوع مین آئی ہون اگر وہ ساری خطائین پوپ ہمارے مرشد
کی معافی کے لئے رکہی گئی ہون مین ساری نالیاقتی کے نشان اور بدنامی

بہشت بیچنا

داغ جو تجہپر اسوقت تک ہوئی ہون مٹاتا ہون اور اُن تکلیفات کو جو تو اعتراف
مین پاوے مین دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ مین تیرا حصہ نیا قایم کرتا
ہون اولیاؤن کے گروہ مین تجہہ کو شامل کرتا ہون اور اُس پاکی اور نیکنامی
مین جو اصطباغ پانیکے وقت تجہہ کو حاصل تہی پہر داخل کرتا ہون پس مرنیکے
وقت سب دروازے جس سے گنہگار رنج و سزا مین داخل ہون تیرے لئے
بند ہوجائین اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جاتا ہو
تیرے واسطے کہولا جاوے اور اگر تو بہت برسونکے بعد مرے تو یہہ معافی تیری
زندگی کی آخر ساعت تک قایم رہے گی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے
نام سے آمین دستخط فرائر جان ٹٹزل کمشنری

جب نصرانی بادشاہون نے اپنے مُلک بیچکر بیت المقدس پر چڑہائی کی
اور کامیاب نہوے تب پاپا صاحب نے اس مہم کیواسطے بہشت کو بیچنا شروع
کیا کیونکہ زمینی املاکین بک گئین تہین اب آسمانی املاک بیچنا ناگزیر ہوا یہہ کہ
دنیاوی بادشاہان نصارا رچرڈ شیر دل اور رابرٹ وغیرہ نے اپنا مُلک جسپر
وہ قابض تہے اس مہم کیواسطے جب بیچا تو دینی بادشاہ رومی پاپا نے بہی بہشت
کو جسکی کُنجی وہ اپنے پاس رکہتے ہین بیچنا شروع کردیا مطلب یہہ نہ دُنیا اُنکے پاس
رہی نہ دین رہا۔ سبحان اللہ یہوداہ اسکریوطی نے تو تیس ۳۰ روپے پر حضرت عیسیٰ کی
کو بیچا تہا (متی ۲۷ باب ۹ ذکریاہ ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) مگر عیسائیون نے لاکہون
کروڑون روپے بہشت کو بیچکر حاصل کرلئے گویا اُس تیس ۳۰ روپے کا سود
بڑہتے بڑہتے اتنی دولت جمع ہوگئی یا یہہ کہ یہوداہ اسکریوطی نے جس نکمین کو

تیس روپے پر بیچا تہا اُسکے مکان کو پاپا صاحب نے لاکہون روپے لیکر بیچڈالا گویا زمین
پر بہو وا مے نے حضرت عیسیٰ کو چین لینے نہ دیا اور آسمانپر پاپا صاحب نے
اُس زمانہ مین انگلستان کے کل باشندے بڑے دن کو بادشاہ سے فقیر تک
عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے لگاکر بہروپے بنجاتے تہے اور جن لوگونکو
چہرے میسر نہوتے وہ اپنا منہ ہی کالا کر لیتے تہے اور بعض اوقات اسی ہیئت سے
گرجا مین نماز کیوقت ہی چلے جاتے تہے یہہ لوگ بیشتر بکرون اور ہرنون اور
سانڈون کے چہرے پہنتے تہے اور اکثر بدن پر کہالین ہی پہن لیتے تہے تاکہ پورے
حیوان نظر آئین (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۵۸) لوگ کہا کرتے تہے کہ اب
ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلتے ہین اور خانقاہین بنز دچکلون (یعنے کسبی خانون) کے
کے ہین (ایضاً صفحہ ۲۷۳) اُس زمانہ کے لوگون کی طبیعت مین جادو اور
نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سمارہے تہے جاہلونکا یہہ عقیدہ تہا
کہ علوم وفنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اُسمین شیطان کی مدد کو بڑا دخل ہے
(ایضاً صفحہ ۲۷۶) فلپ ملانگتن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا ہے
کہ لڑکپن مین مین نے سُنا کہ واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیون کا
وعظ کرتے تہے (ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ پراٹسٹنٹ مشن صفحہ ۱۶۳) ان سب
نادرستیونکا سبب ظاہر ہے کہ کنٹ کا بادشاہ اِثل برٹ اپنی ملکہ برٹا کی
سعی سے عیسائی ہوگیا اور بادشاہونمین سب سے پہلے یہہ دین اسی نے
اختیار کیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۲) پس انگلستانمین اس مذہب کی
پہلی ہی بنیاد ناقص ہوئی بسبب اسکے کہ عورتین ناقص العقل مشہور ہین

پس جو صلیب دار عیسائی اس لڑائی سے لوٹ آئے اُنہون نے اپنے ملک
مین آکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر یروسلم سے لائے ہین یعنے مسیح کی
صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا (گیارہ سو برس بعد) خاص لباس اور وہ ہتہیار
جسنے مسیحؑ کو دُکہہ دیا تہا (یوحنا ۱۹ باب ۳۴) اُس ستارے کی کرن جو پورب
(یعنے فارس) (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷) کے مجوسیون نے حضرت عیسیٰ کے
پیدا ہونیکے وقت دیکہا تہا (متی ۲ باب ۱-۲) یروسلم کے گہنٹونکی کچہہ آواز اور
حضرت یعقوبؑ نے جو آسمانی سیڑہی خواب مین دیکہی تہی (پیدایش ۲۸ باب
۱۰-۱۲) اُسکی ایک کڑی اور وہی کانٹا جو پلوس رسول کے دُکہہ دینے کو
رکہا گیا تہا (جسے پلوس نے ۲ قرنتیون کے ۱۲ باب ۷ مین کسی گناہ کی رغبت
اور شیطان کے فرشتہ کو اپنے بدن مین تمثیلاً گویا کانٹا کہا ہے مگر وہ اُسے
صرف کانٹا ہی سمجہے) اور اُسوقت کے اکثر آدمی ایسی باتون کا یقین کرکے
جن مکانون مین یہہ خیالی اور بے اصلی تبرکات رکہے گئے تہے اُنکی زیارت
کرنے کو جاتے تہے۔ شعر۔ مین غول بیابان مرکنت مجا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
پہر مورخ کلیسیا کہتا ہے کہ یہہ سنکے تعجب سے تم ضرور کہوگے کہ کیا یہہ ہوسکتا
ہے کہ لوگ ایسے بیوقوف ہوجاوین مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اُسوقت ایسی ہی
تاریکی چہاگئی تہی کیونکہ سب لوگ خدا کے کلام کی سمجہہ اور سبطر حکا فہم کہو بیٹہے
تہے تمت کلامہ از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ پ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبوعہ
سنہ ۱۸۳۹ صفحہ ۱۶) تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو ایک (۱۰۱) زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ وہ جو دغاباز ہے میرے گہر مین رہ نہ سکیگا اور جہوٹہہ کہنے والا میری نظر

نکلے نہ ٹہرے گا مین زمین کے سارے شریرون کو سویرے فنا کرونگا تاکہ خداوند کے شہر سے سارے بدکارون کو کاٹ ڈالون (۱۰۱ زبور ۷، ۸) واضح ہو کہ ملوس کے اس کلنٹے کو اس حدیث سے مقابلہ کرنا چاہیے یفر الشیطان من ظل العمر

ان سب لڑائیونکا حال مفصل گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر مین اسطرح پر مرقوم ہے

گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۷ع
یعنے تواریخ واقعات عظیمہ مصنفہ ولیم فرانسس کالیر صفحہ ۱۰۶ - ۱۱۹

یروسلم پر عیسائی مجاہدین کی اول چڑہائی سنہ ۱۰۹۶ع
عیسائی مجاہدین نے یروسلم کو لے لیا سنہ ۱۰۹۹ع
سلطان صلاح الدین نے عیسائیون سے یروسلم کو لے لیا سنہ ۱۱۸۷ع
پہر یروسلم عیسائیون کے ہات آیا سنہ ۱۲۲۹ع
پہر مسلمانون نے اُسے لے لیا سنہ ۱۲۳۹ع

(صفحہ ۱۰۶-۱۰۸) مسلمانون کے ہات سے یروسلم بہت تنگ آگیا اور خلیفہ حکیم تیسرے خلیفہ مصر بنی فاطمہ نے سنہ ۱۰۰۹ع مین گرجاے محشر کو گرا دیا اور پاک قبر مسیح کو مٹا دینے مین کچہ کمی نکی یہہ خلیفہ اپنی عزت ایسی چاہتا تہا جیسے کہ خدا کی تب ترکون نے یروسلم کو لے لیا اور عیسائیون کو جو ہزارون یروسلم کا حج کرنے کو جاتے تہے بہت ستانے لگے کوئی عیسائی شہر مین نہین جانے پاتا تہا جب تک کہ ایک سکہ طلائی محصول نہ دے۔ سب سے بڑی لڑائی (اس جہاد اول مین) مقام ڈریلیم پر ہوئی جہان ایک لاکہ سے زیادہ سوار ترکون کے عیسائیون کے مقابل آے سلیمان

Great events of History William

سُلطان ترکونکا بہاگا لیکن عیسائیون کو بہی یہہ فتح مفت نصیب نہین ہوئی کیونکہ پیاس کے مارے یہہ حال تہا کہ تین سو آدمی پانی پیتے ہی مرگئے اُسوقت تہک جانیکے سبب عیسائی انطاکیہ واقع مُلک شام مین ٹہرگئے اور یہان لڑائی قایم ہوئی عیسائیون نے بڑی جوانمردی دیکہائی اور محاصرہ شہر کا سردی اور قحط مین چہوڑا یہانتک کہ ایک سریانی افسر کی دغابازی سے ایکدن اندہیری طوفان کی رات مین شہر مین بہی داخل ہوگئے اُسوقت ایک امیر موصل کا کربوغا نامی فوج لیکر مسلمانونکی مدد کو پہونچا مگر بعد کشت وخون عظیم شکست کہا کر ہٹ گیا اور عیسائی اور بوہمنڈ بیٹا رابرٹ گاسکارڈ کا محاصرہ کئے ہوئے شہر کا پرنس (یعنے شاہزادہ) بنایا گیا فتحمند انطاکیہ کے مالک ہوگئے جہان چند ماہ ٹہرنیکے بعد معلوم ہوا کہ عیسائی لشکر مین بیس ہزار پیدل اور پندرہ سو سوار باقی رہگئے ہین اُسوقت انہین چاہئے تہا کہ عاقر کے قلعہ کو لیتے مگر یروسلم کے شوقین انہین کچہہ نسوجہا تنا ہوا کہ امیر عاقر سے اقرار لے لیا کہ بعد فتح یروسلم کے عاقر کی کنجیان دے دینگے آخر کو پانچ ہفتون کی لڑائی کے بعد گاڈفری نے یروسلم کو ۱۰۹۹ع مین فتح کیا اور ستر ہزار مسلمانون کا قتل ہونا اور یہودیونکا اُنہین کے عبادتخانہ مین جلنا نصاریٰ فتحمندون کی ناموری مین بڑا داغ لگجانے کا باعث ہوا۔ اوّل ہی سال مین گاڈفری نے قضا کی اُسنے ایک قانون بنایا جسکا نام قانون یروسلم رکہا مگر اُسکا رواج دینے نپایا تہا کہ مرگیا

(صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰) ۱۱۴۷ – ۱۱۴۹ع صلیب دارونکا دوسرا جہاد – پہلی لڑائی سے اڑتالیس برس تک یروسلم مین جنگی منکونکا تسلط رہا یعنے ہسپٹالر اور ٹمپلر کا

جسوقت یورپ مین یہہ خبر پہونچی کہ اڈیسہ جوکہ فرات کے اسطرف عیسائیون نے بڑا قلعہ مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے بنایا تہا زنگی امیر موصل نے لیلیا تو جہاد کی آگ عیسائیون کے دلونمین پہر بہڑک اوٹہی اور اب پیٹر کے عوض سنت برنارڈ منادی جہاد کی کرنے لگے۔ جب اسنے ۱۱۴۶ء مین پہاڑ کے کنارے ویزلی مین بیشمار امراء فرانس کے سامہنے وعظ کیا تو وہی پرانی آواز (اربن ثانی کیوقت کی) ہوا مین گونج اوٹہی کہ دیوٹ لی ووٹ یعنے یہی مرضی خدا کی ہے اور مجاہدین کیواسطے صلیبون کے نشان کیلئے برنارڈ کو اپنے کپڑے پہاڑنے پڑے آخر اسکی فصاحت نے لوئیس ہفتم فرانس اور کانرڈ سیوم جرمنی کو معتقد کرلیا یہہ دونون بادشاہ تین لاکہہ آدمی ساتہہ لیکر چلے جرمنی اور ہنگری کی راہ سے سیدہے قسطنطنیہ مین پہونچے لیکن منوئیل (عمانوئیل) بادشاہ قسطنطنیہ کی تدبیرون نے جو کانرڈ کا دوست تہا رسد بند کرنیسے جرمنیونکی طاقت وہ گہٹا دی کہ یہہ لوگ کپدوشیا کے پہاڑون مین سراسین کے آسان شکار ہوگئے کانرڈ مایوس ہوکر قسطنطنیہ کو واپس آیا اور فوج لوئیس کی ۱۱۴۷ء کے عین شباب جاڑہ مین دریاے مینڈر کے کنارے سراسین پر کچہہ فتحیاب ہوئی لیکن یہہ فتحیابی جلد لاودیقیہ مین شکست فاش پانے سے نسیاً منسیاً ہوگئی جب انہون نے دیکہا کہ اناطولیا کے دروازے جہان کہ پناہ ملنے کی امید تہی بند ہوگئی تو بہادر لشکر روز روز گہٹنے پر بہی ہات پیر مارے گیا گو طوفان اور قحط کی آفتین اوٹہائی پڑین مگر انطاکیہ پہونچ گیا ان دونون بادشاہون کا یروشلم مین داخل ہونا کانرڈ لوئیس سے اب ملگیا تہا وہ شجاع امید ہی جسنے صلیب دارون کو حیات تازہ بخشی لیکن اول ہم یعنے محاصرہ دمشق کا مفر نکلا

اور دوسرا جہاد مصیبت ہوگیا (صفحہ ۱۱۱ - ۱۱۳) اسکے چالیس برس بعد تیسرا جہاد شروع ہوا ۱۱۸۹ع سے ۱۱۹۲ع تک یہہ لڑائی رہی

جب یہہ خبر یورپ مین پہونچی کہ سلطان مصر صلاح الدین نے یروسلم کو لے لیا اور وہ سونے کی صلیب جو اٹہاسی برس تک مسجد عمرؓ پر چمکتی رہی جس سے عیسائیونکا زمانہ عود کیا ہوا معلوم ہوتا تہا گلی کوچونمین روندی گئی (اسکا یہہ مطلب نہین کہ ضرور صلیب روندی گئی مگر یورپ مین مجاہدین کو برانگیختہ کرنیکے لیے یونہی مشہور کیا گیا) اہل یورپ نے پہر تیسری دفعہ جہاد پر کمر باندہی پہلے تو اٹلی کے بندرگاہون سے وہ بڑے بڑے جہاز چلے جنمین ایسے جوش بہرے سپاہی تہے جو سیدہے عاقر کے محاصرہ مین پہونچے جسے صلاح الدین فتح کرچکا تہا لیکن انسے بڑی جمعیت ایک اور چلی یعنے یورپ کے تین نامور بادشاہون نے یروسلم کا قصد کیا رچرڈ اوّل نے انگلستان کے فلپ اگسٹس نے فرانس کے فریڈرک باربروسا (یعنے لال داڑہی) نے جرمنی کی لڑائی کے اخراجات کیواسطے ایک ٹکس تمام عیسائی سلطنتوں پر لگایا گیا جسکا نام صلاح الدین کی دہ یکی تہا اور جب دشمنون کا فرو پر ایک ہی وار کرنے پر تمام گناہونکی معافی کا وعدہ کیا گیا اب ایک ایک کا حال سنئے کہ رچرڈ اور فلپ تو جب تک روپیہ اور فوج کی جمع کرنے مین رہے فریڈرک معمولی راہ اڈرین اوپل سے ایشیائے کوچک کو چلدیا اور ۱۱۹۰ع مین ترکون کو شکست دیکر ایکونیم کو فتح کیا لیکن ساری امیدین سیلیشیا مین ختم ہوگئین دریائے سلف مین ایکدن گرمی کے موسم مین نہانے جو گیا مر گیا اسکی فوج کے بچے ہوے لوگ جو پانچہزار کے قریب ہونگے چہتڑے لگائے ہوے اور آبلہ پا عاقر

Saladin's Tithe

[illegible]

پہونچے جسکا محاصرہ عیسائیون نے کر رکھا تہا دو برس برابر اسکا محاصرہ رہا اور عیسائیون نے یورپ کی مدد کی توقع پر کر آج آتی ہے کلہہ آتی ہے نو لڑائیان کین ہزارون سپاہیون نے فصیل کے آگے جان دی تہی پہر بہی لشکر مین وہ نئے نئے آدمی آتے گئے جو جنگی حرارت مین جل رہے تہے فوجین رچرڈ اور فلپ کے شمار مین ایک لاکہہ تہین جو سمندر کی راہ سے یروسلم کو روانہ ہوئین رچرڈ تو مارشیلز کی راہ سے اور فلپ جنیوا کی راہ سے ١١٩٠ء کو روانہ ہوئے اور دونون نے ملکر جاڑہ مسینا علاقہ سسلی مین بسر کیا روانگی سے پورے سال بہر کے بعد فلپ اور رچرڈ بہی آگے پیچہے عاقر پہونچے جنکو دیکہکر محاصرہ کرنیوالون کی جان مین جان آگئی اتو وہ جمعیت عیسائیون کی ور تر خیمہ زن ہوگئی جسکو دیکہکر صلاح الدین بہی کانپ گیا ہوگا کیونکہ خیمون سے سارا میدان حد نظر تک سفید نظر آتا تہا پہر یہہ خفیف بات بہی جو سلطان صلاح الدین کی عالی ہمتی مین سے ہے بے لکہے رہا نہین جاتا یعنے ایسے نازک وقت مین جبکہ فلپ اور رچرڈ اپنے خیمون مین بیمار پڑے تہے سیب اور برف تپ کی حرارت فرو کرنیکے لئے ہدیتہً بہیجے اور یہہ مدت تک بہیجتا رہا جبتک کہ وہ شہر عیسائیون کے ہاتہہ لگا اور سلطان دکہن کیطرف ہٹ گیا عاقر کی فتح ہوتے ہی فلپ تو یورپ کو چلا آیا اور رچرڈ سمندر کے کنارے دکہن کیطرف گیارہ دن کی راہ تک لڑتا چلا گیا اور تہوڑے دنون مین یروسلم کے اسقدر نزدیک پہونچا کہ شہر تک بیس ٢٠ میل کا فاصلہ باقی رہگیا تہا لیکن یہین سے واپس ہوگیا اُسوقت انگلستان مین ایسے جہگڑے ہوگئے اور خود اسکے لشکر مین وہ

[illegible]

ناراضی اور فساد برپا ہوا کہ اسے وہ ملک بالکل ہی چھوڑنا پڑا اسکے روانہ ہونیسے
شام مین صلح کیصورت معلوم ہوئی لیکن صلاح الدین کی وفات نے جو ۱۱۹۳ع
مین ہوئی یہانکا کارخانہ پہر بدل دیا فقط

(صفحہ ۱۱۴) ۱۱۹۵ تا ۱۱۹۷ع صلیب دارونکی چوتھی لڑائی

شاہنشاہ ہنری ششم جسنے کہ رچرڈ شیر دل کو قید کیا ہمیشہ سسلی کو اپنی فتحونکا دروازہ سمجھتا تہا تا کہ ہائزن ٹیٹن (دار السلطنت ملک سسلی) پر متصرف ہو اسی ارادہ کو چھپانیکے لئے اُسنے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنے ماتحت چالیس ہزار آدمیون کے لشکر کو دو حصہ کردیا ایکحصہ بحر دینوپ کو عبور کرکے قسطنطنیہ پہونچا اور یونانی جہازونپر سوار ہوکر عاقر کو روانہ ہوا دوسرا حصہ بہی رفتہ رفتہ پیچھے سے آکر شامل ہو گیا ملک شام کے عیسائیون نے جو صلح کا لطف حاصل کر چلے تہے انہین مُسلح دیکھکر کچھ بے اعتنائی کی لیکن جب دیکھا کہ سراسین نے یافا کو لے لیا تو سُرباوارے عیسائی بہی سلگئے اور بیروٹ کا محاصرہ کرلیا اس شہر کے فتح ہونیسے عیسائیون کو بڑی دولت ہاتہ لگی اور نو ہزار عیسائی جو مدت سے قید تہے رہا ہوے اس عرصہ مین تیسرا لشکر اور ہنری نے سسلی کو فتح کرکے بہیجا جسکی سبب امیدین کی گئین کہ یروشلم اب کافرون کے ہات سے جلد نکل جائیگا لیکن جاڑے کی آمد آمد نے نصاری ہمتین توڑدین اسکے عوض مین محاصرہ تہاران کا کیا گیا جرمنی جو سپاہ تھے انکی کان کھودنیوالون نے اُس پہاڑ مین جسپر وہ شہر آباد تہا سرنگ لگادی یہانتک کہ دیوارین ہلنے لگین اور محصورین نے پناہ مانگی امن دینے مین انکار کیا گیا اور

ملک شام مین صلح

وفات سلطان صلاح الدین

مایوسی کے ساتھ شہر والون کی ہمت بڑہی محاصرہ کرنیوالونکا اقبال اولٹ گیا اغوا مین اوڑین کہ سراسین شہر والون کی مدد کو چلے آتے ہین یہہ خوف عیسائیون کے دلین سماگیا اندہیری رات مین صلیب دارونکا سردار بہاگ گیا صبح کو یہہ دیکھنے مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا مارا اور کافر دشمنونکا بطرح ستایا ہوا سرکے بل نا امید کیطرف پریشان بہاگا چلا جاتا ہے یہہ مصیبت ناک انجام چوتہی لڑائیکا ہوا اور بہی لڑائیان ہوئین مگر امپرر ہنری کے مرنے نے سب کو گہر مین بلا لیا

(یہہ بجلی اور گرج سے صلیب دارونکا مارا جانا سنحریب کے ایک لاکہہ پچاسی ہزار فوج کو فرشتے کے ہاتہہ سے مارے جانے کی یاد دلاتا ہے (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶) چونکہ انہنے خدائیکا دعوی کیا تہا اور نصارا خدا کے بیٹے ہونے کا دعوی کرتے ہین اس لئے دونونکا انجام ایکسا واقع ہوا یا یہہ کہ حضرت سموئیل کیطرح مسلمانونکی مدد کیواسطے بہی خدا نے بادل گرجایا (۱ سموئیل ۷ باب ۱۰) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان جو سب انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکہتے ہین تو سب انبیاء علیہم السلام کی برکتون کی بہی وراثت رکہتے ہین)

(صفحہ ۱۵۱) دفعہ ۱۱۹۵ — ۱۲۰۳ء صلیب دار لشکر کا پانچوان جہاد

پاپا انوسنٹ ۳ (یعنے پوپ معصوم سیوم) نے جہاد کے واسطے احکام بہیجے لیکن انکا کچہہ اثر نہوتا اگر فولک پادری ایک چہوٹے گانو مارلی کا جہاد کی منادی کرتا ایک بڑے دنگل مین اُسنے جہاد کا وعظ کیا کہ پہلوان سب چہوڑ چہاڑ کر جہاد کے لئے تیار ہوگئے وینس کے رئیس ضعیف نابینا ڈانڈلے لو سے جہازونکے لینے کا معاملہ کیا گیا اور یہی تجویز ہوئی کہ اسی شہر مین صلیب دار مجاہد جمع ہون لیکن اتنے ہو

امیر وہان جمع ہوے کہ جہاز ونکا کرایہ جو رئیس وینس کو دینا تہا وہ بہی نہ فراہم ہو سکا آخر کو وہ رئیس اسبات پر راضی ہوا کہ مین کرایہ کچہہ نلونگا اسکے عوض مین شہر ضارا مجہے فتح کروا دو چنانچہ صلیب دارون نے پانچ دن مین فتح کر دیا چونکہ ان لوگون نے جہاد سے منہ موڑا ایک اور واقعہ انکے پیش آیا یعنے الیفک بادشاہ قسطنطنیہ کو اُسکے بہائی الکسیوس نے اندہا اور خارج کر دیا تہا پس الیفک اور اُسکا بیٹا صلیب دار جہادیون کے پاس مدد مانگنے آئے نصرانی مجاہدین مین سے اکثرون نے کہا کہ ہم پلیسٹاین کو جاوینگے لیکن اونہون نے سمجہایا کہ ایفک کی مدد کرنا ضرور ہے چنانچہ سارے جہاز لیکر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور فتح کر کے ایفک کو تخت نشین کر دیا۔ پہر یونانیون اور صلیب دار مجاہدین مین لڑائی ہو گئی کہ جسکے سبب دوبارہ قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا (اسی ہنگامہ مین یہہ پانچوین جنگ صلیب ختم ہوئی)

(صفحہ ۱۱۶) اُس زمانہ کے سب سے عجیب واقعونمین یہہ فوج کشی لڑکونکی ہے جو ۱۲۱۲ع مین ہوئی ایک چوپان یعنے گڈریہ کا لڑکا ساکن وندوم متعلقہ فرانس جسکا نام استیفان تہا اُسنے کہا کہ خدا نے مجہے دکہائی دیا اور مجہے روٹی دی اور ایک چہٹی بادشاہ فرانس کے نام دیکر مجہے بہیجا ہے یہہ سنتے ہی تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس کے اُسکے ساتہہ جمع ہو گئے اور نہ صرف یہی بلکہ لڑکیان بہی مردانہ لباس پہنکر گہوڑون پر سوار اور پیادہ جمع ہو گئین ماباپ کا رونا اور منت کرنا انہیں اُنکے دیوانے ارادہ سے کچہہ روک نہ سکا محل سے لیکر جہوپڑی تک یعنے امیر و غریب کے لڑکے گہرون سے نکلکر اسٹیفن کے ساتہہ ہوئے تمام فرانس مین

یہہ شعلہ پھیل گیا موم کی بتیان ہاتہون مین روشن کئے ہوے اور حاجیونکا لباس پہنے ہوے گیت گاتے ہوے گرم زمین کے گرد و غبار مین اس اعتقاد پر کہ سمندر خشک ہو کر یہین سے بیت المقدس کی راہ نکل آے گی چلے جاتے تہے راہ مین لوٹے گئے اور مارسلیس مین بڑی دغا کہائی دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ ہم تمہین خدا کیواسطے بیودیہ پہونچا وینگے اور یہہ لڑکے سات جہاز وہین سوار ہو کر چلے دو جہاز ٹوٹ گئے اور جو انمین تہے سب ڈوب گئے پانچ جہاز یہہ جیش بہا بوجہہ لیکر مصر مین پہونچے جہان سب غلامی مین بیچے گئے اتنا معلوم کر کے تسلی ہوتی ہے کہ ان بدمعاش سوداگرون نے آخر کو جلد سسلی مین پہانسی پائی انہین دنون مین ۲ لشکر اور لڑکون کے جو جرمن مین جمع ہوے تہے پہاڑ اوتر کر جینوا اور لمبارڈی مین آے جہان یہہ ایسے پراگندہ ہوے کہ انکا پتہ نہ لگا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ البتہ بہت سے انمین سے بردہ فروشونکے ہات لگے

(صفحہ ۱۱۷) ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ع چہٹا جہاد صلیب دارونکا

ایک اور بڑی حرکت جسمین عیسائیونکا بڑا نقصان ہوا امپرر یعنے شاہنشاہ (یہہ امپراطور کا مخفف ہے) فریڈرک دوم کی سرداری مین تہی پوپ گرگوری نہم نے تقاضا کر کے بادشاہ کو پاک زمین کیطرف روانہ کیا لیکن ساتہیونکی نا اتفاقی یا سخت بیماری کے سبب تیسرے دن اُسے لوٹنا پڑا غضبناک پوپ نے اُسے واپس آتے ہی کلیسیا سے خارج کر دیا لیکن دوسرے سال باوصف ناراضی پوپ کے فریڈرک یہودیہ کو روانہ ہوا جسکا خاص سبب

سلطان مصر کے اتفاق کا سہارا تہا پوپ کی ناراضی نے انہین یہودیہ تک پادریون سے اجنبی رکہا (یعنے کوئی پادری بادشاہ سے موافق نہوا) پہر بہی اسنے اپنی تدبیرون سے ملک کامل سلطان سے دوستی کے ساتہہ وہ بات حاصل کرلی جو اتنے مدت کے خون بہانیسے نہین حاصل ہوئی تہی یعنے دس برس کے لئے اتنی شرطون پر صلح کرلی گئی کہ یروسلم اور بیت اللحم اور یافا سے تلمیس تک سب فریڈرک کو ملجا مین مسجد عمرؓ صرف مسلمانونکے تصرف مین رہے اس بات سے تمام دنیا کے عیسائیون کو خوش ہوجانا تہا لیکن پادریون کو بڑا رنج ہوا یعنے یہہ بادشاہ جبکہ شان و شوکت سے یروسلم مین داخل ہوا تو کوئی پادری اُسکے سر پر تاج رکہنے کو نہ آیا اسلئے اسے اپنے ہاتہہ سے اپنے سر پر تاج رکہنا پڑا مگر یہہ بادشاہ وہان بہت نہ رہ سکا اور اسکی سلطنت یورپ مین بسبب ناراضی پوپ کے ایسے جہگڑے پیدا ہوئے کہ اسی اٹلی کو لوٹ آنا پڑا

(صفحہ ۱۱۸) ساتوان جہاد صلیب دارونکا

لوئیس نہم بادشاہ فرانس مارکو مین سے ہے جنکو ولی کا خطاب ملا ہے اسنے ساتوان صلیب داری جہاد کیا یروسلم پہر کافرونکا (یعنے مسلمانون کا) شکار ہوگیا تہا لوئیس نے فرانس سے نکلتے ہی جسوقت یہودیہ کو رُخ کیا مقدس گیتون کی آوازین جہازون سے آنے لگین سیپرس (قبرس) مین جاڑہ کا موسم بسر کرکے جہان اسکے لشکر نے تمام عیش مین اپنی طاقت گہٹادی اخیر بہار مین ڈمیٹا کے کنارے لنگر ڈالا گیا تیرون کی بوچہاڑ مین یہہ تلوار لیکر سمندر مین

کو دپڑا اور فوج کو کنارہ کیطرف لیچلا حیرت زدہ مسلمان یہہ دیکھکر ڈمیٹا کو چھوڑ کر چلدئے لیکن وباجہادی صلیب دارونکی صفین کم کرنیکے لئے آگئی اور جب لوئیس اندر کیطرف شہر منصورہ کو چلا یکبارگی مسلمانون سے ایک کارزار ہوا اور اسکے بہائی کے مارے جانے اور بہار فوج کے تلف ہوجانے نے اسکی فتح کو شکست سے بدتر کردیا ڈمیٹا کو پس پا ہونے کی ٹہرائی گئی موضع منیہ پر لوئیس باوجود اسکے کہ بہاگ سکتا تہا اپنی شکستہ فوج کے ساتہہ رہا اور قید ہوگیا (یعنے مسلمانون کے ہاتہہ قید ہوگیا) اور سوا ڈمیٹا کے چار لاکہہ سکہ طلائی دیکر نشملع مین رہا ہوا اُسکے بعد عاقر مین چار برس تک پڑا رہا یہانتک کہ اپنی مان کے مرنیکے بعد اُسے فرانس مین آنے پڑا

(صفحہ ایضاً) یہہ آٹھوان اور آخری جہاد صلیب دارونکا ہے سنہ ۱۲۷۰ء سولہ برس کے بعد ایک مہم فرانس سے تیار کی گئی لیکن خاص یہودیہ کیواسطے نہین بلکہ جبش کیواسطے سینٹ لوئیس کا مطلب یہہ تہا کہ امیر تونش کو بزور تیغ عیسائی کرے مسلمان بہاگ نکلے لیکن اور بہی بڑا دشمن آسمان سے فرانس کے لشکر پر نازل ہوا یعنے وبا جو کہ لاشون کے نہ دفن کرنیسے پہیل گئی تہی حملہ کرنے لگے یہانتک کہ اورون کے ساتہہ بادشاہ بہی بیمار پڑا اور مرگیا

(صفحہ ۱۱۹) انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ اول آخر بادشاہون میں سے ہے جنہون نے مسلمانون پر جہاد کیا تہا جبش مین پہونچکر اڈورڈ نے جو لوئیس کو مرا ہوا دیکہا تو فوج لیکر پاک زمین یروسلم کو چلدیا فونیکیا کا سفر اور ناصرہ کے مسلمانونکا

قتل کرنا ہی اسکے کاموں میں سے ہین اسکا لشکر عاقر مین رہا جہان ایک زہر کا
بجہا خنجر لگنے سے ہدایت ہوئی کہ گہر چلیے اور بعد اٹہارہ مہینے بیکار صرف کرنیکے
ویلس کو فتح کرنے اور اسکاٹلنڈ کو ستانے کے لیے انگلستان کو چلا آیا

بعد بربادی یروسلم عاقر یورپ والون کی شوکت کا مشرق مین مرکز تہا یہہ
شہر آخر کو عیسائی نام کے لیے ننگ ہونے لگا لیکن اسکی نخوت اور عیاشی اُسکی
بربادی مین دفن ہوئی جبکہ تینتیس ۳۳ دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کی
بہاری کلون نے ۱۲۹۱ع مین اُسکی دیوارونکو چور کر دیا اور وحشیان مملوک کو
(جو مصر کے مالک تہے) راستہ دے دیا ساٹہہ ۶۰۰۰۰ ہزار عیسائی قتل ہوے اور
غلام بنائے گئے اور بعض جو بہاگ گئے شپرس کو (قبرس) کے کنارے پہونچتے
پہونچتے سمندر کی نذر ہوگئے انتہی

اب مین ان سب لڑائیونکا مفصل حال ایک اور کتاب سے لکہکر ختم کرون
لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چہاپہ و تصحیح کی ہوئی
اوکسفورڈ کے مدرسہ کی مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیرس کے اور بمبئی اڈوکیشن
کمیٹی کے حکم سے لوئیس ڈکاسٹا صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ
صوبجات بنگالہ و بہار و اوڈیسہ نے اردو مین ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۲۹ع مطبع چشن
جلد ۲ مین لکہا ہے

جہاد یعنے جنگ مقدس کا بیان ۱۷ باب فصل ۱

اہالی ترک یعنے ترکمان جو کہ تاتار کی قوم سے تہے انہون نے تارس اور ایماس کے
پہاڑون سے اوترکر ولایت موسکوی پر گیارہوین قرن یعنے گیارہوین صدی

زمان مین خروج کیا اور بحر کسپیان کے ساحلون تک گہس پڑے عرب کے شاہون نے
طماع ترکون کو نوکر رکہا (اسی ڈہب پر جیسے کہ روم کے بادشاہون نے قبل اسکے
گاتہون اور جاہلون کو نوکر رکہا تہا اور وے خود مخدوم بن بیٹہے تہے) اور انہون نے
ان لڑائیون مین جو کہ تخت کے اتصال کی بابت ہوئین بڑی ہی بہادری دیکہائے
خلفاء بغداد یعنے عباسیون سے انکے مدعی خلفاء خاندان عمرؓ نے ممالک سیریا اور
مصر اور افریقیہ کے لے لئے اور ترکون نے عباسیون اور بنی امیہ سے سارا انکا ملک
لے لیا ۱۰۵۵ء مین ترکون نے شہر بغداد کو اپنے قبضہ مین کیا اور خلفاء کی بالکلیت
بالکل اٹہا دی اور یہہ سلاطین ملکی شاہون کی بہ نسبت اب محمدیون کے دینی
جیسے کہ پوپ مسیحیون مین تہا اعظم المجتہدین تہے پیلے جہاد کے زمان مین جو کہ گیارہوین
قرن کے عرصہ مین گزرا مملکت عرب اور فارس اور بڑا حصہ ایشیائے صغیر کا شاہ
ترکس کے انتظام مین تہا مشرقی مملکت اس نوع سے بہت گہٹ گئی اور
بہت سے ممالک اس مملکت کے جو سرزمین یورپ مین تہے اسکے تحت تصرف سے
نکل گئے مگر یونان اور مقدونیا اور تہریس اور الیریا پر اب تک قبضہ بنا رہا اور قسطنطنیہ
آباد اور شان و شوکت سے تہا فلسطین ترکون کے قبضہ مین تہا اور اسکا صدر الصدر
(یعنے پایۂ تخت) یروسلم کا شہر گو کہ اپنی اگلی رونق سے گہٹ گیا تہا تاہم اسکی عزت ابتک
مسلمانونکی نظرون مین بطور شہر مقدس کے تہی اور اکثر محمدی زیارت کے لئے وہان مسجد عمرؓ
پر جایا کرتے تہے اور مسیحی ہمارے بچانیوالے کے مقبرے پر میکائیل ہفتم جو کہ مشرقی
سلطان تہا اسکے ہاتہ سے ایشیا کی مملکتون کے نکل جانیکے باعث آتش غضب سے
جل رہا تہا پس اسنے ۱۰۷۳ء مین گریگوری ہفتم سے اعانت چاہی کہ اپنے کو کافرونکے

سیر الاسلام کے صفحہ ۹۰ ...

حرب صلیبیہ

طوق اطاعت سے فارغ کرے مگر اس جھگڑے کے سبب جو کہ پوپ اور جرمنی سلطانونکے
درمیان اُن دنون تہا یہہ بات اُس عرصہ تک کہ ایک نیا سبب اسکے لئے پہر
نکلا معطل رہی

پیٹر ہرمٹ یعنے پطرس تارک الدنیا نے جو کہ باشندہ امینس کا تہا یروسلم کے
طواف سے لوٹنے کے بعد زور شور سے اُس مظلومیت کا جو کہ مسیحون نے ترکونکے
ہاتہہ سے اٹہائی استغاثہ چاہا اور اربن ثانی نے اس دیوانہ شخص کو مجتہد ٹہرایا
کہ اس بڑے منصوبے کی تعمیل کے لئے پیشوا ہو جو کہ پوپون نے ٹہرایا تہا کہ
سارے مسیحون کو جہاد کے لئے کمر بستہ کرین تاکہ کافرونکو زمین مقدس سے منہدم
(یعنے معدوم) کردین اور ایک یہہ بہی مقصد تہا کہ اس سبب سے وہ نفاق
جو کہ یونانی اور لاطینی کلیسیا کے درمیان تہا انجام کو پہونچے اور انکا اقتدار
بڑہے تاکہ مغربی یورپ کے سلاطین و امرا دور دور ملکون کی جنگ مین مشغول
رہنے کے سبب فرصت نہ پائین کہ اپنے دیس مین فساد مچائین اس مشورے کا
آغاز دو جدے جدے شورے یعنے پلاسنشیا اور کلیرمونٹ مین ہوا پہلے شورے
مین کچہہ بند و بست ہوا کیونکہ اٹالیہ کے امرا اپنے گہر کے کار و بار مین مشغول تہے
اور نہ چاہتے تہے کہ دور و دراز کا سفر کرین اہل فرانس اہل اٹالیہ کی نسبت
زیادہ تر سرگرم نکلے اور ایک بڑا انبوہ طامعین و مفسدین عابد کا اپنے سب
متعلقین کے ساتہہ غزمیت و غنیمت کے لئے اور اس امید پر کہ نجات ابدی
ہوگی جسکا کہ ایک عجیب و غریب حکم سے پوپ نے وعدہ کیا تہا فوراً صلیب
اُٹہا کر چل نکلے پطرس تارک الدنیا نے اپنے حکم کے تلے اسی ہزار جمع کئے انہون

شاہزادے اور امیرزادے اور علماے دین اور رہبان اور اناث اور اطفال سب تہے غرض کہ اچہے برے بقول ایک معصر مورخکے سب طرحکے لوگ مجتمع ہوگئے اور انہون نے ۱۰۹۵ء مین راہ مشرق کی لی جس مسیحی ملک سے ہو نکلتے وہان نوچ کہسوٹ اور لوٹ پاٹ مچا دیتے کیونکہ جبکہ ایک بڑا انبوہ اس زعم سے مجتمع ہو کہ انکے جمیع اعمال قابل عفو ہونگے اُسکا ایسا ہی کچھہ ثمرہ ہوتا ہے پطرس کی فوج جبکہ قسطنطنیہ کو پہونچی فقط بیس ہزار رہگئے شاہ الکسیس کومنینس نے کہ جسکے حضور اہل جہاد بہت ہی گستاخی سے پیش آئے نہایت پسندیدہ حلم وعقل دکہائی ان غنڈون کے ہاتہون سے چہٹنے کیلئے اُسنے تعجیلاً جو امداد کروے چاہتے گئے انہین پہنچایا گیا اور اپنے جہاز بہی اُسنے انہین دئے کہ بحر باسفورس کے پار انہین اوتار دین سلطان سلیمان نے نیقیا کے میدانین اُنسے مقابلہ کیا اور پطرس تارک الدنیا کے لشکر کو بیخ و بن سے برباد کر ڈالا اسی عرصہ مین ایک نیا مجمع جہاد والونکا قسطنطنیہ مین اچہے اچہے سپہ سالارون کے زیر حکومت آپہونچا کہ جنکے سرغنہ لورین والا گوڈفری ڈیوک برابانت کا اور ریمونڈ کونٹ تہولوس کا اور نورمنڈی والا رابرٹ بیٹا ولیم شاہ انگلنڈ کا اور بوہیمونڈ بیٹا رابرٹ گسکارڈ کا جو کہ سسلی کا مظفر تہا اور دوسرے بڑے بڑے عالیجاہ امرا تہے انکے ساتھہ بہی جو کہ کئی لاکہہ کی جماعت تہی الکسیس اُسی طور شایستہ سے پیش آیا اور تعجیلاً انہین بہی روانہ کر دیا اُسنے اسبات مین بہت دانائی ظاہر کی کیونکہ غازیون کا یہی ارادہ تہا کہ جنگ جہاد کو اسکے ملک کے لینے سے آغاز کرین اس جم غفیر کے آگے اہل ترک نہ ٹہر سکے اور انہون نے دو بار ہزیمت کہائی اور جہاد والون

جہاد نمبر ۲

انکا تعاقب یروسلم تک کیا اور چھ ہفتہ کے محاصرہ کے بعد یورش کر کے شہر کو لیلیا اور بڑے ہی ظلم و ستم سے وہان کے سب محمدیون اور یہود کو مقتول کیا یہہ واقعہ ۱۰۹۹؁ع مین ہوا پطرس تارک الدنیا کی حیات نے وفا کی کہ وہ شہر مقدس کی تسخیر کو دیکھے مگر اربن ثانی اس ماجرے کے آگے ہی مر چکا تہا گوڈفری کے نام پر یروسلم کے شاہ کا ڈنکا ہوا مگر جلد اسکے بعد پوپ کے نایب کو اُسے ملک تفویض کر دینا پڑا کہ جسکو علماے دین و مشایخ نے آبا مقرر کیا تہا (انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۳۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۷۱؁ع مین ہے کہ اُسنے اپنے قلمرو مین اپنے سر پر تاج شاہی کبہی نہ پہنا اسلئے کہ اُسنے کہا کہ مین اس لایق نہین کہ اُس جگہہ مین جہان کہ میرے نجات دہندہ نے کانٹونکا تاج پہنا ہے (متی ۲۷ باب ۲۹) تو نتیجکا پہنون انہی جہاد والون نے ممالک سیریا اور فلسطین کو چار جدی جدی سرکارونمین منقسم کیا اور اس سبب سے انکی قوت بہت گہٹ گئی الاے ترک اب زور پکڑنے لگے اور مملکت ایشیا کے مسیحیون نے یورپ سے استمداد کی درخواست ضرور جانی

دوسرے جہاد کا آغاز مغرب کیطرف سے ہوا ۱۱۴۶؁ع مین فرانس اور جرمنی اور اٹالیہ کے لوگون سے قریب دو لاکہہ مجاہدین کے ہیوہ کے زیر حکومت جو کہ فرانس والے فیلقوس اوّل کا بہائی تہا نکلے انکا بہی ویسا ہی کچھ حال ہوا جیسا کہ پطرس تارک الدنیا کے لشکر کا ہوا تہا وے جو نہین مرز بوم ایشیا کے ساحل پر اوترے اُنسے شاہ سلیمان نے گرما گرمی سے مقابلہ کیا اور شاہ ہیوہ عالم تنہائی مین مر گیا اُسوقت یروسلم کا قلعہ ایسا کمزور تہا کہ ضرور پڑا کہ اُسکی حفاظت کے لئے

رہبان لڑائی پر کمرباندھ مین پس اسی مقام سے فوجی بہادران ٹمپلر اور ہوسپٹالر
کے فرقے نکلا اور جلد اسکے بعد جرمنی نقارین سے ٹیوٹونی فرقہ نکلا اسی حالت مین
پوپ یوجینیس ثالث نے مقدس برنارڈ کو کہ جسکا وہ شاگرد تہا اور لوگون میں یہانتک
اسکی قدر تھی کہ وہ یورپ کا اوریکل کہلاتا تہا معین کیا کہ ولایت فرانس مین
پند و نصایح سے لوگون کو دعوت جہاد کے لیے کرے اور انکا سرغنہ لوئیس ہفتم
کو چلہ ہوا اُسنے کانرڈ ثالث شاہ جرمنی کی آمیزش سے تین لاکھہ آدمی کہڑے کیے
کے مقدس برنارڈ کے ہاتہون سے دونون شاہون نے سرخ صلیب پایا تہا
(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۹۰ مشمولہ مخزن مسیحی جلد ۴ نمبر ۴ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ء
مین ہے کہ پہلے جہاد کے پچاس برس بعد برنارڈ جہاد کے لیے وعظ کرتا چارونطرف
پہرا کہتے ہین کہ برنارڈ کی اس دعوت پر چالیس لاکھہ آدمیون سے زیادہ جہاد کے
لیے فراہم ہوگیے) الوتیم کے سلطان نے جرمنیون کو ٹکڑے بوٹی کر ڈالا اور فرانسیسی
کے متصل ہو لیے فرانس نے بالکل ہزیمت کہائی اور بڑی ہی کمبختی اور خواری
کے بعد دونون شاہ عرق ندامت مین غرق ہوا اپنے اپنے ملک کو لوٹے قریب
ایکہزار آفت رسیدہ قبایل کے سبب معقول کے ساتہہ مقدس برنارڈ کے
قبل کا زور و شور سے علانیہ شکوہ کرنے لگے کہ اُسے حرص نے یہانتک ورغلایا
کہ آپکو موسیٰ سے تشبیہ دے کہ اُسنے جیسے موسیٰ نے ایسے وعدہ کے بعد کہ بنی اسرائیل
کو امن چین کے ملک مین لیجائیگا انکی پہلی نسل کی خواری و تباہی بیابانین
دیکھی

عظیم الشان صلاح الدین نے جو کہ شاہ مصر کا خدر تہا ارادہ کیا کہ سمیدان کا

قبضہ فلسطین سے اُٹھا دے اور شہر یروسلم کا محاصرہ کر جو کہ اُنہوں نے جمیع انواع کی
بدانتظامی و بدعملی سے تباہ ہو رہا تھا اُسے لیلیا اور وہان کے سردار لیوسگنان
ڈی گائی کو اسیر کرلیا مگر اُسکی بہت خاطرداری کی پوپ کلیمنٹ ثالث کا فرنگی
قحبائی دیکھکر بہت ہی ہیبت زدہ ہوا اہالیٔ فرانس و انگلنڈ و جرمن کو تحریص
کرنے لگا کہ ایک نئے جہاد پر کمر باندہیں اور ہر ملک کا لشکر اپنے اپنے سردار یعنے
فیلقوس اگسٹس اور رچرڈ اوّل اور فریڈرک باربار وسا کے زیرِ حکومت ہوا اُس
نیستہ سے جہاد مین شاہ فریڈرک مرزبوم ایشیا مین نہاتے وقت مر گیا اور اُسکا
لشکر ہزیمت متواترہ سے تباہ و خوار ہوا فرانس و انگلشیہ افواج کے بخت نے
اُنسے کچھ یاوری کی اُنہوں نے پطلیموس (یعنے عکہ) کا محاصرہ کر کے ۱۱۹۱ع مین
اُسے لیلیا مگر رشک و حسد کے سبب رچرڈ اور فیلقوس (یعنے فلپ) مین ایسی
بے مزگی پیدا ہوئی کہ شاہ فرانس بیزار ہو اپنے ملک کو لوٹ گیا تہا اور رچرڈ نے
تن تنہا صلاح الدین سے مقابلہ کیا اور قریب اسکیلون کے اُسے ہزیمت دی
مگر سفر کی مشقت اور قحط کے سبب اُسکا لشکر بہت ہی مضمحل ہو رہا تہا پس
اُسنے اپنے دشمن سے ایک عزت کے ساتھ صلح کی اور اضطرار اً فلسطین کو
چھوڑ جہاز پر سوار ہو اپنے ملک کو معاودت کی صلاح الدین کہ جسکا ادب
سبھی لوگ ہی کرتے تھے ۱۱۹۵ع مین مر گیا

فلاندرس والے کونٹ بالدوین کے زیرِ حکومت ۱۲۰۳ع مین چوتھے جہاد کے لیئے
لوگون نے کمر باندہی مگر اُنکا فقط یہی مقصد نہ تہا کہ کافرونکا استیصال کرین بلکہ
یہہ کہ مشرقی سلطنت کو بالکل منہدم کر ڈالین قسطنطنیہ جو کہ تنازع با کیسۃ

باعث خانہ جنگی و بغاوت سے تباہ و خوار ہو رہا تہا اہل جہاد نے اُسکا محاصرہ کر بے
کسی نوع کی مزاحمت کے اُسے لیلیا اُنہون نے اپنے سردار بالدوین کے نام پر
شاہی ڈنکا مارا اگر صیف کو اسیلئے کہ کئی مہینے بعد اُسے تخت پر سے اُٹہا مقتول کر دین چند
بڑے بڑے سرغناون نے آپسمین مملکت شاہی کو بانٹ لیا اور اہالے وینشیا
کو جنہون نے اس چڑہائی کے لئے اپنے سجار کی اعانت دی تہی اُسکے اجزا مین
اُنہین کاندیا کا جزیرہ ملا کہ جسکا قدیمی نام کریت تہا الکسیس نے جو کہ سلطانی
خاندان کو معینی سے نکلا تہا مرز بوم ایشیا مین ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی
اور جسکا نام اُسنے ولایت تریبزوند رکہا پانچوین جہاد کی یہہ علت غائی
تہی کہ شاہ سیف الدین سے انتقام لین کہ جسنے ملک فلسطین پر خروج کیا تہا
اور ملک مصر کو ویران کر دین سب پہلے جہادون کی مانند اس جہاد کا بہی یون
انجام ہوا کہ ابتدا مین تو کچہہ فتح ہوئی مگر آخر کو غازیون نے ہزیمت اُٹہائی لیکن
اس زمانہ یعنے ۱۲۲۶ع مین مرز بوم ایشیا مین ایک بڑا ہیجان پیدا ہوا چنگیز خان
تاتاریون کو لیکر جانب شمال سے ولایت فارس اور سیریا پر ٹوٹ پڑا اور بے
کسی امتیاز کے ترکون اور یہود اور مسیحیون کا غرضکہ جنہون نے اُسکا سامہنا
کیا سب کا قتل شروع کر دیا یہی ولاورون نے کیا از قبیل ٹمپلار اور ہوسپیٹلر
اور کیا تیوتونی سبہون نے زور شور سے سامہنا کیا مگر کچہہ مفید نہ پڑا اور فلسطین
ان غاصبون کے ہات آجاتا اگر لوئیس نہم فرانس والے کے جہاد کے سبب
کچہہ دنون نہ ٹہار رہتا اس شاہ نے یہہ سمجہکر کہ اُسکی دعوت فلک کیطرف سے تہی
چار برس کی تیاری کے بعد اپنی بیگم اور تین بہائیون اور سارے فرانس کے

بہادرون کیساتہہ ارض مقدس کی عزمیت کی اسکے لشکر کا پہلا اقدام مصر کے غلبہ پر ہوا اور وہان چندے فتحیاب ہوا انہون نے قاطبتاً ہزیمت اٹہائی اور شاہ فرانس اپنے دو بہائیون کے ساتہہ (کیونکہ ایک تو لڑائی مین مارا گیا تہا) اپنے دشمن کے ہاتہون مین گرفتار ہوا اُسنے اپنی آزادی مبلغ خطیر کے عوض خریدی گوکہ دشمن کے عجیب وغریب تحمل کے سبب اس زر کا مقدار کچہہ کم ہوگیا اور فرانس کو مراجعت کی اور وہان صلاح وفلاح اور فہم وفراست کیساتہہ تیرہ ۱۳ برس تک اُسنے سلطنت کی چنانچہ حقاً کہا گیا ہے کہ اسکا تقوی ہرچندکہ ایک زاہد خلوت گزین کی مانند تہا مگر وہ حسن معاشرت شاہانہ سے محروم نہ نکلتا اگر وہ زیادہ تر گہر مین مقیم رہتا مگر اسی جنون نے بار دگر اُسے گہیرا اور مسلمانون کے حلی الرغم وہ پہر بقصد جہاد مرزبوم افریقہ کو روانہ ہوا اور وہان وبا کے سبب اُسکا لشکر تباہ وخوار ہوا اور خود بہی مرگیا یہہ واقعہ ۱۲۷۰ع مین ہوا۔ لاطینیون نے دو ناپائدار سلطنتون کی بنیاد مشرق کی نواح مین ڈالی کہ جنمین سے ایام جہاد کے تیسرے سال مین یروسلم کی سلطنت تہی اور قسطنطنیہ مین لاطینی سلطنت ستاون ۵۷ برس تک رہی (۱۲۶۱ع مین میکائیل پالیالوگس کے زیر حکومت یونانیون نے پہر اس شہر کو اپنے قبضے مین کیا دیکہو لب التواریخ صفحہ ۱۰۲)

راویون نے یون لکہا ہے کہ ایک فائدہ جوان مقدس لڑائیون سے حاصل ہوا یہہ ہے کہ یوریون کے اطوار مہذب ہوگئے یعنے مسلمانون کی تہذیب نے اہل یورپ مین بہی اثر کیا اور انہین مہذب بنایا سبحان اللہ

نگردید محروم زین بارگاہ — چرو ے سفید وچہ بخت سیاہ

مگر ان ایام مین جو کہ فوراً ایام جہاد کے بعد گزرے اس نوع کی کچھ ترقی معلوم نہین پڑتی ہے انجام جہاد اور یونانی سلطنت کے ہبوط کے درمیان ۱۴۵۳ع مین دو قرن جہالت اور ظلمت کے گزرے اور یہہ وہ زمانہ تہا جب علوم پہر ظاہر ہوے اور ادب نمود پر آیا جہاد کا ایک نتیجہ یہہ تہا کہ مال غیر منقولہ کی تبدیل سے انعامی سلطنتون مین ہو گئی اور امرا کے علاقے بک کر کئی چہوٹے چہوٹے زمینداروں پر منقسم ہوے اس بات نے ولایت فرانس مین شاہی اقتدار کو بہت ہی بڑہایا مگر ملک جرمنی مین جہان کہ شاہ اصالتاً پر بے کسی فائدے کے جہاد مین شریک تہا عاید کا اقتدار سلطانی اقتدار پر غالب آیا مگر ملک فرانس مین انعامی مستقلہ سلطنتین کمزور ہو گئین اور فرقہ رذیل نے قوت پکڑی اور خود مختار ہو چلے (یہان سے ثابت ہے کہ اقوام رذیل اہل یورپ کی بہی نظر مین خوار ہین) امثلاً امصار جو کہ قبل اسکے امرا کے بند اطاعت مین تہے انہون نے اب اپنی آزادی کی گرفت کی اور اپنا یہہ حق ٹہرایا کہ اپنے لئے قضات خود مشخص کرین اور خود اپنے شرایع کے موافق منتظم ہونے لگے بعضون نے یہانتک پیش قدمی کی کہ بے سند رپیغ کے آپ کو بند اطاعت سے فارغ کیا اور عاید کے علی الرغم رسوم مقررہ کو پیش کر انہین ایک گریزی کے ساتہہ اس کشمکش و پیچ مین ڈالا کہ وے اپنی وجہ تعلق کی ثابت کرین ان جہادون کے سبب کلیسیا بعضی باتون مین مستفید ہوے اور بعضے مین متفرر پوپون نے اپنی اقتدار کا زیادہ انبساط حاصل کیا مگر جہادون کے خون خرابی کے انجام نے لوگون کی آنکھیں

نتیجہ جہاد

کمولین کہ پوپون کی خودغرضی پر نگاہ کرین اور بدعت کا تسلط کمزور ہو گیا مشائخ
سے اکثر نے بڑی دولت حاصل کی مگر علماء دین پر خراج مقرر ہونیکے سبب اسکا
عوض ہو گیا قلّت زر کے سبب یورپ کی سب سلطنتون کا سکّہ منقلب و قلب ہوا
اس گمان کے سبب کہ یہود نے زر کو مجتمع کر مخفی کر رکھا تھا لوگ انکا تعاقب کرنے
لگے جہاد کے سبب بڑے بڑے فائدے اٹالیہ کی سرکارون جینوا اور پیسا اور
روشنس نے اٹھائے کیونکہ مصارف عساکر کے لئے ملک لیوانت سے بڑی ہی
تجارت جاری تہی اہلئے وینس جیسا کہ مذکور ہوا ان لڑائیون مین بڑی ہی
سرگرم تھے اور انہون نے مغلوب ملکون سے اپنا حصّہ حاصل کیا

اچھے اچھے نتایج جو کہ ان جہادون سے نکلے مختصر اُنیہ ہین کہ انکے سبب بہت سے
اطوار پسندیدہ اور خصائل حمیدہ نمودار ہوے جو کہ شاید اگر یہہ بات درمیان
ہنوتی مدت مدید تک مخفی پڑے رہتے اور بُرے بُرے رویہ استیصال کئے گئے
اور کاروبار تجارت نے جو کہ اُن شہرون مین جاری تہے جنکا اوپر مذکور ہوا تعجیلاً
سارے مغربی یورپ کو ایک ترقی پر چڑہایا علوم و ادراک کے باب مین یہی کہا
جا سکتا ہے کہ غالباً لاطینیون نے مشرقی صدر الصدور (یعنے قسطنطنیہ) کے
بہت سے اچھے اچھے نوشتون کو غارت کیا کہ جنکا ہاتھ لگنا اب امکان سے باہر
ہے ہنگام جہاد مین بہادری کمالیت پر پہونچی اور بہت سے عجیب و غریب فسانے
نکلے تمت کلامہ   لب التواریخ مؤلفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چھاپا تصحیح
کی ہوئی   اکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیرس کی اور
بمبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ لومیس ڈکاسٹا اسسٹنٹ

سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ صوبجات بنگالہ و بہار و اوڈیسہ جلد ۲ مطبوعہ مطبع چرچ مشن ۱۸۲۵ء باب ۱۷ فصل ۱۰۰ صفحہ ۸۶ - ۹۵

پھر اُسی کتاب کے ۱۸ باب ۸ فصل صفحہ ۱۰۹ مین مرقوم ہے کہ بہادری کی بنا خواہ مسلمانون سے یا نورمنون سے ہوئی ہو مگر تحقیق ہے کہ ہنگام جہاد مین کمالیت پر پہونچی کہ جسکے سبب لوگ شدائد اور مشاقی کیطرف مایل ہوے تہے اور فوجی جلال کے لئے ایک میدان کہلا تہا یہہ بات سچ ہے کہ لوگ ان جانگزا عزیمتون سے کم واپس آتے تہے مگر وے جو واپس آتے اُنکے وطن اُنکی بہی قدر و منزلت کرتے تہے شاعر اور فسانہ گو اُنکی تعریف کرتے اور اُنکی بہادری کے احوال کو بہت سے مبالغہ کے قصہ اور کہانی کے ساتھہ رنگین کرتے بارود کے ایجاد اور حال کے توپخانے نے بہادر کی سب بہادری کے حوصلہ اور اُنکے جمیع لوازم کو پست کرا ڈالا دیا اور اُنکے سب مخصوص قواعد کو انجام پر پہونچایا انتہی

ہنری ثالث شاہ انگلنڈ کے بیٹے اڈورڈ ششم نے اخیر جہاد مین لوئیس نہم کی رفاقت کی اور فلسطین مین بڑی بڑی بہادریان دکہائین شاہ بابل سے اُسنے دس سال کی مفید صلح ٹہرائی اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنکر وہ انگلنڈ کو واپس آیا اور وہان ۱۲۷۲ء مین اُسکے سر پر تاج شاہی رکہا گیا [illegible] صفحہ ۱۱۳

تیرہوین قرن کا آغاز ایکنئے مذہب کے جہاد سے ہوا البائی کے باشندون نے جو کہ البابجنسس کہلاتے تہے پیس دے واد مین جرات کی کہ کلیسیا

تہولک کے اکثر احکام پر اس نیت سے کہ وے کتاب مقدس کے احکام کے برخلاف تہے چوٹ کرین انوسنٹ ثالث نے ان شقاقون کی تجویز و سزا کے لئے تہولوس مین ایک مقدس دربار ٹہرایا تہولوس کے کونٹ نے اس تعاقب سے اعتراض کیا اور اس جرم کی سزا کے لئے پوپ نے جبر او قہر اُسپر اُسی کے متعلقین پر بہ قصد جہاد بہیجا اس عزیمت متبرکہ کا سرغنہ شمون ڈی مونتفورت تہا اور اس جہاد مین ازبسکہ ظلم و ستم نمایان ہوا خدمت مقدسہ کے فوائد کو پوپون نے ایسا بڑا تصور کیا کہ اُسے پایہ استمرار پر قرار دیا اور اسکا نام انکویزیشن (یعنے ایک دربار پوپ کیطرف سے شقاقیون کی تجویز اور تعذیر کے لئے) رکہا اور یہہ یورپ کے مختلف خطون مین یعنے سوا ولایت انگلیس کے تمام سرزمین اطالیہ اور اسپانیہ اور پرتگال مین مقرر ہوے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۳)

ٹمپلر بہادرون پر اسلئے فیلقوس حسین بادشاہ فرانس کا غضب برانگیختہ ہوا کہ انکی طرف سے اسکے دل مین کچہ شبہہ بغاوت کا پیدا ہوا تہا پس اُسنے اپنی سعی سے کلیمنٹ پنجم سے درخواست کر ایک حکم جاری کروایا کہ تمام مسیحی ملکون سے یہہ سب بہادر استیصال کر دئے جائین اور ساری مرزبوم یورپ مین یہہ نالایق نفی کا فتویٰ جاری ہوا مگر فقط ولایت فرانس مین یہہ بہادر مقتول ہوئے ان آفت رسیدہ لوگونکا یہہ حال تہا کہ بہ نسبت انکے جرم کی تجویز کے انپر جبر او قہر افسوس و مجوسیت پرستی کا اتہام دہرتے اور انہین آگ مین جہونک دیتے یہہ واردات ۱۳۰۷ع سے لیکر ۱۳۱۲ع تک جاری رہے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۴)

فہرست بعض واقعات عظیمہ بقید سنہ عیسوی

از جدول تاریخ لب التواریخ صفحہ ۳۵۴-۳۰۴

اسکندریہ کی چار لاکھ کتابونکا کتب خانہ جلگیا سنہ ۴۸ قبل مسیح	
جولیس سیزر نے تقویم کی تصیح کی اور قمری سال کے عوض شمسی سال داخل کیا پہلے جولیائی سال کا آغاز جنوری سنہ ۴۵ قبل مسیح کے	
عیسیٰ مسیح چار برس قبل سال مروج کے پیدا ہوا	
پلاطوس رومیونکی طرف سے یہودیہ کا ناظم مقرر ہوا	سنہ ۲۷ء
انطاکیہ مین مسیحون کو کرشیان لقب ملا	سنہ ۴۰ء
سیرین مین یہود نے دو لاکھ یونانیون اور رومیونکا قتل کیا	سنہ ۱۱۵ء
رومیون نے پانچ لاکھ اسّی ہزار یہود کا قتل یہودیہ مین کیا	سنہ ۱۳۵ء
انطاکیہ کے یہود نے مسیحونکا قتل کیا	سنہ ۶۰۹ء
یروسلم کو فارسیون نے زیر حکومت خسرو ثانی کے لیلیا	سنہ ۶۱۶ء
سنہ ہجری کا آغاز	سنہ ۶۲۲ء
خلافت ابو بکرؓ کا آغاز	سنہ ۶۳۲ء
خلافت عمرؓ کا آغاز	سنہ ۶۳۴ء
یروسلم کو عمرؓ اور مسلمانون نے لیا اور وے چار سو برس تک برابر اُس پر قابض رہے	سنہ ۶۳۶ء
معاویہ کے زیر حکومت مسلمانون نے سیپرس کو لیلیا	سنہ ۶۴۸ء
مسلمانون نے رہودس کو لیلیا اور پیتل کی مورت کو جو کولاسس کہلاتا تھا	

توڑ ڈالا — ۶۵۲ء

مسلمانون نے سسلی کو لوٹ لیا — ۶۶۲ء

لیو نے سسلی اور کالابریا کے شہنشاہی ممالک لے لے — ۷۲۷ء

لیو نے رہبانون کا تعاقب کیا — ۷۳۶ء

عبدالرحمن اول نے اپنے امیر شاہ کو ردوا کا لقب لیا — ۷۵۶ء

المنذر نے بغداد کو آباد کیا اور اُسے دار السلطنت بنایا — ۷۶۲ء

مسلمانون نے پہلے پہل عربی ہندسہ مرزبوم یورپ مین داخل کیا — ۹۹۱ء

ترکون نے بغداد لیلیا — ۱۰۵۵ء

اہالے ترک کا قبضہ یروسلم پر ہوا — ۱۰۶۵ء

پہلا جہاد ارض مقدس کیطرف پطرس زاہد یعنے پیٹر راہب کا — ۱۰۹۵ء

نصرانی مجاہدون نے انطاکیہ شہر لیلیا — ۱۰۹۸ء

ہمراتون والے گوڈفری نے شہر یروسلم لیلیا اور مقدس یوحنا کے بہادرونکا تقرر — ۱۰۹۹ء

بالدوین شاہ یروسلم نے شہر بطلیوس کو لیلیا (صلیبی جہاد مین) — ۱۱۰۴ء

ٹمپلر بہادرونکا تقرر — ۱۱۱۸ء

دوسرا جہاد کہ جسکی تحریض مقدس برنارڈ نے کی تہی — ۱۱۴۷ء

یروسلم کو سلطان صلاح الدین نے لیلیا — ۱۱۸۷ء

تیسرا جہاد رچرڈ اول و فیلقوس اغسطوس کے زیر حکومت — ۱۱۸۹ء

چوتہا جہاد شہر وینیس سے نکلا — ۱۲۰۳ء

فرانسیسون اور وینیشیون نے قسطنطنیہ لے لیا سنہ ۱۲۰۲ء

سیمن دی مونٹفورٹ کے زیر حکومت البیجنسیون پر جہاد کی چڑہائی ہوئی سنہ ۱۲۱۰ء

چنگیزخان اور تاتاریون کا سنہ ۱۲۰۶ اور سنہ ۱۲۲۷ کے درمیان خروج سنہ ۱۲۱۰ء

پانچوان جہاد مقدس لوئیس کے زیر حکومت سنہ ۱۲۴۸ء

بطلیموس کو ترکون نے لیلیا جہادونکا انجام سنہ ۱۲۹۱ء

یروسلم کے مقدس یوحنا کے بہادرون نے رہودس کو لیلیا سنہ ۱۳۱۰ء

تیوتونی بہادر پروشیا مین جا بسے سنہ ۱۳۳۱ء

انگلنڈ مین کالیس کے بچاؤ کے لئے توپ صرف مین آئی سنہ ۱۳۸۳ء

رہودس ترکون نے لیلیا سنہ ۱۵۲۲ء

مسلمانون کو فیلقوس ثالث نے اسپانیہ سے نکالدیا سنہ ۱۶۱۰ء

چونکہ سنہ ۱۱۸۷ء مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضہ مین آگیا جیساکہ ہندی تواریخ کلیسیا سے لکہہ چکا ہون یعنے صلاح الدین سلطان مشرقی سنج (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۰ کے بموجب سنہ ۱۱۸۷ء کو) یروسلم صلیبداروں کے ہاتہہ سے لیلیا تمام بادشاہ نصرانی اس (صلاح الدین سلطان مشرقی سے لڑائی مین حطین کے جو متصل اگیر طبریہ کے ہے اور محاصرہ بیت المقدس مین ڈر گئے۔ اگرچہ مغلوب کرنا فوجون کا دلیل اُسکی حسن لیاقت پر نہین ہے لیکن وہ بیان جس کو اس کے دشمنون اور نصرانی تواریخ نویسون نے بے روے رعایت کے لکہا ہے دلالت اسکے اوصاف حمیدہ پر کرتا ہے۔ جبکہ بیت المقدس کو لشکر نے اسکے مسخر کرلیا اسنے امراؤن اس شہر کو

باوجود اس بات کے کہ بعضے بھائی اُنکے اس سے مقابلہ کر رہے تھے اجازت دی
کہ وہ بیمارون کے ساتھہ شفاخانون سرکاری مین حاضر ہون اسکی خیرات
اور فیض عام نے تکلیف خاص کو جو بسبب مصیبت عام کے واقع ہوئی
مٹا دیا اور اس نے بہت سے روپیہ کا خراج جسکو اہل شہر نے اپنے امن
کیواسطے قبول کر لیا تھا معاف کر دیا۔ نصرانی مجاہدین کچھہ اوپر اسّی برس
پہلے زمانہ صلاح الدین کے بیت المقدس پر قابض ہوئے تھے اور جس
مسلمان کو اُنہون نے وہان پایا قتل کیا تھا لیکن صلاح الدین نے بمقتضائے
جوانمردی کے اسکا عوض نہ لیا اور ایک عبادتخانہ ان کے لئے چھوڑ دیا
تاکہ وہ اُسمین اپنی عبادت کی رسمین کیا کرین انتہی (از سیر الاسلام باب پنجم
صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳) تب یہہ پیشین گوئی جو ۹۲ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ
صادق خرمے کے درخت کی مانند لہلہاویگا وہ لبنان کے سرو کیطرح سبز ہوگا
وے جو خداوند کے گھر مین لگائے گئے ہین ہمارے خدا کی درگاہون مین
پھولینگے ۹۲ زبور ۱۲ و ۱۳

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۷۰ع کے صفحہ ۱۰۳ و
۱۰۵ اور انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکھتے ہین کہ عیسائیون نے
پہلی صلیبی لڑائی مین یروسلم کو بسرداری گوڈفری دسوین صدی کے
آخر مین فتح کیا تو اُسوقت بیت المقدس کے قلعہ مین چالیس ہزار
مسلمان تھے اُن سب کو عیسائیون نے مع زن و فرزند قتل کر ڈالا نہ
ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے نہ بچہ کوئی بھی نہ بچا جن تلوار سے

مائون کو قتل کیا تہا انہون ہی نے بچون کو قتل کیا یروسلم کی تمام گلیان مقتولون سے
بہر گئین اور ہر طرف سے مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنے لگی جبکہ صلاح الدین
سلطان مصر و شام نے دوسری صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو پہر فتح کر لیا
تو اُسنے ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آپ کو اُسکے سپرد کر دیا تو سلطان نے
اُن عیسائی قیدیون پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی
قیمت نہ ادا کر سکتے تہے اُنہین مفت آزاد کر دیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاق
کے سامنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ ریچرڈ شیر دل کی ہی حقیقت کچہ نہ تہی
سلطان مصر کو علم ادب مین ہی کچہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ شخص کامل تہا
اور تمام اپنے فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا۔ یہہ بادشاہ
فقیرون کیطرح اپنے نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کے واسطے اسکی
مہربانی اور فیاضی بیحد تہی رحم اور نیکیان اُسکی ذات مین بہت تہین اور
اُسنے اپنے زمانہ حیات مین ایسے کام کئے کہ اُسکے ہمعصر عیسائیون کو ہی ایسے
کرنے چاہیے تہے ۔ یہہ سلطان بے شبہ دلیر و عقیل اور فیاض تہا دمشق کے
صلحنامہ کے تہوڑے عرصہ بعد اُسنے انتقال کیا اور کچہ روپیہ اسواسطے دیگیا کہ
میری وفات کے بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور
مسلمان کے تقسیم کیا جاے ۔ اب فرق دیکہو عیسائی بادشاہ ریچرڈ اول ایسا
بادشاہ تہا جسکی تمام شان و شوکت اُس روپیہ سے قایم تہی جسے وہ اپنی رعیت
سے ظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تہا اسکی
شہوت پرستی نے اُس سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی

خوبصورت ملکہ برن گیریا دختر سنیکو بادشاہ نوار سے ناموافق رہا ایک غریب راہب نے سرِ دربار اُسے ملامت کی اور خدا کا واسطہ دیکر یہہ کہا کہ شہر صدوم جہان قوم لوط رہتے تہے خیال کرو انتہی تمت کلامہ

پہر اسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۸۴ اور اردو کتاب کے صفحہ ۸۸ مین لکہا ہے قول یہہ سچ ہے کہ اگر بجاے اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ممالک ایشیا کے مالک ہوتے تو وہ اسلام کو اسطرح نرہنے دیتے جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے انتہی اور یہی قول بعینہ چیٹ فیلڈ صاحب کا بہی ہے دیکہو اُسی صفحکا حاشیہ اور اس قول کی صداقت مین اسپین کے مسلمانونکا نکالا جانا کافی دلیل ہے

پہر اسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۸۹ کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین کہ کلارک صاحب صلیبی لڑائی کے ذکر مین لکہتے ہین ان صلیبی لڑائیون سے عیسائیونکی تہذیب کو مطلق فائدہ نہین ہوا کیونکہ کسی زمانہ یا کسی قوم کی فوج اس فوج سے حرامکاری اور بدکاری مین زیادہ نہ تہی ان صلیبی لڑائیون سے سوء اعتقادی کو ایک نوع کا استقلال حاصل ہوگیا اور متعصب لوگون کے ظلم کو ترقی ہوئی خونریزی اکثر فرض خیال کئے جانے لگی اور بجاے نماز اور خیرات کے قتل انسان کے حکم درس ہونے لگا اور یہہ خونریزی گناہونکا کفارہ خیال کئے جانے لگی درس تہجیا ایکلنی کینا جلد ا صفحہ ۳۲۹ انتہی

پہر اسی اردو کتاب کے صفحہ ۹۲ مین لکہا ہے مشیم صاحب کا قول ہے کہ مورخان منصف کے نزدیک یہہ بات قرار پاگئی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجکی

جہالت مین پڑا ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور حکمت کے اُس زمانہ کو زمانہ آہنی لطینان کہنا چاہئے انتہی

تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۷۵ع صفحہ ۶۰ مین جو پادری الیٹ صاحب کی تفسیر سے لکہی گئی لکہا ہے کہ تمام فرنگستان اُنکے مقابلہ پر چڑہ آیا تہا مگر چونکہ لوگون کی شرارت اور بت پرستی اور بدکاری کی سزا کے لیے ضرور تہا کہ عیسائی مارے جاوین اسواسطے اُن بغدادی ترکون سے ایکدفعہ بارہ لاکہ اور ایکدفعہ نو لاکہہ عیسائی مارڈالے تہے اور باقی عیسائی شکست کہا کر بہاگ گئے تہے ۱۸ تاریخ جنوری ۱۰۵۵ع کو طغرل بیگ بغداد سے نکلا اور ۲۷ تاریخ مئی ۱۴۵۳ع مین اُسنے (یعنے ترکون نے) استنبول کو فتح کیا انتہی

تب یہہ پیشین گوئی جو سورہ بقر رکوع ۱۴ مین ہے پوری ہوئی اولئک ما کان لهم

الا خائفین لهم فی الدنیا خزی ولهم فی الاخرة عذاب عظیم

یعنے ایسون کو نہین پہونچتا کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوے انکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین بڑی مار ہے انتہی (از اردو ترجمہ قران مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۶ع

تفسیر حسینی مین ہے نیست مر ایشانرا و نسزد آنکہ در آیند در ان مسجد مگر ترسکاران وا ینصورت در زمان دولت اسلام ظہور یافت کہ ترسایانرا قوت رفتن در مسجد اقصی نیست از ترس مسلمانان انتہی اور تفسیر فتح العزیز صفحہ ۲۴۱ مین ہے کہ در حق نصاری درخلافت امیر المومنین عمر فاروق رض و امیر المومنین عثمان ذی النورین رض ایمعنی بوقوع آمد کہ ملک شام را از دست ایشان گرفتند و از بیت المقدس بکمال اہانت

حوالۂ سوم

دولت

سن چہارم

وولت اخراج کردند انتہی پس جسوقت عیسائی لشکرون نے بیت المقدس پر چڑھائی
کی اور تمام ان ملکون مین اسلامی فوجون سے لڑائی جاری رہی اور روز بروز
اسلامی فتوحات کی ترقی کا غل سنتے رہے یہانتک کہ ۱۲۹۱ء مین ترکون نے
شہر تلمیس کو بھی جو فلسطین مین کرسٹیانون کا پچھلا قلعہ تھا لیلیا (سندی تواریخ کلیسیا
صفحہ ۱۵۸) تو یہہ قول کیا ہی صادق آیا ہے کہ اِنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ
الخ پس ہمقران مجید مین ایسی پیشین گوئی ہے کہ اپنے وقت تحریر سے چھہ سو
برس کے بعد تمام جہان کے روبرو پوری ہوئی اور قیامت تک اسکی صداقت
آفتاب کیطرح ظاہر رہے گی۔

پہر اسی تفسیر نکلاشتہ مطبوعہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۶۲-۶۴ لکھا ہے کہ ان ایام مین عیسائیون کے
درمیان قبر پرستی اور بت پرستی اور تبرکات پرستی اسقدر بڑہ گئی تہی۔
کہ سب سے بڑی جماعت کینٹبری کی ولایت انگلستان مین تہی جسکے سب
لوگ معتقد تہے وان پر انہون نے تین قربانگاہ یا مزار بنا رکہے تہے ایک خداوند
مسیح کا دوسرا حضرت مریم کا تیسرا طامس اسقف کا جسکو بڑا بزرگ ولی اللہ
جانتے تہے اور ان تینون مقامون کی ایسی پرستش ہوتی تہی کہ جب یہہ لوگ
جنگ سے بہاگ کر انگلستان مین واپس آئے اور اپنی اپنی قربانگاہون پر نذر
نیاز چڑہانے کو گئے تو پہلے سال مسیح کی قربانگاہ پر ۳ روپیہ اور مریم کی قربانگاہ
پر ۶۳ روپیہ اور طامس ابکٹ اسقف کی قربانگاہ پر ۸۳۲ روپیہ کا چڑہاوا
آیا دوسرے برس خدا کو یہانتک بہول گئے کہ مسیح کی قربانگاہ پر ایک پیسہ بہی
نہین آیا مگر مریم کی قربانگاہ پر ۴ روپیہ ۱۲ آنے اور اس اسقف کی قربانگاہ

پچ۳۴۵۵ روپئے اُن باقی لوگون سے چڑہایا۔ واضح ہو کہ جب عیسائی جو روم کا کیتہولک
تہے جنگ سے آئے تو ان بدکارون نے ترکون کو چہوڑ کر آپسمین قتال شروع کیا
۳۹ برس کے عرصے مین ۱۳ ہزار مقدس عیسائیون کو چُن چُن کر انہون نے آگ
مین جیتا جلادیا اور زناکاری کا بازار یہانتک گرم تہا کہ ایک رومن کاتہولک
اسقف نے صرف اپنے علاقہ کے پادریون سے جو زنا کا محصول یا معافی کا
روپیہ لیا اور اُن زناکارونکی فہرست لکہی تو گیارہ ہزار پادریون سے لیا
گیا تہا اب دیکہو کہ جب پادریونکا یہہ حال ہو تو دوسرے لوگونکا کیا حال ہوگا
اسیطرح چوری یعنے خیانت اور نفع بیجا بہی لیتے تہے۔ اسی سبب سے ترکونکے
بادشاہ مسمی محمد نے قسم کہائی کہ ہرگز نہ سوؤنگا جبتک انکے بتون کو نتوڑون
پس اُسنے ان بدکارون سے بہت بڑی لڑائی کی اور تباہ کیا انتہی
سیر الاسلام ترجمہ بریف سروے مصنفہ مارشین مطبوعہ ۱۸۴۵ء کے باب چہارم
ترجمہ کیا ہوا پنڈت رام کشن کا صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۰ مین لکہا ہے کہ عادات اور
افعال بجازت (یعنے بایزید الدرم) کے جو بیٹا امراتہ کا تہا موافق اسکے
لقب الدرم کے تہے الدرم بجلی کو کہتے ہین (صفحہ ۱۹۰) اُسنے مُلک ہنگری
پر فوج کشی کی اس مُلک سے تُرک ہمیشہ لڑتے رہے تہے لڑنا باشندگان ہنگری
کی مدد مین فی الواقع لڑنا واسطے ممالک فرنگ اور مذہب نصاریٰ کے تہا
بڑے بڑے جوانمرد امیر فرانس اور جرمنی کے نیچے علم مبحب منڈا اور سایہ حمایت
صلیب کے لڑے لیکن بیچ لڑائی نیکوپولس کے (۱۳۹۶ء مین) بجازت نے
اُنکی ایک فوج ایک لاکہہ نصرانیون کو شکست فاحش دی اس فوج نے یہہ

لاف زنی کی تہی کہ اگر احیاناً آسمان گر پڑے تو اُسے اپنے نیزون پر تہام رکہ سکتے ہیں
ایک جم غفیر اس لڑائی مین قتل ہوا یا دریاے دینوب مین ڈوب گیا اور شاہ
ہنگری دینوپ اور بحر اسود سے گزر کر قسطنطنیہ مین جان بسلامت لیگیا اور
وہان سے چکر کہاتا ہوا اپنی قلمرو مین جہان اب کچہ باقی نرہا تہا پہر آیا بجازت
نے بسبب حاصل کرنے فتح کے مغرور ہو کر یہہ دہمکی دی کہ مین بیوڈا دار الخلافہ
ہنگری کا محاصرہ کرونگا اور متصل کے ملکون جرمنی اور اٹلی کو اپنی اطاعت
مین لاونگا اور اوپر قربانگاہ سینٹ پیٹر کے جو روم مین ہے گہوڑے کو دانہ
کہلاونگا گبن صاحب بیان کرتے ہین کہ یہہ لاف زن بادشاہ بسبب لاحق ہونے
بیماری نقرس کے جو مدت تک رہے آگے بڑہنے نپایا اور باعث اسکا کچہ معجزہ
پیمبر پیٹر کا یا بزاحمت پیش آنا ممالک نصاریٰ کا نتہا انتہیٰ

پہر ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ۱۵۵ سطر ۱۴ - صفحہ ۱۵۹ مین لکہا ہے کہ جب سو برسون
تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ اُس عیسائی دین کے بڑے دشمن
(یعنے لشکر اسلام) سے اپنی ساری طاقت سے لڑرہے تہے اور ساٹہہ لاکہہ عیسائی
اپنی جان دے چکے تہے تب ۱۳۹۱ع مین ترک لوگون نے شہر تلیس کو فلسطین
مین کرسٹیانو نکا پچہلا قلعہ تہا یعنے صرف یہی باقی تہا لیلیا اور یہی یونانی سلطنت
جو کمزور ہوتی جاتی تہی ترکونکا سامہنا نہین کرسکے تب اُنہون نے اُس سلطنت کے
جو ملک ایشیاء کوچک اور یورپ مین رہگئے تہے اُنہین چہین لیا اور ۱۴۵۳ع مین
شہر کانسٹنٹینوپل کو فتح کرکے یونانی سلطنت کو بالکل نیست کردیا پہر اُنہون نے
اپنی سلطنت کو ملک ہنگاریا کی حد تک بڑہایا اور وہان سے ایمان ہی پر چڑہائی

کرنے کی تیاری کی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ۸۴ زبور مین ہے پوری ہوئی
وہ قوت پر قوت بڑہاتے ہوے چلا کرینگے خدا کے آگے صیحون مین حاضر ہون گے انتہی
(از ترجمہ جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱ع ۸۴ زبور)

جان ڈیوین پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۱ مین لکھتے ہین کہ نو صلیبی
لڑائیان مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کروڑون انسان مارے گئے انتہی

ظہور اسلام سے قریب دو سو برس پیشتر رومیون کی بادشاہت دو حصون مین
تقسیم ہوگئی اور یہہ دو حصے مشرقی اور مغربی کہلاتے تہے مغربی بادشاہت کا
دار السلطنت خاص شہر روم تہا اور مشرقی کا استنبول یعنے قسطنطنیہ تہا انتہی
(از دیباچہ رومن ترجمہ قران شریف صفحہ ۴۳ دفعہ ۴۴ جسپر علمائے عیسائی نے
اپنے طور کا حاشیہ و دیباچہ لکہکر سنہ ۱۸۴۴ع الہ آباد پریسبٹیرین مشن پریس مین چہاپا)

پس اسی مشرقی بادشاہت کو ہندی مورخ کلیسیا نے یونانی سلطنت لکہا ہے
اور انگلستانی محاورہ مین ترکی سلطنت بہی اسی کو کہتے ہین اس سبب سے
سنہ ۱۴۵۳ع مین ترکون نے اسے فتح کر لیا تہا اور سینٹ آیا صوفیہ کی گرجا کو جامع مسجد
بنایا اسکا دار السلطنت یورپ کے پورب اطراف مین اور کوچک ایشیا کے
سامنے سنہ ۳۲۹ع مین کانسٹن ٹین اعظم کے شہر کے نام سے اور روم بہی مشہور
ہوا اور قدیم شہر روم اسکے پچہم طرف ملک اٹلی مین ہے قسطنطنیہ کی تعمیر کے
تہوڑے دنون بعد رومی حکومت دو حصون مین ہوگئی ایک قدیم روم مین اور ایک
قسطنطنیہ مین (از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۶۱ مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱ع چہاپہ)

عیسوی کے قریب ۳۹۴؁ع مین از ضمیمہ جانسین ڈکشنری مطبوعہ لندن ۱۸۶۶؁ع)
تہیودوشس اپنی سلطنت کو مغربی و مشرقی دو حصہ کرکے ارکدیوس اور ہنریوس
نامی اپنے دو بیٹون کو سپرد کرکے مرگیا اور تواریخ روم مصنفہ گولڈاسمتھ آف انگلنڈ
مطبوعہ لندن ۱۸۵۰؁ع صفحہ ۵۲۹ مین ہے کہ تہیودوشس ۳۹۵؁ع مین مرا اُسیوقت
سے وحشی قومون کی چڑہائی مغربی سلطنت پر بڑے زور و شور سے شروع ہوئی
از روس من تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۱۔
واضح ہو کہ محمد دویم سلطان ترک نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تہا اور پیشتر فتح قسطنطنیہ
سے ترکون کا دار السلطنت ادرین اوپل (یعنے ادرنیہ) تہا جو فرنگستان کا ایک
شہر ہے دیکھو سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ و ۱۹۲) جغرافیہ مصنفہ گولڈاسمتھ و شرح پادری
سی ان رائٹ ام اے موسوم بہ گرامر آف جاگرفی مطبوعہ لندن صفحہ ۵۴ مین ہے کہ
ادرین اوپل ادرین قیصر کا بسایا ہوا ہے اور یورپ متعلقہ سلطنت ترکی کا دوسرا
شہر ہے اور فتح قسطنطنیہ تک ترکون کا پایہ تخت تہا اتنی سلطان مراد منجملہ سلاطین
روم نے اول مرتبہ مسلمانوں کی سلطنت یورپ مین قایم کی اور ادرین اوپل کو
اپنا پایہ تخت قرار دیا تہا سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ مین ہے کہ امراتہ اول (سلطان
مراد) ارکن کے بیٹے نے جو تیسرا سلطان خاندان عثمان سے تہا (یعنے سلطان
مراد بن ارکن بن عثمان بن طغرل نبیرہ سلجوق (ایضاً صفحہ ۱۶۱ و ۱۸۳) لطور
حاکمون اپنے خاندان کے تیغ رانی کی تاریخ بے زن شیم سے مطالب صاف
نہیں معلوم ہوتے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امراتہ نے تمام پرگنہ رومنیا کو جسے تہریس
بہی کہتے ہین ہلس پونٹ سے اور حد دار الخلافت تک مغلوب کیا اور کوئی اس سے

بمقابلہ پیش نہ آیا اور یہہ بات بہی اسی تاریخ سے واضح ہوتی ہے کہ اُسنے فرنگستان مین ایڈری انوپل (اور نیز) کو واسطے اپنے تختگاہ اور مقر مذہب اسلام کے تجویز کیا انتہی

اسلام کا ایک زمانہ وہ تہا جسکا یہہ بیان ابہی لکہا گیا اور افسوس کہ ایک اب زمانہ ہمارے وقت مین ہے

مثنوی لمؤلفہ

عنادل چہچہے بہولے ہوے ہین — کہ غنچے سوجے اور پہولے ہوے ہین
کہان شبنم ہے اب برگ سمن پر — اٹہ پالا پڑ گیا کشت چمن پر
لیا بہمن نے جب باج زر و رد — کیا صرصر نے تاراج زر و رد
لٹا یہہ باغ لالے سے سمن تک — بچا ثابت نہ گل کا پیرہن تک
ستادہ غرق خون لالے کی صف ہے — کہ برگ سبزہ بہی خنجر بکف ہے
کہان آنکہون سے اٹہہ سکتی پلک ہے — علاج نرگس اب خار خسک ہے
اگرچہ حال اسلام اب ہے جانکاہ — مگر لا تقنطوا من رحمة الله

ایلی ایلی لما عزبتانی (۲۲ زبور ۱) اے خداوند اپنا کان جہکا اور میری سن کہ مین غریب اور مسکین ہون (۸۶ زبور ۱) اے خداوند میرا بہروسہ تجہپر ہے تو مجہے کبہی شرمندہ مت کر (۷۱ زبور ۱) وے سب جو مجہہ کو دیکہتے ہین مجہہ پر ہنستے ہین وے بولیان بولتے ہین وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہین اسنے خداوند پر توکل کیا کہ وہ اسے بچاوے اگر وہ اس سے راضی ہے تو وہی اسے چہڑا دے (۲۲ زبور ۷ و ۸) لیکن مین جو ہون سو تیری رحمت کی کثرت سے تیرے گہر مین آؤن گا اور تجہہ سے

زبور

ڈر کر تیری مقدس ہیکل میں تجھے سجدہ کرونگا (۵ زبور ۷) کہ تیرے گھر کی
غیرت نے مجھے کھا لیا اور انکی ملامت جو تجھے ملامت کرتے ہیں مجھپر آ پڑی
(۶۹ زبور ۹) تیرے لیے ہم سارے دن مارے جاتے ہیں اور ذبح
کی بھیڑوں کی برابر گنے جاتے ہیں (۴۴ زبور ۲۲) اے خداوند اپنے
بندونکی حقارت کو یاد کر (۸۹ زبور ۵۰) کیا تو ابد تک ہمسے بیزار رہیگا
پشت در پشت اپنے غصہ کو طول دیتا رہیگا (۸۵ زبور ۵) کہ میں سارے دن
بے آرام رہتا ہوں اور ہر صبح کو تنبیہ پاتا ہوں (۷۳ زبور ۱۴) اے
خداوند اپنے آسمانونکو جھکا اور اتر آ پہاڑونکو چھو اور وے دھوان ہو کر
اڑ جائیں (۱۴۴ زبور ۵) اپرسے اپنے ہاتھ پھیلا مجھے رہائی دے مجھے
بہت پانیوں سے اور اجنبی قوم کے ہات سے چھڑا لے کہ انکے منہ سے
واہی باتیں نکلتی ہیں اور انکا داہنا ہات جھوٹھ کا داہنا ہات ہے
(۱۴۴ زبور ۷ و ۸) اے میرے خداے محمود (خداے محمد) چپ
رہ (۱۰۹ زبور ۱) کہ وہ انپر جو تیرا مارا ہوا ہے ستم کرتے ہیں (۶۹
زبور ۲۶) تیری ہیکل کے سبب بادشاہ یروسلم میں تجھ پاس ہدیے
لاوینگے شاہزادے مصر سے آوینگے کوش کے لوگ جلدی
اپنے ہاتھ خدا کیطرف بڑھاوینگے (۶۸ زبور ۲۹ و ۳۱)
خداوند صیہون میں بزرگ ہے اور وہ ساری خلقتوں سے
بلند ہے (۹۹ زبور ۲) صیہون سے جو کمال حسن ہے خدا جلوہ گر ہوا ہے
(۵۰ زبور ۲) منتصف ... زمین کے سکر ... گئیں غیر قومیں ... ہیں

مسجد کہود کر سکہون کے ایک گرو کا مندر تعمیر ہوا افسوس کہ خدا کا گہر ہندہ کا گہر بنایا گیا - کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد اقصیٰ کو جو یہودی اور نصرانی عبادت خانہ اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معبود تہا - اُسکے غارت ہونے کے بعد پہر نہین تعمیر کیا اور کیا اہل اسلام نے قدیم الہامی کتابون کو جو ملک شام کی غنیمت مین کئی بار آئی تہین یہ کہکر بیچنے سے نہین منع کیا کہ یہ بہی کلام الہی ہین جس طرح کہ قرآن مجید الکا بیچنا روا نہین جس طرح قرآن کی بیع روا نہین انہین اہل کتاب کو ہدیہ مین دیدو - چنانچہ ایسا ہی کیا گیا - دیکہو نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۷ عیسوی صفحہ (۱۵۸)

رکن پنجم ۵

چونکہ ترتوس رومش نے یا آدرین قیصر نے یروسلم مین ہیکل کی بنیاد برہل چلوائی تہی جیسا کہ لکہہ چکا ہون اُسکے بعد اللہ جلشانہ نے اُس مقام ویرانہ کو حضرت عمر فاروق کے ہاتہہ سے تعمیر کروایا اسکی بابت حضرت میکاہ نبی نے اپنی کتاب کے ۳ باب ۱۲ مین کہ یہی آیت اُس باب کا آخر ہے اور ۴ باب ۱-۳ مین یون فرمایا ہے اسلئے صیحون تمہارے سبب (یعنی نافرمانبردار یہودیون کے سبب)

کہیت کیطرح جوتا جائے گا اور یروسلم تودہ تودہ بن جائیگا اور ہیکل کا پہاڑ
جنگل کے اونچے مکانون کیطرح ہو جائیگا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ
خداوند کے گہر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا
جائیگا امتین اُسکی طرف سیلان کرینگے اور بہتیری قومین آوینگین اور کہینگین
کہ چلو ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گہر چڑہ جائین اور وہ ہمین اپنی
راہین سکہا ویگا اور ہم لوگ اُسکے راستون پر رفتار کرینگے کیونکہ شریعت صیحون سے
اور خداوند کا کلام یروسلم سے نکلے گا اور وہ بہتیری قومون کے درمیان حکومت
کریگا اور دور کی زبردست قومون کو ڈانٹے گا وے اپنی تلوارون کو توڑ کر ہل
بنا دینگے الخ چونکہ یہہ ہیکل پہاڑی پر بنی تہی اسلئے وہان جانیوالون کے لئے
یہہ لفظ بار بار زبور وغیرہ مین آیا ہے کہ چڑہ جائین الغرض یہہ جو لکہا ہے کہ خداوند
کے گہر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا یہہ تو ظاہر ہے کہ جو عمارت کئی بار
ڈہائے جانیکے بعد مٹی سے اُسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہو جاتی ہے اور یہی حال
ہیکل کا ہوا کہ کئی بار ڈہائے جانیکے بعد اُسکی زمین جسوقت کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے
تعمیر کروایا ضرور کرسی دار ہو گئے یا یہہ کہ اُسکی اس پچہلی تعمیر کے سبب ترقی
کا بیان ہے جیسا کہ حجی نبی کی کتاب کے ۲ باب ۹ مین لکہا ہے کہ اس پچہلے
گہر کی بزرگی پہلے گہر کی بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے الخ
اور یہہ کہ امتین اُسکی طرف سیلان کرینگین یہہ بہی ظاہر ہے کہ تینون اُمتین
یعنے یہودی عیسائی مسلمان اُسمین بستے اور اُسے مقدس جانتے ہین پہر یہہ کہ
خداوند کا کلام یروسلم سے نکلے گا مطلب یہہ کہ جب حکومت اسلام پہلے یروسلم مین

حجی نبی

قایم ہوئی تب شریعت اسلام وہان سے تمام ملک یہودیہ مین رایج ہوئی اور باقی پہر شوکت اسلام اور یہودی وغیرہ حکومت بالکل نیست ہوجانیکا بیان ہے اور یہہ تو سب صریح ہے اور چونکہ آخری وقت کا یہہ سب حال ہے تو اس سے ظاہر ہوا کہ یہہ پیشین گوئی صرف حضرت عمرؓ کی بابت ہے کہ جنکا عہد حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس کے بعد ہوا ہے

واضح ہو کہ ایک مضمون پیشین گوئی کا جو میکاہ نبی کی کتاب کے آخر ۳ باب اور اول ۴ باب مین منقسم پایا جاتا ہے کہ جس سے پڑہنے والے کو اس پیشین گوئی کا مطلب سمجہنے مین کیسقدر تردد لاحق ہوا اسکا سبب بابون اور آیتون کو ترتیب دینے والے کی نادانی ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۸۱ مین لکہا ہے کہ پرانے عہدنامہ کے باب اور آیتون کی تفصیل و نشان کارڈنل ہوگو نامی ایک شخص سے مسیح کے جانیکے بارہ سو چالیس ۱۲۴۰ برس بعد ٹہرائے گئے اور اصطلاح انجیل کے بہی باب اور آیتون کی تفصیل اور نشان رابرٹ اسٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چہاپہ خانہ کا مہتمم تہا مسیح کے آنیکے پندرہ سو پینتالیس ۱۵۴۵ برس بعد ٹہرائے گئے۔ مگر یہہ تدبیر کامل نہین ہے کیونکہ کہین کہین فصل کی تفصیل کے معنے مین باہم ربط رہنے نہین دیتا اس سبب سے چاہیے کہ طالب العلم جب کتاب مین پڑہے تو اپنے کو آیتونکی قید مین نچہوڑے بلکہ ہر ایک بات کو اسکے حقیقی معنے اور ربط کے موافق دریافت کرے انتہی تمت کلامہ

اور پہر یہہ کہ جب تک حضرت عمرؓ کے ہات سے اس پاک مکان کی تعمیر نہوئی

تب تک اللہ رب العالمین نے اُسے بار بار کی غارت سے آزاد نہو نے دیا اُسکی بابت حضرت یسعیاہ نبی کو یون الہام الٰہی ہوا کہ صیہون کی خاطر مین خاموش نرہونگا اور یروسلم کی خاطر مین دم نہونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند نہ چمکے اور اُسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہو اور قومین تیری صداقت اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تیرا ایک نیا نام ہوگا جو خداوند کا مُنہ تجہپر ٹہریگا (یعنے خداوند اپنے مُنہ یعنے زبان سے تیرا نام رکہہ دیگا) اور تو خداوند کے ہات مین شاہانہ تاج اور اپنے خدا کے کف مین ایک شوکت کا افسر ہوگا تو آگے کو متروکہ نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کا پہر خرابہ نام نہوگا بلکہ تو حفظیبام (یعنے میری خوشی اُسمین) کہلائیگی اور تیری سرزمین بعولہ (یعنے خداوند والی) کیونکہ خداوند تجہہ سے خوش ہے اور تیری زمین خداوند والی ہوگی یسعیاہ ۶۲ باب ۱-۴ از اردو بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۶ء پس اس پیشین گوئی مین یہہ جو لکہا ہے کہ تیرا ایک نیا نام ہوگا الخ

نیا نام اُسکا یہی معلوم ہوتا ہے جو مسلمانون مین رائج ہے یعنے بیت المقدس کیونکہ یہی اُسکا نیا نام ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۰ مین لکہا ہے کہ جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی عظمت جاتی رہی تو بہی بیت المقدس کہتے ہین انتہیٰ یا یہہ کہ اہل تُرک جنکے تحت حکومت یروسلم ہے اُسے قُدسی شریف کہتے ہین (از دیباچہ رومی مطبوعہ ۱۸۷۳ء صفحہ ۸۶) یا یہہ کہ اگلے زمانہ مین تو وہ عبادتخانہ ہیکل کہلاتا تہا اور اب زمانہ اسلام سے اُسکا نام مسجد اقصیٰ ہے اور خداوند کے منہ سے وہ نام رکہا جاتا یہی کہ کلام اللہ مین وہ نام پایا جائیگا

چنانچہ قران شریف مین اُسکا یہہ نام یعنے مسجد اقصیٰ موجود ہے دیکہو سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱ اور جب سے وہ اسلامی مسجد تعمیر ہوئی تب سے یروسلم جو بار بار خرابہ اور ویرانہ ہوتا رہتا تہا مطلق ان آفتون سے آزاد ہوا یہانتک کہ قریب تیرہ سو برس گزرے کہ وہ برابر آباد ہے اور ہرگز خرابہ اور ویرانہ نہین کہلایا اور حفظیبا اور بعولاہ اسکے اسمار صفات مین سے ہین یعنے یہہ نام تو یروسلم کے کبہی رائج نہین ہوے مگر شاید مطلب یہہ ہے کہ گویا ان دونون لفظونکے معنے کے مطابق اُسکا حال ہوگا چنانچہ اس چوتہی آیت کے آخر مضمون سے یہہ بات ثابت ہے جہان دونون لفظون کے معنے آیت ہی مین لکہدے ہین کہ خداوند تجہہ سے خوش ہے اور تیری زمین خداوندوالی ہوگی انتہیٰ یعنے نام کے ساتہہ معنے ہی لکہنا ضرور نہین ہے مگر اُسی جگہہ کہ جہان نام ہے تو اسقدر نہین بلکہ اسکے صرف معنے ہی سے غرض ہوتی ہے اور یہہ کہ پہر خرابہ نام نہوگا یہہ مسجد الصخرہ کی تعمیر سے خاص مراد ہے کیونکہ اس سے پیشتر تو وہ بار بار خرابہ اور ویرانہ ہوا کی مگر پہر کا لفظ یہہ پکار رہا ہے کہ قیامت تک اب کبہی اُسکا پہر خرابہ نام نہ ہوگا

خرابہ سے تعمیر

اس پیشین گوئی کی صداقت اللہ جلشانہ کے اس انتظام سے ظاہر ہے کہ ماہ ایلول کی تاریخ ۹ کو کسدیون یعنے بابل والون نے پہلی ہیکل کو جسے حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تہا غارت کیا اور اسکے چہہ سو چہتر برس کے بعد جب رومیون نے دوسری ہیکل کو جسے ہیرودیس نے پہر شدہ کیا تہا غارت کیا تو وہی تاریخ اور وہی مہینا تہا یعنے ماہ ایلول کی تاریخ ۹ (مفتاح الکتاب

صفحہ ۵۸ و ۵۹) یہہ عجایب واقعہ اتفاقی نہین بلکہ تقدیری سمجہنا چاہئے چونکہ
چہہ سو چہتر برس پیشتر غارت ہیکل ثانی سے ہیکل اول غارت ہوئی تہی
لیکن بعد غارت ہیکل اول کے ستر برس اسیری بابل کے اور چند سال
زمانہ تعمیر کے وضع کر کے تعمیر ثانی سے اُسکے غارت تک صرف چہہ سو برس
ہوتے ہین

ایک اور عجیب بات اس مقام مین یاد رکہنے کے لایق یہہ ہے کہ چہہ سو برس
پیشتر حضرت عیسٰی سے بابل والون نے پہلی ہیکل کو بالکل غارت اور برباد
کیا تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام سے بہی چہہ ہی برس
پیشتر رومیون نے دوسری ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا یہہ انتظام
خدا کے عین ٹہرائے ہوئے ارادہ سے سمجہنا چاہئے

اور یہہ جو ہندی تواریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ اُسکی عظمت جاتی رہی ہے
یہہ صریح تعصب ہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو صلیب دار لشکر بنکر اُسکے لے لینے
کے لئے کیون تمام یورپ کے عیسائیون نے اپنی جان لڑا دی تہی اور
ماہ محرم ۹۳۵ھ ہجری مین بادشاہ فرانس نے سلیمان خان سلطان قسطنطنیہ
کو خط لکہا اور عبادتخانہ نصارا یعنے بیت المقدس کی درخواست کی سلطان
سلیمان نے جواب دیا کہ مدت دراز سے وہ مقام مسجد اہل اسلام ہے آ
گرجا گہر نہین ہو سکتا اور یہہ مقدمہ دین و مذہب کا ہے اگر مال و جاگیر
مانگتے تو مین تمہین دیتا انتہٰی از تواریخ قیصر روم چہاپہ ۱۲۸۱ ہجری صفحہ ۲۰
اور ہزارون عیسائی ابتک یروسلم کے حج کو جایا کرتے ہین دیکہو الکتاب

مقامات المعروف روسن چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۳ اور یہودی تمام دنیا کے ابتک یروسلم ہی کیطرف منہ کرکے دعا و نماز کرتے ہین جیساکہ ظاہر ہے اور کتاب سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۳۵ع باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تہیمبر کا صفحہ ۲۰۸ مین لکہا ہے جبکہ پارسی مشرق کو رخ کرتے ہین جسکو وہ پاک سمجھتے ہین اسلیئے کہ وہان سے طلوع آفتاب کا ہے اور قوم اسیتیین (یعنے صابئین) ماہتاب اور ستارون کو جو طرف شمال کے ہین دیکہتے ہین تو دل اُنکے ان اطراف کے مخاطب ہونے سے متوجہ جانب عبادت کے ہوتے ہین اسطرح بیت المقدس کیطرف کہڑے ہونے سے خیال یہود کا اُس مکان پر ہوتا ہے انتہی اور اسیطرح جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب اردو صفحہ ۷۳ کے حاشیہ مین بہی ہے

یہودی لوگ سمجھتے تہے کہ مسیح جب آئنگے تو پہلے یروسلم مین ہیکل کی چہت پر نزول فرماینگے اور وہان سے بے زینہ لگائے کود پڑین گے اور یہی معجزہ دیکہہ کر سب لوگ حضرت عیسیٰ کو پہچان لین گے چنانچہ ۹۱ زبور ۱۱ و ۱۲ مین لکہا ہے کیونکہ وہ تیرے واسطے اپنے فرشتون کو فرمایگا کہ تیری ساری راہون مین حفاظت کرین وہ دونون ہاتہون پر تجہے اُٹہا لین گے تا نہو کہ تو اپنا پاؤن تہپر پر پٹکے انتہی اسی سبب سے انجیل مین لکہا ہے کہ شیطان نے مسیح کو ہیکل کے اوپر لیجا کر کہا کہ آپکو نیچے گرا دے کیونکہ لکہا ہے کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتون کو فرمایگا کہ تجہے ہاتہون پر اُٹہا لین ایسا نہو کہ تیرے پانو کو تہپر سے ٹہیس لگے انتہی متی ۴ باب ۵ و ۶

چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ کا آنا ابہی باقی ہے اور عیسائی بلکہ اسلامی
عقیدہ بہی یہی ہے کہ قریب قیامت مسیح کا آنا ضرور ہے اور یروسلم مین وہ ہیکل باقی
نہین ہی اور اُسی جگہہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آے تو
مسلمانون کے پاس آئنگے نہ یہہ کہ یہودیون کے پاس کیونکہ اسلامی
عبادتخانہ مین آئنگے ہان اے خداوند یسوع جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) پس
اگرچہ یہود و نصارا حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے مراتب سے غافل رہے اور
اپنے عقاید کی بنا کو قایم رکہنے مین دین اسلام کے کچہہ قدر نہ سمجہی تو بہی جس پتہر
کو راجگیرون نے ناپسند کیا وہی کونیکا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سے ہے
اور ہماری نظرونمین عجیب اسلئے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت (یعنے
حقیقی ایمان اور بہشت از روئے تفسیر اسکاٹ متی ۵ باب ۱۵ صفحہ ۴۸) تمسے لیکی
جائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے میوے لاوے دی جائیگی جو اس پتہر پر گریگا
چور ہو جائیگا پر جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالے گا (متی ۲۱ باب ۴۲-۴۴) یعنے
جبکہ فوج اسلام نے یروسلم پر چڑہائی کی تو اُسے فتح کر لیا اور جب صلیب دارونکے
لشکر نے یروسلم کے واسطے مسلمانونپر چڑہائی کی تب بہی لاکہون آپ ہی قتل
ہوے اور بقول اسکاٹ صاحب انگریزی مفسر کے کامیاب نہوے پس مسیح کی
یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی کہ جو اس پتہر پر گریگا چور ہو جائیگا اور جسپر وہ
گرے اُسے پیس ڈالے گا انتہی اسیطرح پچہلے پہلے ہونگے اور پہلے پچہلے ہونگے کیونکہ
بہت سے بلاے گئے پر برگزیدہ تہوڑے ہین (متی ۲۰ باب ۱۶) یہہ پیشین گوئی
حضرت عیسیٰ کی خاص مسلمانون ہی سے علاقہ رکہتی ہے کیونکہ علماء عیسائی

تحقیقات کی بموجب دنیا مین عیسائی بائیس کرور اسّی لاکھہ اور مسلمان گیارہ کرور ہین (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۷ء صفحہ ۴۲ و مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ء اردو طبع چہارم صفحہ ۶۸ دوسرا مقصد) پس برگزیدہ وہی ہین جو تہوڑے ہین اب اگر کوئی کہے کہ یہودی ان سے بہی تہوڑے ہین یعنے نوہ لاکھہ (ایضاً صفحہ ایضاً) تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ان تینون خدا پرست قومون مین پچہلے نہین ہین اور یہان حضرت عیسٰی نے صاف بتلادیا کہ جو پچہلے ہین یعنے مسلمان اور پہر یہہ کہ ہونگے اس لفظ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسٰی کا اشارہ اس فرقہ کیجانب ہے جو حضرت عیسٰی کے بعد دنیا مین قایم ہونے والا تہا یعنے مسلمان اور اگر عیسائیون سے مراد ہوتی تو یون فرماتے کہ پچہلے پہلے ہوگئے یعنے مقبولیت کے درجہ مین یہودیون سے اول ہوگئے مگر مطلب تمام یہہ ہے کہ مسلمان مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون سے اول ہونگے چنانچہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

نحن الآخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیمة

یعنے ہم دنیا مین تو پچہلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین انتہی پس ان دو قولون کے بموجب مسلمانون کو بیشک مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون سے اول سمجہنا چاہئے اور اسیطرح مسجد اقصی کو پہلی اور دوسری ہیکل سے جیساکہ اس کتاب کے پڑہنیوالونپر ظاہر کرچکا ہون

اب اس کتاب کو مین ایک پیشین گوئی مندرجہ کتاب حضرت حجّی نبی علیہ السلام لکھکر ختم کرتا ہون جسکی عبرانی عبارت یہہ ہے وہر عشتی اث کل ہگویم

وَ بَاؤُ حِمْدَتْ کُلْ ہَگُوئِیمْ وَمِلْ لِیثِی اِتْ ہَبَ یَیْتْ ہَزِہْ آمَرْ یہوواہ صِبَاؤُتْ یعنے لرزا دونگا مین سب قومون کو اور آئیگا پسند کیا ہوا سب قومونکا اور مین اس گہر کو جلال سے بہر دونگا رب الافواج فرماتا ہے (کتاب حجی ۲ باب ۷) حِمْدَتْ وہی نام حضرت رسول خدا احمد مجتبیٰ صلعم کا ہے جسکی خبر حضرت عیسیٰ نے بہی اسیطرح دی تہی کہ **یاتی من بعدی اسمہ احمد** (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) اور یہہ بات فقط مین نہین لکہتا ہون بلکہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۷۷ مین اقرار کرتے ہین چنانچہ قولہ اسکی بابت مین خاص نہایت مشہور پادری پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اس سے مراد محمد صلعم ہین نہ عیسیٰ یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمد کا نام موجود ہے اسمقام پر یہہ دعوی نہین کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہو انتہی دیکہو حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب لنڈن مطبوعہ ۱۸۲۹ء صفحہ ۹۰ دفعہ ۷۷) احمد نہ فقط یہی بلکہ ۴۵ زبور ۲ مین بہی حضرت رسول اللہ صلعم کا نام پاک اسطرح موجود ہے کہ صیحون سے حسن کے کمال سے خدا جلوہ گر ہوتا ہے انتہی پادری میچل صاحب جنکی کتاب خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مطبوعہ ۱۸۶۹ء ہندوستان مین ہر عیسائی عالم کے پاس موجود ہے فرماتے ہین کہ لفظ حسن کی کمالیت بعضے سریانی نقلوںمین مشہور نامی لکہا ہے جسکے معنے عربی زبانمین اکیلا محمود ہو سکتے ہین اور یہہ پچہلا لفظ محمد سے کچہہ نسبت رکہتا ہے انتہی خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مصنفہ پادری جے مری میچل صاحب ال ال ڈی ترجمہ پادری جے ڈی برون صاحب

مطبوعہ ۱۸۶۹ء باہتمام پادری واصاحب صفحہ ۲۰۰) خدا کا شکر کہ یہ کتاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ختم ہوئی اب خدائے کریم اپنے اس نامور گنہگار اور کم ہمت کا بہی اس نام پاک کے وسیلہ سے خاتمہ بخیر کرے اور قبول فرمائے

اے یہوواہ سے ڈرنے والو یہوواہ کو مبارک کہو یہوواہ جو یروسلم مین ساکن ہے صیحون سے مبارک ہو ہلیلویاہ ۱۳۵ از بور ۲۰ و ۲۱

خاتمہ

اسمین دو باب ہیین

باب اوّل

ابنیاء علیہم السّلام وغیرہ کے نامون کے معنے اور بعض قدیم شہرون مندرجہ توریت وانجیل کے کہ جنمین سے اکثر اس کتاب دولت فاروقی مین مرقوم ہین حدید نام اور صحیح نشان اور تاریخ اعیاد یہود معہ مطابقت نامہائے عبرانی و وانگریزی وہندی وفارسی وغیرہ

ابیوتر نیک باپ

ابیب ہرے پہل نام ماہ عبرانی

ابئیل خدا میرا باپ

ابی جیل خوشی کا باپ

ابیاہ یہوواہ میرا باپ ہے

ابی ملک بادشاہ کا باپ

ابیرام بڑا باپ

ابیرہام بڑے گروہ کا باپ (معرب ابراہیم)

ابی سلوم سلامت کا باپ (ابن داؤد)

ارض صبی یعنے زمین ہرن کی (نام زمین یروسلم)

ابیل مصریم مصریونکا ماتم کرنا

آدم خاکی یا لال مٹی

ادون برق بجلی کا صاحب

ادونیاہ خدا میرا مالک

ادون صدق صاحب صداقت

ارسطو کامل وفاضل یہہ لفظ یونانی ہے

ارسطو کے باپ کا نام نیقوماخس ہے یعنی

مجادل قاہر عمر اڑسٹھہ ۶۸ برس

اخیاب باپ کا بہائی

افلاطون شاگرد سقراط معنے لفظ افلاطون

عام منفعت کثیر علم عمر اکیاسی ۸۱ برس

اخی ملک بادشاہ کا بہائی

اخی تفل ہلاکت کا بہائی

اخی توب نیکی کا بہائی

اسیاہ خدا کی قدرت

امنون وفادار دعوی

انوس گناہ آلودہ انسان

الہام کہولنا یا ظاہر کرنا (خطوط ہندوستانی جوانونکے واسطے صفحہ ۹)

اپاسٹل رسول یا حواری (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۶ اور اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ لفظ یونانی

انجیل یونانی مین انگلیون خوشخبری (از اعجاز قران صفحہ ۶۶) اور ایک کتاب مین دیکہا کا انگلیوس اول اور سیوم حرف بکسور انگل بمعنی فرشتہ اور یونانی مین یُو بمعنی خوب وخوش

اب نعزر مدد کا پتہر

ابدون ہلاک کرنیوالا (ایوب ۲۶ باب ۶) یہہ دوزخ کا نام ہے منجملہ سات نامون دوزخ کے جیسے شئول (ایوب ۷ باب ۹) شاہات (ایضاً ۹) ۱۳ حصیہ (ایضاً ۳۳ باب ۱۹) بئیر یعنے کنوان یا چاہ گہتم یعنے جہنم

دوما اور مکاشفات ۹ باب ۱۱ مین ابدون (اپلیون)
دوزخ کے فرشتہ کا نام لکھا ہے
ادوم لال
انّنا یا ہنّنا مہربان
اریوگیس مریخ کا پہاڑ
اسا حکیم
ازدوٹس یا اشدود لوٹ
ایّوب رونیوالا
اونیس مُس فائدہ مند
اونیس فرس مفید فائدہ دینے والا
اوُر اگ خواہ نور پیدایش ۱۵ باب ۷
اوریاہ خدا کا نور
اوریئیل ایضاً
اوریم وتمیم نور اور کاملیت (سردار کاہن
کے سینہ بند پر کے جواہر وہین سے جنپر نور
چمکتا اُنکے حروف ملانیسے سوال کا جواب
حاصل ہوتا)
اپمیس قبطی لفظ ایک سانڈ جسکے پیٹھ
پر عقاب زبان پر بہونری ماتھے پر ہلال ہوتا

ازتواریخ مصنفہ رولسن صاحب
افود کاہن کے لباس کا ایک ٹکڑا دو پر کا ہے
ایک پیچھے ایک آگے اور کاندہے پر جہان
دونو طرف ملجاتے ہین سونیکے مرصع دو
چپراسون سے ملایا جاتا اور کمر پر ایک زری
کے پٹکے سے باندھا جاتا تھا شمس الاخبار
مطبوعہ امریکن مشن لکھنؤ ۲ نومبر ۱۸۸۷ع
نمبر ۱۸ جلد ۶ مین قول پادری کریوفیا
العاذر میرے خدا کی مدد
الوکرسٹ یونانی یعنے شکرگزاری
(لاطینی مین سکرمنٹ) باعتبار ربانی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹)
اسقوف یونانی مین یہ لفظ ایپس
کپس اور اُسکے معنے اہتمام یا خبرگیری
کرنیوالا انگریزی مین اُسے بشپ اور ہندوستانی
لوگ لارڈ پادری کہتے ہین
الیہو وہ میرا خدا
الیاہ خداوند خدا (الیاس)
الیفاز خدا کی کوشش
الیسبات خدا کی قسم (حضرت ذکریا)

کی زوجہ

الیسع خدا کی نجات

افرائیم بہت میوہ دار یا دوہری

پہل داری

اِمپراطور یعنے حاکم فوج یا سردار لشکر

اور اس سے مراد شاہنشاہ انگریزی

امپرر فرانسیسی امپریور اسپین کی زبانمین

امپرے ڈار اٹلی کی زبانمین امپرے ڈور

۳۹۱

لاطینی امپرے ٹارز ڈکشنری وبسٹر صفحہ

افراط بہتایت

اسکال انگورونکا گچھہ

ایلی اب خدا میرا باپ

الکبود جلال کہان ہے

اضحاک ہنسی عوبی اسحاق

اسکریوطی تہیلی والا یا قاتل

اسمعیل خدا سُنیگا پیدایش ۱۶ باب

اسرائیل خدا کا شاہزادہ یا ولی

خدا کے پاس (حضرت یعقوبؑ)

اِشکار اجر (بن یعقوبؑ)

استیفان تاج

اِتّی ایل خدا میرے ساتہ

ابی نیر نور کا باپ

آشر سعادتمندی یا خوشوقتی (بن یعقوبؑ)

ب

بعال مالک یا خداوند ایک بت

بعل بریت عہد کا مالک

بعلیِن خداوندان جہوٹے معبودان

بتیسیما اسطباغ غُسل توبہ یا غُسل ایمان

یونانی

مرقس ۱ باب ۵

بعل زبوب مکہیون کا مالک

بائل یا بابلون گڑبڑ

بکا شہتوت کا درخت

بلعام لوگون کی ہلاکت

بلق غارت کرنیوالا

برنباس تسلی کا بیٹا حواری مسیح

(اعمال ۴ باب ۳۶)

(کلیسیونکا ۱۳ باب ۱)

بَیر سبع قسم کا کوان (ابراہیم اور

ابی ملک دونون اس کوئے پر ہم قسم ہوئے تہے)

باب اول

پیدایش ۳۱ باب ۲۳-۳۲

بیل قدیم ایچ

بلیعال شریر شیطان

بیلچاسر خزانہ کا مالک

بیت عینا فروتنی یا راگ کا گھر یا کھجور کا گھر

بیت ایل خدا کا گھر

بیت حسدہ تکلیف کا گھر

بیت شمس سورج کا گھر

بعولہ منکوح شادی کیا ہوا

بونرگس گرج کے بیٹے

بوکیم رونیوالا

بنت سبع قسم کے بیٹی مادر سلیمانؑ

بنی یامین داہنے ہاتھ کا بیٹا ابن یعقوب

بُصرہ بھیڑ خانہ لغت صفحہ ۱۷ یا جائے مستحکم سیر الاسلام صفحہ ۲۹

بعل ذبول غلاظت کا خداوند

بیبل یعنے کتاب اور مراد تمام مجموعہ توریت و زبور و انجیل مسیحؑ کی پانچوین صدی مین یہہ نام تمام پاک کتاب کو دیا گیا - ۱۵۵۵ء تک باب اور آیات جیسا کہ اب بیبل مین پائے جاتے ہین اُنمین مندرج نتھے - تو بہی بعضے باب ایسے تقسیم ہوئے کہ مضمون بخوبی نہین نکلتا متی ۹ باب ۳۸ و ۱۰ باب متی ۱۹ باب ۳۰ و ۲۰ باب وغیرہ لغت کتاب مقدس صفحہ ۸۸ و ۸۹

بعل حنّان بعل مہربان ہے لغت صفحہ ۸۰

پ

پدان آرام نشیب یا میدان آرام کا یعنے سُریا

پلوس کاریگر

پطرس لفظ یونانی پتہر یا چٹان آرامی سریا کلدین کیفا کے یہی معنے ہین از روے تفسیر متی صفحہ ۱۸۱ اور شمعون پطرس حضرت عیسیٰ کے بارہ حواریون مین سے ایک

پورمیم فرعون کی عہد (استرو باب ۲۶)

یہودی عبدیمین سے ایک کا نام ہے

پسگہ قلعہ

ت

تابتہا تیز نظر دور اندیش لغت کتاب کا
مقدس صفحہ ۵ ۷۴۹ مین ہے اس عورت کے
عبرانی نام یونانی مین ڈرکاس بعنے ہرنی
تموز پوشیدہ ایک عبرانی مہینا اور ایک
بُت کا نام

ترتولیوس فریبی

تیمی عزت دار

تموتہیوس خدا سے عزت پایا ہوا

تہلیم ستایش کتاب زبور اور ہر زبور
کو عبرانی مین مزسور کہتے ہین

تیبل زمین (ایوب ۱۸ باب ۱۸)

تروفیمس خوب تربیت پایا ہوا

ترگوم معرب ترجمہ توریت کا ترجمہ
مختصر تفسیر کے ترگوم کہلاتا تہا

توبل دُنیا

تفسہ پایاب ایک شہر کنارہ فرات

توبل قاین دنیا وی ملکیت

تیمور لفظ ترکی معنی فولاد (از غیاث اللغات)

تلنطن بفتح اول وثانی وسکون ثالث
وضم رابع لفظ یونانی بمعنی توڑہ ایک تلنطن
مین تین ہزار مثقال ہوتے تھے اور اردو مین
تفسیر متی ۱۸ باب ۲۴ اور ورس میل لنڈن
مین متی ۱۸ باب ۲۴ کے حاشیہ مین ہے
کہ تلنطن کا وزن پندرہ سو تولے کے برابر
تہا اور اُسکی قیمت اٹہارہ سو پچہتر روپے ۱۸۷۵

توریت شریعت

تروفینا لذت دار

تہیوفیلس خدا کا پیار کرنے والا

تروفوسا بہت چکیلا نہایت نازدار

ج

جبرئیل خدا مین خوبی یا خدا کا پہلوان

جیرسوم یہان ایک مسافر موسیٰ کا بیٹا مدیان مین پیدا

جد گروہ (حضرت یعقوب کا بیٹا)

جشن نزدیک آنے والا

جدلیاہ خدا میری بزرگی

جلیعاد گواہی کا پشتہ

چ

چنگیز مغلون کی زبانمین بہت بڑے کو کہتے ہین یہہ لفظ آسمان اور بڑے سمندر وغیرہ کی نسبت بہی مستعمل ہوتا ہے (از سیر الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۸

ح

حنوک مخصوص عربی مین ادریس

حبش جلاہوا چہرہ

حوّا زندہ

حزقیل خدا کی قدرت یا خدا زور بخشیگا

حنانیاہ خدا کا بادل

حج میلہ

حفظیباہ میری خوشی اسمین ہے

حزقیاہ خدا کی مدد سے زور آور

حیرام زندگی کی بڑائی

حباب پیارا

حوریب بیابان خشکی

حبقوق کشتی گیر حضرت حبقوق کی کتاب مجموعہ توریت مین شامل ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۱۷ مین ہے کہ یہودیون کے درمیان طرح طرح کی روایتین اس نبی کی بابت جاری ہین پر وہ کسکا بیٹا تہا یا کب پیدا ہوا یا کہان رہتا تہا کوئی صحیح بتا نہین سکتا یہہ بہی بیان نہین ہو سکتا کہ کس بادشاہ کے ایام مین اسنے نبوت کی انتہی

حاجی یا عید

حام گرم بن نوحؑ

حدد یا حدر سورج و نام بت نام پسر اسمعیل سریانی

د

دجون اناج مچھلی

دان عدالت (ابن یعقوبؑ)

دانیل خدا کی عدالت

داؤد پیارا عزیز

دیوتریفس زیوس کا پالا ہوا

دیاقون کارکن خادم انگریزی مین (دیکہو ازار مو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۵۸ صفحہ ۲۱

۱۱۳و

درہخمہ بکسر اول وسکون ثانی یونانی سکہ جسکی قیمت دس آنہ ازردومن میل مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۴ اصل مین

دراہمہ بکسر اول وثانی یعنے دو درہم ازردومن تفسیر اسکاٹ

دبورہ کلام ربانی یا شہد کی مکھی بی بی ربقہ کی ساتہہ والی دائی کا نام

دی اوسکوری دو دیوبچے جوڑا

ر

ربّ یا ربّی اوستاد مالک یونانی

ربونی (حاشیہ میل مرقس ۱۰ باب ۵۱ چہاپہ ۱۸۶۰ع یہودیون دینی علما کے تین درجے تہے یعنے رب اور ربی اور ربان ازردومن تفسیر متی ۲۳ باب ۷ عربی مین غلام کے مالک کو رب بہی کہتے تہے جیسا کہ مشارق الانوار کی حدیث ۲۰۰ مین ہے ولا یقل احدکم ربی اور یہی متی ۲۳ باب ۷ و ۸ مین بہی ہے

راخیل بہیڑ عربی راحیل حضرت یوسفؑ کی ما

راحاب مغرور

رامہ یا رامات بلند کیونکہ دو سلسلہ کوہ کے ملنے کی وہ جگہہ ہے (ازجغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکیب مطبوعہ ۱۸۶۷ع وکیفیت نامہ ترجمہ پادری اشٹرنصاحب مطبوعہ ایضاً صفحہ ۳)

رعمیس بادل کا گرج

ربقہ منایا ہوا (حضرت یعقوبؑ کی ما)

رجعام لوگونکا بڑہانیوالا (حضرت سلیمان کا بیٹا)

روبن سورج کا دیکہنا یا دیکہہ بیٹا ابن یعقوبؑ

روداگل

روم زور و قدرت

رُوفس لال

روت سیر و آسودہ (حضرت داؤد کی پردادی)

ز

زکی عادل صادق

زبلون ساتھ رہنا (ازروسن میل مطبوعہ ۱۸۶۰ع حاشیہ پیدائش ۳۰ باب ۲۰)

زکریاہ خدا کی یاد

زبدی بڑا حصہ

زروبابل بابل کا پردیسی یا بابل مین پیدا ہوا

زروباہ خدا کی زنجیرین

زلوتس غیور

زپورہ خوبصورتی زنسگا معرب صفورہ

زیوس یا جوپٹر مددگار باپ ایک (یعنے مشتری) بت کا نام

س

سرشدی قادر مطلق میری چٹان ہے

سلوس یا ساؤل مانگا ہوا خواہ گورا ایک ساؤل کو قران مجید مین طالوت لکھا ہے اور یہہ نام بسبب طوالت قد کے مستعمل ہوا دیکھو تفسیر حسینی وغیرہ

سمرون سامریہ چوکی پہرا قیدخانہ

سکار سکم پیا ہوا یا متوالا از انگریزی

تفسیر طامس اسکاٹ یوحنا ۴ باب ۵

سراکین یا سراسین یعنے شرقین از تواریخ انگلستان مطبوعہ مطبع العلوم صفحہ ۵ اہل یورپ سلاطین اسلام کو شرقی بادشاہ کہتے ہین

سرہ یا سارہ بی بی یا شہزادی (از عجمی ودنیوی تاریخ صفحہ ۷ مین ہے سرے کے معنے شاہزادی اور سرہ کے معنے بارآور کی)

سیت رکہا ہوا عربی مین شیث بمعنی [illegible]

سموئیل خدا سے طلب کیا ہوا

سروق شہانہ سیدان

سمہ نام یا ناموری عربی سام

سیلا سلامت یا نجات طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۵۰ مین ہے شلاح صلح [illegible]

سدوم انکا بہید سدم عمورہ اور سیوم [illegible]

سافر شریعت نویس ایک فرقہ یہودی (ازروسن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۱۰۰)

سین سینا جہاڑی

سلیمان صلح جو ملاپ چاہنے والا

سوسن یا سوسنا ایک پہول کا نام

سالم سلمون سلوم سلامت

سلوآم بہیجا ہوا

سال یوبل بضم اول وثالث یعنی سال خوشی ہر پچاسوین سال یہودیون مین ہوتا تہا کہ سب قیدی اور غلام آزاد ہوجاتے تہے احبار ۲۵ باب مفتاح الکتاب صفحہ ۵۷ اور یوبل کے معنے نرسنگا پہونکنا

سکندر اچہا آدمی یہہ نام بلغت رومی الاسانڈر یعنے اچہا آدمی عربی مین الاسکندر اردو پارسی

سکرمنٹ لاطینی یعنے قسم ستر مقدس (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۸۷)

ستتر بفتح اول وثانی وکسر ثالث یونانی سکہ اسکا وزن ایکتولہ کے برابر اور قیمت ایک روپیہ چار آنہ از حاشیہ رومن بیبل مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۷

سینیم چین

سبت آرام اسدن یہودیون کو جمع کرنا آگ سلگانا لکڑیان لانا وغیرہ منع تہا اور ضرورت کیوقت دو ہزار ہاتہ کے فاصلے تک جانا روا تہا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰) رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۶۰ مین سبت کی منزل کا فاصلہ پندرہ سو قدم لکہا ہے یہودی لوگ قدیم سے شنبہ کو سبت کے آداب بجالاتے تہے مگر لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰ مین عیسائیونکا دستور مرقوم ہے کہ اتوار (یکشنبہ) سبت سے بدلا گیا انتہی

ش

شحریث نماز صبح جسے صبح سے دوپہر تک پڑہ سکتے ہین یہہ نماز حضرت ابراہیم سے ہے (پیدایش ۱۵ باب ۱) اور نماز دیگر کا نام منحا یہہ نماز حضرت اسحاق سے ہے (پیدایش ۲۴ باب ۶۳) اس نماز کو دو بجے دن سے شام تک پڑہ سکتے ہین اور نماز شب کا نام عربیث یہہ نماز حضرت یعقوب سے ہے (پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۱۲) یہہ نماز شام سے صبح تک پڑہ سکتے ہین اور ہر نماز مین

اکیسواں سے تا لیسواں زبور ضرور پڑھئے جن میں ۱۴۸

شارلیمن یعنے چارلس کبیر شاہ فرانس

دیکھو لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۸

شیطان یعنے مخالف (وابلیس یعنے نامراد)

شمشون اسکا بیٹا

شمعون سننے والا یا ماننیوالا

شعیر کہر کہرا نام کود

ص

صُغر چھوٹا حضرت لوط کے شہروں مین سے

پانچواں

صید اچھلی وغیرہ کا شکار کرنیوالا

صیحون اور صیہون تہروںکا ڈہیر شور ہنگامہ

صفنیاہ خدا کا بھید

صدقیاہ خدا کی صداقت

ط

طالمی سوتر یعنے طالمی بچانیوالا (دیکھو دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

طیطس صاحب عزت

طیبہ نام کشتی نوح و نام اس ٹوکری کا جسمین حضرت موسیٰ کو رکہکر دریا مین ڈالدیا تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۵۶

ع

عکن تکلیف دینے والا

عمالیق چاٹنے والا یا بدسلوک لوگ

عزرا مددگار

عموراہ ایک سرکش قوم

عدن عیش خوشی

عبدیاہ خدا کا بندہ

عرب صحرا یا دشت

عابد ادوم ادوم کا بندہ

عبر یا ہبیر عبور کرنیوالا (یہہ عبرانیوں کا باپ تہا (پیدایش ۱۱ باب ۱۴ـ۱۷) یہہ سام کے پوتے کا بیٹا تہا)

عوز مصلحت

عُزئیل یا عزیاہ خدا کی قدرت

عساہئیل خدا کا بنایا ہوا

عُزریاہ جسکی مدد خدا نے کی

عدہ زیبایش

عبدنجو نور کا خادم

عیسو شکیل یا بال والا

غ

غُتنیل خدا کا وقت

ف

فلج تقسیم (بن عبر)

فلسطی پردیسی

فریسی خاص یا ممتاز یہہ ایک فرقہ یہودیونمین تہا (از رومن تواریخ کلیسیا حصہ صفحہ ۱۰۰)

فرعون بدلا لینے والا یا آگرہ یا سورج

فلدلفیہ بہائیونکا پیار

فرزی گانوکے رہنے والے

فلیمن پیار کرنیوالا

فلپتوس گہوڑونکا چاہنے والا

فِبیَل ہرات ہرات کی گزرگاہ

فوطیفار موٹا سانڈ یا جو سورج سے تعلق رکہتا اسلامی روایت مین یہہ زلیخا کا شوہر اول تہا

فلکس خوشوقت

فستس خوشنود

فنیئیل خدا کا چہرہ یا رویا

فنیاہ موتی یا جوہر

فردوس باغ میوہ دار یہہ لفظ در اصل فارسی پردوس ہے اور سنسکرت مین پردیشا اور گریک یعنے یونانی پرڈائزا اور معرب فردوس اور سب زبانونمین ایکہی معنے ہین از ویبسٹرز ڈکشنری

ق

قیبر یعنے قبر

قاناہ نئی جگہہ

قاین تملک عربی مین قابیل اور عبری مین قاین کے معنے برادر شوہر و برادرزن

قورح گنجہ گنجہ ہوا

قادش پاکیزگی

قنز یہہ ملکیت

ک

کفرناحوم توبہ یا عیش کا کہیت

کرِمل خدا کا تاکستان

کوش کالا

کوشان حبشستان اتہیوپیا

کلوری گلگتہ کہوپڑی (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۲۳)

کدرون تاریکی

کدار سیاہی (حضرت اسمٰعیل کے بیٹے کا نام) پیدایش ۲۵ باب ۱۳

کرِستُس مسیح رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰

کاہن امام منجم حکیم جادوگر (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اسٹر براڈ ہیڈ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۴ع صفحہ ۱۰۵) ایضاً صفحہ ۵۳ کا ہن جکا دا طبا و نجومی و سحار انتہی

کالِب کتّا یا ٹوکری یا سرگرم عربی کلب

کوارٹس چوتہا

کاتہولک عام کلّی

گ

گتسمنی کولہو کی جگہہ (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۰۷)

گلیل یا جلیل ایک نام ضلع جو آشر اور نفتالی وغیرہ کی میراث تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۳۳

ل

لابان چمکتا

لامک غریب ذلیل

لاؤدیقیہ راستباز لوگ

لموئیل خدا اُسکے ساتہہ

لاوی ملا ہوا شریک حضرت یعقوب کا بیٹا (پیدایش ۳۵ باب ۲۳)

لعمی میرے لوگ نہین

لَہَب شعلہ غزل الغزلات ۸ باب

لوبیس بہتر

لبنان چونکہ اسکی چوٹیوں پر برف جمی رہتی ہے اس سبب سے اُسے جبل لبنان یعنے کوہ سفید کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعضلہ

صفحہ ۹

لارحومہ غیر مرحوم

لوط لپیٹا ہوا یا مُر

لوقا یا لوقیوس روشن

م

مصر عربی میں شہر عبرانی میں مزرائیم مصیبت

مردکی توبہ

موریاہ خدا کی تلخی

موسیٰ پانی سے نکالا ہوا

منسی فراموشی (پسر یوسف)

منوحہ آرام

مجوسی نجومی کاہن دانا (روسن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷)

مودیون اناج ناپنے کا پیمانہ (روسن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۴۷)

مرقس (رومی لفظ) صاحب عدل

مارتہا کڑوی ہونیوالی

مریم تلخی یا دریا کا مُر

مستا امتحان آزمایش

متیاس خدا کا انعام

متی خدا کا دیا ہوا حضرت عیسیٰ کے حواری کا نام اور حضرت یونسؑ کے باپ کا نام (مشارق الانوار حدیث ۹) اگرچہ بیبل میں یونس بن امتیؑ مرقوم ہے

مسیح مسح کیا ہوا

متوسلح اسنے اسپر موت بھیجی

میکاہ فروتن

میکائیل میکیاہ کون ہے خدا کی مانند

مواب باپ سے

ن

نعمان پسندیدہ

نبال احمق نادان

ناحوم تسلی دینے والا

نعومی خوبصورت یا دل پسند

نفتالی میری کشتی یا میرا اولجھنا

ناصرہ الگ کیا ہوا

نبوکدنذر نبو کے خزانوں کا قبضہ کرنیوالا
(بخت نصر)

نبوسرددان نبو کے صاحبوں کا پیچھو نیوالا

نحمیاہ خدا کی تسلی

نمرود باغی (پیدایش ۱۰ باب ۸)

نینوا خوبصورت (یہان حضرت یونس ع بھیجے گئے تھے)

نوح یا نوحا آرام یا تسلی

نود آوارہ

و

وشتی پینیوالی

ہ

ہارون قوت کا پہاڑ یا اوستاد عالی
عربی مین نگہبان گنتی ۳۳ باب ۳۹

ہابیل آدم کا بیٹا بطلان یا شہر یا ماتم

ہلیلویاہ خدا کی تعریف کرو

ہاب ہاب یعنی بیار بیار نام فرشتہ
دوزخ امثال ۳۰ باب ۱۵

ہیرودیس چہرے کی رونق

ہوسیع نجات دہندہ

ہاجرہ پردیسی ڈرنیوالا

ہامان شور تیاری

ہند تعریف (فارسی مین ہند در اہل لغت غلام)

ہرماس پامر کری یوس ایک بت کا نام

ہرزون گوہ سوسمار

ہزائیل جسے خدا دیکھتا یا خدا شاہ آرام

ی

یحمور ریم ہرن

یدیدیاہ بہت پیارا

یسوع نجات دینے والا معرب عیسیٰ

یعبیز غم یا تکلیف

یعقوب تعاقب کرنے والا (عیسو کے پیچھے پیدا ہونیکے سبب یہہ نام ہوا)

یاہ ازخود موجود ازلی

یعزیر مددگار

یہوس حقارت
یہویدع خدا نے پہچانا اعلم سردار کاہن
یہوشفات خدا کی عدالت
یوحنا خدا کا فضل یا انعام (عربی مین یحیی)
یوکابد خدا کا جلال
یوئیل راضی یا قسم کہانے والا
یوناہ فاختہ عربی مین یونس
یوسف افزونی (ابن یعقوب)
یشوع نجات دینے والا (حضرت موسی کے جانشین)
یبین پہچاننے والا نام بادشاہ حصور
یسعیاہ خدا کی نجات
یافت خوبصورت عربی مین یافث شاہزادہ مثلثہ
یاہو یہوواہ ہے

یابل دہارا (بن لمک)
یہوداہ بدال بہلہ خدا کی تعریف کرو (ابن یعقوب)
یہوواہ بدوواو ازخود موجود اعظم اسماء ذات باریتعالی
یہوواہ نسی خدا میرا جہنڈا
یہوواہ شمہ خدا وہان ہے
یہوواہ صدقنو خدا ہماری صداقت
یمیمہ دن کیموافق خوبصورت
یرمیاہ خدا کی بزرگی یا خدا سے سرفراز کیا گیا
یربعام عوام سے لڑنے والا یا جسکے لوگ بہت ہین
یروبعال بعال اپنے حق کا اظہار کرے
یروسلم سلامتی کا رویا
یسوران راستباز یا صادق
یسی پیراہیہ حضرت داؤد کے والد

ناپ اور وزن وغیرہ

ماپ پانی کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

بط خومر کا دسوان حصہ چنانچہ ایک بط مین قریب تیس ۳۰ سیر کے گنجایش تہی کہ یعنے خومر اسمین دس ۱۰ بط یعنے تین سو ۳۰۰ سیر یا ساڑہے سات من کی گنجایش تہی

ناپ میدہ وغیرہ کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

ایفہ اسمین دس اومر تھے اور وہ خومر کا دسوان حصّہ تھا چنانچہ اسکی اور بط کی گنجایش ایک سی تھی یعنے تیس سیر **کب** وہ پیمانہ کی چوتہائی تھی یعنے ڈہائی سیر **خومر** اسمین دس بط یا ایفہ تھے یعنے تین سو تیرہ یا ساڑہے سات من سماتے تھے انتہی

وزن سکہ ہاے عبرانی از لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بقع نیم تولہ کے برابر تہا **جیرہ** وہ تولہ کا بیسوان حصّہ تہا **مانہ** وہ سو تولہ کی برابر تہا **قنطار** وہ تین ہزار تولہ کے برابر تہا **ثقل یا مثقال** وہ ایک تولہ تہا

رومی وغیرہ سکہ جو اسیری بابل کے بعد یہودیوں میں رائج ہوگے

دینار کا وزن تین ماشہ تہا **درہم** وہ رومی دینار کی برابر تہا یعنے تین ماشہ **منا** کا وزن پچاس تولہ تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بعض شہروں کی شناخت جس سے واقفیت اس کتاب کے پڑھنیوالے کو ضرور ہے

ابلینی سریا مین ایک صوبہ جو لبنان اور انتی لبنان پہاڑون کے درمیان واقع ہے لوقا ۳ باب ۱

آدریہ خلیج بندوقیہ کا ایک نام

ادوم ایک ملک جو عرب کے اوتر اور یہودیہ کے دکہن طرف واقع تہا

افسس کوچک ایشیا کا ایک شہر جو ارتمیس کے مندر کے سبب سے مشہور تہا اس سے تین کوس کے فاصلے پر اصحاب کہف کا غار ہے از تفسیر حسینی و اعجاز قرآن صفحہ ۵۷

ترکون نے فوج کشی کرکے اُس مُلک کو لیلیا
رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۶

اردشیر یا شیرشاہ یا اخسویرس جسکا یونانیون نے ارتنگ زرکسس نام رکہا یہہ بادشاہ کوش سے ہندوستان تک ایکسوستائیس [١٢٧] صوبون پر سلطنت کرتا تہا یہودی جو بابل مین اسیری نشتر برس کے بعد رہگئے اسکے ظلّ حمایت مین تہے اُسکی دار السلطنت کا نام شوشتر یا سوسن تہا جسے یہودی شوشان یا شوشان ہیرہ [ق م] یعنے پست کہتے ہین مسیح سے چارسو چونتیس [٤٣٤] برس آگے یہہ بادشاہ تخت پر بیٹہا ہوا تہا آستر اُسکی ملکہ تہی اور ہمان اسی کا وزیر تہا جسنے تمام مُلک کے یہودیون کے قتل کا فرمان جاری کیا مگر خدا کی عجیب قدرت سے وہ آپ مع دس بیٹون اور ہزارون اور بادشاہی ملازمون کے قتل ہوا عید پوریم یہودیونمین اُسیوقت سے ہے

اینون یہودیہ کا ایک شہر جو یردن کے کنارہ پر تہا

اخایہ یونان کا دکہنی حصّہ جسکا پایہ تخت کرنتُس تہا

اماؤس ایک شہر جو یروسلم سے ساڑہے تین کوس کے فاصلہ پر تہا

امفیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو ستریمون ندی کے کنارہ پر تہا

انطاکیہ یا انٹی اوک سابق مین سُریا کا بڑا شہر تہا اور اُسمین عیسائی پہلے پہل کرشتیان کہلائے اس شہر کا بانی انٹیوکس کا بیٹا سلوکس مصاحب سکندر تہا اب اُسمین چودہ مسجدین ہین اور گرجاگہر ایک بہی نہین (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۷) یہہ شہر اوتر کیطرف یروسلم سے تین سو [٣٠٠] میل دور ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۲) اور دوسرا انطاکیہ ایشیائے کوچک یعنے ولایت روم اور صوبہ پسدیہ مین واقع ہے (رومن تواریخ کلیسیا آخر صفحہ ۲۲ جلد ۲)

اَنتی پترس سامریہ کا شہر

اپی فورم اٹلی کا شہر جو روم سے
بیس کوس کے فاصلہ پر تہا

اپلونیا مقدونیا کا شہر

اریوپگس یا کوہ مریخ جسپر اسینی کی صلاح
مجلس اکثر ہوتی تہی

ارتیا یہودیہ کا شہر جو اب رامو کہلاتا ہے

آرمجدون یعنی کوہ مجدو اور مجدو
ایک شہر تہا جسے سلیمان نے تعمیر کروایا

اسوس کوچک ایشیا کا بندر

اسینی اٹیکا کا پایۂ تخت اور یونان کا
مشہور تر شہر کرنتس سے ½ ۱۲ کوس کے
فاصلہ پر واقع ہے

اتالیہ پمفولیہ کا شہر ہے

ازوتس یا **اشدود** پلیشتین کا
شہر جو ان دونین ازدود کہلاتا ہے

اسکندریہ مصر کا بندرگاہ جو بڑی مدت تک دنیا کی تجارتگاہ تہی

افرائیم پلستائن کا ایک شہر جو فرقہ افرائیم
کے متعلق تہا

اِکونیم کوچک ایشیا کے صوبہ لوقاونیہ کا
پایۂ تخت

ایلام ایران کی دکہن طرف کی نخست
مثل ولایت شوستر اور شیراز وغیرہ کو ایلام
کہتے ہین اور اُسکے اوتر کو کہ ہمدان اور
اذربایجان وغیرہ ہے مادا ہے یا مادین
بولتے ہین (از میزان الحق صفحہ ۱۸۹ مطبوعہ
۱۸۶۲ء باب ۳ فصل ۱

اِلّرقوم ایک ملک جو خلیج بندوقیہ کے
پورب طرف واقع تہا

اسفانیہ یورپ کا ایک بڑا ملک یعنی

اسپین معرب اندلس

اٹلی یورپ کا ایک ملک جسکا پایۂ تخت
قدیم روم تہا

ایشیا صغیر یا ایشیا کوچک جو
اناطولی کہلاتا (از مفتاح الکتاب صفحہ ۴۷
یہہ جزیرہ نما ملک شام کے اوتر طرف سلطان
روم کے عمل مین ہے اسے توابی ایشیا
کہتے ہین کہ رومی نواب خود اُسکا انتظام کرتا

اٹلانٹک یعنے بحر اوقیانوس یا محیط غربی (از حاشیہ مویدالاسلام صفحہ ۶۱

ایشیا ہندوستان لنکا برہما سیام چین جاپان ترکستان افغانستان فارس عرب شام کنعان عراق وغیرہ۔ **یورپ** انگلنڈ اسکاٹ لنڈ آئرلنڈ ویلز سویڈن روس پروشیا ڈنمارک ہالنڈ بلجیم فرانس جرمن اسٹریا پرتگال اسپین اٹلی یونان روم جدید یعنے ٹرکی

افریقہ مصر نوبیا ابیسینیا بربر صحرا نگریشیا مدگاسکر قرا کو وغیرہ (از سنوبل جاگرفی صفحہ ۵ فہرست

بیت عبارا پایاب کا گھر یہودیہ کا شہر جہاں حضرت یحیٰ بپتسما دیتے تھے

بیت حکارم انگور کے درخت کا گھر یروسلم اور بیت اللحم کے درمیان ایک گانو

بیت شان آرام کا گھر یردن سے ۴ میل دور ایک گانو

بیت حوران غار یا سوراخ کا گھر دو گانو بیت حوران عالی اور بیت حوران سافل یروسلم سے بارہ میل پر ہیں

بیت اللحم کہانا پینا وہان ہمیشہ بہت ہوا ہوگا کیونکہ کثرو عین اسکا نام افراتہ تہا (پیدایش ۳۵ باب ۱۹) عبرانیوں نے اُسے روٹی کا گھر کہا اور اسکا نام عربی نام سے فدہ سا بدلکر گوشت کا گھر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۹۶ یہان حضرت داؤد اور اُنکے بعد حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے

بیت الشموت بیا بانون کا گھر کنعان کی سرحد کا ایک شہر

بیت صیدا رحمت کا گھر گلیل کا ایک شہر جو جنسرت کی جھیل پر واقع ہے مسیح نے اُسکے باشندونمین سے تین رسولون یعنے اندریاس اور پطرس اور فیلپوس کو مقرر کیا لغت صفحہ ۹۸

بیت طمرہ میٹھے پانیکا گھر کنعان کا ایک شہر

بابل بابلونیا یا کسدستان کا پایۂ تخت

جو فرات پر واقع تہا

بیت عنیا یہودیہ کا شہر یروسلم سے ایک کوس کے فاصلہ پر تہا کوہ زیتون کے پورب پہلو پر ایک کم گہری وادی مین

بیت عینا گاؤن یروسلم کے پورب دکہن سمت واقع ہے عرب اُسے العاذریہ کہتے ہین بیس اکیس گہر کی آبادی ہے یہان العاذر کی قبر ایک تہ خانہ مین سنگین چٹان مین کہودی ہوئی ہے جسے حضرت عیسیٰ نے اُسکے مرجانیکے چوتہے دن زندہ کیا تہا الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۴ و ۴۵

برطانیہ کلان یعنے گریٹ بریٹن جسمین انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلز شامل ہین از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱

بغداد عباسی خاندان کے دوسرے بادشاہ المنصور باللہ نے پرانی گاؤن کے کہنڈر وں پر آباد کیا اسکے معنے امن و سلامتی (از سیر الاسلام صفحہ ۸۴) مفتاح التواریخ صفحہ ۱۸ مین طامس ولیم بیل صاحب نے لکہا ہے کہ چون منجم در وقت تعمیر بغداد ملاحظہ نمود شمس در قوس بود و این دلیل بر آنکہ ہیچ خلیفہ دران شہر نمیر د و میگویند کہ ہمچنان شد کہ او گفتہ بود از جملہ سی و ہفت نفر خلفاء بنی عباس یک تن دران دنیا پہلو بر بستر مرگ ننہادہ اند۔ در سنہ یکصد و پنجاہ و ہشت المنصور قصد زیارت مکہ نمودہ میرفت در اثناء راہ نزدیک بیر میمون فوت شد جسد او را در مکہ بردہ دفن کردند گویند کہ یکصد مقابر برای او کندیدند۔ تا اعدا را اطلاع نباشد کہ لاش او در کدام قبر است انتہی

بیریہ جو اندنون مین بور کہلاتا مقدونیا کا شہر تہا اُسکے نزدیک پلا تہا جہان سکندر پیدا ہوا لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵۰

بتونیا کوچک ایشیا کا صوبہ بحر اسود کے کنارہ پر

بیت فاگا انجیر کا گہر ایک قریہ یروسلم سے دو میل دور ہے

پ

پلسٹائن یہودیہ کنعان فلسطین

پمپیدیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پمپیدیا کا انطاکیہ کوچک ایشیا مین واقع اور ان دنون مین انگشہر کہلاتا ہے

پافس جزیرہ کپرس کا ایک شہر

پفلگونیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پمفولیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پرگا کوچک ایشیا کے صوبہ پمفولیا کا پایہ تخت

پرگمس کوچک ایشیا کا ایک شہر جس کو اسوقت برگمو کہتے ہین جالینوس کا مولد تہا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ)

پریا یردن کے پار کا ملک

پرگیہ کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پنتس کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پارتہیا ایک ملک جو فارس کے متصل تہا (یہہ ملک خیوا یعنے خوارزم اور مازندران اور خراسان کے پایین مین واقع ہے

(از ترجمہ تواریخ ہند مصنفہ مارشمین مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ء حاشیہ صفحہ ۶۷)

پترا کوچک ایشیا کے صوبہ لوکیا کی ایک بندرگاہ

پتمس ایک چہوٹا پتہریلا جزیرہ ملیتس کے متصل اور ان دنون مین پتینو یا پالموسا کہلاتا ہے

پتیولی اٹلی کا ایک شہر جو اس زمانہ مین پزولو کہلاتا ہے

پتولمیس پلسٹاین کی ایک بندرگاہ جو آجکل آکرے کہلاتا ہے

ت

ترسوس کوچک ایشیا کے صوبہ کلکیا کا پایہ تخت

تلمیس یا بطلمیوس ان دنون اس شہر کو آکر یا عاقر کہتے ہین اور قاضیون کے ا باب ۳۱ مین عکو ہے (از ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۸ سطر ۱۹) یہہ شہر صلیب والے مجاہدین نے مسلمانون سے ۱۱۹۱ء مین

لے لیا تہا مگر ۱۹۱۷ع مین مسلمانون نے پہر اُسے فتح کر لیا (ارملڈزن جاگرفی اڈیشن صفحہ ۱۲۵)

تروجلیوم کوچک ایشیا کا ایک شہر

تواتیرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جو ان دنون مین آک حصار کہلاتا ہے

تسلونیقیہ مقدونیہ کا ایک شہر اور بندرگاہ جو اسوقت سلونیکا کہلاتا ہے (یہہ شہر ملک یورپ متعلقہ سلطنت ترکی کا بڑا بندرگاہ ہے ازگرامر جاگرفی مصنفہ گولڈاسمتہ و شرح پادری سی ان رایٹ صفحہ ۵۴)

تبریاس جلیل کا پایہ تخت جس کو آجکل تبریا کہتے ہین

تیغ سر ایک جگہہ کا نام جو روم سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع تہا

تراکونتیس پلستائن کا ایک ضلع جو اوتر پورب طرف تہا

تروآس کوچک ایشیا کا ایک ضلع

ج

جبعہ ٹیلا

جات نے کاکولہو فلسطیونکا ایک شہر

جلیل پلستائن کا شمالی حصہ

جلجتا کوہ کالوری کا ایک حصہ اسے گلگتہ بہی کہتے ہین

جنسرت کی جہیل جو دریاے جلیل اور دریاے تبریاس بہی کہلاتی پلستائن کی ایک جہیل ۱/۲ ۸ کوس کی لمبی اور ۳ کوس کی چوڑی ہے۔

جرجسی گدارہ اور جرجبا جیسا یہہ دو شہر گلیل کے پورب اور دکہن کے کونے مین واقع ہین یہین کے وہ دونون دیوانے تہے جنین سے حضرت عیسیٰ نے بدروحون کو نکالکر دو ہزار سورون کو سمندر مین ڈوبا دیا تہا (مرقس ۵ باب ۱۳ رومن تفسیر اسکاٹ متی ۸ باب)

ح

حبش افریقہ کا ایک ملک جو مصر کی

ڈکاپلس یونانی لفظ ہے بمعنی دس شہر

دکہن طرف ہے

حسن بندر جزیرہ قریتی کا بندر

د

دلمنوتہا ایک شہر جو جنیرت کی جہیل پر واقع ہے

ڈکاپلس پریا کا ایک ضلع جنیرت کی جہیل کے پورب طرف

دل متیبہ ارقوم کا ایک صوبہ جو خلیج بندوقیہ کے ایک طرف واقع ہے

دمشق سُریا کا ایک مشہور شہر جو بحر روم سے پچیس ۲۵ کوس دور ہے

دربی کوچک ایشیا کا ایک شہر جو صوبہ لوقاؤنیہ مین واقع تہا

دریاے قُلزم بُحیرہ روم

ر

رامہ یروسلم سے چہ میل کے فاصلہ پر بیت ایل اور یروسلم کے درمیان واقع ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۶۷ء صفحہ ۸۰ – ۸۲ وکیفیت نامہ ترجمہ پادری ارنسٹ جیکب صفحہ ۳

ریگیوم اٹلی کا ایک بندرگاہ جو اسوقت ریگیو کہلاتا ہے

رودس ایک جزیرہ جو کوچک ایشیا کے متصل ہے

روم اٹلی کا ایک بڑا شہر سات پہاڑونپر تعمیر ہوا

ربہ بڑا یا نامور نام شہر جو یردن سے ۲۲ میل حسبون سے ۱۴ میل دور ہے

ز

زبلون پلسٹاین کا ایک ضلع

س

سسلیا جزیرہ صقلیہ موید الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۰۲ اسی سکلی بہی کہتے ہین

سالم سامریہ کا ایک شہر

سامریہ پلسٹاین کا بیچوالا حصہ اعداً اسکا پاے تخت کہ وہ اس وقت سباستے کہلاتا ہے

ساموس بحر روم کا ایک جزیرہ

ساموتراکیا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

سارڈِس کوچک ایشیا کا ایک شہر جو اسوقت سارت کہلاتا ہے

سرِپتا فونیکی کا ایک شہر

سُریا اور ارام شام جسمین فونیکی شامل ہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۶۳)

سروِن سامریہ کا ایک شہر

سیولوکیا سُریا کی ایک بندرگاہ

سلوآم ایک چشمہ اور برج کا نام جو یروسلم کے نزدیک تھے

سینا عرب کا ایک کوہ جو حوریب پہاڑ کے نزدیک ہے

سِن کا ریگستان دامن کوہ سینا کا ریگستان

سقوتیہ ترکستان اور بخارا وغیرہ کے برابر بحر الخضر کے پورب طرف (اردو تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۸)

سمرنا کوچک ایشیا کا ایک شہر اور بندر

سوراکُس ایک شہر جو جزیرہ سسلی پر واقع ہے

سکار یا شکم سامریہ کا ایک شہر عیبال اور جرزین کے درمیان یروسلم کے اوتر طرف بالفعل نابلس کہلاتا ہے از ماڈرن جاگرفی اتھدرسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ صفحہ ۱۲۵

اسی جگہہ سامری عورت نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا تھا کہ جرزین کی ہیکل خدا کے حکم کی بموجب ہے یا یروسلم (یوحنا ۴ باب)

سلمس کپرس کا ایک شہر

سیرو فونیکی سوریا کے متصل تھا

شبا یا سبا عرب کے دکھن ملک یمن کا ایک شہر یہاں کی ملکہ بلقیس تھی حالانکہ حبش کے لوگ کہتے ہین کہ وہ ہمارے ملک سے گئی تھی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۹)

ص

صیدا فونیکی کی ایک بندرگاہ

صور چٹان (فونیکی کی ایک بندرگاہ صیدا سے ۲۰ میل ناصرہ سے ۴۰ میل یروسلم سے نوے میل دور ہے لغت کتاب

مقدس صفحہ ۳۶۲ (یبین کا بادشاہ
حیرام تہا

ع

عرابہ مدبر جرگہ بیسون بیابان
لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷
عسقلون اسکیلان
عرب ایک ملک جولال سمندر کے پورب
طرف ہے

ف

فلدلفیہ کوچک ایشیا کے صوبہ لودیا
کا ایک شہر جو اسوقت الدکا شہر کہلاتا ہے
فلپی مقدونیا کا ایک شہر جس کا نام
سکندر کے باپ فیلبوس سے ہوا
فونیکی فلسطیون کا ملک جو پلیشتاین
مین واقع تہا

ق

قرطبہ قردوہ کورڈوا اسپین کا
پایۂ تخت قدیم
قرنتس یونان کا ایک مشہور شہر
قنکریا یونان کی بندرگاہ جو قرنتس کے
نزدیک تہی
قیصریہ پلشتاین کا بندر اور شہر ہے
قیصریہ فلپی پلشتاین کا شہر جو ان دنوں
مین بینیس کہلاتا ہے
قریتی یونان کا بزرگ تر جزیرہ جسکو
اسوقت کندیا کہتے ہین
قرین افریقہ کا شہر اور بحر روم کی
بندرگاہ جو مصر کے پچہم طرف ہے (اردو
تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲ صفحہ ۲۲۲ مین ہے
کہ قرین ایک شہر ....
پورب طرف واقع ہے انتہی) اسی شہر کا
رہنے والا وہ شمعون تہا جو بعقیدہ باسلیدی
وسرنتی وغیرہ عیسائی فرقون کے حضرت
مسیح کے بدلے مصلوب ہوا تہا (لغت
کتاب مقدس صفحہ ۳۰۸ مین ہے کہ
پورب طرف کرناگو اور پچہم طرف مصر کے
اندنون اس ملک کا نام ترپولی ہے
انتہی

قریہ اربعہ یعنے حبرون جہان مکفلہ
کا غار ہے کہ جسمین حضرت بی بی سارہ
اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق
اور حضرت بی بی ربقہ اور حضرت یعقوب
کے مزار ہین پیدایش ۲۳ باب ۲ یشوع
۱۴ باب ۱۵ پیدایش ۲۵ باب ۱۰ و ۵
باب ۱۳ و ۴۹ باب ۳۱

ک

کدرون ایک نالا جو یروسلم کے
نزدیک واقع ہے
کفرناحوم جلیل کا شہر جو حضرت
کی جھیل پر واقع تہا
کلوری یا کہوپڑی کیجگہہ جو یروسلم
کے اوترپچھم طرف تہی
کلوسی کوچک ایشیا کے صوبہ پرجیا
کا ایک شہر
کلودا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ
کانا جلیل کا جنوبی شہر
کلکیا کوچک ایشیا کا صوبہ

کنیڈس کوچک ایشیا کا شہر جو ونس
دیبی کی پوجا کے سبب مشہور تہا
کرازین جلیل کا شہر
کوس بحر یونان کا ایک جزیرہ جسکو
اب ستانچیو کہتے ہین
کوہ زیتون جو یروسلم کے پورب طرف
واقع ہے
کپدوقیہ کوچک ایشیا کا صوبہ
کپرس بحر روم کا ایک جزیرہ تہا
معرب قبرص ۱۵۷۱ع مین سلیم ثانی نے
اُسے لیلیا تب سے وہ سلطان روم کے
قبضہ مین رہتا ہے لغت کتاب مقدس
صفحہ ۲۵۷
کہیوس بحر یونان کا جزیرہ جسکو
آجکل اسکیو کہتے ہین
کیرو والقاہرہ مصر کا دار السلطنت

گ

گلتیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
گازا فلسطیون کا ایک شہر جو پلشتیا مین

کی دکہن کی سرحد پر واقع تہا

گال اسوقت مین فرانس کہلاتا ہے
(از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۰)

ل

لادوقیہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو آجکل اسکی حصار کہتے ہین

لال سمندر یا بحر قلزم سات سو کوس لمبا افریقہ اور عربستان کے درمیان واقع ہے

لوبیا افریقہ کا ایک مُلک جو مصر سے پچہم تہا

لُدّا یہودیہ کا ایک شہر

لوکیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ جو بحر روم پر واقع تہا

لوقاونیہ کوچک ایشیا کا ایک مُلک

لسطرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر

م

مادا ایک مُلک جو فارس کے متصل بحر خزر کے دکہن پچہم طرف تہا

ملیتا بحر روم کا جزیرہ جو ان دنون مالٹا کہلاتا ہے

مقدونیہ ایک مُلک جو یونان کے اوتر کے حصہ مین واقع تہا

مدیان ایک مقام مُلک عرب کا متصل کوہ طور (از اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۲۱)

ملیتُس کوچک ایشیا کا ایک بندرگاہ

ملیتُم قریتی کا ایک شہر

مصر ایک مشہور مُلک جو افریقہ کے اوتر و یورپ کے کونے پر واقع ہے

مسوپوتامیہ ارم نہرائین الجزیرہ جو عراق عرب کہلاتا ہے دجلہ اور فرات کے درمیان کا مُلک رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۶ مین اُسکا نام دیار بکر لکہا ہے

مُرا ایک شہر جو کوچک ایشیا کے صوبہ لوکیا کا پایہ تخت تہا

موسیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

موت کی جہیل یا دریاے سدوم پلستاین کی ایک شور کہاری جہیل ہے ۷۰ میل لمبی اور دس ۱۰ یا پندرہ ۱۵ میل چوڑی

اُس مقام پر واقع ہے جسکے نزدیک صدوم اور عمورہ اور ادمہ اور زبیان تھے

مریبہ جھگڑا (نام مقام جہاں اسرائیلی لوگ حضرت موسیٰ سے جھگڑے تھے

میل رومی میل میں سولہ سو اٹھارہ ۱۶۱۸ انگریزی گز تھے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۷۵

مگدل ابرج جلیل کے قریب ایک گانو اندنوں اُسے ایل مجدل کہتے ہیں

مَنّ چالیس برس تک بنی اسرائیل فقط ایک قسم کا کہانا پاتے تھے۔ عرب اُسے تین ۳ مہینے تک خاصکر جون و جولائی میں ایک درخت سے جسکا نام طرفا ہے جمع کرتے جب پانی بہت برستا تب پاؤ من پایا جاتا ہے۔ مکھن اور شہد کے عوض میں اُسے کام میں لاتے۔ سات یا آٹھہ من سے زیادہ ایک سال میں کبھی جمع نہیں کیا جاتا مگر اسرائیلیوں نے ہر ہفتہ کے خرچ کے لئے اٹھارہ لاکہہ سات ہزار پانسو من ۱۸۷۵۰۰ سے کم نہ جمع کیا

کیونکہ ہر ایک آدمی کو ایک اومر روز ملتا تہا اب معلوم ہوگا کہ عرب لوگوں کے من کو اُس من سے کچھہ نسبت نہیں ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۵

ن

نائن جلیل کا ایک شہر

ناصرہ جلیل کا ایک شہر سلطان روم کے علیں محکمہ یا عکو کے پاشا کے تابع ہے یہاں دائمی معجزہ ایک ستون معلق ہے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۴

اسکے پاس ایک پہاڑ پر پیغمبر اسمٰعیل کی قبر ہے (لغت صفحہ ۲۳۰) توریت میں سوا حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم کے پانچ اشخاص اور اسی نام کے مذکور ہیں۔ لغت صفحہ ۲۲۴ پس انہیں پانچوں میں سے کسی کی یہہ قبر ہوگی

نکاپلس یونان کا ایک شہر جو سو اقت نکوپلی کہلاتا ہے

نینوہ اسور کا قدیم پایۂ تخت جو کنار

مشرق پر دجلہ کے شہر موصل کے مقابل
آباد تہا

نیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو آجکل
نیپولی کہلاتا ہے

نیقولاس قوم کا کہا جانیوالا نیقولاتی
فرقہ کا بانی

نوفت نیکون کی آرامگاہ یا نیلپ جو نکا
پہاٹک مصر کا قدیم دار السلطنت جہان
بلند منار جو ۶۵ میل سے دکہائی
دیتے ہین سب سے بڑا منار ۱۶ سوا بیگہہ
زمین پر تعمیر ہوا اور چار سو اُناسی ۹ ہاتہ فٹ
بلند ہے۔

ہ

ہیراپلیس کوچک ایشیا کا صوبہ بڑیجیا
کا ایک شہر

ہاران مسوپوتامیہ کا شہر

ہنگاریا ملک پولنڈ کے قریب ہے وہان کے
لوگون کے پاس بادشاہ کے عوض ایک تاج ہے جسکی ہر وقت
دو سپاہی حفاظت کرتے ہین (از گلدستہ طفلان)

مصنفہ میم والش صاحب پادری)

ی

یردن اوترنے والا نام دریا جس مین
حضرت یحیی بپتسما دینے غوطہ دیتے تہے

یونان یورپ کے پورب دکہن طرف

وہ الفاظ عبرانی جنکے معنے قدر علماء اہل کتاب کو معلوم نہین

کہنو یا قیفارت یسعیاہ ۳۴ باب ۱۵ لغت کتاب مقدس

شجایون سرنامہ زبور ۷۔ ایضا صفحہ ۴۳۵

جو لوگ قران مجید مین حروف مقطعات کے
معنے نہ معلوم ہونیپر اعتراض کرتے ہین انہین توریت
ان الفاظ کے صحیح معنے بہم پہونچانا چاہیے۔

واضح ہو کہ یہہ سب انبیاء علیہم السلام
وغیرہم کے نامون کے معنے اور شہرون کے
نام سوا بعض نامون کے جنکے ساتہہ کسی
کتاب کا نام لکہدیا ہے لغت کتاب مقدس
مصنفہ مسٹر پادری ہنٹر صاحب و مرتبہ پادری
شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۵۹ع
مفتاح الکتاب صفحہ ۳۱۳ و ۳۱۴ اور صفحہ ۳۲۱ سے لکہے گئے جو الفاظ
مفتاح الکتاب مین نہین لکہے وہ کتاب مقدس کے ترجمہ [illegible] انگریزی

عبرانی مہینے	مطابق انگریزی	مطابق ہندی	مطابق فارسی	مطابق نوروز	دینی سال کے مہینے	ملکی سال کے مہینے
ابیب یا نیسان خروج ۱۳ باب ۴ و ۱۲ اور ۲۳ باب ۱۵ آستر ۳ باب ۷	اپریل	چیت	فروردین	حمل	۱ پہلا مہینا	۷ ساتواں مہینا
زیو یا زیو اول سلاطین ۶ باب ۱	مئی	بیساکھ	اردی بہشت	ثور	۲ دوسرا	۸ آٹھواں
سیوان آستر ۸ باب ۹	جون	جیٹھ	خورداد	جوزا	۳ تیسرا	۹ نواں
تموز حزقیل ۸ باب ۱۴	جولائی	اساڑہ	تیر	سرطان	۴ چوتھا	۱۰ دسواں
اب	اگست	ساون	مرداد	اسد	۵ پانچواں	۱۱ گیارھواں
ایلول نحمیاہ ۶ باب ۱۵	ستمبر	بھادون	شہریور	سنبلہ	۶ چھٹا	۱۲ بارھواں
تسری یا ایتنیم بتول یعنے تسرین اول سلاطین ۸ باب ۲	اکتوبر	کنوار	مہر	میزان	۷ ساتواں	۱ پہلا
مرحشوان یا بول اول سلاطین ۶ باب ۳۸	نومبر	کاتک	ابان	عقرب	۸ آٹھواں	۲ دوسرا
کسلیو	دسمبر	اگہن	آذر	قوس	۹ نواں	۳ تیسرا
طبیتھ آستر ۲ باب ۱۶	جنوری	پوس	دے	جدی	۱۰ دسواں	۴ چوتھا
سبط زکریا ۱ باب	فروری	ماگھ	بہمن	دلو	۱۱ گیارھواں	۵ پانچواں
ادار آستر ۳ باب ادار ثانی ہر تیسرے سال ہوتا تھا	مارچ	پھاگن	اسفندار	حوت	۱۲ بارھواں	۶ چھٹا

وے ادار یعنی ادار ثانی جس سال میں واقع ہوتا اُس سال عید پوریم دو دفعہ ہوتی تھی

اعیاد بنی اسرائیل	تاریخ	موسم	
فسح کا ذبح ہونا فسح نئی جو کی نذر کرنی فسح کا ختم	۱۴ ۱۵ نیسان ۱۶ ۲۱	لونے کا موسم	سیوان
			زیو
عید پنتکوست نئے گیہوں کی نذر کرنی	۶ سیوان		نیسان
		گرمی کا موسم	ایلول
			اب
کسدیوں نے پہلی ہیکل کو اور رومیوں نے دوسری ہیکل کو اسی روز لیلیا	۹ ایلول		تموز
نرسنگے کی عید کفارہ کا روز عید خیمہ اُسکا آخری دن	۱ ۱۰ ۱۵ تسری ۲۲	بونے کا موسم	کسلیو
			مرحشوان
ہیکل کی تقدیس	۲۵ کسلیو		تسری
		جاڑے کا موسم	ادار
			سبط
عید پوریم آستر ۹ باب ۱۸-۲۱	۱۴ و ۱۵ ادار		تیبتہ

اسمین عبرانی مہینے مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸ و ۵۹ سے اور انگریزی مہینوں کی مطابقت [illegible]

مصنفہ مسٹر پادری بیتر صاحب صفحہ ۱۷۵ سے اور فارسی وغیرہ مہینے مطابق جنتری ۱۸۶۶ء مطبوعہ مطبع نولکشور سے نقل کیا گیا

باب اول

باب دویم

مناجات نظم از مولف

کارساز ابہ کبریائی خویش ۔ بہر یکتائی وخدائی خویش

شرف ذات مصطفٰے کا طفیل ۔ اُسی سردار انبیا کا طفیل

فقر آلِ رسول کا صدقہ ۔ فاقہ ہاے بتول کا صدقہ

رکہہ اُنہین اس کتاب سے ناکام ۔ جو مسلمان ہین ذلت اسلام

رہے دور اس سے ہر شریر وخراب ۔ جیسے اقصےٰ سے خارج الکتاب

دینداروں کو اس سے ہو تائید ۔ راستبازون کی راستی ہو مزید

رکن دین ہو ہر ایک رکن کتاب ۔ گردنین خم ہون سوے ہر محراب

نسخہ مقبول خاص وعام ہو یہہ ۔ سارے نسخون مین بس امام ہو یہہ

جیسے لکہہ کر یہہ شوکت فاروق رضہ ۔ پائی مین نے زیارت فاروق رضہ

ویسے ہی اسکو جو پڑہین دیندار ۔ پائین وہ بہی سعادت دیدار

جس مکانمین کہ یہہ کتاب رہے ۔ دخل شیطان کا مسند باب رہے

پڑہین جس جا مین یہہ کتاب تمام ۔ ہو گزرگاہ انبیا وہ مقام

جن بزرگون کے پاس ہو یہہ کتاب ۔ پائین اقصےٰ کی زائرونکا ثواب

خرچ اسپر کرین جو ایک دینار ۔ لین عوض ایک کے پچاس ہزار

پڑہین دوبار جو ذکور واناث ۔ یک حج کعبہ اُنکی ہو میراث

ہون ترے گہر کا حج خوان یارب ۔ دے صلا مسکن جنان یارب

بیت المقدس میں ایک نیکی کا عوض پچاس ہزار

مددم کن بہ لطف یزدانی — ایکے ایلی کہار سبقتانی

گر نہ پیری مین نیم جان مجھہ کو — تھام لے ہمت جوان مجھہ کو

رشک خورشید ہوا یاغ میرا — تارہے عرش پر دماغ میرا

سن لے ایکدم جو توفغان میرا — ہو زمین سیری آسمان میرا

سم ہو نعماے اغنیا مجھہ کو — دے یہہ نان جوین مزا مجھہ کو

خندہ سان سرتہ سراب زنم — لیک چشمک برآفتاب زنم

گرے نظرون سے آب تاب محل — دیکھون مین جہوپڑی مین خواب محل

ایسی سیری ہو چشم تر مین مری — نہ سماے کوئی نظر مین مری

سختیون کا جو پائمال رہون — تب بہی گدڑی کا اپنے لال رہون

اسقدر نور دل کے داغ مین ہو — جس سے مشعل کی بو دماغ مین ہو

جا کسی بزم مین جو پا نسکون — اپنے جامے مین مین سما نسکون

درم ہو فلقے سے گو لب میرا — پر فرشتے کرین ادب میرا

چاہون گر عہدہ ہاے سلطانی — کرون تیرے ہی گہر کی دربانی

خم سدا عشق طاق خم مین رہون — کاش جاروب کش حرم مین رہون

نہ لبون تک کبہی گلا آئے — پہلے دے صبر گر بلا آئے

خوش ہون ارواح انبیا مجھہ سے — بنے مسلم کلیسیا مجھہ سے

بہر دین بخشِ ہمت انصار — وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

قدر اسلام سمجہین اہل یہود — کہ سوا اسکے ہے زیان مر سود

از دلِ شان زرفت حُبّ جاہ — وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰه

یہان نہ کعبہ فقط بس اپنا ہے — بلکہ بیت المقدس اپنا ہے
ملت از ما و ملک ہم از ماست — کعبہ از ما یروسلم از ماست
دون نصارا کو روح پاک کا نور — لین یہود آکے مجھ سے درس زبور
ہو زبان محو گوہر افشانی — لوٹین یہہ در یہود و نصرانی
ہو موثر میرا سوال و جواب — مجھ سے پڑہ لین کتاب اہل کتاب
جانفزا ہو میرا کلام فصیح — کرچلا لون کلیسیاے مسیح
پائین اہل یہود مجھ سے فتوح — رتب ہیکل کی ہو مجھ مین روح
ایک کو ہی ہو گا مجھ سے — بلکہ دونون کا ہو بہلا مجھ سے
اپنے اسلام و دین کا در کھولون — آگے مفلس کے مشت زر کھولون
غنی اس مال سے کرون انکو — سفت پایا ہے مفت دون انکو
تا کہ جب یہان سے ہو سفر میرا — قصر خلد برین ہو گھر میرا
دل کو منصور کے ملین سو چین — پاؤن اکیدم مین دولت دارین

اے یہوواہ کے سارے بندو جو رات کو یہوواہ کے گھر مین کھڑے رہتے ہو یہوواہ کو مبارک کہو اپنے ہاتھ مقدس کیطرف اٹھاؤ اور یہوواہ کو مبارک کہو (۱۳۴ زبور ۲ و ۳) مین اپنی نذرین یہوواہ کو ادا کرون گا اسکی کل امت کے حضور مین منت کرتا ہون یہوواہ کے گھر کی بارگاہون مین اے یروسلم تیرے درمیان ہللویاہ (۱۱۶ زبور ۱۸ و ۱۹)

اعلان

واضح ہو کہ یہہ صرف یروسلم یعنے بیت المقدس کا بیان ہے اور یہودی قوم کی

تواریخ نہین ہے اسکے پڑہنے والے کو ان باتون پر خوب غور کرنا چاہیے کہ یہ کتاب اُن تصنیفون کی مانند نہین ہے جنہین ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے عقاید کے موافق لکہا کرتے ہین بلکہ صرف مورخانہ معہ سنہ وتاریخ ہر واقعی کا بیان ہے ایسا کہ عیسائی اور یہودی اور مسلمان سب اسے تسلیم کر سکتے ہین دوسرے کوئی مبالغہ یا خلاف بات اسمین نہین ہے کہ جس سے تمام دُنیا کے کسی اہل مذہب کو حیرت اور تعجب ہو تیسرے پیشین گوئیان جو اس مین منقول ہوئین وہ بغیر تاویلات ہر شخص کے فہم مین آسکتی ہین چوتہے مناظرہ کی باتین جو اس مین شامل کی گئین وہ صرف واجبی واجبی علماء اہلکتاب کے اقوال سے لکہین ہین اور ہر طرح کے تعصب اور حجت سے آزاد ہین پانچوین باوجود ان سب احتیاطون کے صرف عیسائی علماء کی معتبر تصانیف سے یہ کتاب لکہی گئی ہے جسمین نظم فارسی و اردو جو مولف کیطرف سے ہے بیانات مورخانہ اہلکتاب اور فواید مناظرہ اور بدیہیات مطلب خیز سے مملو ہے اگرچہ اُن کتابون کے نام جنسے اس کتاب مین مضامین انتخاب ہوئے معہ سنہ مطبوعہ و شمار صفحہ و سطر اپنی اپنی جگہہ پر لکہدئے گئے ہین صرف بعض جگہہ حلقہ کے (یعنے اسکے) درمیانین جو عبارت ہے اور اشعار وغیرہ توضیح مطلب کے واسطے اور دستور عبارات اردو و فارسی وغیرہ پر مولف کی طرف سے زیادہ کئے گئے باقی اصل کتابون کے ترجمے یا نقل عبارتون مین سر مو تفاوت ہونے نہین پایا مگر یہان بہی اُن کتابون مین سے بعض کی فہرست احتیاطاً لکہدینا لازم ہوا

فہرست کتب جنسے اس کتاب دولت فارقی مین مضامین نقل کئے گئے

ہندی	
تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۴۰ء یہہ کتاب پادری سی جی بارتھ صاحب نے المانی زبان مین تصنیف کی پھر انگریزی مین ترجمہ ہوئی پھر جان پارسنس صاحب پادری مونگیر نے ہندوستانی کلیسیاؤن کے لئے ہندی زبان مین ترجمہ کیا دیکھو اسی تواریخ کا سماچار صفحہ اول	یہودی الکھہ اتہاس مصنفہ پادری ال جی ہے صاحب چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۴ء
اردو	
تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر چھاپہ اکبرآباد سنہ ۱۸۴۷ء	اردو تواریخ کلیسیا انگریزی بحسب الارشاد صاحب انگریز مصنف کے ترجمہ کیا ہوا بابو شیو پرشاد انسپکٹر مدارس سرکاری کا طلباء مدارس کے لئے مطبوعہ مطبع نولکشور سنہ ۱۸۶۹ء (یہہ تواریخ بھی مصنفہ سر ولیم میور صاحب بہادر ہے)
سیر الاسلام ترجمہ بریف سروے مصنفہ مارشمین صاحب حسب الحکم ڈاکٹر اسپرنگر صاحب دہلی کالج کے واسطے سنہ ۱۸۴۵ء	دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۴ء

کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا اور اب جسے پادری اسمتھ صاحب نے ترجمہ کیا اور نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیلئے مشن پریس الہ آباد مین سنہ ۱۸۶۰ء کو مطبوع ہوا ؛

لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیلر مطبوعہ ۱۸۲۹ء

تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ لاہور مطبع سرکاری ۱۸۶۴ء ترجمہ مسٹر ہنری ولیم فرانسس کالبر ال ال ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۸ء

مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۰ء

فارسی

کشف الاثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مرہنک صاحب چھاپہ ایڈن برگ سنہ ۱۸۴۶ء یہ کتاب در اصل اکثر الگزنڈر کیتھہ صاحب پادری نے انگریزی زبان مین تصنیف کی اور پھر یورپ کی اکثر زبانون مین اور بعد اسکے عربی مین بھی ترجمہ ہوی اور آخر کو پادری مرہنک صاحب نے فارسی

طریق حیات مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۴۳ء

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۶۳ء بموجب پسند مسٹر ہنری میرس الیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند ؛

میں ترجمہ کیا دیکھو کشف الآثار ورق اول و دوم ؛	
انگریزی	
جغرافیہ یعنی ماڈرن جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۸ع	جغرافیہ یعنی منیول جاگرفی مطبوعہ مدراس سنہ ۱۸۶۶ع
تفسیر طامس اسکاٹ صاحب مطبوعہ نیویارک سنہ ۱۸۱۱ع وغیرہ	تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتھ صاحب مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۳ع
کتاب واشنگٹن اروِنگ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۶ع	ریوڈ می مٹیری آف تاریخ مطبوعہ لندن مصنفہ ڈبلیو اینڈ چیمبرس
اوٹ لائنس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوتھ انڈیا کرسچن سکول بک سوسائٹی سنہ ۱۸۶۵ع	گریٹ اوٹ لائنس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۷ع ؛
تاریخ روم مصنفہ ٹاکس گولڈ اسمتھ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۵ع	تواریخ جان ڈیون پورٹ صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۹ع

رومن کرکٹر	
تفسیر اعمال مصنفہ پادری نکلس صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۶۲ء	تفسیر زبور مصنفہ جوزف اوین صاحب پادری چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء
بیبل چھاپہ لندن ۱۸۴۰ء معہ ریفرنس ۔	بیبل چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ء
مفتاح الکتاب چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء ۔	جغرافیہ چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء ۔
الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء مصنفہ پادری شیرنگ صاحب ۔	سوال و جواب پادری ونگر و پادری والنس صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۵ء
تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء ۔	تفسیر اسکاٹ صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۶ء ۔
لغت کتاب مقدس مصنفہ	

پادری فنڈر

پادری بنیہر صاحب و مترجمہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مشن پریس مرزاپور ۱۸۶۸ء

عبرانی

ترگوم یعنی تفسیر رشی مطبوعہ وارسا ۵۶۴۸ یعنی پانچہزار پانسو اٹھاسی پیدائش عالم اور اس کتاب مین سنہ اسطرح لکھے ہین پانچہزار چارسو

دو سو ار اسی چھے ستتر پانچ

یہودی اور عیسائی اور اسلامی علما کی اس کتاب کے خاتمہ پر دستخط

دستخط عیسائے عالم پروٹسٹنٹ

تجاب یروشلم کی تواریخ مین مینے بھی دیکھی اور خوش ہوا اس مولف کے حق مین میری یہ دعا ہے یہوواہ تجھے صیحون سے برکت دے اور تو عمر بھر یروشلم کی بہبودی پر نظر کیا کر اور اپنے لڑکون کے لڑکون کو دیکھے (۱۲۸ زبور ۵ و ۶) ایم-آر

دستخط یہودی سینہ صاحب صنافق الصافت

یہوواہ تنگی کے دن تیری سنے یعقوب کے خدا کا نام تجھے بلندی پر رکھے

مقدس سے تیری مدد بھیجے اور صیحون سے تجھے سنبھالے تیرے سارے ہدیون (یعنے ان تالیفات) کو یاد فرماے اور تیری سوختنی قربانی (یعنے نظم پر سوز) کو قبول کرے سیلہ تیرے دل کے مطابق تجھے بخشے اور تیرے سارے منصوبے کو پورا کرے ہم تیری نجات پر ترنم کرین اور اپنے خدا کے نام پر جھنڈا کھڑا کرین یہو واہ تیری ساری درخواستین (یعنے یہ مناجات) پوری کرے (۲۰ زبور ۱-۵)

Hizqiyah bin Abdiyah

حزقیاہ بن عبدیاہ

باب دوم

دستخط اہل اسلام

چونکہ ہیکل کے بانی حضرت داود اور یروشلم خاص انہین کا تختگاہ تھا اسلئے اس تواریخ یروشلم مین زبور ہی سے حمد و نعت اور انہین آنیوالے جو عمارت بلکہ یروشلم ہی سے علاقہ رکھتے ہین لکھنا اور اشعار مین بھی رعایت رکھنا اور زبور ہی سے آیسے پیشین گوئیان سوا بعض کے اسی مقصد کے موئید بیان کرنا یہانتک کہ سکندر کا ذکر بھی یروشلم ہی سے متعلق ہونا اور سب کچھ عیسائی علماء کی تصنیفات سے بعینہ نقل کرنا انتہا یہ کہ نثر مین مناجات اور جابجا خاتمہ کی آئتین بھی زبور ہی سے برعایت بیت المقدس لکھنا اور باوجود اسکی باقرار علماء اہل کتاب اسقدر اظہار فضایل اسلام یہ سب تائید الہی اس تواریخ

کے مؤلف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور
صانہ اللہ عن شر الدہور کا خاص حصہ ہے پس اسکے مؤلف کے حق میں
میری بھی یہ دعا ہے کہ یہوواہ زمین و آسمان کا بنانیوالا صیحون سے تجھے
برکت دیوے (۳ ۱۳۴ زبور ۳)

دستخط { نبذۂ سید الطیب حسین شیعہ مدرس اول انگلو عربی دہلی
نبذۂ سید حیدر علی دہلوی شیعہ ... }

الحمد للہ الذی منّ بالعلماء علی عبادہ وجعلہم منار الہدی فی بلادہ اما بعد درحق چنین تصنیف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور ابقاہ اللہ فی عالم خیر و سرور غیر ازین مضمون نے انشا کردن نمی توانم کہ واقعے باقرار معتبرین علما اہل کتاب در اثبات فضایل اسلام اینچنین کتابے در ہیچ ملکے و زمانے پیدا نشدہ است پس دعایم درحق مصنف ممدوح ہمین است اگر تو اپنے ہاتھوں کی کمائی کھائیگا تو سعادتمند ہے اور خیر تیرے ساتھ ہے (۲ ۱۲۸ زبور ۲)

کتبہ بنیاہ داو صلہ الیہ امتناہ محمد حسین دہلوی عفی عنہ بتاریخ ... شعبان ...

الا یخفی ان بیت المقدس قد خربہ عبدۃ الاصنام مرۃ بعد مرۃ ثم عمرہ اصحاب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانکسرت شوکۃ عبدۃ الاصنام بایدیہم فو اللہ ہم الذین مدحہم اللہ تعالی فی صحف

المكرمة التي انزلها على انبياء بني اسرائيل كانهم يعرفون بتقديسه
وتبكيتونه وهذا المصنف المشهور المذكور على لسان الجمهور
بامام مناظري اهل الكتاب عني سيدنا السيد ناصر الدين محمد ابو المنصور
ايده الله تعالى قد اثبت هذه الامور واوضحها ناقلاً عن كتب اهل
الكتاب والحق ما شهدت به الاعداء فلا ريب ان هذا الكتاب
المستطاب معجزة من معجزات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وعند
اولي الالباب ، كتبه العبد الاحقر عبد العزيز بن غلام احمد لكهنوي
غفر الله ذنوبه وستر عيوبه ...

لنشكره تعالى وتقدس على ما استكمل تاريخ البيت المقدس مما
صنفه الفريد الجناب امام مناظري اهل الكتاب الناصر لدين النبي السيد
محمد ابو المنصور الدهلوي نصره الله القوي على كل غبي وغوي ولعمري
انه قد بالغ في تحريره وسعى وبذل كثيراً من مجهوده الذي
فبلغ في جهده اقصى واستوفى في كتابه هذا مما نسخ
في المسجد الاقصى فطوبى لمن اخذه واشتراه وطالعه ورأى
اذ هو الحق واحرى بان يجعل قبلة لمن يرى والسلام على
من تبع الهدى وقد حرر هذه السطور العبد المذنب القصور الاحقر
الافقر السيد مظفر الدين حيدر عفي الله عنه في يوم المحشر

(بهيه نواب حسام ... دلد لكهنو شيعه مذهب نبيره نواب حسام الدين حيدر ...)

ایضاً دستخط علمائے یہود

یہ نامہ مفاخرت خامہ بغور نگر زیر خامہ استاد علامہ ادام اللہ ایامہ و تائید فی مراکز العز اعلامہ ہو کر صحیح ترین تواریخ بیت المقدس ہے اسکے مصنف کے حق میں ہمارے نبی حضرت داؤد علیہ السلام خداوند کے گھر میں سے تمکو مبارکبادی دیتے ہین (زبور ۱۱۸ آیت ۲۶)

موسی بن یعقوب — Mousa Jacob
بنیامین بن یعقوب — B. Jacob

تاریخ مصنفہ مولوی سید محمد نصر علی صاحب متخلص بہ قیصر

شد انجام طبعش بانعام عام سنہ بارش انجم سال قیصر کو تحسین	دیگر	سلام علیکم و علیک السلام کلام الامام و امام الکلام ۱۳۳۱
کسے یافتہ در کدامی زبان پئے آخر عیسوی سال قیصر		چنین گفت تواریخ بیت المقدس بگو اے تواریخ بیت المقدس

فہرست بعض کتب دار النصرت المطابع طبع و رفاہ عام کے

عبو ... بیس رسیع شیعہ ... محمد فیروز ... مشہور ... خان علی ... شیعہ ... ابن محمد فیروز ... جان ... متعلقہ ... مددگار ... فولاد خان شیعہ مددگار ... بندہ علی شیعہ ... الٰہی بخش شیعہ ... ممتاز مسیح ممبر ... سید سجاد حسین ... ابن ...

قطعہ تاریخ مصنفہ ثانی سحبان مداح حضرت پیغمبر آخر زمان صلعم
مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ الواہب التخلص بہ مسلم

صاحب بیت المقدس کی سبھی حالات مین
کس زبان مین آجتک بیت المقدس کے لئے
یہہ شرف کسکو تھا جو لکھتا کوئی ایسی کتاب
جامع اوصاف ہی اسکا مصنف بالیقین
بے نظیر و بے بدل ہے جسکی ذات المعی آج
ہین امام فن خود عالم مین وہ بے گفتگو
کسکو ہے انکی طرح نصاری سے بین کمال
آجتک انکے سوا کسنے بھلا مانگا جواب
نام نامی یہہ ہے اُس عالی نسب کا بادشاہ
ہے انہین کی خاص تالیفات سے یہہ بھی کتاب
ہین صداقت مین مخالف تک اسپر دستخط
ہے یہی برجستہ تاریخ کتاب مستطاب

جامع تحقیق یہہ نسخہ بہت اچھا چھپا
اس سے بہتر کوئی بھی نسخہ کسینے لکھا
فضل یہہ بالاختصاص اسکے مصنف ہی کو تھا
دوستو اب انکے مین وصاف ہون کس منہ سے کیا
اپنے فن مین ہے یہی شہرت جہان مین جا بجا
سب پہ بالتسلیم ظاہر ہے یہہ انکا مرتبہ
جو مناظر کو طلب کرتا ہو خود دیکر صلا
وعدۂ انعام کرکے اپنی تصنیفات کا
مولوی سید ابو المنصور صاحب جا بجا
جسکا ہر ایک فقرہ بل ہر لفظ ہے مصدوق
کسکی طاقت کرسکے کوئی خدا چون و چرا
تنے پایا مسلم اچھا مادہ تاریخ کا

وله ایضاً عیسوی

چھپی کیا صاف یہہ تاریخ بیمثل
لکھی کیا خوب اس نسخے کی کاپی
کہی مسلم نے کیا عمدہ یہہ تاریخ
دلا کیا اشرف التاریخ چھاپی

صحت نامہ اغلاط کتاب دولت فاروقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	اُسبہ	اُسپر	۲۵۰	۴	ز	رہ
۵	۱۷	فنا	ثنا	۲۵۰	۵	محزوفی	محزونی
۷	۱۸	بیچے	بچے	۲۶۵	۱۴	ڈھیلگا اور بجا	ڈھیلگا بجا
۸	۹	[illegible]	[illegible]	۲۶۵	۱۸	سے سا نفع	سے نفع
				۲۷۳	۷	روسلم پامال	یروسلم کو پامال
۱۰	۱۲	جو	چو	۲۷۵	۱۸	کہ سب کے	کہ حلہ کے
۲۱	۱۰	ہم	حام	۲۷۶	۲	متی انجیل	انجیل متی
۳۲	۹	رکھین	رکھنے	۲۸۰	۱	سی ہی	سے یہی
۳۳	۱۵	اوردو	اوردود	۲۸۴	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۳۴	۱۷	انشٹرٹیڈ	السٹرٹیڈ	۲۹۶	۵	السٹہ ٹیڈ	السٹرٹیڈ
۱۰۴	۱۲	ایک اقطار	ایک قطار	۳۵۲	۱۳	منقدر ونیا	متقدونیا
۱۲۹	۳	سوذن	مودن	۴۱۸	۱۵	یسبت	سبت
۱۴۰	۱۲	گر	مگر	۴۲۱	۱۹	ولصیدان	[illegible]
۱۶۱	۱۲	۱۷	۱۷	۴۲۹	۷	عبدیا	عبدیاہ
۱۶۷	۱۸	۱۸۶۷ شنع	شنع	۴۳۲	۱۵	جان پٹیر	جان ٹو
۱۸۶	۱۱	۲۹	۱۲۹			تمت بالخیر	

گزارش

واضح ہو کہ اس کتاب مین بڑی احتیاط یہہ کی گئی ہے کہ علمار اہلکتاب کی تصنیفات مین سے جو مضمون نقل کئے گئے ہین وہ بجنسہ حرف بحرف ہین کسیطرح کا اُنمین تصرف نہین کیا گیا اسوجہ سے انبیار علیہم السلام کے نام جسطرح اُن عبارتون مین درج تھے اسیطرح نقل کرنا ضرور ہوا کہ نقل کفر کفر نباشد مگر مولف کتاب دولت فاروقی کی طرف سے جہان کہین کچہہ عبارت مرقوم ہوئی وہان ہر نبی کے نام کے ساتہہ استعمال الفاظ تعظیمی مین ہرگز قصور نہین کیا گیا ہے اسوجہ سے نقل عبارات تصانیف اہلکتاب مین جو انبیار علیہم السلام کے نام بے رعایت الفاظ تعظیمی مرقوم ہین وہ مولف کتاب ہذا کی طرف سے نہ سمجہنا چاہیے

فہرست کتب مصنفہ جناب امام فن مناظرہ اہلکتاب مع شرح قیمت

(۱) نوید جاوید (۲) دولت فاروقی (۳) عقوبت الضالین (۴) استیصال
(۵) رفیقۃ الوداد (۶) لحن داؤدی (۷) انعام عام (۸) افحام الخصام

(۹) تصحیح التاویل ۳؍ (۱۰) اعجاز قرآن (۱۱) میزان المیزان (۱۲) عین الیقین ۲؍ (۱۳) مجموعہ وعظ ۴؍ (۱۴) یادداشت ۱؍ ✤✤✤

تمام شد

جواب تفسیر [illegible] پادری عماد الدین [illegible]

جواب اعجاز قرآن مصنفہ [illegible]

[illegible] واعظین [illegible]

مسجد اقصی



تصویر ہذا کوہ موریہ کی ہے اُسوقت کی مطابق جیسے سیاح لوگ کدرون نالہ کے کنارہ سے ہو دکہن سے اوتر
رُخ جائے کیوقت نظر آتی ہے جو نالے کی صورت سے سو کدرون ہے اور جو مکانات کوہ کے اوپر نظر آتے
ہین سو حضرت عمرؓ کی مسجد کے متعلق ہین جو اہل اسلام مین الصخرہ نام مشہور ہے (الکتاب مقامات المعروف صفحہ ۱۸)

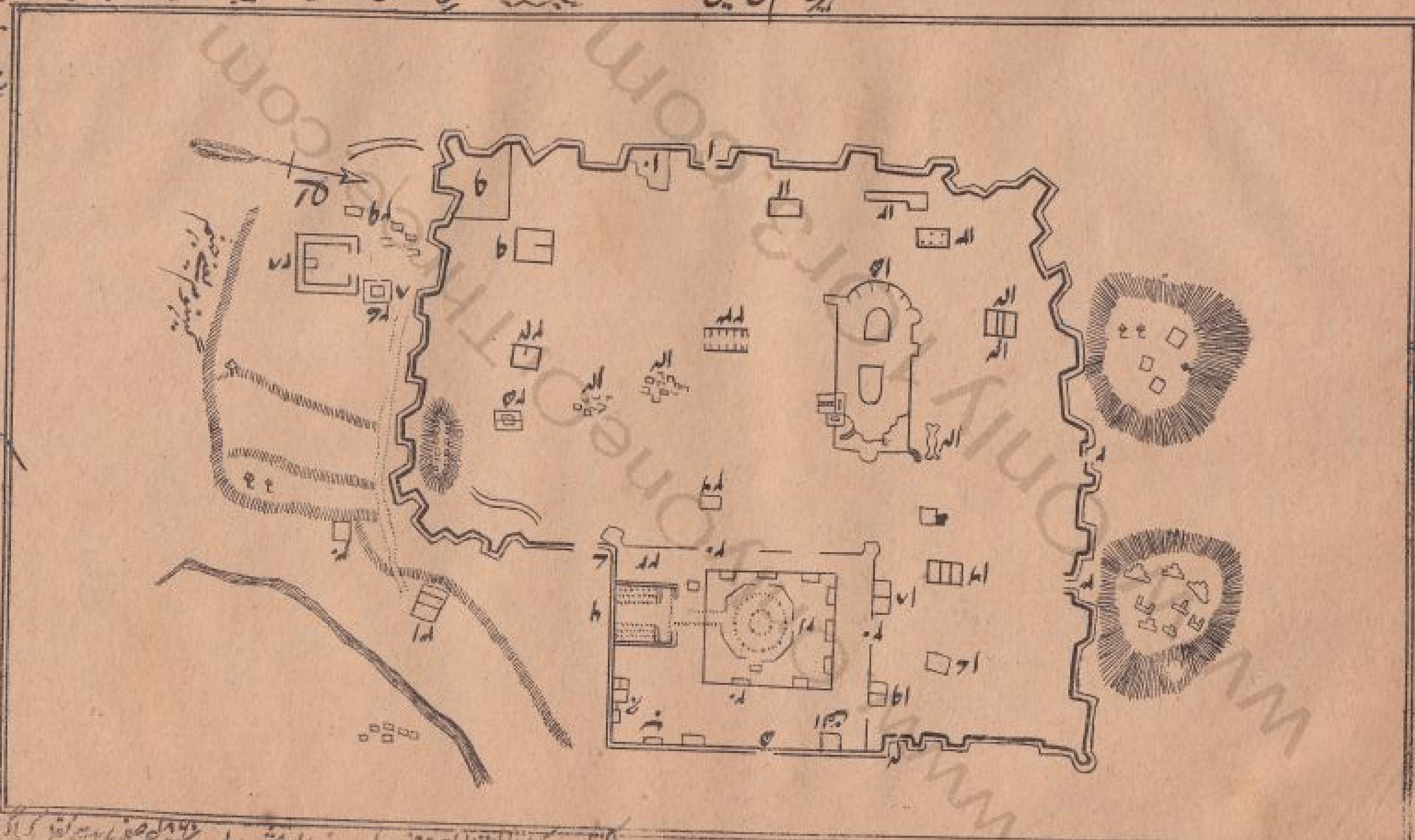
حبرون



یہ نقشہ لغت کتاب مقدس مصنفہ مسس پادری بیٹر صاحب ومرتبہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۷۵ء صفحہ ۲۷۳ سے نقل کیا گیا۔

پچھم

شہر یروشلم کی زمین کا نقشہ



فہرست مقامون کی

۱	بیت اللحم کا پھاٹک	۱۷	مقدس اتناکی مسجد
۲	دمشق کا پھاٹک	۱۸	پلاطوس کا محل
۳	افرائیم کا پھاٹک	۱۹	بیت حسدہ کا کنڈ
۴	مقدس استیفان کا پھاٹک	۲۰	حرم شریف
۵	سنہرا پھاٹک یہہ بند ہی اور اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اگر اس راہ سے عیسائی لوگ آوین تو شہر کو لیلینگے		الف سلیمانؑ کا تخت ب محمدؐ کا تخت اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اسپر سے وہ قیامت کے دن عدالت کریگا ج صدر عیسیؑ کے مغارے کا دروازہ
۶	الاقصےٰ کا پھاٹک		
۷	غلیظ کا پھاٹک	۲۱	الصخرہ
۸	صیحون کا پھاٹک	۲۲	الاقصےٰ کی مسجد
۹	ارمنیون کی خانقاہ	۲۳	چوک و بازار
۱۰	ہپیسنس کا قلعہ	۲۴	اتناس کا محل
۱۱	بنت سبا کا کنڈ	۲۵	یہودیونکا عبادتخانہ
۱۲	حاجی ستورات کا گھر	۲۶	یروسلم کے حاکم کا محل
۱۳	لاطینون کی خانقاہ	۲۷	قیافا کا محل
۱۴	کھنڈر مکان	۲۸	داودؑ کی قبرگاہ
۱۵	قبرگاہ کا گرجا	۲۹	قبرگاہ عام
	الف قبرگاہ ب کلوری	۳۰	بادشاہ کا کنڈ
۱۶	ہیرودیس کا محل	۳۱	سلوآم کا کنڈ

یہہ نقشہ شہر یروسلم کی زمین کا معہ فہرست مقامون کے الکتاب کے مقامات المعروف سے نقل کیا گیا